سُنی و شیعہ مناظرہ

نزل القرآن علی سبعہ احرف

(سات حروف میں نزول قرآن)

اہل سنت عقیدہ کی
روشنی میں سبعہ
احرف پر مشتمل
اصل قرآن کا تعین

اہل سنت مناظر: جعفر صادق
اہل تشیع مناظر: سید علی حیدری

تاریخ 13 اپریل 2023 تا 7 مئی 2023

شیعہ واٹس اپ
گروپ
علی ولی اللہ

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع اہل سنت و رد رافضیت

WWW.SUNNILIBRARY.COM

باب 1: دعویٰ، جواب دعویٰ اور شرائط مناظرہ

1۔ گفتگو کی شروعات اور سنی مناظر کی طرف سے موضوع، دن اور وقت کا تعین 13

2۔ دعویٰ اہل تشیع 14

3۔ دعویٰ اہل تشیع پر اہلسنت اشکالات اور شیعہ مناظر کی بڑھکیں! 15

4۔ قرآن کریم ایک حرف لسان القریش میں محفوظ ہے۔ (شیعہ مناظر کا اِقرار) 16

5۔ ساتوں حروف غائب ہیں، یہ میرا دعویٰ نہیں ہے! (شیعہ مناظر اپنے ہی دعویٰ کا منکر!) 18

6۔ میرے دعویٰ میں موجودہ قرآن کی بات ہی نہیں ہے۔ (شیعہ مناظر کی قلابازیاں) 23

7۔ شیعہ عقیدہ میں موجودہ قرآن کا تعین، اہلسنت عقیدہ میں تعین نہیں کروں گا! (شیعہ مناظر) 27

8۔ شیعہ دعویٰ پر اہلسنت کے چار اہم اشکالات کی وضاحت کرنے میں شیعہ مناظر ناکام! 31

9۔ شیعہ مناظر چار نکات کے بعد اہلسنت کے ایک اشکال کی وضاحت سے بھی فرار! 36

10۔ **موجودہ قرآن پر اہلسنت عقیدہ** بیان کرنے سے شیعہ مناظر کا صاف انکار! 37

11۔ شیعہ مناظر پر سنی مناظر کی گرفت مضبوط، موجودہ قرآن کو موضوع سے ہی خارج کر دیا! 42

12۔ موجودہ قرآن اور سبعہ احرف میں تعلق کا جواب دینے سے شیعہ مناظر کا صاف انکار! 46

13۔ اہل سنت عقیدہ: قرآن کریم سبعہ احرف میں نازل ہوا۔ (سنی مناظر کا دوٹوک مؤقف) 47

14۔ جواب دعویٰ اور شرائط سے پہلے ہی شیعہ مناظر کی مناظرہ شروع کرنے کی کوششیں! 48

15۔ دعویٰ میں سبعہ احرف کا انکار کرنے کے بعد شیعہ مناظر کا یوٹرن! انکار نہیں کیا! 53

16۔ شیعہ مناظر کی طرف سے اہلسنت کی طرف تحریف قرآن کا الزام! 59

17۔ قرآن کو محرف مان لیں! معاذاللہ (شیعہ مناظر کا مطالبہ) 60

18۔ اہلسنت کے پاس موجودہ قرآن کہاں سے آگیا؟ (دوسرے دن کی گفتگو کا خلاصہ) 65

19۔ شیعہ کی منافقت: شیعہ عقیدہ میں موجودہ قرآن کا تعین اور سنی عقیدہ میں خارج از بحث 67

20۔جواب دعویٰ اہل سنت 71
21۔اشکال: جواب دعویٰ میں شیعہ دعویٰ کا رد نہیں ہے۔ 72
22۔شیعہ مناظر کی علمی لیول زیرو! جواب دعویٰ سمجھنے سے قاصر 73
23۔سبعہ احرف میں نزول قرآن کا وجود نہیں، یہ اہلسنت عقیدہ نہیں ہے۔(شیعہ مناظر کا اِقرار)74
24۔شیعہ مناظر کا یوٹرن! سبعہ احرف میں نزول قرآن کا وجود نہیں، یہ اہلسنت عقیدہ ہے۔ 76
25۔شیعہ کی الٹی منطق! جواب دعویٰ کے بعد فریق مخالف مدعی بن جاتا ہے! 80
26۔سنی وشیعہ صحیح روایات سے سنی عقیدہ ثابت کروں گا۔(اہلسنت مناظر) شیعہ کی سسکیاں 85
27۔شیعہ مناظر کا دعویٰ میں لکھا گیا اہلسنت عقیدہ ثابت کرنے سے صاف انکار! 86
28۔شیعہ مناظر کا پھر یوٹرن! دعویٰ میں اہل سنت عقیدہ کو ثابت کروں گا۔ 87
29۔اشکال: جواب دعویٰ میں سکوت ہے یعنی شیعہ دعویٰ کی تائید ہے! 88
30۔اشکال: لسان القریش اصل وحی الٰہی کی وضاحت کریں۔ 89
31۔اشکال: کیا باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں ہیں؟ 89
32۔اشکال: کیا سبعہ احروف میں سے چھ حروف والے قرآن کا وجود اب نہیں ہے؟ 89
33۔اشکال: چھ حروف لسان القریش میں شامل ہی نہیں تو الگ قرآن کیوں نہ ہوئے؟ 92
34۔اشکال: سات میں سے لسان القریش ایک حرف ہے تو باقی چھ حروف کیوں نہ ہوئے؟ 95
35۔ایک حرف لسان القریش ہے، باقی چھ کہاں ہیں؟ ان کے نام بتائیں۔ 96
36۔اہلسنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ سبعہ احرف کا آج وجود ختم ہو چکا ہے۔(تیسرے دن کا خلاصہ) 98
37۔سبعہ احرف اور لسان القریش 115
38۔جواب دعویٰ میں دعویٰ کا رد کیا گیا ہے۔(شیعہ مناظر کا اِقرار۔اسکرین شاٹ) 117
39۔شیعہ مناظر کی پیشیں گوئی اسی کی زبانی۔(اسکرین شاٹ) 118

40۔ لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف کہاں ہیں؟ نام بتائیں؟ (اشکال کا جواب) 119
41۔ شیعہ مناظر کی تضاد بیانیاں۔ (اسکرین شاٹ) 125
42۔ قرآن اپنی نازل شدہ صورت میں موجود نہیں، یہ عقیدہ اہلسنت چھپاتے ہیں! (شیعہ مناظر) 137
43۔ قرآن کریم کا نزول اور سبعہ احرف (چارٹ) 148
44۔ شیعہ مناظر عام فہم اردو جملے سمجھنے سے قاصر! 149
45۔ دور مکی میں نزول قرآن کے متعلق شیعہ مناظر کے سوالات۔ 158
46۔ سبعہ احرف کی آسانی کب دی گئی؟ وقت کا تعین کریں۔ (شیعہ مناظر) 162
47۔ قرآن کریم نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہوا، اس وقت مختلف لہجے رائج تھے۔ 162
48۔ سبعہ احرف یعنی سات حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے یا ناقص؟ (شیعہ مناظر) 163
49۔ ساتوں حروف ضم نہیں ہوئے اور نہ نقص ہوا۔ (شیعہ مناظر ضم کے معنی و مفہوم سے جاہل) 171
50۔ سبعہ احرف کی آسانی اہل عرب کے لئے تھی؟ یا پوری امت کے لئے؟ 178
51۔ شیعہ مناظر گفتگو کے وقت اور دن کے تعین سے مکر گیا۔ (چوتھے دن کا خلاصہ) 180
52۔ سبعہ احرف کو سمجھنے کے لئے اردو ہم معنی الفاظ سے آسان مثال 184
53۔ اشکال: سبعہ احرف کے الفاظ غیر عرب میں ہی اختلافات کا سبب کیوں بنے؟ 187
54۔ اعتراض: دور عثمان کے بعد بھی قرآن کے معنی و مفہوم میں آج تک اختلافات کیوں ہیں؟ 188
55۔ سبعہ احرف کا عقیدہ اور ناسخ و منسوخ (شیعہ مناظر کی جہالت) 193
56۔ اردو کے وہ مترادف الفاظ بتائیں جن پر اردو بولنے والوں میں اختلافات ہوں؟ (شیعہ مناظر) 197
57۔ کیا سات حروف کے مترادف حروف قرآن میں تبدیل ہوئے ہیں؟ (آسان مثال) 203
58۔ سوال: نامعلوم مترادف الفاظ باقی چھ حروف ہیں تو لسان القریش ایک حرف کیوں؟ 204
59۔ سوال: کیا لسان القریش سے باقی چھ حروف الگ ہیں؟ 206

60۔شیعہ مناظر کا صریح جھوٹ (اسکرین شاٹ) 207
61۔سبعہ احرف اور ناسخ و منسوخ میں فرق 208
62۔ساتوں حروف وحی الہیٰ تھے تو دور عثمان میں قرآن کو ایک حرف میں محدود کیوں کیا گیا؟ 211
63۔سبعہ احرف اور سات قراءتیں 212
64۔اردو کے لفظ ضم پر شیعہ مناظر اور سنی مناظر کے مابین اختلاف (اسکرین شاٹ) 217
65۔شیعہ مناظر بار بار ضم کے معنی کو تسلیم اور انکار کرتا رہا!(اسکرین شاٹ) 219
66۔صرف اختلافی الفاظ پر لسان القریش کو ترجیح، سبعہ احرف آج بھی قرآن میں موجود ہیں۔ 226
67۔سوال: منزل من اللہ اختلافی الفاظ کو حذف کرنے کا فیصلہ اللہ نے کیا یا حضرت عثمان نے؟ 227
68۔مختلف مسالک کے قرآن کریم کے تراجم میں اختلاف کی حقیقت 229
69۔حضرت الیاس کی آل پر سلام! یہ ترجمہ سنی و شیعہ کسی نے بھی نہیں کیا! شیعہ مناظر کی جہالت 240
70۔شیعہ مناظر کا صریح جھوٹ (اسکرین شاٹ) 252
71۔حضرت الیاس کی آل پر سلام! تمام سنی و شیعہ مفسر علوم قرآنی کے دشمن! (شیعہ مناظر) 253
72۔دور عثمان میں ایک حرف میں قرآن محدود کرنا تحریف قرآن ہے! (شیعہ مناظر) 258
73۔سبائی گروہ نے حضرت عثمان کے خلاف جو محاذ کھڑا کیا وہ جہاد اکبر ہے!! (شیعہ مناظر) 268
74۔سوال: کیا موجودہ قرآن میں اختلافی الفاظ حذف کرنے سے کمی ہو گئی ہے؟ 273
75۔اشکال: سبعہ احرف کی آسانی پوری امت کے لئے وبال جان بن گئی، یہ نقص ہے۔ 275
76۔دور عثمان میں جب ایک حرف برقرار رکھا گیا تو چھ حروف برقرار کیوں نہ رہے؟ 279
77۔باقی چھ حروف پر لسان القریش کو اولیت اللہ نے دی تو نص صریح درکار ہو گی۔ (شیعہ مناظر) 280
78۔اردو کے وہ ہم معنی الفاظ جو خود اردو بولنے والوں کے لئے بھی مشکل! 282
79۔سنی مناظر کی وضاحتوں میں تضاد ہے۔ (شیعہ مناظر) 289

80۔ سبعہ احرف کو سمجھنے کے لئے اردو کے سات ہم معنی الفاظ سے مثال (چارٹ) 290
81۔ کونسا سبعہ احرف والا قرآن آج موجود ہے؟ (شیعہ مناظر) 291
82۔ کیا سبعہ احرف کے عقیدے سے موجودہ قرآن کی حیثیت مشکوک ہوتی ہے؟ 305
83۔ شیعہ مناظر کے تین اہم اشکالات کے مختصر جوابات 306
84۔ آیت وضو میں پانی دھونا یا مسح کرنا؟ آیت ولایت میں حالت رکوع میں زکوات دینا۔ 318
85۔ قرآن صرف لسان القریش میں نازل ہوا تھا، یہ مکتب تشیع کا عقیدہ ہے۔ (شیعہ مناظر 330
86۔ شیعہ مناظر کی علمیت کا جنازہ (اسکرین شاٹس اور تفاسیر کے حوالے) 347
87۔ وضو میں پاؤں دھونا یا مسح کرنا (مختصر جواب اور الگ مناظرے کی دعوت) 350
88۔ مترادف الفاظ کے لہجوں کا اختلاف زیر بحث ہے۔ (شیعہ مناظر کی جہالت) 356
89۔ سات حروف کا نزول کس دور میں شروع ہوا؟ اس کا تعین لازم وملزوم ہے۔ 358
90۔ کیا اہل سنت کا سبعہ احرف پر عقیدہ تحریف قرآن ہے؟ 365
91۔ سوال: باقی چھ حروف کی ضرورت باقی کیوں نہ رہی؟ 367
92۔ سوال: لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف میں قرآن نازل کیوں کیا گیا؟ 374
93۔ شیعہ کی سیاہ تاریخ: ہر امام کی وفات کے بعد اولاد میں منصب امامت کے جھگڑے ہوئے! 398
94۔ سبعہ احرف کے عقیدے سے اہل سنت تحریف قرآن نہیں سمجھتے۔ (شیعہ مناظر کا اقرار) 410
95۔ شرائط برائے مناظرہ (از اہل تشیع) 431
96۔ شیعہ مناظر کا صریح جھوٹ! الفاظ سے خود ساختہ مفہوم! (اسکرین شاٹ) 438
97۔ شیعہ مناظر کے مطالبات اور بڑھکیں!! (اسکرین شاٹ) 439
98۔ شیعہ مناظر جہالت کے اونچے درجے پر! (اسکرین شاٹ) 442
99۔ شیعہ مناظر کی اہل سنت مقدسات کی کھلم کھلا توہین! (اسکرین شاٹ) 447

100۔ اہل سنت کا جوابی وار: شیعہ علماء کی طرف سے سیدہ فاطمہ کی گستاخی بمعہ شیعہ محقق کا اِقرار 448
101۔ شیعہ ایڈمن نے سنی مناظر کے مسیجز ڈیلیٹ کر دئے!!!(اسکرین شاٹ) 450
102۔ سبعہ احرف کی آسانی اور ساتوں حروف کا برقرار نہ رہنا، یہ کھلا تضاد ہے۔(شیعہ مناظر) 453
103۔ شیعہ مناظر کی سنی مناظر کو ایڈمن سے ہٹانے کی دھمکیاں۔ 465
104۔ شیعہ مناظر اپنے جوابات سے لاعلم!(اسکرین شاٹ) 471
105۔ شیعہ مناظر "باقی رکھا گیا اور برقرار رکھا گیا" کو درست سمجھنے سے قاصر! 476
106۔ چھ حروف کا اتہ پتہ ذاتی رائے سے بتایا جاسکتا ہے!!(شیعہ مناظر کی انوکھی منطق) 481
107۔ سات حروف سے مراد سات قراءت نہیں ہیں، شیعہ کے ہاں بھی ایسے کئی مسائل ہیں! 483
108۔ سنی مناظر کے تین جواب شیعہ مناظر سمجھنے سے قاصر!(اسکین شاٹ) 486
109۔ اہل علم کی رائے اور ذاتی رائے کے فرق سے بھی شیعہ مناظر جاہل! 494
110۔ سوال: کیا موجودہ قرآن سات حروف پر ہے، باقی چھ حروف خارج نہیں ہوئے؟ 495
111۔ موجودہ قرآن لسان القریش میں محفوظ اور دیگر حروف میں پڑھنے کی وسعت بھی برقرار 496
112۔ امام منصوص من اللہ تھے، یہ بات شیعوں کو چوتھی صدی تک معلوم ہی نہ تھی! 498
113۔ شیعہ مناظرین کا اِقرار تحریف قرآن!(اسکرین شاٹس) 506
114۔ شیعہ مناظر کی بڑھکیں اور پھر اپنی باتوں سے مکر جانا!(اسکرین شاٹ) 509
115۔ شیعہ مناظر کی 12 فائنل شرائط اور ان پر اختلافات 516
116۔ اہل سنت کی چار شرائط اور تیسری شرط پر شیعہ مناظر پریشان 519
117۔ شیعہ مناظر دلیل کے لوازمات (روایت، سند، متن اور استدلال) سے بھی جاہل! 522
118۔ شیعہ مناظر کی طرف سے فحش گالیوں کی شروعات (اسکرین شاٹ) 523
119۔ روایت کی حجیت مشکوک ہو تو تائید علماء کی ضرورت ہوتی ہے!(شیعہ مناظر کی جہالت) 524

120۔ فحش گالیاں اور ملعون و لعنتی الفاظ میں تفریق سے بھی شیعہ مناظر جاہل! 525
121۔ **اہل سنت کی شرط 3 میں ذاتی تاویلات مسترد ہونا علم دشمنی ہے!** (شیعہ مناظر کی جہالت) 526
122۔ ذاتی استدلال پر اُصول مناظرہ کتب سے چند اہم نکات 537
123۔ شیعہ مناظر کی طرف سے فحش گالیوں کا سلسلہ جاری! (اسکرین شاٹ) 544
124۔ آخری فیصلہ قرآن و حدیث کا، کسی عالم کا نہ ہو گا! (شیعہ مناظر تمام سنی و شیعہ علماء کا منکر) 545
125۔ نقل دلیل سے بہتر ہے۔ (خلاصہ مناظرہ رشیدیہ) 547
126۔ ذاتی رائے یعنی قرآن و حدیث! (شیعہ مناظر کی جاہلانہ منطق) 548
127۔ اہل سنت کی طرف سے شرط 3 میں شیعہ مناظر کو رعایت 552
128۔ شیعہ مناظر کی طرف سے شرط 3 میں ہیرا پھیری کی کوششیں! 553
129۔ فرمان نبوی ﷺ نکاح متعہ قیامت تک حرام ہے! متفق علیہ حدیث 557
130۔ شرط 3 عین اُصول مناظرہ کے مطابق۔ (دلیل: قرآن، حدیث اور ثقہ علماء کے اقوال) 566
131۔ مناظروں میں آیت اور حدیث کی شرح کا اُصول (رد روافض و آداب مناظرہ) 568
132۔ شرط 3 پر شیعہ مناظر کی نیندیں حرام! (اسکرین شاٹس) 572
133۔ سنی و شیعہ کسی عالم کو نہیں مانوں گا! (شیعہ مناظر مرزا قادیانی پارٹ 2) 589
134۔ آخری فیصلہ اہل علم کا لیکن سنی ہو شیعہ عالم کسی کو نہیں مانوں گا! (دو متضاد مؤقف) 596
135۔ مناظروں میں فریقین ذاتی استدلال پیش نہیں کر سکتے! (کتب مناظرہ اسکینز) 606
136۔ شیعہ مناظر ترمیم لفظ کے معنی و مفہوم سے جاہل! 608
137۔ شیعہ مناظر اہل سنت جواب دعویٰ اور وضاحتوں کو سمجھنے سے قاصر! (اسکرین شاٹ) 609
138۔ شیعہ مناظر کی طرف سے ایک بار پھر فحش گالیاں! (اسکرین شاٹ) 615
139۔ میرا مفہوم حرف آخر! اختلاف کی گنجائش ہی نہیں! (شیعہ مناظر جہالت کی بلندیوں پر) 622

140۔ آیت یا حدیث کا جو مفہوم لکھوں، من و عن تسلیم کرنا ہو گا!(شیعہ مناظر جہالت کا نیا ریکارڈ)627
141۔ مجتہدین کی اقسام (رد روافض و آداب مناظرہ) 633
142۔ ذاتی استدلال آخ تھو!(**تحریری مناظرہ باغ فدک** اسکین) 635
143۔ **شیعہ مناظرہ دفاع عن الحدیث** سے ذاتی استدلال کی نفی (اسکین) 636
144۔ اہل سنت کا آخری ٹرن، شیعہ مناظر نے بغیر جواب دئے ڈیلیٹ کر دیا!(اسکرین شاٹس) 640
145۔ اہل سنت کی شرط 3 اور شیعہ مناظر کا دجل و فریب (اسکرین شاٹ) 644
146۔ سبعہ احرف پر جن نکات پر اجماع ہے وہ یہ ہیں۔ 646
147۔ شیعہ مناظر نے سنی مناظر کے جوابات کو شیعہ گروپ سے ڈیلیٹ کر دیا!(اسکرین شاٹس) 647
147۔ شرائط پر اتفاق نہ ہونے سے گفتگو کا اختتام اور شیعہ مناظر کی بڑھکیں! 648
148۔ شیعہ گروپ ایڈمن وقار کے ساتھ بھی شیعہ مناظر ہاتھ کر گیا! 650

باب 2: کیا اہل سنت کے پاس سبعہ احرف عقیدے کی تائید میں دلائل نہیں ہیں؟ (از اہل سنت کتب)

1۔ سبعہ احرف پر پانچ نکات جن پر اجماع امت ہے۔ 655
2۔ سبعہ احرف سے کیا مراد ہے؟ 656
3۔ قرآن کا قریش لہجے میں نازل ہونا۔ (صحیح بخاری) 657
4۔ امت کی آسانی کے لئے سات حروف میں قرآن کریم نازل ہوا۔ (صحیح بخاری) 660
5۔ قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا۔ اس کے مفہوم کی وضاحت۔ (صحیح مسلم) 665
6۔ سات حروف سے مراد الگ الگ معنی و مفہوم نہ تھے تمام معنی و مفہوم ایک تھے۔ (صحیح مسلم) 669

7۔ سبعہ احرف میں قرآن کریم کا نزول کب اور کہاں شروع ہوا؟ (تحقیق) 671
8۔ حضرت ہشام بن حکیم اور حضرت عمر فاروق کے درمیان اختلاف قراءت کا واقعہ 679
9۔ سبعہ احرف کو سمجھنے کے لئے مزید صحیح روایات اور اسکینز 681
10۔ قرآن سات حروف پر نازل ہوا۔ (جامع ترمذی کی روایت) 695
11۔ سات حروف پر نزول قرآن پر اجماع امت 696
12۔ سبعہ احرف اور مشہور قراءتوں کا تعلق (تحقیق) 700
13۔ سبعہ احرف اور مشہور قراءتوں پر اہل علم کا اجماع 701
14۔ **سبعہ احرف کی آسانی** کن لوگوں کے لئے تھی؟ اور کیوں دی گئی؟ 705
15۔ حضرت عثمان نے چھ حروف کو ہرگز منسوخ نہیں کیا! (تحقیق) 707
16۔ علمائے کرام کے ہاں باقی چھ حروف کا تعین اور اختلافات! 715
17۔ کیا سبعہ احرف آج ختم ہو گئے ہیں؟ 718

باب 3: اہل تشیع کے ہاں سبعہ احرف کے عقیدے کی حقیقت! (از اہل تشیع کتب)

1۔ اہل تشیع معتبر کتب اور جید علماء سے سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید ثابت ہے! 720
2۔ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ شیعہ کتاب "الخصال" (شیخ صدوق) کی دو روایات 721
3۔ حضرت امام جعفر صادق، ابی بن کعب کی قراءت کے مطابق قرآن پڑھتے تھے۔ (تفسیر صافی) 728
4۔ سات قراءت میں قرآن کا نزول اور اختلافات کا پس منظر از شیعہ کتب (تحقیق) 730
5۔ قرآن سات قراءت پر ہے اور ہر قراءت کے معروف راوی ہیں۔ (شرح خصال صدوق فارسی) 731

6۔ سات قراءت (حروف) پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ (شیعہ عالم فتح اللہ کاشانی) 734

7۔ ائمہ اہل بیت کے نزدیک مشہور قراءتوں پر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ (مجمع البیان، طبرسی) 736

8۔ اہل تشیع کا موجودہ قراءتوں پر اجماع، انسان جس قراءت کو چاہے پڑھے! (التبیان۔ علامہ طوسی) 738

9۔ قرآن ایک حرف، ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا (الکافی) شیعہ علماء نے متن تسلیم نہیں کیا! 739

10۔ سبعہ احرف کے عقیدے کی کھل کر تائید۔ (شیعہ عالم فیض کاشانی۔ تفسیر صافی) 743

11۔ قرآن مختلف حروف میں نازل ہوا! (قرآن کے بارے میں اہم حقائق) جعفر مرتضیٰ عالمی 762

گفتگو کی شروعات اور سنی مناظر کی طرف سے موضوع، دن اور وقت کا تعین

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ممتاز قریشی صاحب آپ کو ایڈمن شپ دی گئی ہے۔

جعفر صادق: موضوع لکھیں۔۔ اور اپنی شرائط بھیج دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موضوع سبعہ احرف میں نزول قرآن تھا، آپ بتائیں اس پر محدود رہنا ہے یا تحریف قرآن پر بات کرنا ہے؟

وقار بھائی کو آپ نے یہ میسج بھیجا ہے۔۔۔دفاع کرنے کے بعد آپ جوابی اعتراض مکتب تشیع کی سبعہ احرف سے متعلق روایات کے حوالے سے کریں گے، میں درست سمجھا ہوں؟

(غور فرمائیں۔۔شیعہ مناظر نے مناظرے کا موضوع، دن اور وقت کے واضح تعین کو قبول کرتے ہوئے گفتگو کی شرعات کی ہے۔دوران گفتگو موصوف نے خیانت کرتے ہوئے وقت کے تعین کا صریح انکار کر دیا تھا!)

جعفر صادق: * **موضوع: نزل القرآن علی سبعۃ احرف۔** میں دفاع کروں گا۔ان شاءاللہ

اس کے بعد جوابی اعتراض پیش کروں گا۔ آپ کو دفاع کرنا ہو گا۔ میں جیسے بھی دفاع کروں۔۔۔یہ میرا کام ہے۔اس کے بعد شیعہ صحیح روایات کی روشنی میں قرآن کریم سے متعلق ہی جوابی اعتراض پیش کروں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے، پھر آپ کا جوابی اعتراض *موضوع: نزل القرآن علی سبعتہ احرف* سے باہر نہیں جانا چاہیئے۔

جعفر صادق: یہ موضوع اپنی جگہ مکمل ہے۔۔ سنی و شیعہ روایات کی روشنی میں اصل حقائق عوام تک تفصیل سے پہنچائے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ جب یہ موضوع مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد ایک اور شیعہ مؤقف پر میں اعتراض وارد کروں گا۔ یعنی مدعی میں ہوں گا۔ آپ کو دفاع کرنا ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موضوع بتا دیں۔

جعفر صادق: شرائط میں لکھ دوں گا۔ ابھی بحیثیت مدعی آپ شرائط بھیج دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرائط دعویٰ و جواب دعویٰ طے ہونے کے بعد بتاؤں گا۔ فی الحال آپ موضوع بتا دیں جوابی اعتراض کا۔

جعفر صادق: مصحف فاطمہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے۔

جعفر صادق: دعویٰ بھیج دیں۔ گفتگو جمعہ کے دن رات گیارہ سے ایک بجے تک ہو گی۔ مسلسل تین دن اسی وقت جاری رہے گی۔ ضروری ہوا تو اگلے ہفتے جمعہ اور اتوار اسی وقت دوبارہ کریں گے۔

دعویٰ اہل تشیع

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا دعویٰ۔۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے۔

گفتگو جتنے روز بھی جاری رہے، مدعی کی حیثیت سے اس کا اختتام میرے اختیار میں ہو گا، اگر آپ درمیان سے میری رضامندی کے بغیر گفتگو ختم کریں گے تو آپ کی شکست تصور ہو گی۔ یہ ایک شرط سمجھیں۔

اہل سنت کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی کتاب ہے!
دعویٰ اہل تشیع پر اہل سنت اشکالات اور شیعہ مناظر کی بڑ ھکیں!

جعفر صادق: پہلا اشکال: اہل سنت کے عقیدہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے موجودہ قرآن کی حیثیت متعین کریں۔ جو بھی شرط ہے، اپنی شرائط میں لکھ دیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: * پہلے اشکال کا جواب *

موجودہ قرآن سبعہ احرف میں نہیں ہے۔

جعفر صادق: کیا یہ اہل سنت عقیدہ ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی بالکل۔

جعفر صادق: ٹھیک ہو گیا۔ دوران گفتگو آپ کی دلیل کی روشنی میں اس نکتہ پر بات ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے۔

مزید کوئی اشکال ہے تو کریں وگرنہ جواب دعویٰ لکھیں۔

اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ ہے۔
دوسرے اشکال کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ مناظر کا یوٹرن اور اِقرار!

جعفر صادق: دوسرا اشکال: اہل سنت کے نزدیک سبعہ احرف میں اصل قرآن نازل ہوا تھا، جو آج موجود ہی نہیں ہے تو موجودہ قرآن کہاں سے ہمارے پاس آیا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: * دوسرے اشکال کا جواب *

اہل سنت کے مطابق سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن مجید میں عثمان نے چھ حروف کی کمی کر کے اسے لسان القریش میں محدود کر دیا، لہذا موجودہ قرآن کے باقی ماندہ 6 حصے جلوائے جا چکے ہیں۔

جعفر صادق: مطلب دعویٰ میں آپ نے غلط بیانی کی ہے۔ ترمیم کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیسی غلط بیانی؟

جعفر صادق: آپ کے دعویٰ کے دو حصے اہم ہیں۔

اصل قرآن ☜ (سبعہ احرف) سات حروف

اصل قرآن ☜ آج وجود ہی نہیں ہے۔

اشکال: پھر موجودہ قرآن کہاں سے آیا؟

جواب: *چھ حصے جلادئے گئے، ایک حصہ لسان القریش آج موجودہ قرآن کی شکل میں موجود ہے۔*

واضح غلط بیانی

آپ کے دعویٰ میں ☜ *ساتوں حروف کا آج کوئی وجود نہیں ہے۔*

جبکہ آپ کی وضاحت کے مطابق *چھ حروف کا وجود نہیں ہے، لسان القریش یعنی ایک حرف کو آپ تسلیم کر رہے ہیں۔*

اس تضاد کو دور کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا دعویٰ ہی آپ کے مغالطے کا رد ہے۔ غور کریں۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے۔

میں سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کے وجود کا انکاری ہوں، آپ اس کا وجود ثابت کر کے مجھ پر لگایا گیا بے بنیاد *غلط بیانی* کا الزام ثابت کر دینا۔

اس پر میرے اعتراض کا جواب دیں۔ کیا آپ مانتے ہیں عثمان نے منزل من اللہ 6 حروف جلوا دیے تھے؟

جعفر صادق: دوران گفتگو ثابت ہو گا کہ آپ نے اہل سنت عقیدہ کو درست لکھا بھی ہے کہ نہیں۔

فی الحال اس اشکال کو دور کریں۔

آپ کے دعویٰ کے مطابق

نزول قرآن ☜ سبعہ احرف

بقول آپ کے آج ساتوں حروف موجود نہیں ہیں۔

جب وضاحت پوچھی گئی تو آپ ایک حرف *لسان القریش کو تسلیم* کر رہے ہیں۔ اب آپ کے پاس دو آپشن ہیں۔

1۔ یہ مؤقف اختیار کریں کہ سبعہ احرف میں لسان القریش شامل ہی نہیں ہے، تاکہ آپ کے دعویٰ کو منطقی انداز سے سمجھتے ہوئے میں جواب دعویٰ لکھوں۔

یا

2۔ آپ دعویٰ میں ترمیم کرتے ہوئے لکھیں کہ چھ حروف موجود نہیں ہیں، لیکن ایک حرف لسان القریش موجودہ قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

بیشک حضرت عثمان نے امت کو ایک حرف لسان القریش پر جمع کر دیا تھا۔

آج ساتوں حروف غائب ہیں، یہ میرا دعویٰ نہیں ہے۔ (شیعہ مناظر)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس اعتراض کا میرے دعویٰ سے تعلق ہی نہیں ہے، پہلے تعلق تو ثابت کریں۔

جعفر صادق: **آپ کا دعویٰ ☜ سبعہ احرف میں قرآن کا نزول اور آج ساتوں حروف غائب۔**

ترمیم کریں۔ بے جا ضد علمی روش نہیں ہے۔

دو آپشن بھی لکھ دئے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: * اور آج ساتوں حروف غائب *، یہ آپ کی ذاتی رائے ہے ، میرے دعویٰ میں ایسا کچھ نہیں لکھا۔

جعفر صادق: اپنے دعویٰ پر دوبارہ غور کریں۔

☜ موجودہ قرآن کی حیثیت متعین کریں۔ اہل سنت عقیدے کا تو آپ کو کچھ نہیں پتہ۔۔ کم از کم دعویٰ کو ہی عقل کے مطابق لکھیں۔ کیا دعوی میں سبعہ احرف کے وجود کا انکار نہیں لکھا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کو میرے دعویٰ میں جو بات سمجھ نہیں آ رہی وہ پوچھیں بجائے اس کے، کہ آپ اپنی ذاتی رائے کو میرا دعویٰ بنا کر اس پر وضاحت طلب کریں۔

جعفر صادق: کیا دعویٰ میں سبعہ احرف کے وجود کا انکار نہیں لکھا؟ یہ سمجھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ میں سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کے وجود کا انکار لکھا ہے، بالکل سلیس اردو میں۔ سلیس اردو سمجھتے ہیں آپ؟ یا عربی کی طرح یہ بھی سمجھ نہیں آتی؟

جعفر صادق: آپ کا دعویٰ۔۔ ***اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے***

☜ مطلب ساتوں حروف آج موجود نہیں ہیں۔؟ میرے اشکال کو سمجھیں۔ اسے دور کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ مطلب میرا نہیں ہے۔

جعفر صادق: اس اشکال کو دور کریں۔

آپ کے دعویٰ کے مطابق

نزول قرآن ☜ سبعہ احرف

بقول آپ کے آج ساتوں حروف موجود نہیں ہیں۔

جب وضاحت پوچھی گئی تو آپ ایک حرف *لسان القریش کو تسلیم* کر رہے ہیں۔

اب دو آپشن ہیں۔

1: یہ مؤقف اختیار کریں کہ سبعہ احرف میں لسان القریش شامل ہی نہیں ہے، تاکہ آپ کے دعوی کو منطقی انداز سے سمجھتے ہوئے میں جواب دعویٰ لکھوں۔

یا

2: آپ دعویٰ میں ترمیم کرتے ہوئے لکھیں کہ چھ حروف موجود نہیں ہیں، لیکن ایک حرف لسان القریش موجودہ قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کا اشکال، آپ کی خود ساختہ رائے پر ہے۔

جعفر صادق: آپ اشکالات میں ہی ڈھیر ہو گئے ہیں۔ کمال ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ مجھ پر بہتان نہ باندھیں قریشی صاحب مہربانی ہو گی۔

جعفر صادق: کوئی سمجھدار شیعہ موجود ہو تو اپنے مناظر کو پرسنل میں سمجھادے۔ سادہ سا اشکال ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبحان اللہ۔۔۔۔ اشکالات آپ اپنے خود ساختہ بہتانوں پر کر رہے ہیں، میرے دعویٰ پر کوئی اشکال ہے تو بتائیں، میں حاضر ہوں۔

* اور آج ساتوں حروف غائب *

یہ آپ کی ذاتی رائے ہے 👆 میرے دعویٰ میں ایسا کچھ نہیں لکھا۔

دوبارہ پڑھیں 👆

جعفر صادق: آپ کے دعویٰ میں بنیادی غلطی ہے محترم۔ کم از کم ایک حرف لسان قریش کو دعویٰ میں لکھیں۔۔۔ مطلب دعوی میں ساتوں حروف کا غائب ہونا نہیں لکھا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ جواب دیں تو کچھ لکھوں۔

جعفر صادق: مدعی آپ ہیں۔ جواب آپ کو دینا ہے۔ مطلب دعویٰ میں ساتوں حروف کا غائب ہونا نہیں لکھا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بالکل نہیں لکھا۔۔۔۔ کوئی لکھا دکھادے تو منہ مانگا انعام۔ آپ دکھائیں کہاں لکھا ہے؟ آپ کے بہتان سے متعلق سوال میرا حق ہے۔

جعفر صادق: سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے۔۔اس سے کیا سمجھا جائے؟

جعفر صادق: تمام ممبرز اہل تشیع کا دعویٰ پڑھیں۔۔غور و فکر کریں۔اچھا یہ بتائیں۔۔

👈 دعوی کے مطابق کتنے حروف کا آج وجود نہیں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ادھوری بات نہ لکھیں پوری بات لکھیں، سب سمجھ آجائے گا۔۔۔۔۔

یہ میرے الفاظ نہیں 👇

سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے۔۔

جعفر صادق: * مطلب کتنے حروف کا وجود نہیں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **دعویٰ میں اصل قرآن کے وجود کا انکار ہے۔**

جعفر صادق: سبعہ احرف کا انکار نہیں ہے؟

دیکھیں۔۔ہم سب انسان ہیں۔ غلطی کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ آپ کے پاس دو آپشن ہیں۔

1: آپ یہ مؤقف اختیار کریں کہ سبعہ احرف میں لسان القریش شامل ہی نہیں ہے، تاکہ آپ کے دعویٰ کو منطقی انداز سے سمجھتے ہوئے یعنی سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے ذہن میں رکھتے ہوئے میں جواب دعویٰ لکھوں۔

یا

2: آپ دعویٰ میں ترمیم کرتے ہوئے لکھیں کہ چھ حروف موجود نہیں ہیں، لیکن ایک حرف لسان القریش موجودہ قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

اچھا یہ بتائیں۔۔ ***اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟*** فارغ ہو کر دعویٰ کو اہل سنت عقیدے کے مطابق لکھیں۔ میں نے جواب دعویٰ لکھ دیا ہے۔ بلکہ شرائط بھی لکھ دی ہیں۔ کل کسی وقت مزید گفتگو کریں گے۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نہیں بھیا، **سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا انکار ہے۔** میں آپ کی فرمائشیں ثابت کرنے کا پابند نہیں ہوں جناب۔ اپنا دعویٰ ثابت کرنے کا پابند ہوں، آپ سے جو سنگین غلطی ہوئی ہے اس سے آپ رجوع کریں۔

اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟

اس کا جواب اوپر دے چکا ہوں۔ کہاں ہے جواب دعویٰ اور شرائط؟ ٹیگ کریں

جعفر صادق: سبعہ احرف والا قرآن بقول آپ کے آج ہمارے پاس نہیں ہے۔۔ تو موجودہ قرآن اہل سنت کے عقیدے کے مطابق کہاں سے آیا ہے؟ اشکالات دور کریں عالم صاحب۔

دعویٰ شرائط طئے ہونے کے بعد دلیل سے ثابت کیجئے گا۔ عوام کو بھی پتہ چلے کہ شیعہ حضرات دن رات جو ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔۔ انہیں سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کا کتنا علم ہے۔۔۔ بلکہ خود ائمہ معصومین کا اس بارے میں جو نظریہ تھا وہ بھی سامنے لایا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

سوال: * اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کا جواب اوپر دے چکا ہوں۔

جعفر صادق: کہاں جواب دیا ہے؟ آپ تو اقرار کر چکے کہ موجودہ قرآن لسان القریش یعنی ایک حرف کے مطابق ہے۔ باقی چھ حروف تلف کر دئے گئے۔ ابھی دلی دور ہے۔

میرے دعویٰ میں موجودہ قرآن کی بات ہی نہیں ہے۔ (شیعہ مناظر کی قلابازیاں)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں اپنے دعویٰ کی وضاحت کا ذمہ دار ہوں۔۔۔ **میرے دعویٰ میں موجودہ قرآن کی بات نہیں ہے** تو اس کی وضاحت میرے ذمہ نہیں، تنقیحات کرنا سیکھ لیں مناظر صاحب۔

جعفر صادق: میں کل کی گفتگو کا خلاصہ بھیج رہا ہوں۔ ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا ہوں۔ باقائدہ گفتگو رات گیارہ بجے ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

جعفر صادق: فارغ ہو کر دعویٰ کو اہل سنت عقیدے کے مطابق لکھیں۔ میں نے جواب دعویٰ لکھ دیا ہے۔ بلکہ شرائط بھی لکھ دی ہیں۔ کل کسی وقت مزید گفتگو کریں گے۔ اللہ حافظ

آپ نے یہ جھوٹ کیوں بولا؟ 👆

خلاصے کو چھوڑیں، میرے دعویٰ پر کوئی تنقیح ہے تو کریں وگرنہ جواب دعویٰ لکھیں اور اپنے بولے گئے جھوٹ سے رجوع کریں۔

جعفر صادق: یہ جھوٹ نہیں ہے۔ آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ میں نے جواب دعویٰ اور شرائط لکھ رکھی ہیں۔ بھیجی نہیں ہیں۔ پہلے آپ کو تحفظات دور کرنے ہیں۔

جعفر صادق: فارغ ہو کر دعویٰ کو اہل سنت عقیدے کے مطابق لکھیں۔ میں نے جواب دعویٰ لکھ دیا ہے۔ بلکہ شرائط بھی لکھ دی ہیں۔ کل کسی وقت مزید گفتگو کریں گے۔ اللہ حافظ

غور سے پڑھیں۔ میں نے پہلے آپ کے دعویٰ کو درست عقیدہ اہل سنت کے مطابق لکھنے کا کہا ہے۔ اس سے پہلے جواب دعویٰ کیسے بھیج دوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بھیا آپ کی جیب میں رکھی چیزوں پر مناظرہ نہیں ہو رہا، آپ کا جواب دعویٰ کسی نے لکھا نہیں دیکھا اب تک اس گروپ میں۔ میں آپ کے تحفظات دور کرنے کا پابند نہیں، صرف اپنے دعویٰ سے متعلق تنقیحات کا جواب دینے کا پابند ہوں۔

جعفر صادق: میرے نکات پر غور کیجئے گا۔ آپ کا دعویٰ خود آپ کی وضاحتوں کے بعد ڈھیر ہو چکا ہے۔ رات کو عقیدہ اہل سنت سمجھ کر آیئے گا۔ تاکہ دعویٰ تو کم از کم اہل سنت کے عقیدے کے مطابق لکھ سکیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بھی بے وقوفوں والا مطالبہ ہے، **میرا اعتراض اہل سنت عقیدے پر ہے** نہ کہ اس کی تائید میں ہے، اہل سنت کا عقیدہ ہے قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، آپ کو اس سے اتفاق ہے یا نہیں؟ پھر **میرا دعویٰ سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے**، آپ وجود ثابت کر کے رد کر سکتے ہیں۔ شگوفے نہ چھوڑیں مناظر صاحب، میرا دعویٰ ہی ایسا ہے کہ آپ جواب دعویٰ تک نہیں لکھ پا رہے۔۔۔ حالاں کہ میں اپنے دعویٰ کی وضاحت بھی کر چکا ہوں۔

جعفر صادق: آپ کو اشکالات دور کرنا ہوں گے۔ دلائل کی باری بعد میں ہو گی۔ کم از کم جواب تو دینے ہوں گے۔ * اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟ * اس کا جواب کہاں دیا ہے۔ ٹیگ کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

> جعفر صادق: رات کو عقیدہ اہل سنت سمجھ کر آیئے گا۔ تاکہ دعویٰ تو کم از کم اہل سنت کے عقیدے کے مطابق لکھ سکیں۔

اس کی ضرورت آپ کو ہے مناظر صاحب، سبعہ احرف میں نزول قرآن ہوا یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے، انکار کر کے دکھائیں زرا۔

جعفر صادق: جواب دعویٰ کب کا لکھ چکا ہوں۔۔۔ آپ نے یہ اہل سنت کا عقیدہ کہاں سے پڑھ لیا ہے عالم صاحب۔۔۔ **اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرے دعویٰ پر کوئی اشکال ہے؟

جعفر صادق: اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن سبعہ احرف سے الگ کوئی نئی کتاب ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ میرے دعویٰ میں کہاں لکھا ہے؟ موجودہ قرآن میرے دعویٰ کا حصہ نہیں۔

جعفر صادق: *عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ جا کر اہل سنت سے پوچھ لیں بھیا۔۔۔

جعفر صادق: مطلب **موجودہ قرآن اور اصل قرآن دونوں الگ الگ کتابیں ہیں؟** صرف کلیئر کرتے جائیں۔ دلائل کی باری بعد میں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ جا کر اہل سنت سے پوچھ لیں بھیا۔۔۔

جعفر صادق: مطلب آپ نہیں بتائیں گے۔ ***عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟***

سر منڈاتے ہی اولے پڑے!

شیعہ عقیدہ لکھتے ہوئے موجودہ قرآن کا تعین کر دیا، لیکن اہل سنت عقیدہ میں موجودہ قرآن کا تعین نہیں کروں گا! (شیعہ مناظر بوکھلاہٹ کا شکار!)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہمارے عقیدے کے مطابق موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے کیونکہ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تھا الحمد اللہ۔۔۔ سنیوں کے عقیدہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر کوئی سبعہ احرف والا قرآن نازل ہوا تھا۔ جس کا اتہ پتہ خود سنیوں کو بھی نہیں ہے، ہاں آپ یہ لکھ دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر جو قرآن نازل ہوا وہ سبعہ احرف میں نہیں تھا بلکہ موجودہ قرآن ہی تھا تو الگ بات ہے۔

جعفر صادق: اس وقت عقیدہ اہل سنت زیر بحث ہے۔ عالم صاحب۔ اشکالات دور کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں اپنے دعویٰ کی وضاحت کا پابند ہوں، آپ کی غیر ضروری فرمائشوں کا پابند نہیں بالخصوص جن باتوں کا ذکر میرے دعویٰ میں نہیں، میں اس کی وضاحت کیوں کروں؟ تنقیحات کرنا سیکھ لیں مناظر صاحب۔۔ وقت کم ہے، قدر کریں۔

جعفر صادق: * عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟ *

یہ بات میرے دعویٰ کا حصہ نہیں، آپ اہل سنت سے جاکر پتہ کرلیں پہلے کہ ان کے مطابق اصل قرآن کونسا ہے؟ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں نازل ہوا وہ اصل قرآن تھا؟ یا موجودہ قرآن اصل قرآن ہے؟

موصوف کی میرے دعویٰ کو دیکھ کر یہ حالت ہو گئی ہے کہ اب مجھ سے سبعہ احرف میں نازل ہونے والے سنیوں کے اصل قرآن کا پتہ پوچھ رہے ہیں حالانکہ میرا دعویٰ ہی یہ ہے کہ *اس کا آج وجود ہی نہیں ہے*

قریشی صاحب اسکرین شاٹ میں لکھی سلیس اردو پڑھ بھی لیں۔ تاکہ آپ کو مجھ سے بے وقوفوں والے سوالات بار بار کاپی پیسٹ کر کے پوچھنے نہ پڑیں۔

جھوٹ بولنے کے بعد قریشی صاحب کی کمال ڈھٹائی۔

اور یہ رہا جھوٹ ☜---موصوف کا لکھا ہوا جواب

دعویٰ اور شرائط کسی سنی کو اب تک نظر آئی تو مجھے گروپ سے اسکرین شاٹ لے کر بھیج سکتا ہے۔ کل سنی مناظر صاحب مجھ پر بہتان باندھ کر اشکالات اٹھاتے

رہے اور پھر **جھوٹ بول کر غائب ہو گئے** اور ابھی دن میں آکر اس جھوٹ کا دفاع بھی شروع کر دیا ساتھ میں نئی نئی فرمائشوں کو اشکالات کا نام دے کر کاپی پیسٹ شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔ یہ سب وقت برباد کرنے کے بہانے ہیں، تاکہ موضوع سے فرار کا کوئی راستہ نکل آئے۔ سنی مناظر نے میرے دعویٰ کا اسکرین شاٹ بھیج رکھا ہے، جو سلیس اردو میں ہے جس میں میری وضاحت کے بعد کوئی اشکال نہیں بچا۔۔
لیکن پھر بھی میں مزید وضاحت کیے دیتا ہوں

👇

سنی مناظر کے پاس میرا دعویٰ رد کرنے کے لیے 2 علمی راستے ہیں۔

1۔ سنی مناظر لکھ دے کہ یہ اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

یا

2۔ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے اصل قرآن کا آج کے دور میں وجود ثابت کر دے۔

مناظر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ اب فضولیات سے گریز کریں اور غیر متعلقہ اشکالات بالخصوص وہ باتیں مجھ سے نہ پوچھیں جس کا ذکر میرے دعویٰ میں نہیں ہے تاکہ لوگوں کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔۔۔۔۔ کیوں کہ ہم سب جانتے ہیں، آپ میرے دعویٰ کو چھوڑ کر غیر ضروری اشکالات صرف اپنے پی ڈی ایف کے صفحات بڑھانے کے لیے اٹھا رہے ہیں، لیکن آپ کے اس غیر علمی رویے کی وجہ سے گروپ ارکان بے زار ہو رہے ہیں۔
آپ کو موجودہ قرآن پر اگر گفتگو کرنی ہے تو ہم اس پر الگ سے موضوع رکھ کر بعد میں گفتگو کر لیں گے۔۔ فی الوقت آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے سنیوں کے اصل قرآن پر توجہ مرکوز رکھیں۔ شکریہ

جعفر صادق: آپ نے اپنے دعویٰ میں درست **عقیدہ اہل سنت** بیان کیا ہے تو صاف صاف پوچھے گئے نکات کو کلیئر کیوں نہیں کر پا رہے؟

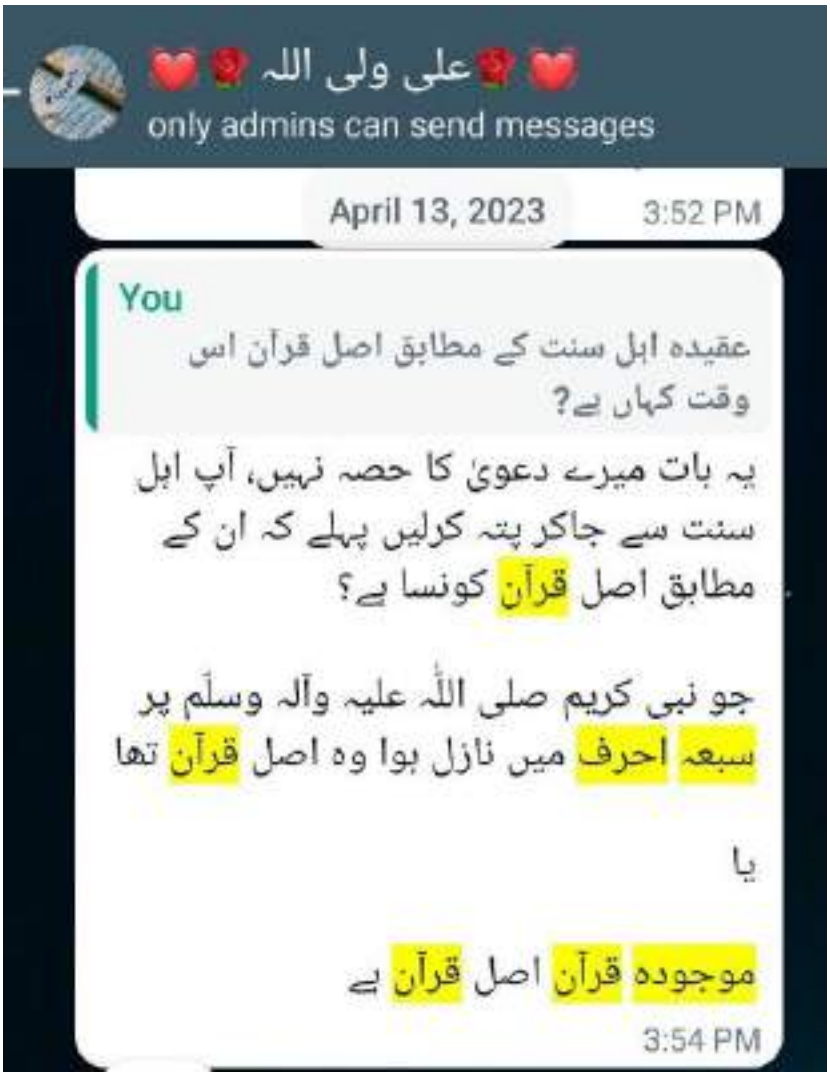

اس کا مطلب آپ نے دعویٰ میں سبعہ احرف کے متعلق عقیدہ اہل سنت کو درست نہیں لکھا۔ ایک عام فہم بھی اس دعویٰ کو پڑھ کر یہی سمجھ سکتا ہے کہ آپ نے براہ راست اہل سنت پر بہت بڑا الزام لگا دیا ہے۔

آپ ہمیں ہمارہ عقیدہ یہ بتا رہے ہیں کہ

جو اصل قرآن نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ سبعہ احرف میں تھا، اور وہ آج وجود نہیں رکھتا!

اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو گی۔ بحر حال۔۔۔ گفتگو دلائل کی روشنی میں ہو گی۔

فی الوقت آپ میرے نکات کے عقیدہ اہل سنت کی روشنی میں جواب دینے کے پابند ہیں۔ انہیں جب ثابت کرنے کی باری آئے گی تو پھر حق واضح ہو جائے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے دعویٰ کو کلیئر کر چکا ہوں۔

شیعہ دعویٰ پر اہل سنت کے چار اہم نکات۔
شیعہ مناظر وضاحت کرنے میں ناکام !

جعفر صادق: اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر *عقیدہ اہل سنت* کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دو ٹوک جواب دیں۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟

2۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟

3۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟

4۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اچانک سے کہیں سے امت کے پاس آگیا، کیونکہ بقول دعویٰ اہل تشیع سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہو چکا؟

میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ اگر واقعی اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔

حالت تو آپ کی پتلی ہو گئی ہے۔ دعویٰ ہی غلط کر بیٹھے ہو۔ دعویٰ میں بڑھک مار دی ہے کہ سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے، جب پکڑ کی تو کہتے ہو لسان القریش کی شکل میں آج قرآن موجود ہے۔

پھر خود ہی اپنا عقیدہ لکھ کر اپنے پیروں پر کلہاڑی مار دی ہے کہ **موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے۔۔**

اللہ کے بندے !اگر لسان القریش میں موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے تو دعویٰ میں جھوٹ کیوں لکھا ہے۔ **اگر سبعہ احرف کا واقعی وجود نہیں ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ دور عثمان میں لسان قریش والا قرآن بھی غائب ہو چکا!**

جب ساتوں حروف تلف ہو گئے (معاذاللہ) تو موجودہ قرآن کہاں سے آگیا؟

اہل تشیع موجودہ قرآن کو اصل قرآن تسلیم کرتے ہیں تو سبعہ احرف کا وجود ختم کیوں کہتے ہیں؟ جبکہ یہ بھی مانتے ہیں کہ لسان قریش میں موجودہ قرآن متواتر ہر دور میں موجود رہا ہے۔

میرا ایک بار پھر نیک مشورہ ہے کہ آپ اپنے دعویٰ میں ترمیم کریں اور جو ہمارہ سبعہ احرف پر عقیدہ ہے، وہی لکھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: زرا جہالت کی وضاحت بھی کر دیں۔

وقت ضائع نہ کریں میرے دعویٰ میں جو بات لکھی ہے وہ واضح کر چکا ہوں، جو بات میرے دعویٰ میں نہیں لکھی اس کی وضاحت مجھ سے طلب نہ کریں۔

جعفر صادق: اچھا یہ جھوٹ بول کر مجھے فائدہ کیا ہوا؟ گفتگو شروع ہوئی نہیں۔۔۔ آپ کے ڈرامے شروع۔

جب میں یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ الگ سے جواب دعویٰ اور شرائط لکھ رکھی ہیں تو پھر بھی اسی بات پر اڑے بیٹھنے سے کیا حاصل؟

اصل نکات کا جواب دیں۔ عالم صاحب کونسا بہتان؟ اور جھوٹ بول کر غائب کب ہوا؟ بتا کر گفتگو ختم کی تو اسے غائب ہونا کہتے ہیں۔؟

انسان کو کئی اور مصروفیات بھی ہوتی ہیں۔ یہ کم ظرفی اب ختم کر دیں۔ بڑے بن جائیں۔ حسن ظن رکھا کریں۔ دعویٰ پر پوچھے گئے نکات کلیئر کر دیں۔ جب دلائل کی طرف آئیں گے تو آپ کو لگ پتہ جائے گا کہ ہمارہ سبعہ احرف کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ **میرے صرف چار نکات کلیر کر دیں۔**

آج جواب دعویٰ اور شرائط کو فائنل بھی کرنا ہے۔ کل سے آپ اپنے دعویٰ کو ثابت کیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کہانیاں نہ سنائیں مناظر صاحب۔

جعفر صادق: یہ دو علمی راستے لکھ کر میری نقل کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔ میں نمبر ڈال کر دونوں نکات کے جواب دے رہا ہوں۔ امید ہے میرے چاروں نکات کے بھی اسی ترتیب سے جواب دینے کی ہمت کریں گے۔

1۔ آپ کو سبعہ احرف کے متعلق اہل سنت عقیدے کے الف کا بھی نہیں پتہ۔ اس لئے اس سوال کا جواب دوران گفتگو دلائل سے دوں گا۔

2۔ **سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن میں سے لسان القریش کی شکل میں موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے۔** الحمدللہ۔۔ آپ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں عالم صاحب۔

اب صرف عقیدہ اہل سنت ہماری اور اہل تشیع روایات کی روشنی میں سمجھانا باقی ہے۔ گفتگو شروع ہو گی تو سمجھا دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

آپ خود دوٹوک جواب دینے سے بھاگتے رہے ہیں۔ وقت آپ کی طرف سے ضایع ہو رہا ہے۔ چار نکات کے جواب دیں۔ میں جواب دعویٰ بھیجتا ہوں۔ پھر شرائط پر آتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف کے عقیدے کو اتنا کھولوں گا کہ اس پر عقیدہ رکھتے ہوئے موجودہ قرآن کو کبھی اصل قرآن نہیں کہو گے۔ ان شاء اللہ

جواب دعویٰ لکھیں ۔ تاکہ کچھ تنقیحات میں بھی کر لوں۔ وقت ضائع کیے بغیر جواب دعویٰ لکھیں۔

جعفر صادق: چار نکات کے جواب نہیں دیں گے؟ اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر ***عقیدہ اہل سنت*** کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دوٹوک جواب دیں۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟

2۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟

3۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟

4۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اچانک کہیں سے امت کے پاس آ گیا، کیونکہ بقول دعویٰ اہل تشیع سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہو چکا؟

میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ کو اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے دعویٰ سے متعلق تمام وضاحتیں کر چکا ہوں۔۔۔۔ فرمائشیں پوری کرنا میرا کام نہیں میں بس اصول مناظرہ کے تحت تنقیحات کا جواب دینے کا پابند ہوں۔

جعفر صادق: ممبرز منتظر ہیں۔ نیک نیتی سے **عقیدہ اہل سنت** لکھیں۔ یقین کریں گناہ نہیں ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تنقیحات کرنا اب تک نہیں سیکھا مناظر صاحب؟ میرے دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ ہی لکھا ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

شیعہ مناظر اہل سنت کے چار نکات کی وضاحت سے فرار
آخر میں صرف ایک نکتے کی وضاحت دینے میں بھی ناکام !

جعفر صادق: چلیں صرف ایک جواب دیں کہ *اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موجودہ قرآن پر میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔۔۔۔لہذا میرے دعویٰ پر سوال کریں۔

جعفر صادق: *کیا دعویٰ میں یہ نہیں لکھا ہے کہ اس قرآن کا وجود نہیں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی ہاں سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا اس کا وجود نہیں ہے۔

جعفر صادق: عقیدہ اہل سنت کو ایمانداری سے درست لکھیں۔

صرف ایک جواب دیں کہ *اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے*

موجودہ قرآن پر اہل سنت عقیدہ بیان کرنے سے شیعہ مناظر کا صاف انکار اور فرار !

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **موجودہ قرآن پر میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔۔۔۔**لہذا میرے دعویٰ پر سوال کریں۔

جعفر صادق: آپ اب اپنا مکمل دعویٰ تک نہیں لکھ پارہے ! صرف ایک جواب دیں کہ * **اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے ۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **موجودہ قرآن پر میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔۔۔۔**لہذا میرے دعویٰ پر سوال کریں.

میرے دعویٰ میں موجودہ قرآن پر کوئی بات ہے؟؟؟؟

جعفر صادق: عقیدہ اہل سنت پوچھ رہا ہوں۔

نہیں پتہ تو کہہ دیں کہ علم نہیں ہے۔

صرف ایک جواب دیں کہ * **اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرے دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ ہی لکھا ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

جعفر صادق: آگے دعویٰ میں کیا لکھا ہے؟

کیا وہ جملہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق ہے؟

اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر *عقیدہ اہل سنت* کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دوٹوک جواب دیں۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟

2۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟

3۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟

4۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اچانک کہیں سے امت کے پاس آگیا، کیونکہ بقول دعویٰ اہل تشیع **سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہو چکا**؟

میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ کو اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہ جملہ اہل سنت کے باطل عقیدے کو آشکار کر رہا ہے۔

جعفر صادق: ہاں یا ناں؟

صرف ایک جواب دیں کہ *اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے* اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر *عقیدہ اہل سنت* کا علم ہے تو چار نکات کا دوٹوک جواب دیں۔

میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ اگر اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مناظرہ کرنے آئے ہو یا سنیوں کے عقیدے مجھ سے پڑھنے آئے ہو؟

جعفر صادق: علم نہیں ہے، تو کہہ دیں۔

یا صرف ایک جواب دیں کہ *** کیا اہل سنت موجودہ قرآن کو سبعہ احرف میں شامل نہیں کرتے ***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں اپنے دعویٰ کی وضاحت کا پابند ہوں، آپ کی غیر ضروری فرمائشوں کا پابند نہیں بالخصوص جن باتوں کا ذکر میرے دعویٰ میں نہیں میں اس کی وضاحت کیوں کروں؟

تنقیحات کرنا سیکھ لیں مناظر صاحب۔ وقت کم ہے، قدر کریں۔

یہ بات میرے دعویٰ کا حصہ نہیں، آپ اہل سنت سے جا کر پتہ کر لیں پہلے کہ ان کے مطابق اصل قرآن کونسا ہے؟

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں نازل ہوا وہ اصل قرآن تھا۔

یا

موجودہ قرآن اصل قرآن ہے۔

جعفر صادق: دعویٰ ہی عقیدہ اہل سنت کے خلاف لکھا ہے عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موصوف کی میرے دعویٰ کو دیکھ کر یہ حالت ہو گئی ہے کہ اب مجھ سے سبعہ احرف میں نازل ہونے والے سنیوں کے اصل قرآن کا پتہ پوچھ رہے ہیں۔

حالاں کہ میرا دعویٰ ہی یہ ہے کہ * اس کا آج وجود ہی نہیں ہے *

دلیل سے ثابت کر دینا مناظر صاحب۔۔۔۔ قریشی صاحب اسکرین شاٹ میں لکھی سلیس اردو پڑھ بھی لیں۔ تاکہ آپ کو مجھ سے بے وقوفوں والے سوالات بار بار کاپی پیسٹ کر کے پوچھنے نہ پڑیں۔

سنی مناظر نے میرے دعویٰ کا اسکرین شاٹ بھیج رکھا ہے، جو سلیس اردو میں ہے جس میں میری وضاحت کے بعد کوئی اشکال نہیں بچا۔ لیکن پھر بھی میں مزید

وضاحت کیے دیتا ہوں 👇

سنی مناظر کے پاس میرا دعویٰ رد کرنے کے لیے 2 علمی راستے ہیں۔

1۔ سنی مناظر لکھ دے کہ یہ اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

یا

2۔ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے اصل قرآن کا آج کے دور میں وجود ثابت کر دے۔

جعفر صادق: آپ اقرار کریں کہ آپ کو علم نہیں ہے کہ

👈 عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف میں شامل ہے۔

جواب دے چکا ہوں۔ یہ دو علمی راستے لکھ کر میری نقل کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔ میں نے نمبر ڈال کر دونوں نکات کے جواب دے دئے ہیں۔ امید ہے میرے چاروں نکات کے بھی اسی ترتیب سے جواب دینے کی ہمت کریں گے۔

1۔ آپ کو سبعہ احرف کے متعلق اہل سنت عقیدے کے الف کا بھی نہیں پتہ۔ اس لئے اس سوال کا جواب دوران گفتگو دلائل سے دوں گا۔

2۔ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن میں سے لسان القریش کی شکل میں موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے۔ الحمدللہ۔۔ آپ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں عالم صاحب۔

اب صرف عقیدہ اہل سنت ہماری اور اہل تشیع روایات کی روشنی میں سمجھانا باقی ہے۔ گفتگو شروع ہو گی تو سمجھادوں گا۔ ان شاء اللہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ دلیل سے ثابت کر دینا سبعہ احرف والے قرآن کا وجود ہے، تب ہی میں لاعلم ثابت ہو سکتا ہوں۔ دلیل سے ثابت نہ کر سکے تو آپ خود سبعہ احرف کے عقیدے سے لاعلم ثابت ہو جاؤ گے مناظر صاحب۔

جعفر صادق: اب آپ جواب دیں۔

👇👇👇

اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر *عقیدہ اہل سنت* کا علم ہے تو میرے چار نکات کا دوٹوک جواب دیں۔
میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ کو اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔
دلیل اپنے وقت پر۔۔۔ اس وقت وضاحت تو کرنی ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جب دوران گفتگو دلائل دو گے تب ہی وضاحت مانگنا پھر دیکھنا کیسی وضاحت کروں گا۔ مناظر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ اب فضولیات سے گریز کریں اور **غیر متعلقہ اشکالات بالخصوص وہ باتیں مجھ سے نہ پوچھیں جس کا ذکر میرے دعویٰ میں نہیں ہے۔**

تاکہ لوگوں کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔۔۔۔ کیوں کہ ہم سب جانتے ہیں، آپ میرے دعویٰ کو چھوڑ کر غیر ضروری اشکالات صرف اپنے پی ڈی ایف کے صفحات بڑھانے کے لیے اٹھا رہے ہیں، لیکن آپ کے اس غیر علمی رویے کی وجہ سے گروپ ارکان بے زار ہو رہے ہیں۔

آپ کو موجودہ قرآن پر اگر گفتگو کرنی ہے تو ہم اس پر الگ سے موضوع رکھ کر بعد میں گفتگو کر لیں گے۔۔۔۔ فی الوقت آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے سنیوں کے اصل قرآن پر توجہ مرکوز رکھیں شکریہ۔

شیعہ مناظر پر سنی مناظر کی گرفت مضبوط، موجودہ قرآن کو موضوع سے ہی خارج کر دیا!

جعفر صادق: **یہ سوالات براہ راست آپ کے دعوی کو خلاف عقیدہ اہل سنت ثابت کرتے ہیں۔** اسی لئے تو جواب دینے سے بھاگ رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کونسے اہل سنت کے عقیدے کے خلاف؟؟

جعفر صادق: چلیں لکھ دیں۔ ***عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔*** دلیل بعد میں دیجئے گا۔ بس خوش؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **موجودہ قرآن خارج از مبحث ہے۔**

شیعہ عقیدہ بیان کیا ہے الحمد اللہ۔۔۔۔

جعفر صادق: جبکہ **سبعہ احرف کا براہ راست تعلق قرآن کے نزول سے ہے۔**

پھر موضوع کیا ہے؟

☜ کیا آپ اصول کافی کے گھڑے جانے پر گفتگو کریں گے؟

عقیدہ اہل سنت کب بتائیں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہ بتانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ مناظرہ کرنے آئے ہیں مناظر صاحب۔۔۔۔ مجھ سے سنی مذہب پڑھنے نہیں آئے۔۔۔۔۔ آپ نے میرے دعویٰ کا رد دلیل سے کرنا ہے، ہوائی فائرنگ سے نہیں کرنا۔

جعفر صادق: یہ کل نکات لکھے تھے۔ جواب ابھی تک نہیں دے سکے ظالم۔ مدعی کون ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں تو سفید جھوٹ مجھ سے منسوب کر رکھا ہے۔

جعفر صادق: آپ اعلان کریں۔ مدعی میں بننے کو تیار ہوں۔ سفید جھوٹ کی نشاندھی کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مدعی میں ہوں الحمد اللہ

جعفر صادق: تو اہل سنت عقیدہ دعویٰ میں درست لکھیں، یا نکات ہی کلیئر کر دیں۔ دلائل بعد میں زیر بحث لاتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ تمام باتیں مجھ سے منسوب کر کے آپ نے بہتان تراشی کی انتہا کی ہے۔

جعفر صادق: نشاندھی کر دیں۔

کوئی ایک بات ہی لکھ دو ظالم۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہ دلائل سے درست ہو گا، دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ لکھا ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

کیا آپ اس عقیدے کے منکر ہیں؟؟

تمام باتیں لکھی ہوئی ہیں خود آپ نے اور کیسے نشان دہی کروں؟

جعفر صادق: ممبرز غور کریں۔

عالم صاحب اپنے دعویٰ کے دوسرے جملے کو لکھنے سے کترا رہا ہے۔ سمجھ تو گئے ہوں گے آپ -

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دوسرے جملے پر آتے ہیں مناظر صاحب پہلے جملے کا جواب تو دیں۔

جعفر صادق: جبکہ سبعہ احرف کا براہ راست تعلق قرآن کے نزول سے ہے۔ پھر موضوع کیا ہے؟

☜ کیا آپ اصول کافی کے گھڑے جانے پر گفتگو کریں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ لکھا ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔ کیا آپ اس عقیدے کے منکر ہیں؟؟

جعفر صادق: جواب دعویٰ میں دوں گا۔ پہلے اشکال پر بھی پکڑ کر سکتا تھا۔ لیکن دوران گفتگو کروں گا۔

فی الحال دوسرا اشکال بھی آپ کے گلے تک آ گیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ابھی جواب دیں تا کہ دوسرے جملے کو کلیئر کر دوں۔

جعفر صادق: اس پر دوران گفتگو بحث ہو گی۔ دوسرا اشکال کلیئر کریں حضور۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی آپ کنفیوژن کا شکار ہیں مناظر صاحب کہ اہل سنت عقیدے کے مطابق اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا یا نہیں؟؟؟؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ پی ڈی ایف میں دے دینا، ابھی وقت ضائع نہ کریں۔

جعفر صادق: کنفیوژن کیسی۔۔۔۔دوران گفتگو سب دیکھ لیں گے۔ چلیں لکھ دیں۔ ***عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔*** دلیل بعد میں دیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کنفیوژن ہے جبھی تو آپ اصل قرآن سے متعلق سنیوں کے عقیدے کی تصدیق سے بھاگ رہے ہیں۔

اہل سنت کے ہاں موجودہ قرآن اور سبعہ احرف کے بیچ کیا تعلق ہے؟
شیعہ مناظر کا جواب دینے سے صاف انکار !

جعفر صادق: اس کا جواب دیں۔ میں جواب دعویٰ بھیجتا ہوں۔

عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیوں لکھوں؟

جعفر صادق: تصدیق آپ کو کرنی ہے۔ مجھ سے سوال پوچھیں۔ ابھی جواب دے دوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دیجیے جواب۔ دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ لکھا ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔ کیا آپ اس عقیدے کے منکر ہیں؟؟

بیشک اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا۔
(سنی مناظر کا دوٹوک مؤقف)

جعفر صادق: بیشک یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اور موجودہ قرآن لسان القریش سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے۔ پہلے وحی الٰہی کا نزول بھی اسی زبان میں ہوا۔ بعد میں وسعت اور آسانی دیتے ہوئے دیگر حروف کا بھی نزول ہوتا رہا۔ یہی حرف دور عثمان میں برقرار رکھا گیا۔

اب آپ جواب دیں گے یا میں معاف کر دوں؟

سبعہ احرف میں نزول قرآن کا بڑا شوق تھا۔۔۔ اب جواب تک نہیں دے پا رہے۔ دلائل میں آپ کا کیا حال ہو گا۔۔۔ اللہ معافی

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو جناب سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت آپ نے کرنا ہے، مجھے اس کا وجود ثابت نہیں کرنا۔

جعفر صادق: مدعی آپ ہیں۔ ثابت مجھے کرنا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کا مطلب دور عثمان تک قرآن سبعہ احرف میں تحریر ہوتا رہا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مدعی کا دعویٰ پڑھو، اس میں وجود کا انکار ہے۔۔۔ یعنی میرا کام وجود ثابت کرنا نہیں ہے۔ مناظر صاحب زندگی میں پہلی بار مناظرہ کرنے آئے ہو کیا؟

جعفر صادق: باقی سوال دوران گفتگو۔۔۔ صرف ایک نکتہ کلیئر کریں۔ گفتگو علمی طریقے سے آگے بڑھائیں۔ چلیں لکھ دیں۔ ***عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔***

دلیل بعد میں دیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: گفتگو ہی ہو رہی ہے، کلیئر کریں اپنا موقف جسے آپ سنیوں کا عقیدہ بتا رہے ہیں۔

جعفر صادق: پھر اعلان کر دیں کہ آپ مدعی نہیں ہیں۔ پھر آجائیں میدان میں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر کاپی پیسٹ فرمائش ، مدعی کا دعویٰ سمجھ آگیا آپ کو؟

جعفر صادق: چلیں۔۔یہی لکھ دیں کہ مجھے علم نہیں ہے۔معاف کردوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔

چلیں اس تحریر کی وضاحت کریں۔

جعفر صادق: اتنا سادہ سا جملہ ہے۔کیا وضاحت کروں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف سے باہر کی کتاب؟؟؟ کیا مطلب ہے اس کا؟

جعفر صادق: سات حروف کے علاوہ موجودہ قرآن ہے۔

سات حروف سے کیا مراد ہے؟ شیعہ مناظر کی طرف سے جواب دعویٰ اور شرائط سے پہلے ہی اصل موضوع پر گفتگو کی کوششیں!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سات حروف سے آپ کی مراد کیا ہے؟

جعفر صادق: اب آپ جواب دیں۔

اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر *عقیدہ اہل سنت* کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دوٹوک جواب دیں۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟

2۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟

3۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟

4۔ کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اچانک کہیں سے امت کے پاس آگیا، کیونکہ بقول دعویٰ اہل تشیع سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہو چکا؟

میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعویٰ کو اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کاپی پیسٹ چھوڑیں بھیا۔

جعفر صادق: یہ چار نکات گھوم پھر کر ایک ہی نکتے کی وضاحت طلب کر رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سات حروف سے آپ کی مراد کیا ہے؟

جعفر صادق: آپ نے پوچھا۔۔ میں نے جواب دے دیا۔ اگر جواب نہ دیتا تو کاپی پیسٹ نہ کرتے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سات حروف سے آپ کی مراد کیا ہے؟

بیشک یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اور موجودہ قرآن لسان القریش سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے۔ پہلے وحی الٰہی کا نزول بھی اسی زبان میں ہوا۔ بعد میں وسعت اور آسانی دیتے ہوئے دیگر حروف کا بھی نزول ہوتا رہا۔ یہی حرف دور عثمان میں برقرار رکھا گیا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وضاحت نہیں کرنی؟

جعفر صادق: یہی تو موضوع ہے۔ مدعی آپ ہو۔ دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت لکھنے کی کوشش کی ہے۔ وضاحت کرنے سے بھاگ رہے ہو۔ یہ بھی نہیں کہتے کہ مجھے علم نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی اس فرمائشی تحریر کی وضاحت طلب کر رہا ہوں، کیوں کہ یہ فرمائش میرے دعویٰ سے ہٹ کر ہے۔

جعفر صادق: ایک اور موقعہ دیتا ہوں۔ صرف ایک نکتہ پوچھیں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ میں بھی ایک نکتہ پوچھوں گا۔ آپ جواب دیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط یہ ہے کہ دعویٰ سے ہٹ کر نہ میں کچھ پوچھوں گا، نہ آپ کچھ پوچھیں۔ منظور ہے؟

جعفر صادق: ☜ موضوع سے ہٹ کر کوئی نہیں پوچھے گا۔ دعویٰ نامکمل یا غلط ہو تو اعتراض جائز ہوتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ غلط ہو تو جواب دعویٰ لکھنا آسان ہے اور اسے ثابت کرنا بھی آسان ہے۔۔۔۔ویسے مناظرہ میں مخالف کے دعویٰ کو صحیح تسلیم کرنے والا جواب دعویٰ لکھ ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

اس لیے کہا مناظر صاحب، زندگی میں پہلی بار مناظرہ کر رہے ہو کیا؟

جعفر صادق: آپ کو شاید پتہ نہیں ہے۔ دعویٰ پر تنقیحات اسی لئے تو کروائی جاتی ہیں کہ دعویٰ کی باتیں اور الفاظ کے معنی و مفہوم کلیئر ہو جائیں۔ میں آپ سے اصل قرآن, سبعہ احرف اور موجودہ قرآن کے تعین پر سوال کرتا ہوں تو آپ کی دوڑیں لگ جاتی ہیں۔ کبھی کہتے ہو خارج از بحث ہے۔

پھر موضوع کیا ہے؟ اصول اربعہ پر گفتگو شروع کر دیں؟

* عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔ *

یہ سوال بار بار پوچھا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موضوع تو کل کلیئر ہو چکا ہے، سنیوں کا عقیدہ کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، آپ اوپر اس عقیدے کی تصدیق بھی کر چکے ہیں۔

جعفر صادق: یہ جواب دیتے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں جو بات آپ نے مبہم لکھی ہے پہلے اس کی وضاحت تو کریں۔

جعفر صادق: * کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ * یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔ اللہ کا واسطہ۔۔یہی بتا دو۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف سے آپ کیا مراد لے رہے ہو پہلے یہ تو بتادو۔

جعفر صادق: پتہ وتہ کچھ نہیں ہوتا۔ منہ اٹھا کر اہل سنت پر اعتراض کرتے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اہل سنت کو خود نہیں پتہ ہے وہ پوچھنا کیا چاہ رہا ہے۔

جعفر صادق: مدعی آپ ہو۔۔ آپ کہیں کہ مجھے عقیدہ اہل سنت کا علم نہیں ہے۔ میں مدعی بنتا ہوں۔ طبیعت صاف کر دوں گا۔ ان شاء اللہ

عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔

یہ سوال ہے۔ جواب ندارد، بس لفاظیاں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مدعی میں ہوں تو آپ میرے دعویٰ سے ہٹ کر اپنی من مانی فرمائشیں کیوں کر رہے ہو؟ یہ سوال مبہم ہے میرے لیے۔۔۔ سوال کرنے والا خود اس سوال کی وضاحت سے بھاگ رہا ہے۔

جعفر صادق: دعویٰ سے ہٹ کر؟ دعویٰ کے مطابق سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے۔۔ کیا یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے؟ اللہ اللہ کرو۔۔ مرنا نہیں ہے۔۔ ؟

سوال کیسے مبہم ہے۔؟

بیشک یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اور موجودہ قرآن لسان القریش سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے۔ پہلے وحی الٰہی کا نزول بھی اسی زبان میں ہوا۔ بعد میں وسعت اور آسانی دیتے ہوئے دیگر حروف کا بھی نزول ہوتا رہا۔ یہی حرف دور عثمان میں برقرار رکھا گیا۔

اب آپ جواب دیں گے یا میں معاف کر دوں؟ کیا یہ جواب مبہم ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن مجید کی آیت مبارکہ کی تلاوت کریں مناظر صاحب۔ لعنت اللہ علی الکذبین۔

میرا یہ دعویٰ ہی نہیں ہے، اس لیے کہا میرا دعویٰ بار بار پڑھیں۔

جعفر صادق: پھر وضاحت کیوں نہیں کر رہے۔۔۔ کیا عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔

*** کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ *** یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔ اللہ کا واسطہ۔۔ یہی بتادو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی ہاں یہاں سبعہ احرف سے آپ کیا مراد لے رہے ہیں مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی، آپ نے ہی سمجھانا ہے یا آپ کا کوئی بڑا آکر سمجھائے گا؟؟

جعفر صادق: کوئی اور عالم آجائے۔۔۔ موصوف فیل ہو چکے ہیں۔

جب آپ کو سبعہ احرف کی سمجھ نہیں آرہی تو مدعی بن کر اتنا بڑا جھوٹ بولنے کی ضرورت کیا تھی؟

* کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے * یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔

اللہ کا واسطہ۔۔ یہی بتادو۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے دعویٰ کی دوبارہ وضاحت کر دوں؟

جعفر صادق: آخری بار پوچھ رہا ہوں۔

* کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ *

یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے خود ہی توسنیوں کے عقیدہ کی تصدیق کر رکھی ہے۔ ان الفاظ سے

بیشک یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اور موجودہ قرآن لسان القریش سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے۔ پہلے وحی الٰہی کا نزول بھی اسی زبان میں ہوا۔ بعد میں وسعت اور آسانی دیتے ہوئے دیگر حروف کا بھی نزول ہوتا رہا۔ یہی حرف دور عثمان میں برقرار رکھا گیا۔

جعفر صادق: اس میں سبعہ احرف کا انکار ہے؟ جو پوچھوں، ہمت کر کے جواب دیا کرو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف آپ کو دلائل سے سمجھائیں گے ان شاء اللہ، ٹینشن کس بات کی ہے؟ جواب دعویٰ لکھیں پورا گروپ سبعہ احرف کی حقیقت دیکھے گا۔

جعفر صادق: اپنا دعویٰ درست لکھو۔

یا

کوئی اور عالم آجائے۔ آپ کو خود نہیں پتہ۔۔ ***کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟***

یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔

شیعہ مناظر کے ہوش خطا!! اپنے دعویٰ میں تمام سبعہ احرف کا انکار لکھنے کے باوجود یہ مؤقف اختیار کر لیا کہ دعویٰ میں سبعہ احرف کا انکار نہیں کیا!! (اسکرین شاٹ)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف کا انکار کس نے کیا؟

جعفر صادق: جواب دو ظالم۔

دعویٰ میں سبعہ احرف کے وجود کا انکار نہیں کیا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ الحمد اللہ ایسا ہے کہ سنیوں کے بڑے سے بڑے مفتیان جواب دعویٰ لکھنے سے بھاگیں گے ان شاء اللہ

جعفر صادق: آپ بند گلی میں پہنچ چکے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نہیں بھیا دعویٰ میں سبعہ احرف کے وجود کا انکار نہیں لکھا۔

جعفر صادق: جھوٹا دعویٰ ہے۔ یہ عقیدہ اہل سنت نہیں ہے۔ عوام کو گمراہ کرتے ہو۔ کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: خوش فہمیاں ہے آپ کی مناظر صاحب۔ دلیل سے میرے دعویٰ کو رد کرنے کی ہمت کریں، پہلے جواب دعویٰ تو لکھ لیں۔

جعفر صادق: * کیا آج سبعہ احرف میں سے لسان القریش کا وجود ہے؟ * دعوی باطل ہو چکا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن مجید صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہے۔۔۔ سبعہ احرف ہے کس بلا کا نام پہلے یہ تو بتادیں۔ خوش فہمیوں سے دعویٰ باطل ہوتا ہے؟ شیعہ عقیدہ ہے۔

جعفر صادق: اہل سنت عقیدہ کیا ہے؟ اللہ ورسول کا واسطہ جواب دے دو ۔عقیدہ اہل سنت پڑھ لو بھائی۔ عوام کو گمراہ نہ کرو۔ جھوٹے دعوے نہ کیا کرو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **اہل سنت عقیدہ مجہول ہے سبعہ احرف سے متعلق، 1400 سال گزرنے کے باوجود سبعہ احرف کے معنی پر اہل سنت کا اجماع نہیں ہو سکا ہے۔**

جعفر صادق: *موجودہ قرآن سبعہ احرف میں سے زبان نبوی ﷺ میں یعنی لسان القریش میں ہمارے پاس آج بھی موجود ہے*

یہ ہے عقیدہ اہل سنت۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: لعنت اللہ علی الکذبین۔ میرا دعویٰ بالکل حق ہے۔ سنیوں کے مطابق سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا، اس کا آج وجود کوئی سنی مفتی مجتہد ثابت نہیں کر سکتا۔

جعفر صادق: جس قرآن پر اجماع امت ہے۔۔ اسے ہی مشکوک بنانے میں لگے ہوئے ہو۔ یہ دین کی خدمت کر رہے ہو؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی اہل سنت عقیدے کے مطابق تحریف شدہ ہے موجودہ قرآن ، کیوں کہ آپ اعتراف کر رہے ہیں سبعہ احرف میں سے صرف لسان القریش باقی ہے۔

جعفر صادق: دعویٰ حق ہے تو بتاتے کیوں نہیں ہو۔۔۔ چپ کیوں لگ جاتی ہے۔ *کس کتاب میں لکھا ہے کہ سبعہ احرف کا آج وجود ہی نہیں ہے؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جس قرآن پر اجماع امت ہے وہ سبعہ احرف پر مشتمل ہی نہیں ہے بلکہ صرف لسان القریش میں ہے، اوپر آپ نے اعتراف کر رکھا ہے۔

جعفر صادق:

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی اہل سنت عقیدے کے مطابق تحریف شدہ ہے موجودہ قرآن ، کیوں کہ آپ اعتراف کر رہے ہیں سبعہ احرف میں سے صرف لسان القریش باقی ہے۔

بس یہ لفاظیاں ہی کرتے رہنا۔۔۔ عقیدہ اہل سنت کا کچھ بھی نہیں پتہ۔۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کتابیں آپ کو دلائل دیتے وقت دکھائیں گے جناب۔ اسی لیے جواب دعویٰ لکھنے سے گھبرا رہے ہو؟ لگتا ہے اہل سنت کا سبعہ احرف کا عقیدہ آپ نے زندگی میں کبھی نہیں پڑھا۔

جعفر صادق: آپ اجماع امت مانتے تو شیعہ نہ ہوتے۔ اس بحث کو نہ چھیڑیں۔ سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کے مطابق دعویٰ لکھیں۔

کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔

اس کا جواب صاف صاف لکھو۔ میں جواب دعویٰ بھیجتا ہوں۔ شرائط بھی۔ ایک اور موقعہ دیا۔ اصل موضوع کل سے شروع کرتے ہیں۔ ممبرز تک میری تحقیق پہنچانا مقصود ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو پھر آپ دکھادیں سبعہ احرف کے اجماعی معنی کیا ہیں؟ **سبعہ احرف کے معنی نہ ہی قرآن مجید میں لکھے ہیں۔ نہ ہی حدیث نبوی ﷺ میں لکھے ہیں۔ حتی کہ سنیوں کے تیسرے دینی ماخذ اجماع سے بھی سبعہ احرف کے معنی ثابت نہیں ہیں۔ مگر عقیدہ پھر بھی ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔**

جعفر صادق: سب دیکھ لیں گے کہ کس نے کتنا اس موضوع کو پڑھا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف سے اپنی مراد بتادیں تو جواب دے سکتا ہوں۔

جعفر صادق: یہ آپشن بھی دے چکا ہوں۔ آپ اعلان کر دیں کہ مدعی نہیں ہیں۔ **دعویٰ بھی میرا دلائل بھی میرے**، بس خوش؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کے لیے آپ کو جواب دعویٰ لکھنے کی ہمت کرنا ہو گی۔

جعفر صادق: مدعی ہونے سے ہاتھ اٹھائیں۔ میں خادم حاضر ہوں ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ میرے دعویٰ پر اپنی شکست لکھ دیں تو آپ کو مدعی بنا دیتے ہیں، مسئلہ نہیں ہے ۔

جعفر صادق: بلی کے خواب میں چھچھڑے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چھچھڑے بھول جائیں اور جواب دعویٰ لکھنے کی ہمت کریں مناظر صاحب۔

جعفر صادق: ممبرز نے دیکھ لیا کہ اہل تشیع نے دعویٰ میں واضح خیانت کی اور عقیدہ اہل سنت کو کیسے بدلنے کی کوشش کی۔

* کیا موجودہ قرآن سبعہ احرف کے علاوہ ہے؟ یہ عقیدہ اہل سنت کہاں سے پڑھ کر آئے ہو۔

یہ سوال ہی تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: خوش فہمیوں سے نکل کر اب جواب دعویٰ بھی لکھ دیں۔

جعفر صادق: خوش رہیں۔ کسی کا دل دکھا ہو تو معذرت چاہتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تابوت میں آخری کیل یہ ثابت ہوئی 👇

سبعہ احرف سے اپنی مراد بتا دیں تو جواب دے سکتا ہوں۔

جعفر صادق: دعویٰ میں اہل سنت عقیدہ درست نہیں لکھا۔۔۔ آپ کو کئی بار موقعہ دیا جا چکا۔ سب ممبرز کو گواہ بناتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: لگتا ہے آپ نے جواب دعویٰ لکھے بغیر بھاگنے کی ٹھان لی ہے

جعفر صادق:

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **سبعہ احرف سے اپنی مراد بتا دیں تو جواب دے سکتا ہوں۔**

یہی تو موضوع ہے۔ مدعی خود پوچھتا رہا کہ عقیدہ اہل سنت سمجھائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہاہاہا اپنے تصدیق کردہ سنیوں کے عقیدے کو اب آپ غلط ٹھہرا رہے ہیں۔ عقیدہ اہل سنت مدعی نے کھول کر رکھا ہے۔

جعفر صادق: یہ آپ کا جواب بھی تاریخ کا حصہ بن گیا۔ مدعی کو سبعہ احرف کی سمجھ نہیں آرہی۔

👇👇👇

جب آپ کو سبعہ احرف کی سمجھ نہیں آرہی تو مدعی بن کر اتنا بڑا جھوٹ بولنے کی ضرورت کیا تھی؟

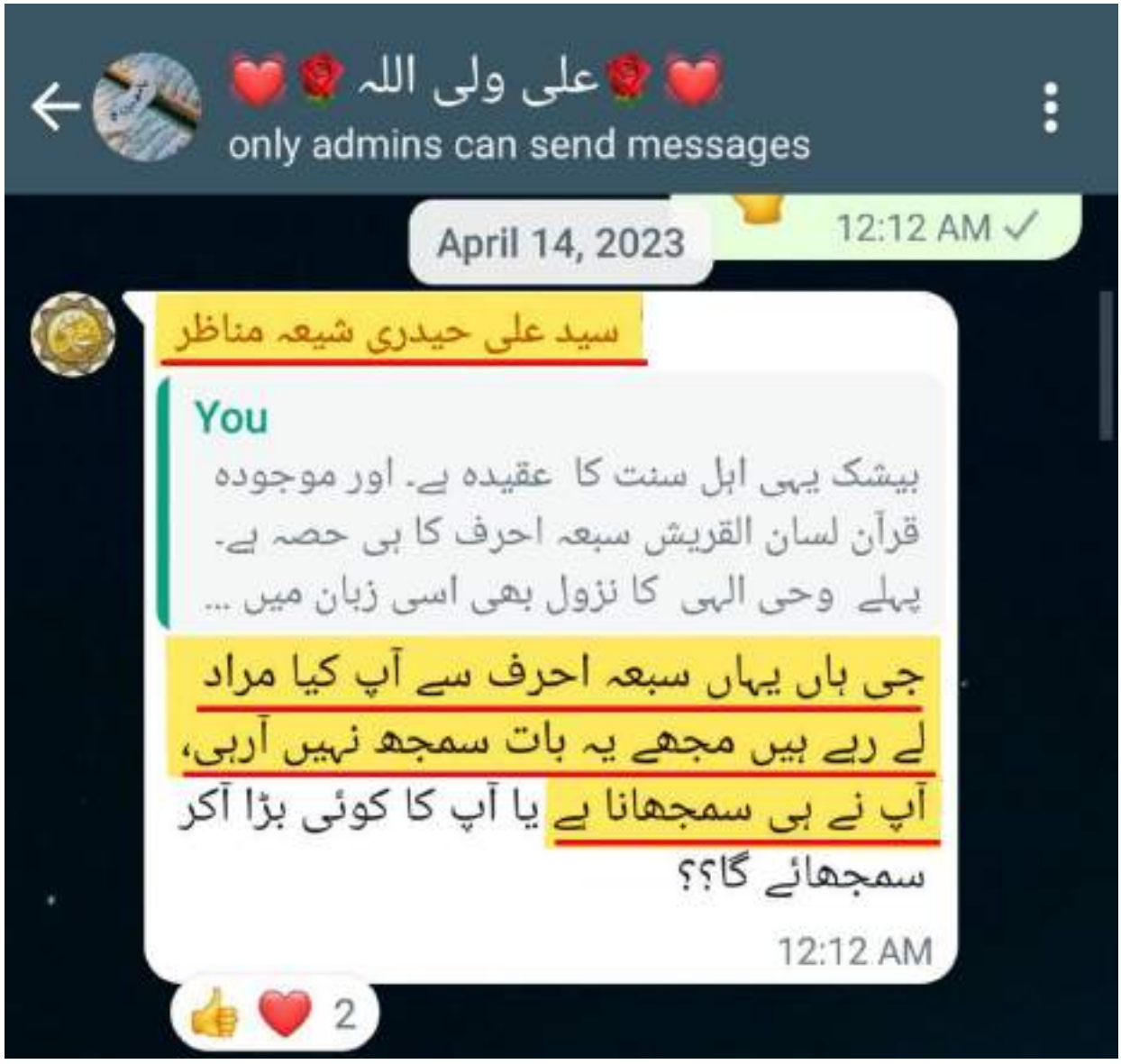

شیعہ مناظر کی فنکاریاں
تحریف قرآن کے شیعہ عقیدے کو اہل سنت کی طرف منسوب کرنے کی خیانت

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کا اعتراف،

الحمدللہ

جعفر صادق: مدعی کے سوال۔

(تحریف قرآن) یہ شیعہ نظریہ ہے۔ عقیدہ اہل سنت اچھی طرح پڑھ کر سمجھ کر آئیں۔ دعویٰ بھی اس کے مطابق لکھنا سیکھیں۔

شیعہ مناظر کا مطالبہ: قرآن کو محرف مان لیں! (معاذاللہ)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف کی سمجھ 1300 سال سے سنیوں کو نہیں آئی کسی کو کیا آئے گی۔

ہم تو آپ کو موقع دے رہے ہیں، 1300 سال کی سنیوں کی تاریخ بدل دیں یا جیسا آپ نے اوپر لکھا **موجودہ قرآن کو محرف مان لیں۔**

آپ کا عقیدہ ہے مناظر صاحب۔

جعفر صادق: کل تک جواب طلب باتوں کو کلیئر کر دیں۔ پھر باقاعدہ گفتگو کروں گا۔

جواب دینا مدعی کا ذمہ ہوتا ہے۔ دلائل تھوڑی طلب کر رہا ہوں۔

دعویٰ میں لکھی گئی باتوں کو کلیئر کرنا آپ کا فرض ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنیوں کا عقیدہ موجودہ قرآن سے متعلق۔

جعفر صادق: آپ نے کہہ دیا تو میرا عقیدہ ہو گیا۔۔۔واہ۔۔۔کس لیول پر پہنچے ہوئے ہو۔۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے دعویٰ سے متعلق تمام باتیں کلیئر کر چکا ہوں۔۔ کوئی نیا مسئلہ درپیش ہو تو لکھنا، پرانی گھسی پٹی باتیں کاپی پیسٹ کر کے وقت ضائع مت کرنا مناظر صاحب۔

جعفر صادق: اسی کی روشنی میں دعوی کو درست کر دیں۔ کل گفتگو کرتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر : میں نے نہیں خود آپ نے کہا ہے۔

جعفر صادق: موجودہ قرآن خارج از بحث کیسے ہے۔۔ جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہی لسان القریش پر ہے۔ یہ نکتہ ہی سمجھا دیتے۔۔۔ پر افسوس

آپ کے نزدیک میرے سوالات خارج از بحث ہیں۔۔۔ قرآن موضوع ہی نہیں ہے۔ بڑے ظالم لوگ ہو۔ اللہ پاک ہم سب کو ھدایت دے۔ آمین۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ الحمد للہ ایسا ہے کہ بڑے سے بڑا سنی مفتی رد میں جواب دعویٰ نہیں لکھ سکے گا۔ درستی آپ کو سبعہ احرف میں نزول قرآن کے عقیدے میں کرنا ہو گی، تب جا کر موجودہ قرآن پر بات کرنے کے اہل ہوں گے۔

جعفر صادق: لیکن آپ کا دعویٰ تو اس کے خلاف ہے۔۔۔ اسے درست کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ دل پر نہ لیں۔

کل اہل ست عقیدے کے مطابق دعویٰ لکھ کر پیش کریں۔

میں حاضر رہوں گا۔ ان شاء اللہ

جعفر صادق: ارے خان صاحب، سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔ سبعہ احرف ختم نہیں ہوگئے۔۔۔ لسان القریش میں موجودہ قرآن ہمارے پاس ہے۔ اخروٹ تو نہ بنو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کوئی نیا اہل سنت کا عقیدہ مارکیٹ میں آیا ہے کیا جس کے مطابق دعویٰ لکھوں؟

اگر میرا دعویٰ اہل سنت عقیدے کے مطابق نہیں ہے، تو آپ نے کیوں تصدیق کی ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا؟ انکار کر دیتے اس عقیدے سے۔

جعفر صادق: وہیں سوئی اٹکی ہوئی ہے، یہ اہل سنت عقیدہ نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے۔ تین بار کہہ دیا، اب تو مان لو ظالم۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: خان صاحب واقعی اخروٹ ہیں، آپ کی تصدیق کا شکریہ۔

جعفر صادق: آپ کو سمجھ کچھ نہیں آ رہی۔۔ ممبرز بھی بور ہو رہے ہوں گے۔ کل گیارہ بجے حاضر ہوتا ہوں۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو اوپر آپ نے اہل سنت عقیدے کی جھوٹی تصدیق کی تھی؟

جعفر صادق: اعلان کر دیں، میں بھاگ گیا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

آپ کا اعترافی اعلان کافی ہے۔ اپنی کنفیوژن کا عالم دیکھیں مناظر صاحب۔۔ **کبھی لکھ کر دیتے ہو بیشک یہی اہل سنت عقیدہ ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کر دیتے ہو اور کبھی کہتے ہو یہ اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے۔**

جعفر صادق: آپ کے دعویٰ پر دو اشکال کئے گئے۔ دونوں پر آپ نے میرے تحفظات دور نہیں کئے۔

اب حجت تمام کرتے ہوئے۔۔ آپ کا یہی جھوٹا دعویٰ قبول کرتا ہوں۔ کل جواب دعویٰ اور شرائط پیش کروں گا۔ آپ بھی اپنی شرائط لکھ لیں۔ میرے جواب دعویٰ پر تنقیحات کی ضرورت ہوئی تو زیر بحث لائیں گے۔اس کے بعد آپ اپنے دعویٰ کی تائید میں دلائل شروع کیجئے گا۔ میرا خیال ہے جو مجھے ثابت کرنا تھا وہ مقصد حاصل ہو چکا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ آپ اس دعوی کو **اہل سنت کا عقیدہ** کیسے ثابت کرتے ہیں۔

اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: واقعی آپ مناظرہ کی میم بھی نہیں جانتے، علمی نکتہ لیتے جائیں۔۔۔۔ہر مناظر مخالف کے دعویٰ کو جھوٹا سمجھتا ہے اور مناظرہ کے آخر تک مدعی کے دعویٰ کا بطلان کرتا ہے، اسی علمی نکتے سے لاعلم ہونے کے سبب آپ نے دو دن فضولیات میں ضائع کر دیے، اگر میرے دعویٰ کو سچا مان کر یا سچا دعویٰ مجھ سے لکھوا کر آپ جواب دعویٰ لکھنے کا کہہ رہے تھا تو دنیا میں آپ سے بڑا احمق شاید ہی کوئی ہو۔

بہر حال دیر آید درست آید۔

آپ کے جواب دعویٰ پر میں صرف علمی تنقیحات کروں گا۔۔۔ لیکن مجھے یقین کامل ہے آپ کا جواب دعویٰ میرے دعویٰ کے رد میں نہیں ہو گا بلکہ آپ ایک نئے دعویٰ کو سامنے لائیں گے۔ بہر حال کل کی کل دیکھیں گے۔

جعفر صادق: مناظر صاحب۔ یہ علمی نکتہ بھی اچھی طرح سمجھ لیں۔

☜ دعویٰ اور عقیدہ ایک نہیں ہوتے۔۔ دعویٰ موضوع کے مطابق ہوتا ہے۔۔۔ مدعی فریق مخالف کے عقیدے کی روشنی میں دعویٰ پیش کرتا ہے۔

آپ نے تو اپنے دعویٰ میں براہ راست عقیدہ اہل سنت لکھا ہے، کم از کم اہل سنت عقیدہ لکھتے ہوئے ایمانداری کرنی چاہئے تھی۔ کئی بار آپ کو بتایا کہ

* دعویٰ اہل تشیع * میں اہل سنت عقیدہ درست بیان نہیں کیا گیا، میرے سوالات اس کی نشاندھی بھی کرتے رہے، لیکن آپ ضد پر اڑے رہے۔

اب اس کی حقیقت **دوران مناظرہ** سب کے سامنے عیاں ہو گی۔

ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے پوری ایمانداری سے کوشش کی تھی کہ آپ دعویٰ میں کم از کم **درست اہل سنت عقیدہ** ہی لکھ دیں تا کہ آپ کو آگے دلائل دینے میں مشکل نہ ہو۔ اور آپ کی علمیت اور عزت کا برھم بھی باقی رہے۔ لیکن آپ کی قسمت۔

رہی بات جواب دعویٰ کی تو آج میں سبعہ احرف پر درست عقیدہ اہل سنت پیش کروں گا۔ ظاہر ہے اس سے آپ کے دعویٰ میں کی گئی خیانت بھی واضح ہو جائے گی۔

آپ جواب دعویٰ پر وضاحت و اشکالات پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں اور میں انہیں کلیئر کرنے کا پابند ہوں۔ ان شاءاللہ پوری کوشش بھی کروں گا۔ آپ کی طرح لفاظیاں کر کے اہم تحفظات کو خارج از بحث کہہ کر جان نہیں چھڑاؤں گا۔ میری وضاحت بالکل آسان الفاظ میں ہے۔ مزید آگے ہر نکتہ کلیئر بھی ہوتا جائے گا۔ **اہل سنت کا سبعہ احرف پر کیا عقیدہ ہے اور اس کی شرح میں علمائے اہل سنت کے مابین اختلافات کی کتنی اہمیت ہے، اسے دوران گفتگو زیر بحث لایا جائے گا۔**

سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے تو موجودہ قرآن کہاں سے آگیا؟
دوسرے دن کی گفتگو کا خلاصہ

شیعہ دعوی پر اہل سنت کی طرف سے پیش کئے گئے دوسرے اہم اشکال (سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے تو موجودہ قرآن کہاں سے آگیا؟) پر دوسرے دن بھی گرما گرم بحث جاری رہی۔

پہلے دن شیعہ مناظر نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ **اہل تشیع کے نزدیک موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے اور موجودہ قرآن وہی ہے جو دراصل لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔**

دوسرے دن اہل سنت کی طرف سے موجودہ قرآن کے متعلق چار اہم سوالات بار بار پیش کئے گئے تا کہ یہ کلیئر ہو سکے کہ **اہل سنت عقیدے کی روشنی میں موجودہ قرآن سبعہ احرف کے وجود کے بغیر کیسے اصل قرآن ہو سکتا ہے؟**

شیعہ مناظر چونکہ جانتے تھے کہ اگر درست عقیدہ اہل سنت بیان کرے گا تو اپنے ہی دعویٰ کا دھڑن تختہ ہو جائے گا اس لئے آخر تک اپنے دعویٰ کی وضاحت کرنے سے فرار اختیار کیا۔ ان کا مؤقف تھا کہ

اہل سنت عقیدہ یہی ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل تو ہوا تھا لیکن کیونکہ سبعہ احرف کا وجود آج باقی نہیں ہے تو اصل قرآن بھی اہل سنت کے پاس نہیں ہے۔

یاد رہے کہ ایک دن پہلے شیعہ مناظر لسان القریش میں موجودہ قرآن کو اصل قرآن تسلیم کر چکے تھے۔

ایک موقعہ پر شیعہ مناظر کی حالت نہایت مضحکہ خیز ہو گئی جب اس نے اہل تشیع عقیدہ لکھتے ہوئے موجودہ قرآن کا تعین کھل کر بیان کیا، لیکن جب اہل سنت عقیدہ جس پر موصوف نے دعوی کر رکھا ہے، اس کی روشنی میں موجودہ قرآن کا تعین کرنے کا کہا گیا تو اسے خارج از بحث قرار دے دیا!

اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ کھل کر لکھتے کہ

اہل سنت لسان القریش کو بھی سبعہ احرف میں شامل سمجھتے ہیں تو پھر اہل تشیع دعویٰ کا پول کھل جاتا، کیونکہ عقیدہ اہل سنت کی روشنی میں موجودہ قرآن کا تعلق سبعہ احرف سے جڑ جاتا ہے، اور اہل تشیع دعویٰ کے مطابق سبعہ احرف کا تو آج وجود نہیں ہے۔

اس طرح ان کا جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ آج تیسرے دن اہل سنت کی طرف سے جواب دعویٰ پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ آدھے گھنٹے بعد حاضر ہوتا ہوں۔

شیعہ مناظر کی منافقت!!

اہل تشیع عقیدہ میں موجودہ قرآن موضوع بحث۔

اہل سنت کے لئے خارج از بحث!! (اسکرین شاٹ اگلے پیج پر)

اہل تشیع دعوی
علی ولی اللہ
only admins can send messages
میرا دعوی
اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے
1:33 AM
دعوی کا پہلا حصہ درست دوسرا حصہ غلط
شیعہ نے اپنا عقیدہ بتاتے ہوئے موجودہ قرآن کا تعین کر دیا!
You
مطلب موجودہ قرآن
اور اصل قرآن
دونوں الگ الگ کتابیں ہیں؟
ہمارے عقیدے کے مطابق موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے کیونکہ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوا تھا الحمدللہ... سنیوں کے عقیدہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کوئی سبعہ احرف والا قرآن نازل ہوا تھا
جس کا اللہ خود سنیوں کو بھی نہیں ہے۔
ہاں آپ یہ لکھ دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا وہ سبعہ احرف میں نہیں تھا بلکہ موجودہ قرآن ہی تھا تو الگ بات ہے
چار سوالات سے شیعہ فرار، آخر میں صرف ایک سوال
جلیں لکھ دیں...
عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔
دلیل بعد میں دیجئے گا۔
بس خوش؟
شیعہ سے موجود قرآن کا تعین کرنے پر سوالات
اب آپ جواب دیں۔
اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دو ٹوک جواب دیں۔
1- عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟
2- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قران اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟
3- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟
4- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اجانک سے کہیں سے امت کے پاس آگیا، کیونکہ بقول دعوی اہل تشیع سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہوچکا؟
میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعوی کو اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کردیں۔
11:22 PM
شیعہ کی منافقت! اپنے عقیدہ میں موجودہ قرآن موضوع بحث، اہل سنت کے لئے خارج از بحث!
You
جلیں لکھ دیں...
عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے...
موجودہ قرآن خارج از بحث ہے.....
11:26 PM
جبکہ سبعہ احرف کا براہ راست تعلق قرآن کے نزول سے ہے۔
پھر موضوع کیا ہے؟
کیا آپ اصول کافی کے گھڑے جانے پر گفتگو کریں گے؟
11:28 PM

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا دعویٰ بالکل موضوع کے عین مطابق ہے، رہ گیا سنیوں کا عقیدہ تو میرے دعویٰ میں لکھے گئے سنیوں کے عقیدہ کی تصدیق خود آپ نے کر رکھی ہے۔۔ گروپ والے دیکھ رہے ہیں، آپ کی تضاد بیانیاں کہ خود آپ میرے دعویٰ میں لکھے گئے اہل سنت عقیدے کی تصدیق بھی کر رہے ہیں اور اس کے سنیوں کے عقیدہ ہونے کے انکاری بھی ہیں۔ آپ کے جواب دعویٰ لکھنے سے متعلق کل میں پیش گوئی کر چکا ہوں ٹیگ کر دیتا ہوں

قارئین میری پیش گوئی یہاں پڑھ سکتے ہیں۔

آپ نے کھل کر موجودہ قرآن کو اہل سنت عقیدے کے مطابق تحریف شدہ تسلیم کر لیا ہے کیوں کہ موجودہ قرآن آپ کے مطابق صرف سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا ایک جزو ہے۔

بہت شکریہ مناظر صاحب

آپ کے **موجودہ قرآن میں تحریف کے اعترافی الفاظ** ملاحظہ فرمائیں 👇

اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ کھل کر لکھتے کہ اہل سنت لسان القریش کو بھی سبعہ احرف میں شامل سمجھتے ہیں تو پھر اہل تشیع دعوی کا پول کھل جاتا، کیونکہ عقیدہ اہل سنت کی روشنی میں موجودہ قرآن کا تعلق سبعہ احرف سے جڑ جاتا ہے، اور اہل تشیع دعوی کے مطابق سبعہ احرف کا تو آج وجود نہیں ہے، اس طرح اس کا جھوٹ ثابت ہوجاتا ہے۔

جعفر صادق: بس پھر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

بحیثیت مدعی آپ اپنا دعویٰ دلائل کی روشنی میں ثابت کیجئے گا۔

یہ تحریف کا اقرار سمجھ لیا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الحمدللہ آپ جواب دعویٰ لکھئے، دیکھتے ہیں اس میں میرے دعویٰ کا رد ہے یا اس کی تصدیق۔

جعفر صادق: بس اب لفاظیاں ختم کر دیں۔

میں جواب دعویٰ بھیج رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ظاہر ہے آپ نے موجودہ قرآن کو سنیوں کے عقیدے کے مطابق سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا محض ایک جزو بنا دیا ہے، سبعہ احرف والے قرآن کا وجود پھر بھی ثابت کرنے کی بات نہیں کی۔ آپ نے ہی فنکاریاں کی ہیں خلاصے کے نام پر۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہیں نہ آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

جعفر صادق: بس اب اصل مدعا پر آئیں۔ یہاں کئی ممبرز کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اپنا دعویٰ دوبارہ بھیج دیں۔ میں جواب دعویٰ اس کے بعد بھیجتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر :

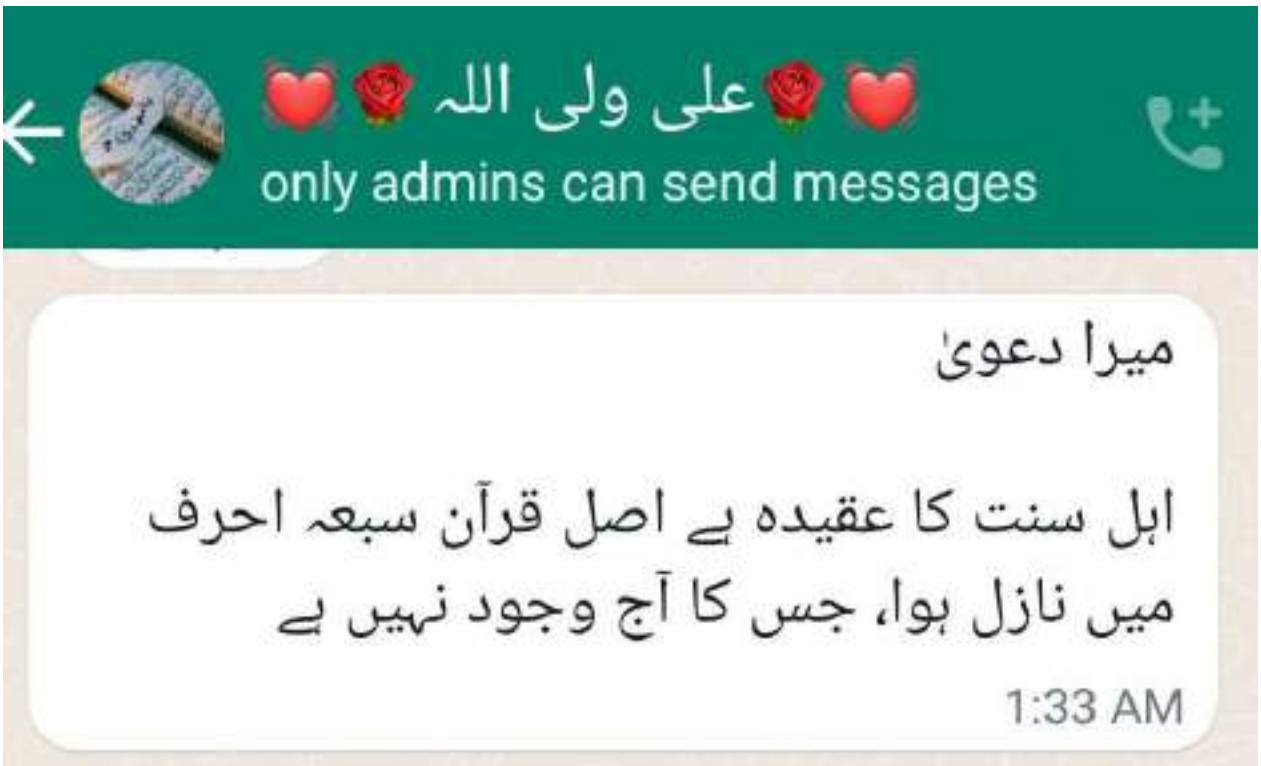

جعفر صادق:

جواب دعویٰ اہل سنت

قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں، پھر عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق اللہ عزوجل نے وسعت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو قریش لہجے سمیت دیگر حروف میں بھی نازل فرمایا تاکہ اہل عرب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ دور صحابہ میں اسلام کی تعلیمات جزیرہ عرب سے باہر پہنچیں تو قرآن کریم کے مختلف الفاظ کی وجہ سے غیر عرب اقوام میں اختلافات شروع ہوئے، اسی وجہ سے قرآن کریم کو اسی پہلی زبان لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی تاکہ الفاظ کا اختلاف ختم ہو سکے۔

نوٹ: سبعہ احرف یعنی سات مختلف حروف میں نزول ہونے کے باوجود قرآن کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ مختلف الفاظ کے باوجود حلال و حرام، کسی چیز کے جواز یا عدم جواز میں ردوبدل ممکن نہیں تھا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دعویٰ لکھیں، کہانیاں اس کے بعد سنایئے گا مناظر صاحب۔

جعفر صادق: * یہ اہل سنت کا مکمل عقیدہ ہی آپ کے دعویٰ کا جواب دعویٰ ہے۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: عقیدہ آپ جواب دعویٰ لکھ کر بیان کر دینا مناظر صاحب۔

جعفر صادق: * کیا آپ کا دعوی بقول آپ کے اہل سنت عقیدہ نہیں ہے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میری پیش گوئی الحمدللہ درست ثابت کر دی سنی مناظر نے۔ آپ کل تصدیق کر چکے ہیں۔ میرے دعویٰ میں صراحت ہے کہ اہل سنت عقیدے کے مطابق سبعہ احرف میں جو اصل قرآن نازل ہوا تھا، اس کا آج وجود نہیں ہے۔۔۔۔ آپ متفق ہیں میرے دعویٰ سے؟

جعفر صادق: * کیا آپ کا دعویٰ بقول آپ کے اہل سنت عقیدہ نہیں ہے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی بالکل سبعہ احرف میں نزول قرآن اہل سنت کا عقیدہ ہے، تصدیق آپ کر چکے ہیں۔

جعفر صادق: جب دعویٰ میں اہل سنت عقیدہ بیان کیا ہے۔ تو جواب دعویٰ میں بھی اہل سنت عقیدہ بیان کرنے پر اعتراض باطل ہوا۔ آگے بڑھیں۔ تنقیحات کرنی ہیں تو شروع کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ متفق ہیں میرے دعویٰ سے؟

جعفر صادق: جواب دعویٰ اس وقت زیر بحث ہے۔ اسے فائنل کریں تا کہ شرائط طئے کی جائیں۔ پوری گفتگو ہی آپ کے دعویٰ پر کروں گا۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی اس سے متعلق ہی پوچھ رہا ہوں، آپ میرے دعویٰ سے متفق ہیں؟

جعفر صادق: متفق ہوتا تو جواب دعویٰ سے رد کیوں کرتا۔ جواب دعویٰ پر آئیں۔ سمجھ بھی آیا ہے یا اوپر سے گذر گیا ہے۔

شیعہ مناظر کا جاہلانہ اشکال: جواب دعویٰ میں اہل تشیع دعویٰ کا رد نہیں ہے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **اس میں میرے دعویٰ کا رد نہیں ہے مناظر صاحب، سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود آپ کے مطابق ہے یا نہیں، جواب دعویٰ میں لکھا نظر نہیں آرہا۔**

جعفر صادق: نہ صرف رد ہے بلکہ مکمل تفصیل سے عقیدہ اہل سنت کو لکھ دیا ہے۔ * **چلیں بتائیں کہ میرے جواب دعویٰ سے آپ کے دعویٰ کی تائید کیسے ہو رہی ہے۔** * علمی انداز اپنائیں۔ لفاظیاں سائیڈ پر رکھئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی لکھی گئی کہانی میں، یہ تصریح نہیں ہے کہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ہے یا نہیں۔۔۔۔ میں تو اعلانیہ کہہ رہا ہوں، اس کا وجود نہیں ہے، دنیا کا بڑے سے بڑا سنی مفتی بھی اس کا وجود ثابت نہیں کر سکتا۔

آپ کیوں ڈر رہے ہیں اس کے وجود کے اثبات یا انکار سے؟

جعفر صادق: **اگر جواب دعویٰ میں سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا ذکر نہیں ہے تو کس قرآن کو لسان القریش میں برقرار رکھا گیا؟** فضول وقت ضایع نہ کریں۔ جواب دعویٰ مکمل عقیدہ اہل سنت ہے۔ آگے بڑھیں۔

شیعہ مناظر کی علمی لیول زیرو!
اہل سنت جواب دعویٰ سمجھنے سے قاصر!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے جواب دعویٰ میں، میرے دعویٰ کی کس بات کا رد لکھا ہے؟

جعفر صادق: مطلب جواب دعویٰ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ میں سمجھاتا ہوں۔ آپ کے دعوی کے دو حصے ہیں۔ بقول آپ کے

عقیدہ اہل سنت کے مطابق

1۔ سبعہ احرف میں نزول قرآن۔

2۔ اصل قرآن کا آج وجود نہیں ہے۔

میں درست سمجھا ہوں؟ تائید کر دیں تا کہ جواب دعویٰ میں اس کا رد سمجھاؤں۔

"سبعہ احرف میں نزول قرآن کا وجود نہیں ہے"، دعوے کا دوسرا حصہ اہل سنت عقیدہ نہیں ہے! (شیعہ مناظر کا اقرار)

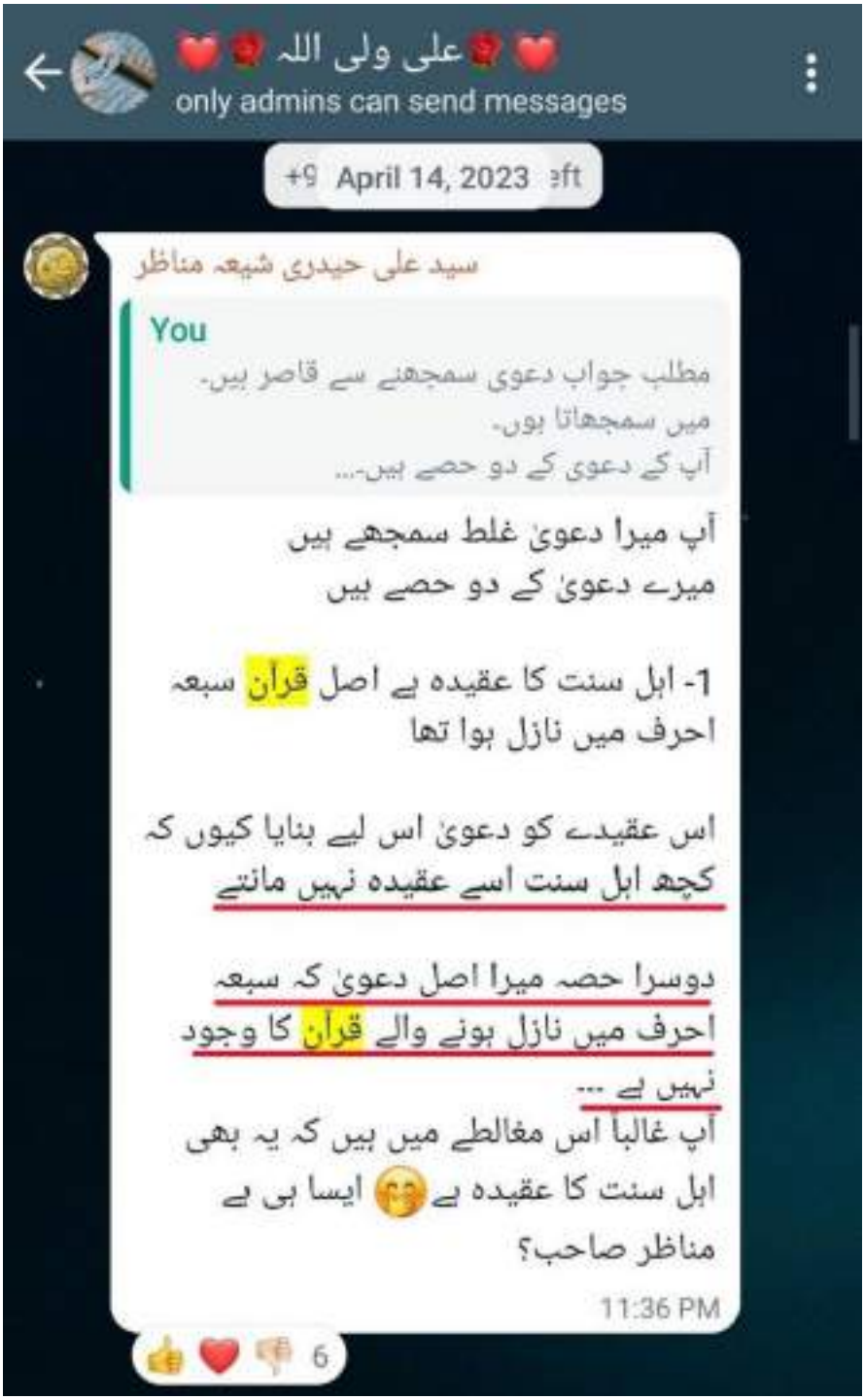

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

آپ میرا دعویٰ غلط سمجھے ہیں۔ میرے دعویٰ کے دو حصے ہیں۔

1۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

اس عقیدے کو دعویٰ اس لیے بنایا کیوں کہ کچھ اہل سنت اسے عقیدہ نہیں مانتے۔

دوسرا حصہ میرا اصل دعویٰ کہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود نہیں ہے ---۔ آپ غالباً اس مغالطے میں ہیں کہ یہ بھی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ ایسا ہی ہے مناظر صاحب؟

جعفر صادق: میں نے بھی تو یہی لکھا ہے۔ چلیں۔۔ میرے جواب میں ترمیم کریں۔

آپ کے دعویٰ کے دو حصے ہیں۔

بقول آپ کے عقیدہ اہل سنت کے مطابق

1۔ سبعہ احرف میں نزول قرآن۔

2۔ اصل قرآن کا آج وجود نہیں ہے۔

کل دوران گفتگو میں نے جب لکھا کہ دعویٰ کے دوسرے حصے میں سبعہ احرف کا وجود نہیں ہے۔۔۔ تو آپ نے کہا کہ نہیں۔۔ بلکہ اصل قرآن کا وجود نہیں ہے۔ اب دوبارہ بتائیں۔۔۔ حالانکہ بات ایک ہی ہے۔ وضاحت کر دیں۔ جواب دعویٰ میں دونوں کا ہی رد ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ہے یا نہیں صرف یہ بتا دیں۔

جعفر صادق: دعویٰ تو کلیئر کریں۔ ادھر ادھر کیوں جا رہے ہیں؟ دعویٰ کلیئر کریں۔۔۔ تاکہ جواب دعویٰ سمجھاؤں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دو دن تک کلیئر کیا ہے۔ آج بھی کر چکا ہوں۔ پھر سمجھیں۔

آپ میرا دعویٰ غلط سمجھے ہیں۔ میرے دعویٰ کے دو حصے ہیں۔

1۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔

اس عقیدے کو دعویٰ اس لیے بنایا کیوں کہ کچھ اہل سنت اسے عقیدہ نہیں مانتے۔

دوسرا حصہ میرا اصل دعویٰ کہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود نہیں ہے۔

آپ غالباً اس مغالطے میں ہیں کہ یہ بھی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ ایسا ہی ہے مناظر صاحب؟

شیعہ مناظر کا پھر یوٹرن ! سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے، یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے لیکن اسے چھپایا جاتا ہے !

جعفر صادق: * مطلب عقیدہ اہل سنت کے مطابق آج سبعہ احرف والا قرآن نہیں ہے۔؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ حقیقت ہے سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے لیکن اہل سنت اسے چھپاتے ہیں، وہ اسے عقیدہ نہیں کہتے ۔

جعفر صادق: اوکے۔ اب جواب دعویٰ میں تو صاف لکھا ہے کہ **نبی پر پہلے لسان القریش میں نزول قرآن ہوا پھر فرمائش نبی ﷺ کے مطابق دیگر حروف کا نزول ہوا پھر دور عثمان میں لسان القریش کو برقرار رکھا گیا۔**

☜ اس سے آپ کا دعویٰ رد ہوا یا اس کی تائید ہورہی ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس سے میرا دعویٰ رد نہیں ہورہا کیوں کہ سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے، یہ دعویٰ برقرار ہے۔

جعفر صادق: کیسے دعویٰ برقرار ہے؟

* جواب دعویٰ میں ان الفاظ کی نشاندھی کریں۔۔۔ جن میں سبعہ احرف کے وجود کا انکار لکھا ہے۔ * ممبرز بور ہورہے ہیں۔

☜ اب آپ کا خالص علمی جواب آنا چاہیئے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دعویٰ میں سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کے وجود کا اثبات کہیں لکھا نظر نہیں آرہا۔ *** آپ صراحت کے ساتھ لکھ دیں سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی کے موجود ہے** * تاکہ میرے دعویٰ کا لفظی طور پر آپ رد کرنے کی پوزیشن میں آجائیں۔

جعفر صادق: یہ پڑھیں۔ آپ کے دعویٰ کا رد۔۔ سبعہ احرف کا اقرار۔۔۔ لسان القریش میں بر قرار۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ خوف کی حالت سے باہر آئیں اور صراحت سے میرے دعویٰ کا رد لکھیں۔

اس طرح

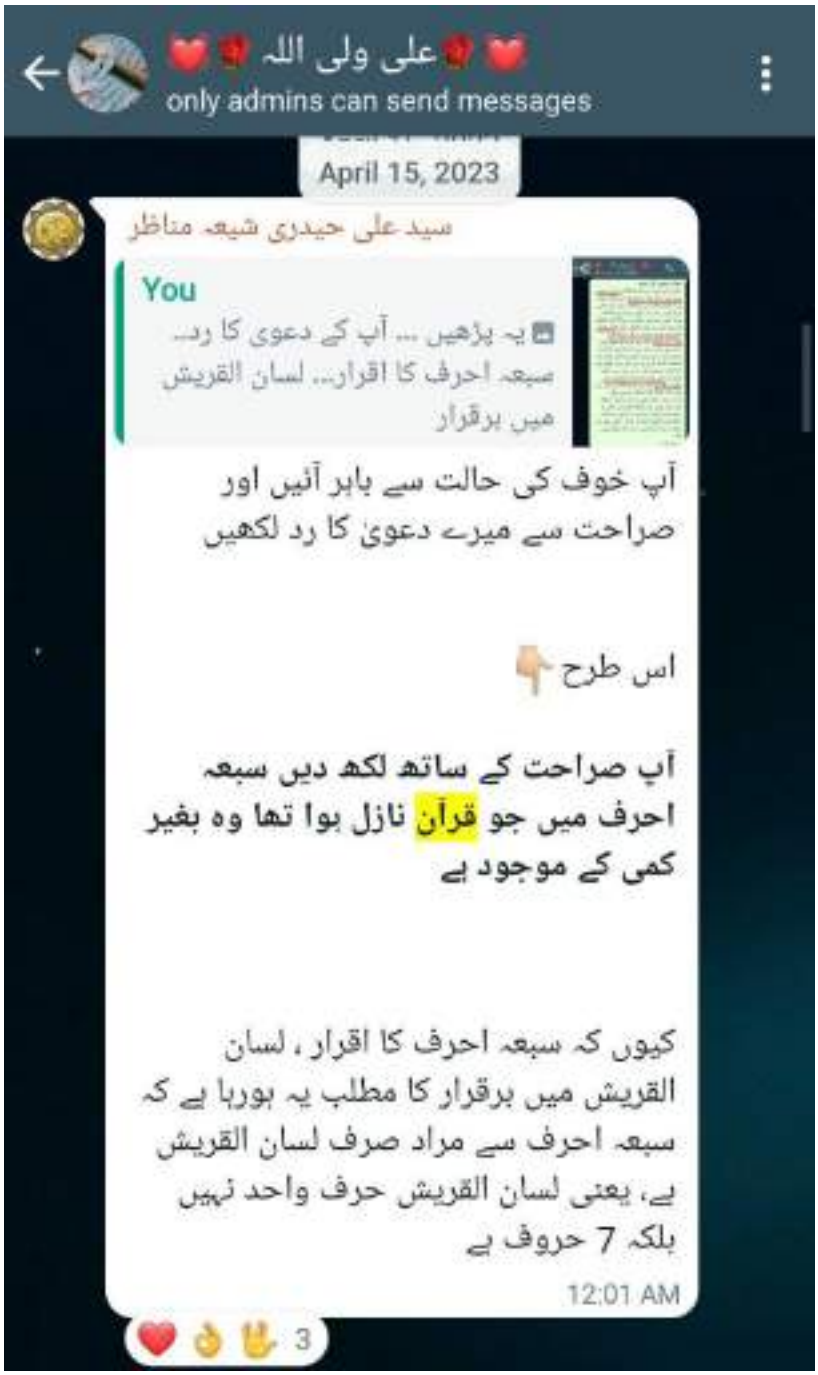

* آپ صراحت کے ساتھ لکھ دیں سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی کے موجود ہے *

کیوں کہ سبعہ احرف کا اقرار، لسان القریش میں برقرار کا مطلب یہ ہورہا ہے کہ سبعہ احرف سے مراد صرف لسان القریش ہے، یعنی لسان القریش حرف واحد نہیں بلکہ 7 حروف ہیں۔

جعفر صادق: سبعہ احرف سے کیا مراد ہے۔۔۔ کمی یا بیشی وغیرہ۔ یہ نکات دوران گفتگو حل ہوں گے۔

اس وقت یہ بتائیں کہ جواب دعویٰ میں آپ کے دعویٰ کا رد ہے یا نہیں؟

اگر تائید ہے تو ان الفاظ کی نشاندھی کر دیں۔ گفتگو کی ترتیب برقرار رکھیں۔

آپ مدعی ہیں۔ دعویٰ آپ کو ثابت کرنا ہے۔ مجھے تھوڑی ثابت کرنا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر گفتگو کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی جناب رد نہیں ہے کیوں کہ آپ اس قرآن کی بات کر رہے ہیں * جو صرف و صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہے، * جب کہ میرا دعویٰ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن سے متعلق ہے۔

جعفر صادق: اہل سنت عقیدہ یہی ہے۔۔ آپ کا دعویٰ اسی لئے تو مختلف اور باطل ہے۔۔ ثابت کر سکتے ہیں تو کوشش کیجئے گا۔ مزید کوئی اشکال؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اہل سنت عقیدہ آپ کو دلائل سے سمجھاؤں گا، میرے دعویٰ کا رد لکھیں گے یا نہیں؟ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں یہ بتادیں۔

جعفر صادق: ویسے آپ کے اس اشکال کا رد بھی جواب دعویٰ میں موجود ہے۔
آپ کا دعوی تفصیل سے جواب دعوی میں رد کر دیا ہے۔
یا
وہ الفاظ دکھائیں جن سے آپ کے دعویٰ کی تائید ہو رہی ہے۔ میں انڈر لائین کر کے رد والے الفاظ دکھا چکا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **تو کیا سبعہ احرف والے قرآن کا وجود ہے آج؟**

جعفر صادق: پھر سوال۔ آپ کو مناظر کس نے بنا دیا ہے۔ **جواب دعویٰ کو کلیئر کر دیں**۔ ابھی تو منزل بہت دور ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: انڈر لائن الفاظ سے میرا دعویٰ رد نہیں ہو رہا۔۔۔ تائید نہ ہونے سے یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ میرا دعویٰ آپ رد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو میرا دعویٰ رد کرنے کے لیے سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کرنا ہو گا۔ تنقیحات میں سوال ہی کیا جاتا ہے۔

جعفر صادق: جواب دعویٰ میں آپ کے دعویٰ کا رد نہیں ہے۔ تو تائید ہونی چاہئے۔ کیا میرا جواب دعویٰ مبہم ہے؟ اس نکتہ کی نشاندھی کر دیں۔ میں سمجھا دیتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: رد کرنے کے لیے صراحت لازم ہے، آپ وجود ثابت کریں گے تو رد ہو جائے گا میرا دعویٰ۔ لیکن آپ کے جواب دعویٰ میں سبعہ احرف والے قرآن کا وجود ثابت کرنے کا اثبات نظر نہیں آرہا۔

جعفر صادق: تنقیحات کر سکتے ہیں۔ براہ راست موضوع کے متعلق سوال پوچھنا اس وقت ممنوع ہے۔ اور جو سوال پوچھا ہے۔۔ وہی تو آپ کا دعویٰ ہے۔۔ آپ جب دلیل دیں گے تو اس کی روشنی میں گفتگو ہو گی۔ میں بھرپور رد کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ میں اس وقت مدعی نہیں ہوں۔ کل آپ کے پاس موقعہ تھا۔ مجھے مدعی بنا سکتے تھے۔

شیعہ مناظر کی الٹی منطق! جواب دعویٰ لکھنے کے بعد فریق مخالف مدعی بن جاتا ہے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دعویٰ لکھنے والا مدعی ہوتا ہے بھائی صاحب۔۔۔۔ اس وقت آپ مدعی ہیں۔

جعفر صادق: مطلب اب آپ اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے پابند نہیں رہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں آپ کا جواب دعویٰ ثابت کرنے کا پابند نہیں ہوں مناظر صاحب

آپ نے جوابی دعویٰ ہی لکھا ہے نہ؟؟؟

جعفر صادق: میں نے کب کہا کہ میرا جواب دعویٰ آپ کو ثابت کرنا ہے۔؟

آپ کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا ہے۔

میں آپ کے دلائل کو رد کرتے ہوئے جوابی دلائل سے آپ کا دعویٰ رد کروں گا تاکہ میرا جواب دعویٰ ثابت ہو سکے۔

پہلی بار مناظرہ آپ اور میں نہیں کر رہے۔ مدعا پر آئیں۔ میرے جواب دعویٰ پر کوئی اور اشکال ہے تو بتائیں۔

شیعہ مناظر کا اشکال کی آڑ میں مطالبہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

سب سے بڑا اشکال آپ کے

جواب دعویٰ میں یہ ہے کہ آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟؟؟ آپ لکھ کر ہی نہیں دے رہے تو وجود کیسے ثابت کریں گے یہ سمجھائیں۔ آپ نے جوابی دعویٰ لکھ رکھا ہے، جوابی دعویٰ لکھنے والے کو مدعا علیہ کہا جاتا ہے، اس وقت آپ مدعی ہیں۔۔۔۔

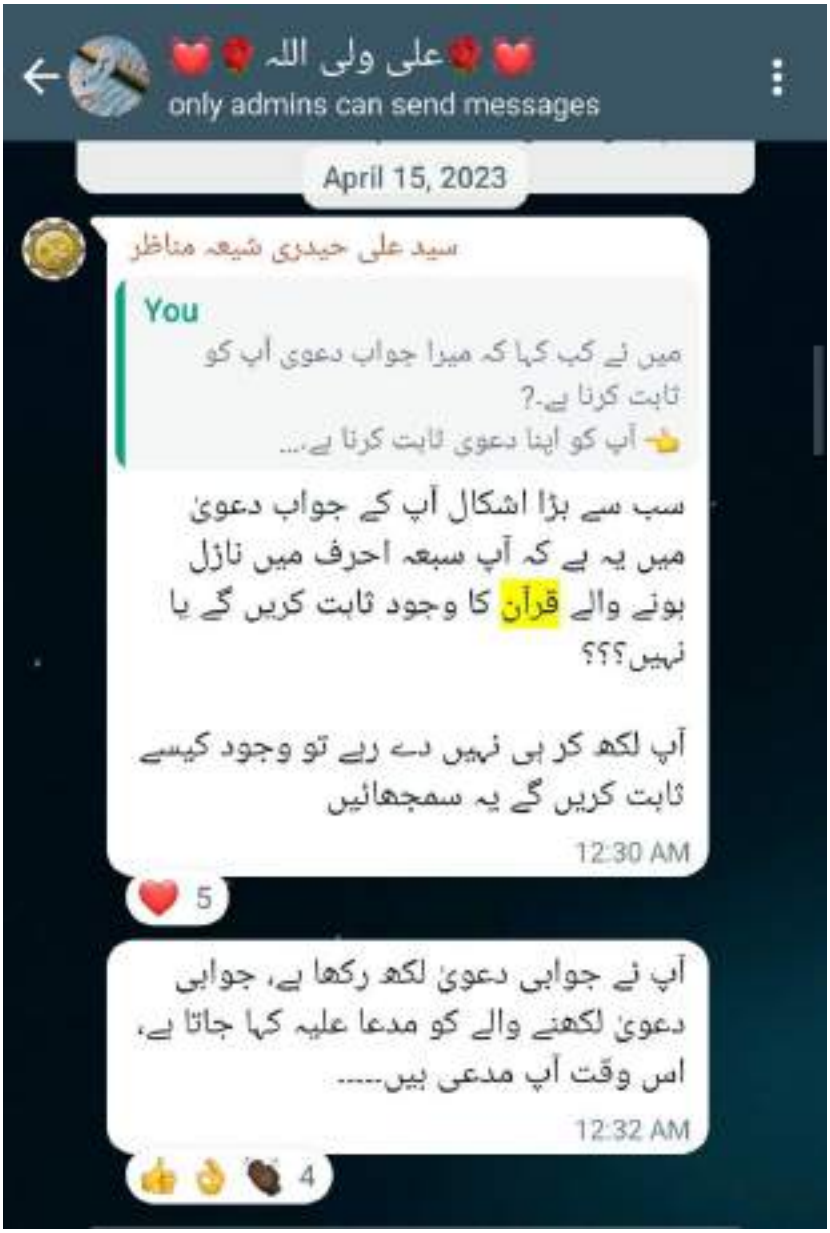

جعفر صادق: جب دعویٰ کے مطابق آپ دلائل شروع کریں گے تو میں رد کرتے ہوئے *عقیدہ اہل سنت کو اہل تشیع کتب سے ثابت بھی کروں گا۔* فکر نہ کریں۔

☜ *جواب دعویٰ میں، میں نے آپ کے دعویٰ کا رد دکھا دیا ہے۔ آپ تائید دکھانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔*

آگے بڑھیں۔

جعفر صادق: 👇👇👇

اصطلاحی معنی:

كَوَجْهِ الْمُنَافَاةِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ فِي النِّسْبَةِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ لِظُهُورِ الصَّوَابِ.

ترجمہ: دو چیزوں کے درمیان نسبت کے بارے میں درست بات کو ثابت کرنے کیلئے فریقین کا گفتگو کرنا۔

فائدہ نمبر 1: لغوی و اصطلاحی معنی کا مطلب:

لغوی معنی: لفظ کا اصلی معنی جو اہل زبان مراد لیتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: لفظ کا وہ معنی جو اہل زبان یا اہل علاقہ یا اہل فن متعین کر لیں۔ مثلاً "اَطْوَلُ يَدًا" کا لغوی معنی "لمبے ہاتھ والا ہونا" ہے، لیکن اہل زبان اس سے وصف سخاوت مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے فرمایا:

اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۲۹۱، باب فضائل زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا)

ترجمہ: میری وفات کے بعد تم میں سے سب سے پہلے اس بیوی کی وفات ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔

اس سے مراد حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھیں کیونکہ وہ سخاوت میں ممتاز تھیں۔

نوٹ: فن بدل جائے تو معنی اصطلاحی بدل جاتا ہے جیسے لفظ "کلمہ" جب درجہ حفظ کی درس گاہ میں پڑھا جائے گا تو اس سے مراد "کلمہ طیبہ" ہوگا۔ علم نحو میں اس سے مراد "لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ" (وہ لفظ جو ایک معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو)۔ اسی طرح تصوف کے باب میں "مشکل کشا" کا معنی "تزکیہ کرنے والا" ہے اور باب عقیدہ میں اس کا معنی "ماخوق الاسباب مدد کرنے والا" ہے۔

فائدہ نمبر 2:

نسبت سے "نسبت تامہ خبریہ بین الشیئین" مراد ہے، کیونکہ نسبت ناقصہ اور نسبت تامہ انشائیہ میں مناظرہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے کہتے ہیں: "لَا يَتَحَقَّقُ الْمُنَاظَرَةُ فِي النِّسْبَةِ النَّاقِصَةِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ وَلَا فِي الْإِنْشَائِيَّاتِ"

فائدہ نمبر 3: مناظرہ، مجادلہ اور مکابرہ میں فرق:

مناظرہ: "كَوَجْهِ الْمُنَافَاةِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ فِي النِّسْبَةِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ لِظُهُورِ الصَّوَابِ"

ترجمہ: دو چیزوں کے درمیان نسبت کے بارے میں درست بات کو ثابت کرنے کیلئے فریقین کا گفتگو کرنا۔

مجادلہ: "اَلْمُنَازَعَةُ لَا لِإِظْهَارِ الصَّوَابِ بَلْ لِإِلْزَامِ الْخَصْمِ"

ترجمہ: فریقین کا اثبات حق کیلئے نہیں بلکہ فریق مخالف کو چپ اور رسوا کرنے کیلئے گفتگو کرنا۔

مکابرہ: "اَلْمُنَازَعَةُ لَا لِإِظْهَارِ الصَّوَابِ وَلَا لِإِلْزَامِ الْخَصْمِ"

ترجمہ: فریقین کا اثبات حق اور فریق مخالف کو خاموش کرانے کے علاوہ کسی اور مقصد مثلاً شہرت وغیرہ کیلئے گفتگو کرنا۔

5: طریقہ مناظرہ

فریقین میں سے ایک مدعی اور دوسرا مدعی علیہ ہوتا ہے۔ مدعی کو مستدل، مجیب اور مدعی علیہ کو منکر، سائل اور ہاتھی بھی کہتے ہیں۔

مدعی: "مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِإِثْبَاتِ الْحُكْمِ بِالدَّلِيلِ أَوِ التَّشْبِيهِ"

ترجمہ: مدعی وہ ہے جو دعوی کو دلیل یا تشبیہ کے ساتھ ثابت کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

سائل: "مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِنَفْيِ الْحُكْمِ"

ترجمہ: سائل وہ شخص ہے جو مدعی کے دعوی کو توڑنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟**

سائل کو ہی مدعا علیہ کہتے ہیں۔

جعفر صادق: * اہل سنت و اہل تشیع کی صحیح روایات سے مکمل عقیدہ اہل سنت ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ *

☜ لگتا ہے مدعی ہوتے ہوئے بھی آپ اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے عاجز ہو۔۔

کل سے یہی تو سمجھا رہا ہوں۔ ایسا دعویٰ کرتے کیوں ہو جسے ثابت کرتے وقت بخار ہونے لگے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے اب یہ بھی بتا دیں۔

سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟

جعفر صادق: اور بقول آپ کے سائل جواب دعویٰ پیش کرے تو مدعی بن جاتا ہے۔ پتہ نہیں کس نے مناظر بنا دیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چلیں یہ بعد میں سمجھاؤں گا مدعی، دعویٰ کرنے والے کو کہتے ہیں یا نہیں۔

جعفر صادق: **مناظرے میں مدعی دعویٰ ثابت نہیں کرتا۔۔ بلکہ مدعا علیہ اپنا جواب دعویٰ ثابت کرتا ہے۔۔ یہ اصول کسی کتاب سے دکھا دیں۔۔**

میں شرائط کی طرف آجاتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چلیں یہ بعد میں سمجھاؤں گا مدعی، دعویٰ کرنے والے کو کہتے ہیں یا نہیں۔

ٹھیک ہے اب یہ بھی بتا دیں۔ **سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟**

جعفر صادق: اصول مناظرہ سے دکھانا۔ آپ کی سمجھنے کی لیول تو پورا گروپ دیکھ رہا ہے۔

کہہ چکا ہوں کہ مکمل عقیدہ اہل سنت ثابت کروں گا۔ آگے بڑھیں۔

سنی مناظر نے سنی و شیعہ صحیح روایات سے درست عقیدہ اہل سنت ثابت کرنے کا کہا تو شیعہ مناظر کی سسکیاں!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں اہل سنت کے عقائد نہیں پوچھ رہا بلکہ اپنے دعویٰ کے رد سے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟

جعفر صادق: آپ کا دعویٰ بقول آپ کے عقیدہ اہل سنت ہے۔۔ آپ اس وقت مدعی ہیں۔ بار بار مجھے ثابت کرنے کا کہنا آپ کی شکست کی علامت ہے۔۔ آئندہ اجتناب کیجئے گا۔ میں بحیثیت مدعی آپ کے دلائل کا رد کرتے ہوئے اپنے جواب دعویٰ کی تائید بھی دکھاتا رہوں گا۔ اب میرا خیال ہے شرائط کی طرف آتے ہیں۔ پہلے آپ بھیج رہے ہیں یا میں بھیج دوں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے کہنے کا مطلب ہے **سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود آپ ثابت نہیں کریں گے، بلکہ میں بحیثیت مدعی جو کہ اس کے وجود کا انکاری ہوں، تو میں ہی اس کا وجود ثابت کر کے دوں؟؟؟** توثیق کر دیں اپنی بات کی۔

دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت لکھ کر شیعہ مناظر کا اس عقیدے کو ثابت کرنے سے انکار !

جعفر صادق: اللہ کے بندے۔ مدعی آپ ہیں۔ آپ نے ایک دعویٰ کیا ہے۔ آپ کو اسے *ثابت* کرنا ہے۔ میں سائل ہوں۔ میرا کام آپ کے دلائل کا رد کرنا ہے۔ رد ہو گئے تو دعویٰ باطل رد نہ کر سکا تو آپ کا دعویٰ سچا۔ اس میں کیا ابہام ہے جو فضول لفاظیاں کرتے جا رہے ہیں۔ آگے بڑھیں۔ دعویٰ کیا ہے تو ثابت تو کرنا پڑے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **میں نے کب بحیثیت مدعی سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کے وجود کا اقرار کیا ہے جو میں اس کا وجود ثابت کروں؟؟ میرا دعویٰ تو اس کے عدم وجود کا ہے، لہذا اس کا وجود وہ ثابت کرے گا جو میرا دعویٰ رد کرنے والا ہو گا۔**

جعفر صادق: دعوی میں *عقیدہ اہل سنت* لکھا ہے۔۔۔ اس پر دلائل تو آپ کے پاس ہونے چاہئیں۔ یہ ہمارا عقیدہ آپ پر الہام ہوا یا وحی آگئی تھی۔ کہاں سے پڑھا ہے۔ یا کوئی خواب دیکھ لیا تھا۔ کمال ہے۔۔۔ عقیدہ ہمارا۔۔ ہمیں اس کا علم ہی نہیں۔۔ اب آپ مناظر بن کر آگئے ہیں تو ثابت کرنے سے بھاگ رہے ہیں۔ شرائط کی طرف آنے کا کہتا ہوں تو کانپیں ٹانگ جاتی ہیں۔ وقت ختم ہو رہا ہے۔ شرائط لکھی ہوئی ہیں تو بھیج دیں۔

شیعہ مناظر کا اقرار کہ دعویٰ میں بیان کیا گیا عقیدہ اہل سنت کا ہے، اس پر دلائل دوں گا ! (لیکن آخری دن تک دعویٰ پر گفتگو نہ کر سکا)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی جناب **عقیدہ اہل سنت پر دلائل میں دوں گا**، لیکن سبعہ احرف والے قرآن کا وجود تو سائل کو ثابت کرنا ہے، اگر وہ واقعی میرا دعویٰ رد کرنا چاہتا ہے۔ کانپیں تو آپ کی ایسی ٹانگ رہی ہیں کہ میری کسی تنقیح کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔ جناب پہلے تنقیحات مکمل ہونے دیں پھر شرائط پر بھی آجائیں گے مسئلہ نہیں ہے۔

جعفر صادق: اپنی فکر کریں۔۔ کل آپ کو دعویٰ کے حق میں دلائل کے ساتھ گفتگو شروع کرنی ہے۔

ابھی شرائط بھیج دیں۔ جواب دعویٰ میں کس بات کی وضاحت چاہیئے۔ اب بھی پوچھ سکتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جب تک تنقیحات مکمل نہیں ہو جاتیں تب تک دلائل کا مرحلہ نہیں آنے والا۔۔ وقت چاہے جتنا لگے مسئلہ نہیں ہے، **آپ نے بھی 3 دن لگائے تنقیحات میں** لیکن جب آپ کی تنقیحات ختم ہوئیں تب ہی آپ نے جواب دعویٰ کے نام پر کہانی لکھی ۔

جواب دعویٰ میں اس بات کی وضاحت مطلوب ہے 👇

سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟

جعفر صادق: ڈھنگ کی تنقیحات کریں۔۔ میں نے منع تھوڑی کیا ہے۔ لیکن یہ نہ کہنا کہ جواب دعویٰ میں آپ کے دعویٰ کا رد نہیں ہے۔۔۔ اور تائید بھی نہیں ہے۔۔

شیعہ مناظر کا اشکال: جواب دعویٰ میں سکوت ہے، یعنی اہل تشیع دعویٰ کی تائید ہے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہاں یاناں میں جواب دیں تاکہ اگلی تنقیح کروں۔ - جی ہاں سکوت ہے اور محدثین سکوت کا مطلب تائید لیتے ہیں۔ آسان الفاظ میں کہوں تو آپ میرے دعویٰ کی تائید کررہے ہیں۔

جعفر صادق:

عقیدہ اہل سنت ☜ سات حروف میں نزول قرآن۔

لسان قریش ☜ ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الٰہی کا ایک حرف

موجودہ قرآن ☜ لسان القریش وہی سبعہ احرف والا قرآن ہے۔ صرف دوسری زبانوں کے مختلف الفاظ کو قریش زبان کے اصل وحی کے مطابق برقرار رکھا گیا ہے۔

یعنی آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے۔

یہی ہمارہ عقیدہ ہے۔ **اب آپ کو اپنا دعویٰ یعنی وہ عقیدہ اہل سنت سے ثابت کرنا ہے جس کے مطابق * آج سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے۔*** یہ عقیدہ ہماری کتب سے ☜ آپ کو ثابت کرنا ہو گا۔ سمجھ شریف میں بات آئی یا نہیں۔ مزید پندرہ منٹ گفتگو جاری رکھ سکتا ہوں۔ باقی کل۔

شیعہ مناظر کا اشکال: لسان القریش اصل وحی الٰہی کی وضاحت کریں!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس بات کی وضاحت کریں 👇

لسان قریش 👈 ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الٰہی کا ایک حرف۔

جعفر صادق: کون سا لفظ سمجھ نہیں آیا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: لسان قریش 👈 ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الٰہی کا ایک حرف

جعفر صادق: پہلے قرآن کریم اسی حرف قریش زبان میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔۔اصل وحی الٰہی سے یہی مراد ہے۔۔۔باقی حروف امت کی آسانی کے لئے نازل ہوئے۔موجودہ قرآن وہی اصل قریش زبان میں ہمارے پاس موجود ہے۔

اشکال: کیا باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے لکھا ہے۔

👇

لسان قریش 👈 ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الٰہی کا ایک حرف

اس کا مطلب باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں، ایسا ہی ہے؟

جعفر صادق: بالکل ایسا ہی ہے۔جواب دعویٰ پر تنقیحات کریں۔

👈 مجھے پتہ ہے آپ کے پاس اپنے دعویٰ کے حق میں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔بس عزت بچانا مقصود ہے اور دعویٰ سے ہٹ کر گفتگو کر کے گفتگو کو موڑنے کو کوششوں میں ہیں۔

یہ اہل سنت عقیدہ اچھی طرح سے پڑھ لیں۔باقی دوران گفتگو دلائل سے سمجھاؤں گا۔

اشکال 5: باقی سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآنوں کا وجود اب نہیں ہے؟؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دعویٰ پر ہی تنقیحات کر رہا ہوں۔

لسان القریش یعنی ایک حروف پر مکمل موجودہ قرآن۔

اور آپ کی اس تصدیق کے مطابق **باقی سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآنوں کا وجود اب نہیں ہے؟؟** میں درست سمجھا ہوں؟

جعفر صادق: خاک سمجھے ہیں۔

سات الگ قرآن کا نزول تھوڑی ہوا تھا۔۔۔یا ایک ہی قرآن میں سات حروف سے مطلب ہر سورت سات سات مرتبہ تھوڑی نازل ہوئی تھی۔

عرب کے قبائل میں الفاظوں کا جو فرق تھا اس کی رعایت دیتے ہوئے انہیں ان کی زبان کے چند الفاظ میں وہ آیات پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی جن میں انہیں مشکلات محسوس ہو سکتی تھیں تاکہ مشکل الفاظ ان کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنیں۔ باقی آیات کے معنی و مفہوم میں کوئی فرق نہ تھا۔

جواب دعوی کو بار بار پڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ آپ نے ہی لکھا ہے بلکہ تصدیق کی ہے۔

جعفر صادق: وقت ختم ہوا۔۔ کل آپ شرائط بھیجیں گے۔ اگر آپ اپنے دعویٰ پر دلائل نہیں رکھتے تو کل بتایئے گا۔ شرائط فائنل کر کے میں اپنا جواب دعویٰ ثابت کرنے پر دلائل دینا شروع کروں گا۔

درست تو لکھا ہے۔ سات حروف میں سے ایک لسان قریش بھی ہے۔ اب کیا سمجھ نہیں آرہا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تنقیحات مکمل ہونے دیں، جتنی جلدی آپ تنقیحات کا جواب دیں گے اتنی جلدی میں شرائط بھیجوں گا۔ جواب دعویٰ پر ہی تنقیحات کر رہا ہوں۔

لسان القریش یعنی ایک حروف پر مکمل موجودہ قرآن۔

اور آپ کی اس تصدیق کے مطابق **باقی سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآنوں کا وجود اب نہیں ہے؟؟** میں درست سمجھا ہوں؟

شیعہ مناظر کا اشکال: سبعہ احرف میں سے چھ حروف، لسان القریش میں شامل ہی نہیں ہیں تو وہ الگ قرآن کیوں نہ ہوئے؟

جب آپ کے مطابق سبعہ احرف میں سے چھ حروف، لسان القریش میں شامل ہی نہیں ہیں تو وہ الگ قرآن کیوں نہ ہوئے؟

جعفر صادق: ٹھیک ہو گیا۔

☜ کل پھر ہماری تنقیحات سے گفتگو شروع ہو گی۔ اور ممبرز کو بتادوں۔۔ اب یہ مناظر صاحب۔ شرائط کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔۔ کیونکہ اس کے بعد دلائل کی باری آنی ہے۔۔ اور شیعہ مناظر کو قیامت تک دعویٰ کے حق میں دلائل نہیں مل سکتے۔۔ اس اشکال کا جواب دیا جا چکا ہے۔ جواب دعویٰ پر ہی غور کر لیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس جواب میں تضاد آ گیا ہے اسے کون دور کرے گا۔ جواب دعویٰ اور آپ کی تصدیق دونوں متضاد ہیں، تطبیق ممکن نہیں کسی ایک سے رجوع کریں۔

جعفر صادق: کیونکہ آیات میں چند الفاظ کا فرق تھا۔ ساتوں حروف عربی زبان کے ہی ہیں۔۔ عربی، انگریزی یا چائنیز کی طرح الگ الگ زبانیں نہیں تھیں۔

وہ تضاد لکھیں۔ متضاد کی وضاحت کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **آپ نے تصدیق کی ہے کہ سبعہ احرف میں سے چھ حروف، لسان القریش والے قرآن میں موجود نہیں ہیں۔** یہ دیکھ لیں۔

جعفر صادق: ***لسان قریش کو وہاں اولیت دی گئی جہاں الفاظ کا اختلاف پیدا ہوا۔***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اور آپ نے یہاں یہ بھی لکھ کر دیا ہے کہ لسان القریش سبعہ احرف میں شامل اصل وحی الٰہی کا ایک حرف ہے۔

جعفر صادق: **باقی حروف لسان القریش میں شامل نہیں ہیں۔۔۔** میں نے اس کی تائید کی ہے۔

آپ پتلی گلی سے نکلنے کے چکر میں ہیں۔

جی بالکل۔۔۔ **پہلی وحی۔۔۔ قرآن کی اصل زبان لسان القریش ہی ہے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ میں نے نہیں پوچھا۔ آپ کے مطابق لسان القریش والا قرآن سبعہ احرف والے قرآنوں میں سے صرف ایک حروف پر مبنی ہے اور باقی چھ حروف والے قرآنوں سے جدا بھی ہے تو یہ ساتوں قرآن ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟

جعفر صادق: یہ دیکھیں۔۔۔ باقی حروف لسان القریش سے مختلف ہیں۔ اس کی تائید کی ہے۔ اولیت لسان القریش کو دی گئی۔۔ آج قرآن کی وہی زبان موجود ہے۔

الحمدللہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ تائید ہی تو صراحت کر رہی ہے کہ چھ حروف والے دیگر قرآن، لسان القریش والے قرآن سے جدا تھے۔ تو بتایئے۔ جب آپ کے مطابق سبعہ احرف میں سے چھ حروف، لسان القریش میں شامل ہی نہیں ہے تو وہ الگ قرآن کیوں نہ ہوئے؟

اور آپ کی اس تصدیق کے مطابق * باقی سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآنوں کا وجود اب نہیں ہے * صرف لسان القریش یعنی سات میں سے صرف ایک حرف باقی بچا ہے۔ یہ بات آپ کی تائید سے بہت واضح ہے۔

جعفر صادق: **جدا اور ایک ہو گئے کہنا اس وقت درست ہو تا جب قرآن کی تمام آیات سات الگ الگ الفاظوں سے نازل ہو تیں۔** دوبارہ سمجھیں۔

ساتوں حروف عربی زبان کے ہی ہیں۔ علاقائی اور قبائلی فرق کی وجہ سے الفاظ میں معمولی فرق ہر زبان میں ہوتا ہے۔۔ وہی فرق ذہن میں رکھیں۔ سمجھ آجائے گا۔ بس نیت نیک ہونی چاہئے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ تائید ہی تو صراحت کر رہی ہے کہ چھ حروف والے دیگر قرآن، لسان القریش والے قرآن سے جدا تھے۔

ہر گز نہیں۔ میرے جوابات پر غور کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ کہانیاں مجھے نہ سنائیں، جو تصدیق و تائید آپ نے کی ہے اس پر غور کر لیں۔

جعفر صادق: کیونکہ آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا۔۔ پوری آیات یا سورتیں مختلف زبانوں میں نہیں تھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو آپ نے یہ کیوں کہا؟

جعفر صادق: چھ حروف نہیں ہیں۔۔ یعنی وہ الفاظ جو اختلاف کا باعث تھے۔۔ انہیں قریش زبان کے مطابق بر قرار رکھا گیا۔ اولیت لسان القریش۔

یہ کہانیاں نہیں، ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم اس پر دلائل بھی رکھتے ہیں۔

شیعہ مناظر کا اشکال: سبعہ احرف کا مطلب 7 حروف ہے اور آپ نے لسان القریش کو صرف ایک حرف بتایا ہے۔۔۔ تو باقی چھ حروف کیوں نہ ہوئے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف کا مطلب 7 حروف ہے اور آپ نے لسان القریش کو صرف ایک حرف بتایا ہے۔۔۔ تو باقی چھ حروف کیوں نہ ہوئے؟ اب کیا رجوع کر رہے ہیں اس سے؟

جعفر صادق: اسکرین شاٹ ہی پڑھ لیں۔ کتنی بار سمجھاؤں۔ لسان القریش کے الفاظ دوسرے حروف جیسے تھوڑی تھے۔۔۔

☜ ساتوں حروف کے الفاظ میں فرق کی تائید کی ہے۔ کس نے انکار کیا؟ سمجھ آپ کو نہیں آ رہی۔ رجوع میں کروں - اب اجازت۔۔۔ کل گیارہ بجے۔۔۔ ان شاء اللہ، اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے انکار کیا ہے۔۔۔ میرا سوال پڑھیں۔۔۔ یہ تھا * **اس کا مطلب باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں، ایسا ہی ہے؟؟** * **آپ کا جواب * بالکل ایسا ہی ہے** *

جعفر صادق:

سات حروف ☜ سات مختلف الفاظ

ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سوائے آپ کے سب کو سمجھ آ رہی ہے۔۔۔ آپ باقی چھ حروف کو لسان القریش سے خارج کر چکے ہیں۔

جعفر صادق: یہی حقیقت ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو ساتوں الگ ہو گئے۔

جعفر صادق: یہی تو سمجھا رہا ہوں۔

اشکال 7: ایک حرف کو آپ نے لسان القریش کا نام دیا ہے جو موجود ہے اب بتائیں۔ باقی چھ کہاں ہیں؟ ان کے نام کیا کیا ہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ایک حرف کو آپ نے لسان القریش کا نام دیا ہے جو موجود ہے اب بتائیں۔

1۔ باقی چھ حروف کہاں ہیں؟

2۔ ان کے نام کیا کیا ہیں؟

جی جی سمجھائیں سمجھائیں۔

جعفر صادق: ساتوں حروف لسان القریش میں سے ہوتے تو رعایت کیسی۔ پھر سات حروف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ تو بالکل ہی کورے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں نے تھوڑی کہا ہے ساتوں حروف لسان القریش میں ہیں۔

جعفر صادق: دلائل کے انبار لگادوں گا۔ ان شاء اللہ

1۔ باقی چھ حروف ☜ جن الفاظ میں اختلاف تھا۔۔ انہیں لسان القریش کے الفاظ سے محفوظ کر دیا گیا۔

2۔ ناموں پر گفتگو آگے ہو گی۔

میں نے بھی نہیں کہا کہ ساتوں حروف لسان القریش میں ہیں۔ پھر سوال کیوں پوچھے ہیں۔ جب پتہ بھی ہے۔ بس اب آرام کریں۔ اپنے دعویٰ پر دلائل تلاش کریں۔۔ اسی میں آپ کی عافیت ہے۔ اتنے اتاولے کیوں ہیں۔ کل جواب دیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ان دلائل کے رد میں اس سے زیادہ انبار لگاؤں گا۔ ان شاء اللہ

1۔ **آپ نے لسان القریش سے باقی چھ حروف خارج کر دیے ہیں** اوپر تصدیق بھی دکھائی جا چکی ہے تو اب یہ کہہ کر کہ جن الفاظ میں اختلاف تھا انہیں لسان القریش کے الفاظ سے محفوظ کر دیا چہ معنی دارد؟؟

آپ کے مطابق چھ حروف، لسان القریش میں نہیں ہیں، تو کہیں نہ کہیں تو ہوں گے نہ؟ یا کہیں بھی نہیں ہیں؟؟

2۔ ناموں پر آگے کب گفتگو ہو گی ابھی بتادیں۔

سوال یہ پوچھا ہے باقی چھ حروف ہیں کہاں جب آپ کے مطابق لسان القریش میں نہیں ہیں؟؟

دلائل پانچ سال پہلے آپ کے استاد فخر الزمان سے مناظرہ کے وقت سے محفوظ ہیں الحمدللہ، آپ جا کر سبعہ احرف میں نازل ہونے والے مکمل قرآن کی تلاش شروع کر دیں۔ کیوں کہ کئی ایک سنی مناظرین مجھ سے مناظرہ کے بعد سے اب تک اسے تلاش کر رہے ہیں، لیکن اس کا وجود اب تک کسی کو نہیں ملا۔

مجھے کوئی جلدی نہیں ہے مناظر صاحب۔۔ آپ چاہیں تو مہینہ لگا دیں تنقیحات کا جواب ڈھونڈنے میں۔

لیکن جتنا آپ لفاظی کریں گے، اتنا ہی پھنستے جائیں گے کیوں کہ سبعہ احرف ایک ایسی کھائی ہے جس پر عقیدہ رکھنے والا ہر شخص 1300 سال سے ڈوبتا ہی رہا ہے۔

صرف اہل علم قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ بفضل خدا کل یہ پیش گوئی کی تھی اور آج الحمدللہ قریشی صاحب نے جو جواب دعویٰ لکھا ہے اس سے اس کی تصدیق ہو چکی ہے الحمدللہ

اور آج الحمدللہ قریشی صاحب کے لکھے گئے جواب دعویٰ کی بنیاد پر میں یہ لکھ کر دے رہا ہوں کہ * **سنی مناظر کسی صورت سبعہ احرف میں نازل ہونے والے سنیوں کے اصل قرآن کا وجود ثابت نہیں کرے گا***

شیعہ ایڈمن کی طرف سے گفتگو کے وقت کا باضابطہ اعلان، شیعہ مناظر بعد میں مکر گیا!

سید عمران نقوی: اسلام و علیکم۔ نئے آنے والے ممبران کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (موضوع گفتگو قرآن سبعہ احرف پر نازل ہوا یا نہیں) گفتگو کا آغاز دوبارہ رات گیارہ بجے شروع ہو گا۔

جعفر صادق:

تیسرے دن کی گفتگو کا خلاصہ

اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ سبعہ احرف کا آج وجود ختم ہو چکا ہے!

شیعہ مناظر نے اپنے دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت کے حوالے سے جو صریح خیانت کی ہے اس کی نشاندھی دو دن تک انہیں بتائی جاتی رہی۔ دوسرے دن آخر میں موصوف نے بڑھک ماری تھی کہ سنی مناظر کو اس علمی نکتے کا نہیں پتہ کہ مخالف فریق دعویٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہے اور مدعی کے دعویٰ کا بطلان کرتا ہے۔

بات تو واقعی درست ہے لیکن اس مناظرے میں شیعہ دعویٰ میں **عقیدہ اہل سنت** لکھتے ہوئے آدھے سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ کی گئی ہے۔ اب چونکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ سبعہ احرف کا آج وجود ختم ہو چکا ہے تو اس لئے تیسرے دن بھی شیعہ مناظر دعویٰ پر گفتگو شروع کرنے سے بھاگنے میں لگ گیا اور شرائط کی طرف آنے ہی نہ دیا۔

اہل سنت کے جواب دعویٰ پر اہل تشیع کی تنقیحات

*پہلا اشکال: *جواب دعویٰ لکھیں، یہ کہانیاں بعد میں سنانا۔

جواب: جواب دعویٰ میں اہل سنت کا سبعہ احرف پر مکمل عقیدہ بیان کر دیا گیا ہے کیونکہ شیعہ کے دعویٰ میں بھی عقیدہ اہل سنت ہی بیان کیا گیا ہے۔ اعتراض باطل ہے۔

*دوسرا اشکال: *جواب دعویٰ میں دعویٰ کا رد نہیں ہے۔ سبعہ احرف والے قرآن کے وجود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جواب: جواب دعویٰ میں شیعہ دعویٰ کا مکمل رد ہے۔ شیعہ کو وہ الفاظ انڈر لائین کر کے دکھائے گئے۔ پھر موقعہ دیا گیا کہ آپ وہ الفاظ دکھائیں جن سے آپ کے دعویٰ کی تائید ہوتی ہے۔

شیعہ مناظر: نہیں بلکہ سکوت ہے۔ محدثین سکوت کا مطلب تائید لیتے ہیں۔

جواب: لسان القریش سات حروف میں شامل ایک حرف ہے۔ آج لسان القریش میں قرآن سبعہ احرف والا ہی موجود ہے۔

* تیسرا اشکال: * آپ سبعہ احرف والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے یا نہیں؟

جواب: مدعی آپ ہیں۔ آپ کے دلائل کا رد کرتے وقت یہی تو میرا کام ہو گا کہ موجودہ قرآن کو سبعہ احرف والا قرآن ثابت کروں۔

* چوتھا اشکال: * لسان قریش سات حروف میں شامل اصل وحی الٰہی کی وضاحت کر دیں۔

جواب: وحی کا نزول لسان قریش میں شروع ہوا۔ باقی حروف تو امت کی آسانی کے لئے نازل ہوئے تھے، اس لئے اصل وحی الٰہی لسان قریش ہے جس میں آج موجودہ قرآن ہے۔

* پانچواں اشکال: * باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل ہیں یا نہیں؟

جواب: ساتوں حروف الگ ہیں۔ لسان القریش اپنی جگہ ایک حرف ہے۔

* چھٹا اشکال: * کیا سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآن کا آج وجود نہیں ہے؟

جواب: موجودہ قرآن میں صرف وہ مشکل الفاظ لسان القریش میں برقرار رکھے گئے جن پر امت میں اختلاف کا امکان تھا۔ قرآن کی آیات یا سورتیں الگ الگ سات حروف میں نازل نہیں ہوئی تھیں بلکہ چند آیات میں ایسے مشکل الفاظ کو دوسرے حرف میں بھی پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی، جن کے معنی میں کوئی فرق نہ تھا۔

* ساتواں اشکال: * اس کا مطلب باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں ہیں۔ تصدیق کر دیں۔

جواب: جی بالکل ساتوں حروف ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اسی لئے تو مشکل الفاظ میں امت کو آسانی دی گئی۔ آیات میں موجود چند الفاظ کا فرق تھا، ساتوں حروف عربی کے ہی تھے۔ مثال کے طور پر قرآن کا نزول عربی، انگریزی، چینی وغیرہ الگ الگ زبانوں میں ہوتا تو سات الگ قرآن کہنا درست ہوتا۔ قرآن عربی

زبان میں نازل ہوا، قبائلی فرق کی وجہ سے چند مشکل الفاظ دیگر حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی، بعد میں جن الفاظ میں اختلاف کا امکان نظر آیا انہیں لسان قریش کے الفاظ سے برقرار رکھا گیا۔

* آٹھواں اشکال: * آپ نے تصدیق کی ہے کہ سبعہ احرف میں سے چھ حروف لسان القریش والے قرآن میں موجود نہیں ہیں۔

جواب: لسان القریش کو وہاں اولیت دی گئی جہاں الفاظ کا اختلاف پیدا ہوا۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے۔

آج شیعہ مناظر مزید تنقیحات پیش کریں گے۔ اس کے بعد شرائط فائنل کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

جوابات کا سلسلہ

اصل میں آپ عقیدہ اہل سنت کے حوالے سے ایسا دعویٰ کر چکے ہیں کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ آپ میرے جواب دعویٰ پر تنقیحات کر کے اسے ہی زیر بحث لانے کی کوششیں کریں۔۔۔ تاکہ عوام کے سامنے تھوڑی بہت عزت بچائی جاسکے۔

ممبرز کو یاد ہو گا۔ بطور مدعی آپ نے میرے دونوں تحفظات کے تشفی بخش جواب نہیں دئے۔

بطور مدعی آپ نے موجود قرآن کا تعین اہل سنت عقیدہ کے مطابق بتانے سے بھی معذوری ظاہر کی، حالانکہ اپنا اہل تشیع عقیدہ بتاتے ہوئے شروعات ہی موجودہ قرآن کے تعین سے کی، اس وقت موجودہ قرآن داخل از بحث تھا، جب عقیدہ اہل سنت کی باری آئی تو آپ نے تاریخی جواب دیا کہ "* موجودہ قرآن خارج از بحث ہے" *۔

بطور مدعی آپ سے عقیدہ اہل سنت کے متعلق چار اہم سوالات پوچھے گئے، آپ آئیں بائیں شائیں کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ سے چاروں سوالات کے بجائے انہیں محدود کر کے صرف ایک ہی سوال کئی بار پوچھا جاتا رہا، آپ نے اس ایک سوال کا بھی جواب دینا گوارا نہ کیا۔ یہ تو حالت ہے آپ کی۔

اب آجائیں میرے جواب دعویٰ کی طرف۔۔۔ تنقیحات کے بہانے آپ نے کئی بار مجھے جواب دعویٰ ثابت کرنے کا کہا، میری وضاحتوں سے الفاظ پکڑ پکڑ کر گفتگو موڑنے کی کئی بار کوششیں کی۔۔۔ حتیٰ کہ مدعی کی

حیثیت ہوتے ہوئے آپ نے ایک موقعہ پر میرے جواب دعویٰ کو ہی میرا دعویٰ کہہ کر مجھے دلائل دینے کی طرف اکسایا۔

ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ اہل تشیع کا دعویٰ اتنا بھونڈا ہے کہ شیعہ مناظر اس کی وضاحتیں دینے سے مجبور ہو چکا ہے۔ شیعہ مناظر اپنے اس جھوٹے دعویٰ کو اب تو نہ نگل سکتا ہے اور نہ اگل سکتا ہے۔ یہ دعویٰ ان کے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گیا ہے۔ کل آپ نے اہل سنت جواب دعویٰ کی روشنی میں کئی اشکالات پیش کئے، میں نے تمام اشکالات کی وضاحت کر دی تھی۔

آپ دیگر حروف کے متعلق سوال پوچھ کر وقت ضائع کیوں کر رہے ہیں؟ جس عقیدہ پر امت مسلمہ کا اجماع ہے وہ اپنے جواب دعویٰ میں لکھ چکا ہوں۔ آپ کو جواب دعویٰ میں موجود جو نکتہ سمجھ نہ آئے اسے سمجھانا میرا فرض ہے۔ **جواب دعویٰ سے کوئی نکتہ نکال کر اس کی تفصیل پوچھنا اس مرحلے پر درست نہیں ہے۔** بحیثیت سائل میں جواب دعویٰ ثابت کرنے کا پابند اس وقت بنوں گا جب آپ اعلان کر دیں گے کہ اپنا دعویٰ ثابت نہیں کر سکتے۔ اس اعلان سے پہلے نہ میں کسی نکتہ کی تفصیل بتانے کا پابند ہوں، نہ کوئی دلیل دوں گا اور نہ جواب دعویٰ ثابت کروں گا۔

قرآن کا نزول کون کون سے حروف میں ہوا، لسان القریش میں بر قرار رکھتے وقت کیا قرآن کے باقی حروف ضایع ہو گئے یا نکالنے سے قرآن میں کمی ہوئی یا نہیں؟

یہ ایک تفصیلی بحث ہے جو دلائل کے ساتھ سمجھائی جاتی ہے۔ میں اس وقت اپنے جواب دعویٰ میں بیان کی گئی باتوں کی وضاحت دینے کا پابند ہوں تا کہ جواب دعویٰ میں بیان کیا گیا عقیدہ اہل سنت آپ کو سمجھ آجائے۔ اس کی ایک ایک بات پر نئے سوالات کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

میرے جواب دعویٰ میں لکھے گئے عقیدہ اہل سنت سے اس وقت آپ کا متفق ہونا ضروری تھوڑی ہے کہ میں ایک ایک بات سمجھاتا جاؤں اور منواتا جاؤں۔

ایک طرف آپ نے مدعی ہوتے ہوئے میرے سوالات کے جواب نہیں دئے، دوسری طرف میرے جواب دعویٰ کو ثابت کرانے پر زور لگانے میں لگے ہوئے ہیں۔ پہلے جو آپ کا کام ہے اسے پورا کریں۔ یا پیچھے ہٹ جائیں۔ شرائط طئے کریں، میں مدعی کی حیثیت سے اپنا جواب دعویٰ ثابت کرتا ہوں۔ اس دوران جو چاہیں پوچھتے رہئے گا۔۔۔ دلائل کے ساتھ جواب دعویٰ کی تائید دکھاتا جاؤں گا۔ بس خوش؟

اس کو اوپر سمجھا چکا ہوں۔ میرے جواب دعویٰ میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے۔ مزید آسان کرتا ہوں۔

سبعہ احرف ☜ ساتوں حروف میں لسان القریش بھی شامل ☜ نبی کریم پر وحی کی شروعات ☜ لسان القریش میں ☜ امت کی آسانی کے لئے عربی کے دیگر حروف میں بھی نزول قرآن ☜ آیات میں موجود ایک دو الفاظ جو دیگر حروف والوں کے لئے مشکل تھے انہیں ان کی زبان میں تعلیم کئے گئے ☜ جب دور عثمان میں اختلافات بڑھ گئے تو لسان القریش کو اولیت دی گئی ☜ آیات میں موجود وہ الفاظ جو اختلافات کا باعث بن رہے تھے انہیں ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھا گیا۔

سبعہ احرف کا مطلب قرآن کی ہر ایک آیات کا سات زبانوں میں نزول ہر گز نہیں ہے۔ مختلف مشکل الفاظ کے ہوتے ہوئے بھی معنی و مفہوم میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ بھی قرآن کریم کا معجزہ تھا۔

آپ مدعی ہیں۔ دعویٰ بھی کر کے بیٹھے ہیں۔ دلائل پانچ سال سے محفوظ بھی ہیں۔۔۔ پھر بھی میرے سامنے آپ کی حالت بچوں جیسی کیوں ہو گئی ہے؟

کبھی آپ اپنے دعویٰ کی وضاحتیں دینے سے فرار اختیار کرتے ہو۔ عقیدہ اہل سنت کی روشنی میں موجودہ قرآن کا تعین کرنے پر آپ کی دوڑیں لگ جاتی ہیں۔ اہل تشیع عقیدہ میں موجودہ قرآن کا تعین تو فوراً کر دیتے ہو، لیکن اہل سنت کا موجودہ قرآن پر عقیدہ خارج از بحث ہو جاتا ہے۔

اس وقت تک مجھے اندازہ ہو چکا ہے کہ آپ کو اہل سنت کا عقیدہ ایک طرف۔۔ اپنے شیعہ عقیدہ کا بھی علم نہیں ہے۔ جب گفتگو ہو گی تو لگ پتہ جائے گا۔

جواب دعویٰ کی طرف گفتگو مڑنے کی کوششیں کرنے کے بجائے، مدعا پر آئیں۔۔ شرائط طئے کریں۔۔۔ اور پانچ سال سے پڑے ہوئے دلائل کے انبار عوام تک پہنچا کر مناظرہ میں فتحیاب ہو جائیں۔ دیر کس بات کی ہے!

مجھے احساس ہے۔ جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے گفتگو کو کھینچنا اس وقت آپ کی مجبوری بن چکی ہے۔ اپنے دعویٰ کو زیر بحث لانے میں پریشانی کس بات کی ہے؟ شرائط فائنل کریں۔۔۔ سیدھا سیدھا اپنے دعویٰ کو زیر بحث لائیں اور حق ثابت کر دیں۔ اس کھائی میں آپ کی قلابازیاں تو پورا گروپ دیکھ رہا ہے۔

تنقیحات کا جواب کون ڈھونڈتا ہے؟ عالم صاحب۔۔ دلائل کا رد تلاش کیا جاتا ہے۔۔ اور اس میں کوئی شرم کی بات بھی نہیں ہے کیونکہ ہم ذاتی تاویلات سے ایک دوسرے کا رد نہیں کر سکتے۔

میں نے اس وقت تک عقیدہ اہل سنت سمجھانے کی خاطر جو وضاحتیں لکھی ہیں، ان پر **امت مسلمہ کا اجماع ہے۔** آگے کئی اہم نکات لکھ کر دلائل سے ثابت بھی کروں گا۔

بحر حال۔۔ اس وقت مجھے کچھ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے دلائل آجائیں، پھر ضرورت ہوئی تو ڈھونڈنے میں قباحت نہیں ہے۔

☜ آپ شاید عقیدہ سبعہ احرف پر علمائے اہل سنت کے مابین اختلافات کو ذہن میں رکھ کر اچھل کود مچانے کا شوق رکھتے ہیں۔

آپ کو اس وقت اجازت ہے۔۔۔ اسی خوش فہمی میں مبتلا رہیں، جب اصل گفتگو شروع ہو گی، سب کو پتہ لگ جائے گا کہ پانچ سال پہلے آپ نے کونسے تیر مارے تھے۔

جواب دعویٰ میں کس بات کی تصدیق ہو چکی ہے؟ اسے لکھنا چاہئے تھا، تاکہ قارئین سمجھ سکتے۔۔۔ مجھے بھی جواب دینے میں آسانی ہو جاتی۔

◆ یادرہے کہ * اہل تشیع * نے دعویٰ میں یہ دو نکات لکھے ہیں۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق ☜ سبعہ احرف میں نزول قرآن

2۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق ☜ جس سبعہ احرف والے قرآن کا نزول ہوا، آج اس کا وجود نہیں ہے۔

◆ جواب دعویٰ میں * اہل سنت * نے دعوی کا رد کچھ اس طرح کیا ہے۔

1۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق ☜ لسان القریش میں نزول قرآن کی شروعات، پھر دیگر چھ حروف میں نزول تاکہ مختلف عرب کے قبائل کو آسانی ہو۔

2۔ عقیدہ اہل سنت کے مطابق ☜ موجودہ قرآن وہی سبعہ احرف والا قرآن لسان القریش ہمارے پاس موجود ہے۔

☜ **مناظرے کا اہم موڑ:** دوران تحفظات شیعہ مناظر ***عقیدہ اہل سنت کی روشنی میں موجودہ قرآن کا تعین*** کرنے سے بھاگ گئے کیونکہ دعویٰ کا پول کھل جاتا۔

اب اس وقت شیعہ عالم صاحب میرے جواب دعوی کی روشنی میں گفتگو کرنے کے خواہش مند ہیں کیونکہ وہ خود ایک ایسا بے تکا دعویٰ کر بیٹھے ہیں جس پر دلائل قیامت تک انہیں نہیں مل سکتے!

میں عرض کر چکا ہوں کہ بحیثیت مدعی آپ سائل کو کچھ بھی ثابت کرنے کا نہیں کہہ سکتے۔۔۔ کل بھی آپ نے کئی بار گفتگو موڑنے کی کوششیں کیں۔۔۔ میں پھر صاف کہہ رہا ہوں۔۔۔

☜ ***اصول مناظرہ کے مطابق مدعی اپنا دعویٰ دلائل کی روشنی میں ثابت کرتا ہے۔ مدعا علیہ کا کام دعوی کی تائید میں پیش کئے گئے دلائل کا رد کرنا ہے۔***

آپ اپنا کام کریں، مجھے اپنے کام کا بخوبی پتہ ہے، اور وہی کرنے کا پابند بھی ہوں۔ اس وقت آپ مدعی ہو۔۔۔ آپ نے ایک دعویٰ کر رکھا ہے۔ جسے آپ **عقیدہ اہل سنت** کہتے رہے ہو۔ میں نے جواب دعویٰ میں اس کا انکار لکھ دیا ہے۔ آپ کے دعویٰ سے میں متفق نہیں ہوں، دور نبوی ﷺ سے آج تک کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

اب یہ آپ کی دینی، دنیاوی، اخلاقی اور مناظرہ کے مسلمہ اصولوں کے تحت یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم سب کو بتائیں کہ آخر یہ عقیدہ اہل سنت، ہماری کس کتاب میں بیان ہوا ہے؟

مجھے تو لگتا ہے پانچ سال سے آپ جھک ہی مارتے رہے ہیں، ممبرز کو بتادوں کہ۔۔۔ اہل سنت و اہل تشیع کی صحیح روایات بمعہ جید علمائے اہل سنت و اہل تشیع کے اقوالات سے اپنا جواب دعویٰ ثابت کرنے کے لئے مکمل تیاری کر کے یہاں آیا ہوں۔

شیعہ مناظر آج اعلان کر دے کہ وہ دعویٰ سے ہاتھ اٹھاتا ہے، اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو میں مدعی بن کر اپنے جواب دعویٰ کو دعویٰ بنادوں گا۔ اس کے بعد شرائط فائنل کئے جائیں گے۔ باقائدہ گفتگو میرے دعویٰ کے تحت دلائل کی روشنی میں ہوگی۔ ان شاء اللہ

شیعہ مناظر شاید مصروف ہیں۔ میں مزید دس منٹ انتظار کر لیتا ہوں۔ گفتگو اب کل گیارہ بجے شیعہ مناظر کے جوابات کے بعد شروع ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مناظر صاحب آپ نے خلاصے کے نام پر فضول لفاظی کر کے اپنا اور گروپ ارکان کا وقت ہی ضائع کیا ہے، اس کے بجائے اگر آپ میری کل کی تنقیحات کا جواب دیتے تو بات اگلی تنقیح پر جاتی۔۔۔ بہر حال میں اپنے کل کی تنقیحات دوبارہ ٹیگ کر دیتا ہوں۔

آج آپ نے اپنے سارے لمبے لمبے میسجز میں سوائے لفاظی کے کچھ نہیں کیا، ملاحظہ فرمائیں یہ کل والی تنقیحات۔ کم از کم آج ان کا جواب تو دیتے

1۔ آپ نے لسان القریش سے باقی چھ حروف خارج کر دیے ہیں اوپر تصدیق بھی دکھائی جا چکی ہے تو اب یہ کہہ کر کہ جن الفاظ میں اختلاف تھا انہیں لسان القریش کے الفاظ سے محفوظ کر دیا چہ معنی دارد؟؟ آپ کے مطابق چھ حروف، لسان القریش میں نہیں ہیں، تو کہیں نہ کہیں تو ہوں گے نہ؟ یا کہیں بھی نہیں ہیں؟؟

2۔ناموں پر آگے کب گفتگو ہو گی ابھی بتا دیں۔

سوال یہ پوچھا ہے باقی چھ حروف ہیں کہاں، جب آپ کے مطابق لسان القریش میں نہیں ہیں؟؟

یہ دیکھیں اپنی بلاوجہ کی لفاظیاں۔ جو آپ میری کل کی تنقیحات کو ٹیگ کر کے لکھ رہے ہیں۔ نہ ہی اس لمبے چوڑے فضول کے میسج میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ **سبعہ احرف میں سے لسان القریش کے علاوہ باقی کے چھ حروف کہاں ہیں؟ اور نہ ہی ان چھ حروف کے نام آپ نے بتائے ہیں۔**

مناظر صاحب کم از کم ٹیگ کیے گئے میسج کو پڑھ کر ہی جواب دے دیا کریں۔ آپ کا یہ میسج سوال گندم، جواب چنا کا عملی شاہکار ہے۔

مناظر صاحب، جواب نہ دینے کے لیے اتنی لمبی اور بے تکی لفاظی کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف مجھ سے پوچھتے کہ میرا یہ سوال آپ کے جواب دعویٰ سے متعلق کیسے ہے؟

توجناب آپ کا جواب دعویٰ، میرے دعویٰ کے رد میں ہے، جس میں آپ نے سنیوں کا سبعہ احرف کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ آپ نے کل وضاحت کرتے ہوئے خود صراحت کی تھی کہ **لسان القریش والا قرآن، سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے، جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید**

ہے۔ لہذا میرا آپ سے یہ سوال کرنا صد فیصد درست ہے کہ **سات میں سے ایک حرف تو لسان القریش کے نام سے سب کے پاس ہے، باقی چھ حروف کہاں ہیں؟ اور کس کس نام سے سنی ان چھ حروف کو جانتی ہے؟؟**

یہاں آپ سے ثابت کرنے کا کچھ نہیں کہا ہے، صرف تنقیح کی ہے، لہذا ثابت کرنے کا بہانہ بنا کر سوال کو نظر انداز نہ کریں۔ یہ جو باتیں آپ نے سمجھائی ہیں میرا سوال اس سے اگلے مرحلے کا ہے، آپ کو یہ میسج دوبارہ کاپی پیسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ **سب کو آپ کا یہ موقف سمجھ آچکا ہے کہ سات حروف میں سے ایک حرف کا نام لسان القریش ہے، یہ سات حروف کا ہی ایک جزو ہے، باقی چھ حروف، لسان القریش میں شامل نہیں ہیں۔** آپ کے ہی مطابق یہ ساتوں حروف منزل من اللہ ہیں۔ لہذا جو سوال پوچھا ہے صرف اس کا جواب مختصر دیں۔

اگر آپ فضول لفاظی کے بجائے پوچھے گئے سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے تو آپ کے ساتھ سب کا وقت بچتا۔ لیکن بات وہی ہے، جس طرح سبعہ احرف میں نزول قرآن کا عقیدہ 1300 سال سے سنی اکابرین کے گلے کی ہڈی بنا ہوا ہے، یہ اب آپ کے گلے کی ہڈی بن چکا ہے۔

مناظر صاحب لفاظیاں چھوڑیں اور ساتوں حروف کا وجود تلاش کریں۔ لسان القریش کے ایک حرف سے باقی چھ حروف جو کہ لسان القریش میں شامل بھی نہیں ہیں، وہ چھ حروف ثابت نہیں ہوں گے۔

وہی لفاظیاں یہاں بھی ہیں مناظر صاحب۔۔ جواب یہاں بھی ندارد، کل والا سوال ٹیگ بھی کر رہا ہوں اور کاپی پیسٹ بھی۔

سبعہ احرف کا مطلب 7 حروف ہے اور آپ نے لسان القریش کو صرف ایک حرف بتایا ہے۔
تو باقی چھ حروف کیوں نہ ہوئے؟

نہ جواب دیا، نہ توثیق کی 👆

یہ بات آپ اپنے جواب دعویٰ میں بھی لکھ دینا۔

سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے لیکن اہل سنت اسے چھپاتے ہیں، وہ اسے عقیدہ نہیں کہتے !(شیعہ مناظر)

جواب دعویٰ سے اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والا قرآن جو کہ سات حروف پر مشتمل تھا، اس کا وجود کسی طور ثابت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔۔۔۔ بلکہ محض **سبعہ احرف والے قرآن کا ایک جزو جو کہ محض ایک حرف تک محدود ہے جسے لسان القریش کہتے ہیں، اسے سبعہ احرف کا صرف جزو ثابت کرنا چاہتے ہیں حالاں کہ میرا دعویٰ جزو کے عدم وجود پر نہیں بلکہ کل کے عدم وجود پر ہے** *لہذا آپ مذکورہ اعتراف کے ساتھ بالواسطہ اعتراف کر چکے ہیں کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق سات منزل من اللہ حروف میں سے آج

ان کے پاس صرف ایک حرف لسان القریش کی صورت میں موجود ہے، باقیوں کا اب وجود نہیں ہے۔ درحقیقت یہی تحریف قرآن کا عقیدہ ہے۔ جب کہ آپ کی خواہش پر میں نے اپنے دعویٰ کی جو وضاحت کی تھی، اس کا یہ اسکرین شاٹ بھی ساتھ دے رہا ہوں جس کو حذف کر کے آپ نے اس تحریر میں خیانت کی ہے۔ آپ یقیناً اسکرین شاٹ میں مذکور مغالطہ سے باہر نہیں نکلے ہیں۔

یہ حقیقت ہے سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے لیکن اہل سنت اسے چھپاتے ہیں، وہ اسے عقیدہ نہیں کہتے۔ مناظر صاحب یہ علمی نکتہ سمجھ نہیں آیا، سمجھانے کے باوجود۔ اس لیے آپ اب تک مغالطہ میں ہیں۔

آپ نے اصول مناظرہ سے اپنی لاعلمی کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ آپ نے یہاں فرمایا 👇

👈 * اصول مناظرہ کے مطابق مدعی اپنا دعویٰ دلائل کی روشنی میں ثابت کرتا ہے۔ مدعا علیہ کا کام دعویٰ کی تائید میں پیش کئے گئے دلائل کا رد کرنا ہے۔ *

آپ نے یہاں اصول مناظرہ کے نام پر مدعا علیہ کو صرف مدعی کے دلائل کا رد کرنے تک محدود کر دیا ہے۔

جس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ آپ کے بنائے اصول مناظرہ کے تحت مدعا علیہ کو جواب دعویٰ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ نہ ہی جواب دعویٰ کی تائید میں کوئی دلیل دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کے مطابق مدعا علیہ اپنا موقف دیے بغیر بس مدعی کے دلائل کا رد کرے۔

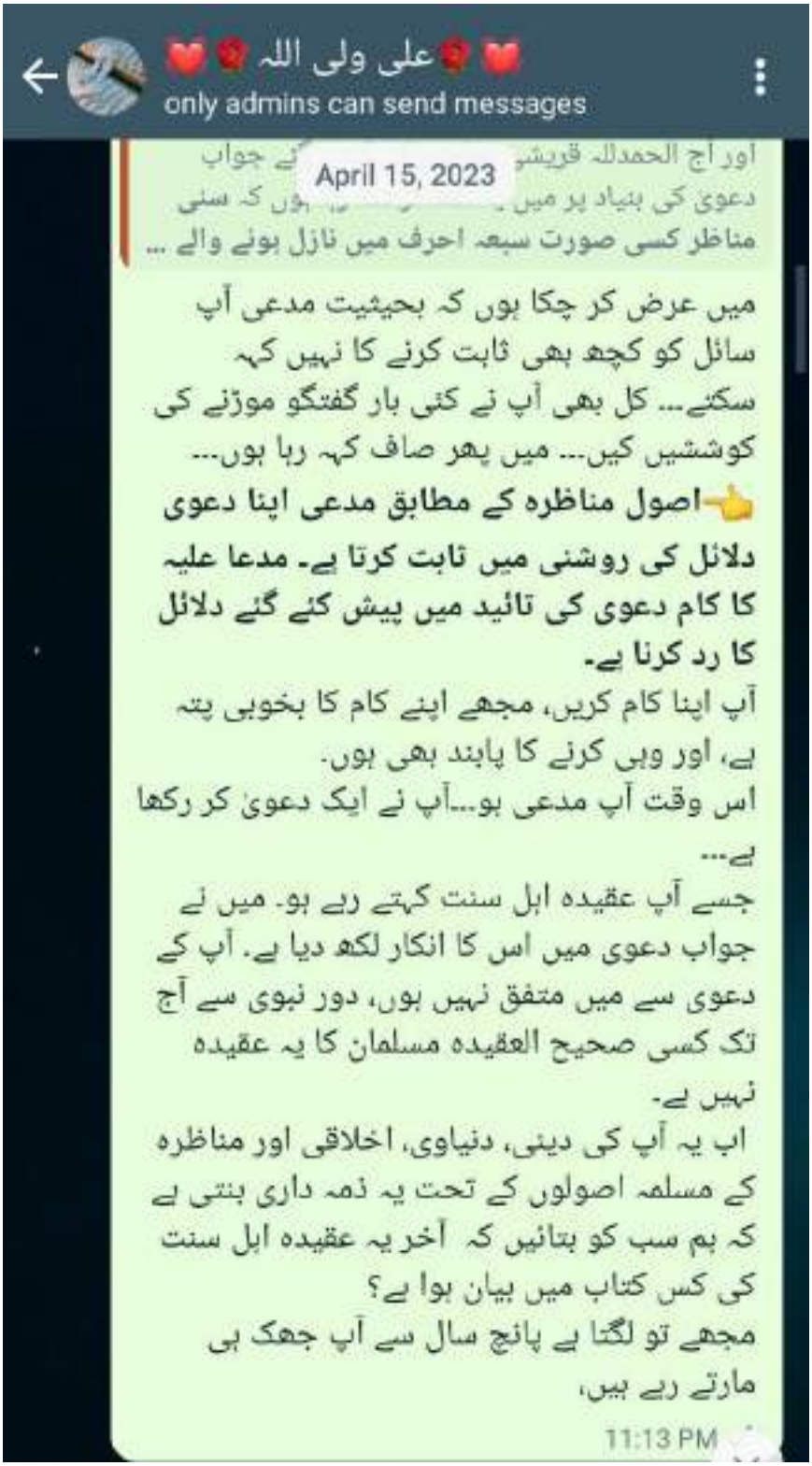

مناظر صاحب پہلے آپ اپنے مغالطوں سے تو باہر آئیں، میرے دعویٰ کو رد کرنے کے لیے آپ کو صرف اہل سنت عقیدے کے مطابق سات حروف پر مبنی اصل اور مکمل قرآن سامنے لانا ہے، اس کا محض ایک جزو میرا دعویٰ رد نہیں کر سکتا۔ رہ گیا آپ کا جواب دعویٰ اس کا پول تو کل بڑی حد تک کھل چکا ہے، مزید آپ کے جوابات سے کھلے گا، آپ بس دیکھتے جائیں۔

عقیدہ سنیوں کا ہے کہ اصل قرآن 7 حروف میں نازل ہوا تھا اور آپ اپنے مغالطوں کی وجہ سے ثابت یہ کرنا چاہ رہے ہیں کہ *اصل قرآن صرف 1 حرف لسان القریش میں نازل ہوا تھا*

اور آپ کے گمان کے مطابق چوں کہ یہ سبعہ احرف کا حصہ تھا لہذا اس کا وجود سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کر سکتا ہے۔

اپنے اس میسج میں موجود تضاد بیانیوں پر غور کریں۔ آپ لکھ رہے ہیں 👇

میں نے اس وقت تک عقیدہ اہل سنت سمجھانے کی خاطر جو وضاحتیں لکھی ہیں، ان پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔

* آگے آپ فرما رہے ہیں *

👈 آپ شاید عقیدہ سبعہ احرف پر علمائے اہل سنت کے مابین اختلافات کو ذہن میں رکھ کر اچھل کود مچانے کا شوق رکھتے ہیں۔

* ایک طرف امت مسلمہ کے اجماع کا دعویٰ دوسری طرف علماء اہل سنت کے مابین اختلافات کا اعتراف *

صاحب علم سنی حضرات بھی آپ کی ان بچکانہ متضاد باتوں پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔

مناظر صاحب کیا علماء اہل سنت، امت مسلمہ سے خارج ہیں؟؟؟

یا

آپ علماء اہل سنت کے اختلافات کو ہی امت مسلمہ کا اجماع قرار دیتے ہیں؟

آج اتوار کا دن ہے میں ظہر کے بعد سے رات گئے تک فری ہوں۔ آپ کے پاس وقت ہو تو دن میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ تاہم کوشش کریں سب سے پہلے اپنے مغالطہ سے باہر آجائیں، لمبی لمبی لفاظیاں ترک کریں، میرے سوالات زیادہ تر ہاں یا ناں میں جواب دینے سے ہی حل ہو جائیں گے، آپ کی گزشتہ تین روز کے میسجز محفوظ ہیں۔ انہیں کاپی پیسٹ کرنے سے گریز کریں تاکہ **میں جلد سے جلد شرائط اور دلائل کی طرف آجاؤں۔**

میرا دعویٰ مختصر، سلیس اور عام فہم تھا، اگر آپ کو سبعہ احرف کے عقیدے پر کامل یقین اور اس پر مکمل گرفت ہوتی تو * آپ مختصر جواب دعویٰ یوں لکھ دیتے 👇 *

* اہل سنت کے عقیدے کے مطابق سبعہ احرف میں نازل ہونے والے اصل قرآن کا وجود ثابت ہے *

اس پر میری طرف سے کل ہی تنقیحات ختم ہو جاتیں اور کل ہی میں شرائط بھی بھیج دیتا، بہر حال گزشتہ تین روز میں سبعہ احرف کے عقیدے پر آپ کی علمی حیثیت بڑی حد تک کھل چکی ہے۔

جعفر صادق: پہلے تو اخلاقی طور پر آپ کو سوا گھنٹہ دیر سے آنے پر معذرت کرنی چاہئے تھی، لیکن مجھے پہلے سے تجربہ ہے آپ لوگ نہایت کم ظرف ہوتے ہو۔ میں اگر اتنی دیر کرتا تو گروپ میں یہ ماحول بنا دیا جاتا کہ سنی مناظر فرار ہو گیا۔ ممبرز نے اسی گفتگو میں ملاحظہ کیا ہو گا کہ دو تین گھنٹے گفتگو کرنے کے بعد اجازت لیکر جانے پر بھی میرے متعلق یہی تاثر دیا جاتا ہے! بحر حال آپ اب ان نہایت برے پھنس گئے ہیں۔ گفتگو شاید ہی آگے کر سکیں۔

ایک سادہ نکتہ بار بار سمجھایا ہے۔ **آپ نے بھی تسلیم کیا تھا کہ لسان القریش میں ساتوں حروف شامل نہیں ہیں۔** میں بھی جواب دعویٰ سے لیکر کئی وضاحتوں میں چیخ چیخ کر کہتا رہا ہوں کہ سات حروف مختلف ہیں، لسان القریش ان میں سے ایک حرف ہے جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان ہے۔

مجھے لگتا ہے آپ شاید لسان القریش اور قرآن کریم کو مکس کر کے الجھ گئے ہیں یا جان بوجھ کر الجھا رہے ہیں۔

سات مختلف حروف ☜ سب عربی کی مختلف ذیلی زبانیں ☜ جس طرح علاقائی اور قبائلی فرق سے دنیا کی ہر زبان میں الفاظوں، لہجوں اور تلفظ میں فرق ہو جاتا ہے جو کہ ایک عام سی بات ہے۔ عربی زبان میں بھی یہی معاملہ ہے۔ ساتوں حروف عربی کے ہیں، قرآن کریم عربی میں نازل ہوا۔۔
جب تبلیغ کرتے وقت دوسرے علاقے کے عربوں کو قرآن کی تعلیم دی گئی تو انہیں جو مشکل الفاظ لگتے تھے انہیں اپنی لوکل زبان کے الفاظ سے پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ لیکن آیات کے * معنی و مفہوم ایک ہی رہے۔*

اب آجائیں قرآن کریم کی طرف، میں نے ہر گز یہ نہیں کہا کہ قرآن کریم سے باقی چھ حروف کو نکال دیا گیا ہے۔

آپ کا سوال: * باقی چھ حروف لسان القریش میں شامل نہیں ہیں؟ *

جواب: میں نے دوٹوک جواب دے دیا تھا۔ **ساتوں حروف الگ ہیں تو لسان القریش میں شامل ہونے کا سوال ہی جہالت پر مبنی ہے۔**

یہ بات ذہن میں رکھیں لسان القریش سے باقی حروف جدا ہیں، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ قرآن کریم سے باقی چھ حروف جدا ہیں یا نکال دئے گئے ہیں۔

لسان القریش اپنی جگہ ایک حرف ہے۔ قرآن کریم اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے جو عربی میں نازل ہوئی ہے، اس میں تو **محققین کے مطابق بیس سے اوپر غیر عربی الفاظ بھی شامل ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ عربی کے اپنے رائج مختلف حروف نہ ہوں۔**

اب آتا ہوں آپ کے دوسرے نکتہ پر۔

سوال: ناموں (سات حروف) پر کب گفتگو ہو گی ابھی بتادیں۔*

جواب: محترم مناظر صاحب۔۔۔ آپ مدعی ہیں۔ دعویٰ کے حق میں جب دلائل دیں گے تو میرا رد بھی دلائل سے ہی ہو گا۔ انہی دلائل میں یہ نکتہ بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ فکر نہ کریں۔۔ سبعہ احرف سے متعلق ہر ایک نکتہ کو کلیئر کرتے جائیں گے۔

شکر ہے کہ آپ نے یہ تو تسلیم کیا کہ اہل سنت کا جواب دعویٰ شیعہ دعویٰ کے رد میں ہے۔ اب ذرا میرے اس جواب کا اسکرین شاٹ رکھیں جس میں میں نے صراحت سے یہ کہا ہو کہ

* لسان القریش والا قرآن سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی جزو ہے جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے *!

دوسری صورت میں یہ خیانت ہو گی، اور آپ کو معافی مانگنی ہو گی۔

میں کئی بار الفاظ بدل بدل کر کہہ چکا ہوں کہ قرآن کریم کی آیات اور سورتیں سات سات مرتبہ نازل ہر گز نہیں ہوئی تھیں، سات حروف میں پڑھنے کی آسانی کا مطلب قرآن کی عربی زبان میں جس آیت کا ایسا لفظ جو دوسرے علاقائی یا قبائلی زبان میں الگ ہوتا تو اسے انہی کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔

آپ لوگوں سبعہ احرف سے سات قرآن سمجھا کر عوام کو گمراہ کیوں کرتے ہو۔ جبکہ اہل سنت عقیدہ بالکل واضح ہے۔ **جواب دعویٰ اگرچہ تھوڑا لمبا ہے لیکن اس میں پس منظر، سبعہ احرف کی ضرورت، پھر ایک حرف پر برقرار رکھنے کی ضرورت اور اس سے قرآن کریم کے معنی و مفہوم پر کوئی فرق نہ ہونے کا آسان الفاظ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔** اسے اچھی طرح سمجھیں۔

شیعہ مناظر کا اقرار

اہل سنت کا جواب دعوی اہل تشیع کے دعوی کا رد ہے!

شیعہ مناظر کی خیانت

اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے۔

اسکرین شاٹ پیش کرنے کا مطالبہ

شیعہ مناظر کی پیشیں گوئی اسی کی زبانی!
علی ولی اللہ
only admins can send messages
میرا دعویٰ
اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے
جواب دعوی اہل سنت
قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں ، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں، پھر عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق اللہ عزوجل نے وسعت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو قریش لہجے سمیت دیگر حروف میں بھی نازل فرمایا تاکہ اہل عرب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ دور صحابہ میں اسلام کی تعلیمات جزیرہ عرب سے باہر پہنچیں تو قرآن کریم کے مختلف الفاظ کی وجہ سے غیر عرب اقوام میں اختلافات شروع ہوئے ، اسی وجہ سے قرآن کریم کو اسی پہلی زبان لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی تاکہ الفاظ کا اختلاف ختم ہوسکے۔
نوٹ: سبعہ احرف یعنی سات مختلف حروف میں نزول ہونے کے باوجود قرآن کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں تھی. مختلف الفاظ کے باوجود حلال و حرام ، کسی چیز کے جواز یا عدم جواز میں رد و بدل ممکن نہیں تھا.
جواب دعوی شیعہ دعوی کے رد میں ہے!
پیشیں گوئی غلط!
You
تو جناب آپ کا جواب دعویٰ ، میرے دعویٰ کے رد میں ہے، جس میں آپ نے سنیوں کا سبعہ احرف کا عقیدہ بیان کیا ہے.... آپ نے کل وضاحت کرتے ہوئے خود صراحت کی تھی کہ
جواب دعوی میں دعوی کا رد نہیں ہوگا۔ (پیشیں گوئی)
پیشیں گوئی درست ہوئی! (شیعہ مناظر)
جواب دعوی میں دعوی کا رد نہیں!
جواب دعوی میں دعوی کا رد نہیں!
جواب دعوی میں دعوی کا رد نہیں!
جواب دعوی میں سکوت ہے بلکہ شیعہ دعوی کی تائید کر رہا ہے!

جعفر صادق:

سوال: سبعہ احرف میں سے لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف کہاں ہیں؟ ان چھ حروف کے نام بھی بتایئے؟

جواب: قرآن کریم ایک ہی زبان عربی میں نازل ہوا۔ اس کی کچھ آیات کے چند الفاظ جو دوسرے قبائل کے لئے مشکل تھے انہیں انہی کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ دور عثمان میں جن مختلف الفاظ سے اختلاف ہوا یا امکان نظر آیا انہیں لسان القریش کے الفاظ میں برقرار رکھا گیا۔

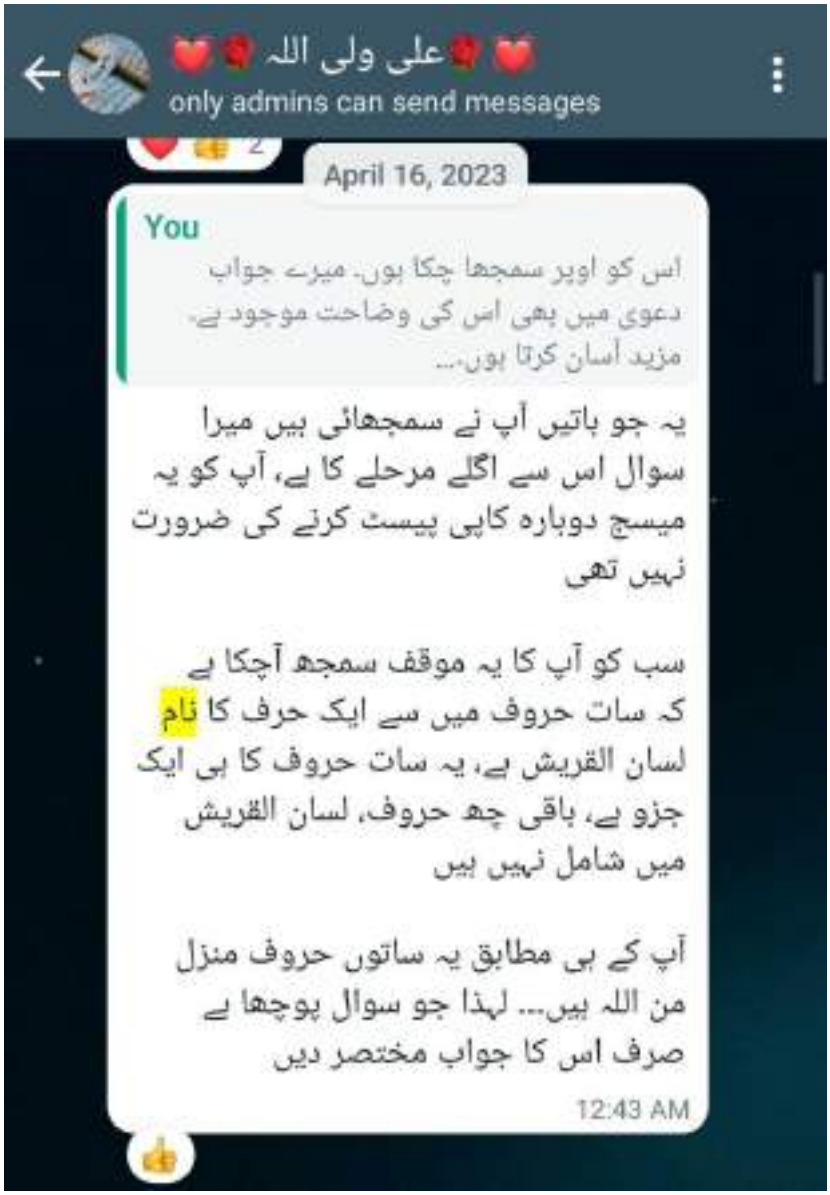

نتیجہ: موجودہ قرآن لسان القریش میں ہمارے پاس محفوظ ہے کیونکہ اولیت اسی زبان کے الفاظ کو دی گئی تھی۔

باقی چھ حروف کونسے تھے، نام اور دیگر تفصیل میرے وہ دلائل ہیں جو دوران گفتگو پیش کر کے دعویٰ کا رد کروں گا۔

اس لئے اس وقت جواب دعویٰ کی تنقیحات کے دوران بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں آپ نے درست لکھا ہے کہ لسان القریش سات حروف کا ایک جزو ہے۔

اوپر آپ نے خیانت کی ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ سات حروفوں والے قرآن کا ایک جزو لسان القریش ہے اور میں نے قرآن کو ایک جزو لسان القریش میں محدود و مقید بھی کر دیا ہے۔ (معاذاللہ)

میرے اس جواب کا اسکرین شاٹ دکھانا آپ کا ذمہ ہے۔

پھر وہی رونا شروع۔۔۔

سات حروف کا وجود آپ کو دعویٰ کے حق میں دلائل پیش کرنے کے بعد سنی و شیعہ کی صحیح روایات سے دکھایا جائے گا۔ باقی چھ حروف ثابت ہوں گے یا نہیں۔ یہ آپ کا مسئلہ تھوڑی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم اس پر مضبوط دلائل بھی رکھتے ہیں۔ آپ اپنے دعویٰ کی فکر کریں۔

میں نے ایک ہی دن تنقیحات کی تھیں اور کچھ جواب نہیں دیا تھا۔ اور آپ کو سادہ سے نکات بھی بار بار تفصیل سے سمجھائے گئے ہیں، اس کے باوجود کسی نہ کسی بہانے وقت ضائع کرتے جا رہے ہیں۔ آج گفتگو کا آخری دن

ہے۔ اس کے بعد **اگلے ہفتے جمعہ سے اتوار دوبارہ گفتگو شروع ہو گی**۔ میرے لئے رمضان میں یہی تین دن گفتگو کرنا ممکن ہے۔ میں پہلے بھی یہ بات بتا چکا ہوں۔

کس نے کہا باقی چھ حروف نہیں ہیں۔ بالکل کوڑھ مغز ہو۔۔

سات حروف ☜ ان میں سے ایک لسان القریش

چھ حروف کا انکار کس نے کیا؟

باقی چھ حروف بھی ہیں۔۔۔ لیکن قرآن کریم میں اولیت لسان القریش کو دی گئی ہے۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے، بس اللہ کی طرف سے ھدایت ملنی چاہیئے۔

آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ میں آپ کے دعویٰ کا رد ذاتی تاویل سے تھوڑی کروں گا۔ آپ نے سبعہ احرف والے وجود کا انکار اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے۔ ظاہر ہے میرا رد اسے ثابت کرنے کے متعلق ہی ہو گا۔ اگر ثابت نہ کر سکا تو آپ کا دعویٰ حق پر ثابت ہو جائے گا۔ یہی تو میں نے جواب دیا تھا۔

ممبر زیہ میرا جواب دوبارہ دیکھ لیں۔

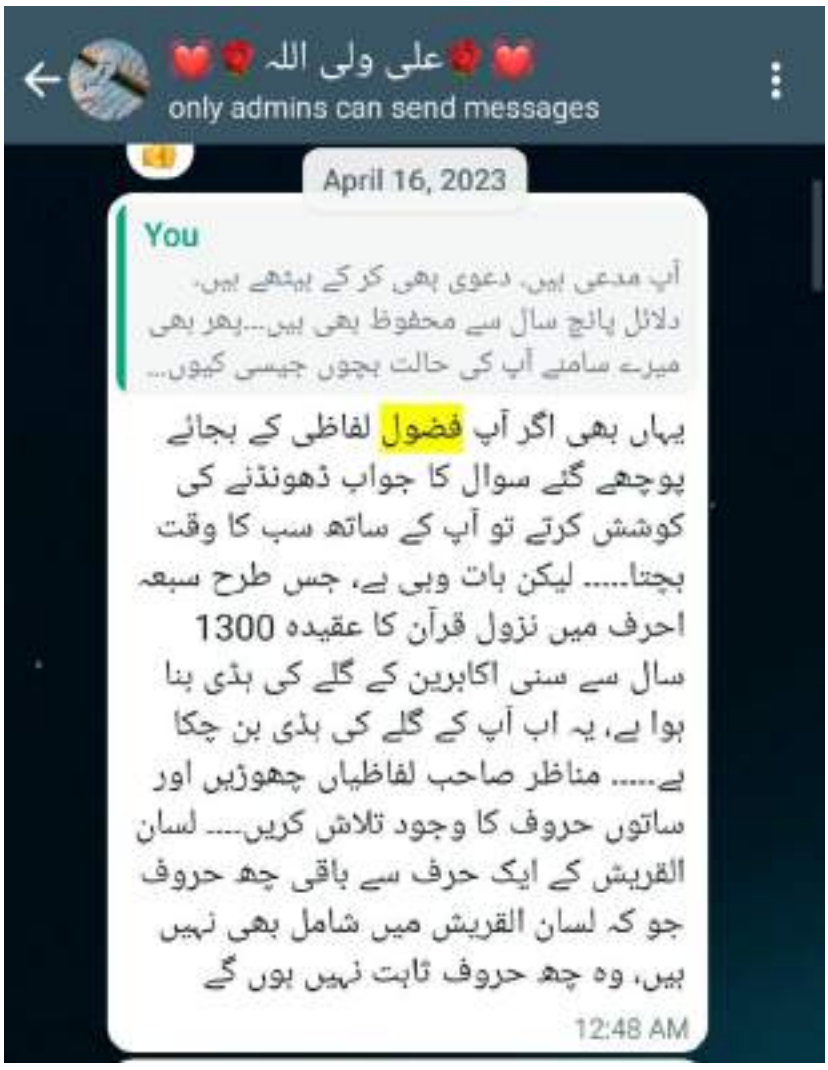

بار بار مجھے ثابت کرنے کا کہنا آپ کی شکست کی ...
آپ کے کہنے کا مطلب ہے سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود آپ ثابت نہیں کریں گے،
بلکہ میں بحیثیت مدعی جو کہ اس کے وجود کا انکاری ہوں، تو میں ہی اس کا وجود ثابت کرکے دوں؟؟؟
توثیق کردیں اپنی بات کی
12:49 AM
3
سید علی حیدری شیعہ مناظر
آپ کے کہنے کا مطلب ہے سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود آپ ثابت نہیں کریں گے،
...
اللہ کے بندے.... مدعی آپ ہیں۔
آپ نے ایک دعوی کیا ہے۔
آپ کو اسے **ثابت** کرنا ہے۔
میں سائل ہوں۔
میرا کام آپ کے دلائل کا رد کرنا ہے۔
رد ہوگئے تو دعوی باطل
رد نہ کر سکتا تو آپ کا دعوی سچا....
اس میں کیا ابہام ہے جو فضول لفاظیاں کرتے جا رہے ہیں۔
آگے بڑھیں۔
دعوی کیا ہے تو ثابت تو کرنا پڑے گا۔
12:52 AM

آپ کے ساتھ شاید کوئی مسئلہ ہے۔ میرے اتنے واضح جوابات بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ایک ایک بات کو بار بار سمجھانا پڑتا ہے۔ میرا جواب دعویٰ مکمل جامع عقیدہ اہل سنت ہے۔ جن نکات پر اہل سنت کا اجماع ہے، میں اسے تفصیل سے ثابت بھی کر دوں گا۔ میری وضاحتیں بھی اسی جواب دعویٰ کے ارد گرد ہی گھوم رہی ہیں۔ ممبرز یہ اسکرین شاٹ دیکھیں۔ شیعہ ٹیگ شدہ میسیج اور جواب دعویٰ دونوں ہی الفاظ میں مختلف ہیں لیکن مفہوم دونوں کا ایک ہیں۔

میں کیا ثابت کر سکتا ہوں اور کیا نہیں کر سکتا۔ اس کی فکر کرنے کے بجائے آپ یہ فکر کریں کہ اپنے دعویٰ کو آپ نے کس طرح ثابت کرنا ہے۔

یہ ٹھیک کہا۔۔ آپ کا دعویٰ جزو کے عدم وجود پر نہیں بلکہ کل کے عدم وجود پر ہے۔۔۔ آپ اس عقیدہ کو اہل سنت کتب سے ثابت کیجئے گا۔

میں تمام حروف ہی ثابت کر دوں گا۔ موجودہ قرآن کا لسان القریش میں ہونا ثابت کر دوں گا۔ نہ صرف اہل سنت بلکہ اہل تشیع کتب سے بھی ثابت کر دوں گا۔ گفتگو علمی دلائل کی روشنی میں ہو گی۔ ان شاء اللہ

اب میرا وہ جواب بھی اسکرین شاٹ میں رکھیں جہاں میں نے باقی حروف کے وجود کا انکار لکھا ہے۔ تاکہ بقول آپ کے تحریف قرآن کا الزام مجھ پر عائد ہو سکے !

میری طرف منسوب یہ دوسری خیانت بھی ممبرز نوٹ کر لیں۔

یہ مغالطہ نہیں ہے۔، آپ نے خود اقرار کیا ہوا ہے کہ

اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے، جسے ہم چھپاتے ہیں کہ سبعہ احرف والے قرآن کا آج کوئی وجود نہیں ہے۔ اس مناظرے میں بھی آپ کا یہی دعویٰ ہے، یعنی اہل سنت جو عقیدہ چھپاتے ہیں اسے آپ نے اہل سنت کتب سے ثابت کر کے عوام کو دکھانا ہے۔

☜ اگر آپ کے نزدیک یہ ہمارہ عقیدہ نہیں ہے تو آپ مناظرے میں ثابت کیا کریں گے ؟

ممبرز یہ اسکرین شاٹ دیکھ کر فیصلہ کریں۔

↓ ↓

شیعہ مناظر کی
تضاد بیانیاں
علی ولی اللہ
only admins can send messages
You
دعوی تو کلیئر کریں۔ ادھر ادھر کیوں جا رہے ہیں؟
دعوی کلیئر کریں...تاکہ جواب دعوی سمجھاؤں۔
دو دن تک کلیئر کیا ہے
آج بھی کرچکا ہوں
پھر سمجھیں
آپ میرا دعوی غلط سمجھے ہیں
میرے دعوی کے دو حصے ہیں
1- اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا
اس عقیدے کو دعوی اس لیے بنایا کیوں کہ کچھ اہل سنت اسے عقیدہ نہیں مانتے
دوسرا حصہ میرا اصل دعوی کہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود نہیں ہے ...
آپ غالبا اس مغالطے میں ہیں کہ یہ بھی اہل سنت کا عقیدہ ہے
ایسا ہی ہے مناظر صاحب؟
You
آپ کے دعوی کے دو حصے آپ ہیں۔
اصل قرآن (سبعہ احرف) سات حروف
اصل قرآن آج وجود ہی نہیں ہے۔
میرا دعوی ہی آپ کے مغالطے کا رد ہے
غور کریں
اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے
میں سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کے وجود کا انکاری ہوں، آپ اس کا وجود ثابت کرکے مجھ پر لگایا گیا بےبنیاد غلط بیانی کا الزام ثابت کردیا
مطلب عقیدہ اہل سنت کے مطابق آج سبعہ احرف والا قرآن نہیں ہے۔؟
11:46 PM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
مطلب عقیدہ اہل سنت کے مطابق آج سبعہ احرف والا قرآن نہیں ہے۔؟
یہ حقیقت ہے سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے لیکن اہل سنت اسے چھپاتے ہیں، وہ اسے عقیدہ نہیں کہتے
سبعہ احرف والے قرآن کا آج وجود ہے یا نہیں؟
اہل سنت کا عقیدہ ہے تو ثابت کرنا ہوگا اگر یہ عقیدہ اہل سنت کا نہیں ہے تو شیعہ کو ثابت کیا کرنا ہے؟

واقعی کورے ہو عالم صاحب۔ جب ایک ہی موضوع اور نکتہ پر دو مخالف مؤقف سامنے آجائیں تو جیسے ہی ایک مؤقف باطل ثابت ہوا دوسرا مؤقف حق پر ثابت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تو دعویٰ کے رد میں جواب دعویٰ ہوتا ہے۔ جواب دعویٰ میں نارنگی کا اور دعویٰ میں آم کا ذکر تھوڑی ہوتا ہے۔

مثال کے طور جب آم کے رنگ پر اختلاف ہو تو مدعی دعویٰ کرے گا کہ آم کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ جواب دعویٰ میں آم کا رنگ نیلا لکھا جائے گا، تبھی تو دعویٰ کا رد ہو گا۔ اب مدعی آم کے پیلا رنگ ہونے پر دلائل دے گا، مدعا علیہ ان دلائل کا نہ صرف رد کرے گا بلکہ آم کے نیلا ہونے پر بھی دلائل دیکر حجت تمام کرے گا۔ مدعا علیہ اپنا مؤقف دئے بغیر مدعی کا رد کیسے کرے گا۔؟ فضول اعتراض !اصل مدعا پر کب آئیں گے مناظر صاحب۔

میرے کونسے مغالطے ؟ آپ خود اپنی تضاد بیانیوں میں پھنس گئے ہیں۔ پہلے اپنے دعویٰ میں ایسی بات لکھ دی جو اہل سنت کا عقیدہ ہی نہیں۔۔ اب تنقیحات پر وقت ضایع کرنے لگ گئے ہیں۔ اس میں بھی تضاد بیانیاں الگ اور خیانتیں الگ۔۔ الحمدللہ اہل سنت عقیدہ میں موجودہ قرآن ہی مکمل قرآن ہے، سبعہ احرف سے ہم سات قرآن تھوڑی سمجھتے ہیں۔ چند آیات میں دوسرے حروف آسانی کے لئے نازل ہوئے تھے۔ بعد میں اختلافات ہونے کی وجہ سے قرآن کے ان الفاظ کو اصل وحی الٰہی یعنی لسان القریش میں برقرار رکھا گیا۔ یہ سمجھنا اتنا مشکل تھوڑی ہے۔ آپ خود ہی اپنے مغالطے ہماری طرف تھوپنے میں لگے ہو، دعویٰ ثابت کرنے کی طرف آؤ تو سہی۔۔۔۔ لگ پتہ جائے گا۔ کون کس مغالطے میں ہے، اس کا فیصلہ اصل مناظرے میں ہو جائے گا۔ ابھی سے ناچنا شروع کر دیا ہے۔

☜ تنقیحات آج ختم کریں تاکہ شرائط کی طرف آسکیں۔ سبعہ احرف پر جن نکات پر اجماع ہے وہ جواب دعویٰ میں لکھ چکا ہوں۔ یہ نکتہ ذہن میں بٹھالیں۔ آگے دلائل کے ساتھ ثابت بھی کر دوں گا۔ باقی علمائے اہل سنت کے مابین اختلافات کونسے ہیں اور ان کی واقعی اہمیت ہے بھی کہ نہیں، یہ دوران گفتگو کلیئر ہو جائے گا۔

سنی وشیعہ کے ہاں ایسے کئی عقائد ہیں جن پر اجماع بھی ہے اور اس کے کچھ حصوں پر علمائے کرام کے ہاں اختلافات بھی ہیں۔ خود اہل تشیع کے ہاں تحریف قرآن پر علمائے کرام کے بظاہر دو گروہ ہیں، ایک گروہ تحریف کا قائل ہے اور دوسرا عدم تحریف کا قائل ہے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک عدم تحریف والے علماء بھی قائل ہیں بس تقیہ کرتے ہیں۔۔ بحر حال اختلاف تو موجود ہے۔۔ آپ اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

میں نے اس وقت تمام جواب بھیج دئے ہیں تا کہ آپ آرام سے جواب لکھ سکیں۔ میں رات گیارہ بجے کے بعد گفتگو کے لئے حاضر ہو جاؤں گا۔

مجھے جواب دعویٰ میں مکمل عقیدہ اہل سنت لکھنا پڑا کیونکہ ایک دو جملوں سے یہ عقیدہ سمجھنا یا سمجھانا ممکن نہیں ہے، آپ نے دعویٰ میں واضح غلط بیانی لکھ دی ہے۔۔۔ اگر پہلے میرے کہنے پر ترمیم کر دی ہوتی تو آج شرائط بھی فائنل ہو چکی ہوتیں۔ اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں موجودہ قرآن سبعہ احرف والا قرآن ہے، یہ ثابت کرنا میرا کام ہے۔ ہم دونوں کی علمی حیثیت برابر نہیں ہے۔۔ لیکن سبعہ احرف کے موضوع پر آجکل بیس سے اوپر کتب میرے زیر مطالعہ ہیں، اور پانچ سال سے آپ بھی اس موضوع پر گرفت رکھتے ہیں۔ گفتگو شروع ہو تو دیکھتے ہیں کس کی گرفت زیادہ مضبوط ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کا مطلب آج آپ ظہر میں نہیں آئے اور اب ظہر گزرنے کے ساڑھے چار گھنٹے بعد آئے تو آپ معذرت کریں گے؟ مناظر صاحب معذرت اس بات پر ہوتی ہے جب فریقین کسی بات پر متفق ہو کر خلاف ورزی کریں۔

یہاں آپ نے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے ان الفاظ سے 👇

* یہ بات ذہن میں رکھیں لسان القریش سے باقی حروف جدا ہیں، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ قرآن کریم سے باقی چھ حروف جدا ہیں یا نکال دئے گئے ہیں۔ لسان القریش اپنی جگہ ایک حرف ہے۔ قرآن کریم

اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے جو عربی میں نازل ہوئی ہے، اس میں تو محققین کے مطابق بیس سے اوپر غیر عربی الفاظ بھی شامل ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ عربی کے اپنے رائج مختلف حروف نہ ہوں۔*

آپ کا یہ نیا شوشہ

انتہائی جہالت آمیز متضاد بیانیوں کا مرقع ہے

پہلی تضاد بیانی

لسان القریش سے باقی چھ حروف جدا ہیں، اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ قرآن کریم سے باقی چھ حروف جدا ہیں یا نکال دیے گئے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں اپنی پہلی تضاد بیانی کا ثبوت۔ یہاں آپ اعلان کر رہے ہیں، موجودہ قرآن لسان القریش ہی میں ہے جو سبعہ احرف کا حصہ ہے۔

دوسری تضاد بیانی

* لسان القریش اپنی جگہ ایک حرف ہے۔ قرآن کریم اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے جو عربی میں نازل ہوئی ہے، اس میں تو محققین کے مطابق بیس سے اوپر غیر عربی الفاظ بھی شامل ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ عربی کے اپنے رائج مختلف حروف نہ ہوں۔ *

یہاں آپ نے لسان القریش میں نازل ہونے والے قرآن اور موجودہ قرآن میں خود فرق کیا ہے، اس فرق کو براہ کرم مت بھولیے گا۔ **دوسری تضاد بیانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکمل قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے اور آپ کے محققین اس میں بیس سے زائد غیر عربی الفاظ شامل کر رہے ہیں۔** تو بحیثیت مسلمان ہم اللہ تعالیٰ کی مانیں یا آپ کے محققین کی مانیں؟؟

اگر آپ کے محققین کی مانتے ہیں تو موجودہ قرآن کی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے کیوں کہ غیر عربی الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے نازل کرنے کا نہیں کہا، تو وہ بیس سے زائد غیر عربی الفاظ قرآن مجید میں کس نے شامل کیے؟؟

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ ان تضاد بیانیوں کی بنیاد پر سنی مناظر نے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ

جو قرآن لسان القریش میں نازل ہوا تھا اس میں اور موجودہ قرآن میں بھی فرق ہے۔

جی مناظر صاحب اب اس فرق کی وضاحت بھی کر دیں۔ دلائل میں نے نہیں طلب کیے ابھی آپ سے۔

صرف چھ باقی ماندہ حروف کے نام پوچھے ہیں، جیسا کہ سات میں سے ایک حرف کا نام آپ نے لسان القریش بتایا ہے۔ یہ چھ نام میں نے نہیں بتانے، بلکہ آپ نے بتانے ہیں سنی عقیدہ کے مطابق۔

جی یہ اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین سنی مناظر کی خیانت ملاحظہ فرمائیں، کس طرح اپنی تضاد بیانیوں کے نتیجے کو مجھ پر بہتان باندھ کر خیانت کا بے بنیاد الزام تھوپ رہے ہیں 👇

یہاں سنی مناظر فرمارہے ہیں کہ

* اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے *

اور اسکرین شاٹ میں اس سے پہلے سنی مناظر فرمارہے تھے۔

* لسان القریش، ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الٰہی کا ایک حرف * * موجودہ قرآن، لسان القریش، وہی سبعہ احرف والا قرآن ہے *

ٹیگ کیے گئے میسج میں سنی مناظر نے ایڈٹ شدہ تصویر میں کس خوبصورتی سے خیانت کی ہے، وہ میرے دیے گئے اسکرین شاٹ میں سنی مناظر کا جواب دعویٰ پڑھ کر واضح ہو سکتا ہے، جس میں میرے دعویٰ کا کسی قسم کا رد موجود نہیں ہے۔ الحمدللہ

شیعہ مناظر کی پیشیں گوئی اسی کی زبانی!

اور یہ ہے وہ اسکرین شاٹ جسے سنی مناظر نے اپنے ایڈٹ شدہ تصویر میں شامل نہیں کیا ہے، سنی مناظر نے اپنے جواب دعویٰ میں میرے دعویٰ کا رد ہر گز نہیں لکھا بلکہ اسکرین شاٹ میں دیے گئے میسج میں اپنے تضاد بیانیوں پر قائم رہتے ہوئے ان الفاظ سے میرے دعویٰ کا رد لکھا ہے کہ

*** آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے ***

اس میسج کو میں نے کل جواب دعویٰ کا حصہ بنانے کا بھی سنی مناظر سے مطالبہ کیا تھا۔۔۔۔ اس کے باوجود سنی مناظر نے اپنی ایڈٹ شدہ تصویر میں اسے شامل نہ کر کے بدترین خیانت کا مظاہرہ کیا اور الزام مجھ پر دھر دیا۔

چھ حروف کے ناموں سے یہ بہانہ بنا کر آپ جان نہیں چھڑا سکتے مناظر صاحب۔۔

لکھ کر رکھ لیں سبعہ احرف وہ کھائی ہے جس پر عقیدہ رکھنے والے موجودہ قرآن سے دور ہو کر ڈوبتے ہی چلے جاتے ہیں، کہانیوں پر کہانیاں بنانی پڑتی ہیں اور ہر کہانی میں پرانی کہانی مسترد ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم مکہ میں نازل ہونا شروع ہوا جہاں قبیلہ قریش ہی کی عربی زبان بولی جاتی تھی، اگر سنی مناظر سمجھتے ہیں کہ مکہ میں قبیلہ قریش کے علاوہ بھی کوئی قبائل موجود تھے تو ان قبائل کے نام بتایئے تاکہ ان کا یہ بہانہ درست ثابت ہو سکے کہ مکہ کے لوگوں کے لیے قریش کی زبان و الفاظ سمجھنا مشکل تھے۔

آپ کے میسج کا اسکرین شاٹ اوپر دے چکا ہوں، جس میں آپ نے خود لکھ کر دے رکھا ہے۔

* موجودہ قرآن، لسان القریش وہی سبعہ احرف والا قرآن ہے *

اگر آپ نے موجودہ قرآن کو سبعہ احرف کے ایک جزو لسان القریش میں محدود و مقید نہیں کیا ہے تو یہ کیا آپ نے جھوٹ بولا تھا کہ موجودہ قرآن لسان القریش، وہی سبعہ احرف والا قرآن ہے؟

آپ نے موجودہ قرآن اور لسان القریش والے قرآن میں اب فرق کیا ہے، لیکن وہ فرق ہے کیا؟؟؟ یہ اب آپ ہی بتائیں سب کو۔

روئیے نہیں مناظر صاحب، صاف لکھیے آپ کو سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کا ککھ بھی نہیں پتہ۔۔۔۔۔ میری ہر تنقیح پر آپ کا یہ بہانہ بنانا کہ میرے دلائل کے بعد آپ اپنے جواب دعویٰ کی وضاحت کریں گے، ثابت کر رہا ہے کہ آپ سبعہ احرف کے موضوع پر بالکل کورے ہیں۔۔۔۔۔ **پرسوں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ بعد میں بتائیں گے سبعہ احرف یعنی سات حروف کے اصطلاحی معنی کیا ہیں، وہ بھی اب تک آپ بتانے سے قاصر ہیں۔**

اس کا کیا مطلب ہے، قرآن کریم میں اولیت لسان القریش کو دی گئی ہے؟؟؟

اور یہ اولیت کس نے دی ہے؟

***غالباً اب آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ باقی کے نامعلوم چھ حروف بھی قرآن مجید میں ہیں ***

تو آپ نے پہلے دن ہی اپنے جواب دعویٰ میں یہ لکھ کر کیوں نہیں دیا کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف میں موجود ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نازل کیا تھا۔۔

آپ نے بے کار میں تین دن فضول جواب دعویٰ لکھ کر کیوں ضائع کروائے، پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بار بار موجودہ قرآن کے لیے لسان القریش کی پخ کیوں ڈالتے رہے؟؟

جھوٹ نہ بولیں مناظر صاحب۔۔۔۔ میں نے کہاں سبعہ احرف والے وجود کا انکار سنیوں کی طرف منسوب کیا ہے؟؟ اسکرین شاٹ بھیجیں۔

ٹیگ شدہ میسج میں آپ نے اپنے دو میسجز میں تطبیق کرنے کی جو کوشش کی ہے اسے ہی آپ نے شیعہ مناظر کی خیانت کا نام دیا ہوا ہے۔ اپنی تضاد بیانی اپنے ہی میسجز کو غور سے پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں۔

پھر لسان القریش؟؟ اب لسان القریش بھول جائیں مناظر صاحب۔ **آپ تمام حروف موجودہ قرآن میں ثابت کرکے میرا دعویٰ رد کرنا۔** جہاں جہاں آپ نے موجودہ قرآن کو لسان القریش کہا ہے، وہاں وہاں باقی چھ حروف کا انکار لازم ہے۔۔۔۔ وگرنہ سبعہ احرف والے قرآن کو صرف لسان القریش کہنا علم دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

جی دکھایئے میرا ان الفاظ کے ساتھ اقرار، بھیجیں اسکرین شاٹ جس میں لکھا ہو۔

* آپ نے خود اقرار کیا ہوا ہے کہ اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے، جسے ہم چھپاتے ہیں کہ سبعہ احرف والے قرآن کا آج کوئی وجود نہیں ہے *۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ اب تو سنی مناظر نے اپنے مغالطے سے باہر نہ نکلنے کی ضد بھی شروع کر دی ہے۔

مناظر صاحب یہاں تو میرے الفاظ واضح لکھے ہیں کہ اہل سنت * اسے اپنا عقیدہ نہیں کہتے * پھر آپ اپنے مغالطہ سے زبردستی باہر نہ آنے کے لیے یہ جھوٹ مجھ سے کیوں منسوب کر رہے ہیں کہ میں نے اسے سنیوں کا عقیدہ کہا ہے؟

لگتا ہے سنی مناظر کو روزہ لگ گیا ہے جبھی نارنگی اور آم کی بات کر کے اپنی اصول مناظرہ سے لاعلمی پر پردہ ڈال رہے ہیں، سائل، مدعی کا دعویٰ رد کرنے کے لیے دلیل دینے سے پہلے اپنے موقف کا اعلان کرتا ہے، جسے جواب دعویٰ کہتے ہیں، سائل جواب دعویٰ لکھنے کے سبب اپنے موقف کا مدعی بن جاتا ہے، اسی لیے اسے مدعا علیہ کہتے ہیں۔ آپ کے مغالطے اوپر اسکرین شاٹ دے کر ثابت کر چکا ہوں مناظر صاحب

سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا، وہ اپنی نازل شدہ صورت میں آج موجود نہیں ہے۔ اہل سنت کو یہ حقیقت چھپانا پڑتی ہے (شیعہ مناظر)

میرے دعویٰ میں اہل سنت کا جو عقیدہ ہے، اس عقیدے کی تصدیق تو خود آپ نے کر رکھی ہے، البتہ

میرے دعویٰ میں جو چیز اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے بلکہ ان کی خیانت ہے، اسے آپ زبردستی اہل سنت کا عقیدہ بنانا چاہتے ہیں۔

بھلا کوئی ثابت شدہ خیانت کو اپنا عقیدہ کہہ سکتا ہے؟ سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا، وہ اپنی نازل شدہ صورت میں آج موجود نہیں ہے۔ اہل سنت کو یہ حقیقت چھپانا پڑتی ہے اور اسی لیے میں بحیثیت مدعی اسے ایک خیانت سمجھتا ہوں۔ مناظر صاحب براہ مہربانی اپنے مغالطے سے باہر آجائیں اور اس خیانت کو سنیوں کا عقیدہ بنانے کی ضد نہ کریں۔۔۔ اب تو چار دن ہوچکے ہیں۔

یہ میسج بھی آپ کے مغالطوں اور تضاد بیانیوں کا عملی شاہکار ہے لیکن چوں کہ یہ خارج از مبحث ہے اس لیے اس کا جواب نہیں دیتا، رہ گئی تنقیحات ختم کرنے کی بات تو اس کا انحصار آپ پر ہے، آپ تو ابتدائی دو تنقیحات کا جواب نہیں دے سکے اب تک۔

پہلی بات رات کے 11 بجے کا وقت صرف آپ نے از خود یک طرفہ طور پر مقرر کیا ہے، میں اس کا پابند نہیں ہوں۔ دوسری بات جب آپ نے میرے دعویٰ میں موجود اہل سنت عقیدہ کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا کی تصدیق کر دی تھی تو اس کے بعد اہل سنت عقیدے کی مزید وضاحت کی ضرورت مجھے ہر گز نہیں تھی، کیوں کہ یہ وضاحت دلائل کے موقع پر ہوتی۔۔۔۔ **آپ نے جو وضاحت کی ہے *وہ اپنے اس مغالطے کی وجہ سے کی ہے کہ سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے یہ بھی سنیوں کا عقیدہ ہے***

حالاں کہ میرے دعویٰ میں اسے عقیدہ نہیں کہا گیا، میں نے کئی بار وضاحت بھی کی ہے کہ یہ سنیوں کا عقیدہ نہیں ہے بلکہ خیانت ہے جس کا مقصد تحریف قرآن پر پردہ ڈالنا ہے۔

اب چوں کہ آپ نے اپنے ذمے لے لیا ہے کہ آپ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کر دیں گے تو میں آپ کے بیان کیے گئے عقیدے پر تنقیحات کر کے آگے بڑھتا ہوں۔

اپنے جواب دعویٰ کے اس حصے کی وضاحت کریں ☜

جواب دعوی اہل سنت

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

سوال: قرآن مجید مکہ میں نازل ہونا شروع ہوا تھا، آپ کے مطابق اس وقت مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، جس کی وجہ سے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

تو بتائیے ۔

1۔اس وقت مکہ میں قریش کے علاوہ کون کونسے اور کتنے قبائل آباد تھے؟

2۔اس وقت مکہ میں لسان القریش کے علاوہ کتنے اور کون کونسے لہجے میں عربی بولی جاتی تھی؟؟

3۔ تبلیغ دین میں مشکلات کا مطلب آپ کے مطابق کیا ہے؟ آیا کہ مکہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زبان نہیں سمجھتے تھے؟ یا پھر آپ کی مراد کچھ اور ہے؟

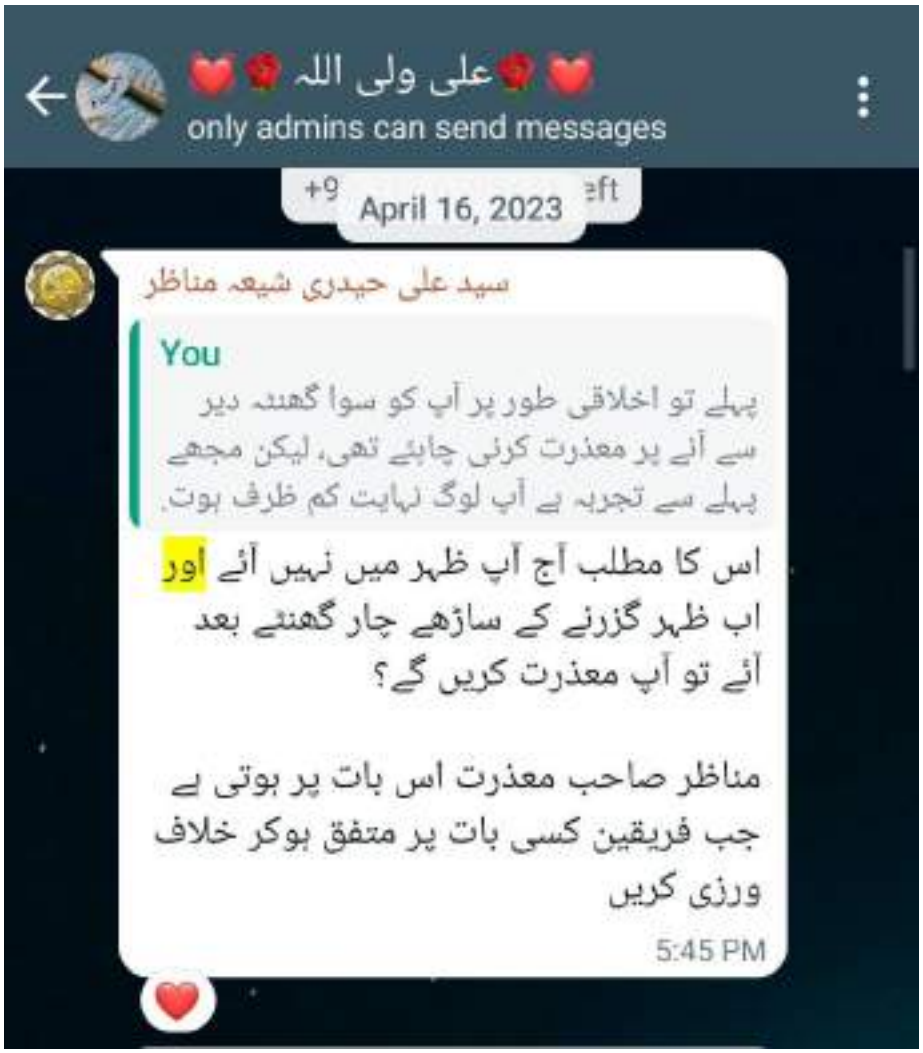

جعفر صادق: کیا آج ظہر کا وقت طئے تھا؟ آپ نے خود سے بتادیا اور میں پابند ہو گیا؟ اور کیا ہم روز گیارا بجہ سے بارہ بجہ تک گفتگو نہیں کرتے رہے ہیں؟ ایک ہوتی ہے اخلاقی ذمہ داری جس کی شدید کمی ہے آپ میں۔

اب ایک ایک بات کو کلیئر کرتے ہوئے گفتگو کروں گا۔

اس میں جو نکتہ شوشہ لگ رہا ہے اسے لکھیں۔ تا کہ جواب دوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: 11 بجے کا وقت کب طے کیا میں نے؟

جعفر صادق: کیا روز گیارہ بجہ سے ہم گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ گفتگو ختم کر کے گروپ میں دوسرے دن گیارہ بجہ کا اعلان نہیں کیا جاتا؟

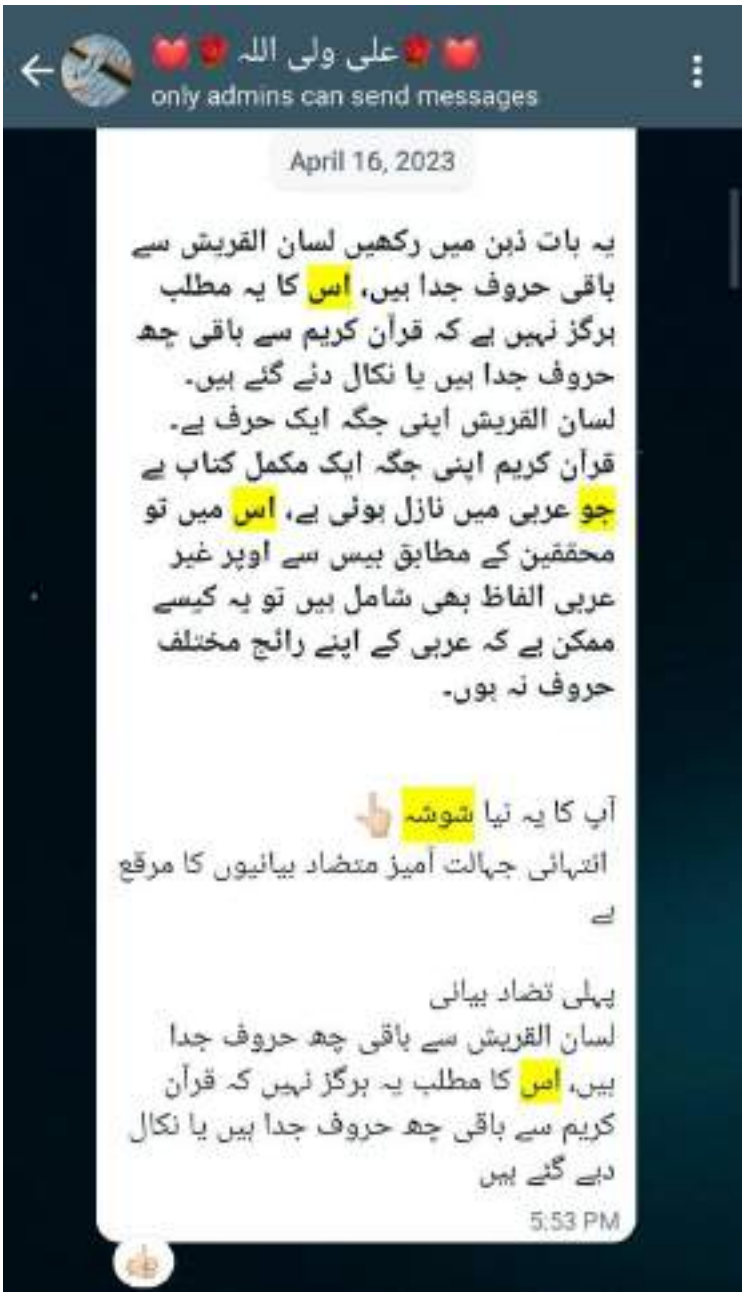

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جو شوشہ چھوڑا ہے وہ اسی میں لکھا ہوا ہے اور اگلے میسج میں اسکرین شاٹ بطور ثبوت لگا رکھا ہے۔

جعفر صادق: تضاد بیانی لکھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نہیں، گیارہ بجے کے علاوہ بھی دیگر اوقات میں گفتگو ہو چکی ہے۔

(تضاد بیانی) اگلے میسج میں لکھی ہوئی ہیں، پڑھ لیں۔

جعفر صادق: یعنی گیارہ بجہ میں انتظار کرتا رہا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ معذرت نہیں کریں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جب گیارہ بجے کا وقت طے ہی نہیں تھا تو انتظار کرنے کی وجہ؟

جعفر صادق: یہ سب میرے میسیجز ہیں۔ آپ تضاد بیانی لکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ کیا سمجھے ہیں۔

(معذرت) معاف کیا۔ مدعا پر آئیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وضاحت کی ہے تضاد بیانیوں کی۔۔۔ پڑھ کر جواب دیں۔

معافی مانگ لیں جناب چھوٹے نہیں ہو جائیں گے۔

جعفر صادق: تضاد لکھیں۔ یعنی میرے دو مؤقف جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

میں نے اور پورے گروپ نے کل ایک گھنٹہ آپ کا انتظار کیا۔۔۔ اس کے لئے میں اور پورا گروپ معافی چاہتا ہے۔ بس خوش۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی دوبارہ وہی میسجز لکھوں؟ معافی اس بات کی مانگیں کہ آپ نے مجھ سے بلاوجہ معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔

جعفر صادق: میسیجز سے جو الگ الگ موقف لگ رہے ہیں۔۔ وہ لکھیں۔

جی جی یہ بھی میری غلطی تھی کہ آپ کو اخلاقی ذمہ داری کا احساس دلانے کی کوشش کی۔۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الگ الگ موقف لکھ چکا ہوں اوپر۔ پڑھنے کی زحمت ضروری ہے۔

اخلاقی ذمہ داری کا آپ کو اب تک احساس نہیں ہوا کہ آپ نے وقت طے ہوئے بغیر ہی مجھے ڈیڑھ گھنٹے لیٹ ہونے کا طعنہ دیا۔ خیر آپ نے اپنی رائے کے آگے کبھی قرآن و حدیث کو نہیں مانا، میری کیا مانیں گے۔

جعفر صادق: لگتا ماحول خراب کر کے گفتگو ختم کرنے کا ارادہ ہے۔ میرے مؤقف الگ رکھنے سے مجھے کیا پتہ کہ کس بات کو شوشہ کہا ہے۔ مختصر اس نکتہ کو لکھیں۔ تضاد سمجھ آئے گا تو جواب دے سکوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: 1

جعفر صادق: میرے نزدیک کوئی تضاد نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پہلی تضاد بیانی سمجھیں۔۔۔ موجودہ قرآن لسان القریش، سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے پہلے آپ کا موقف یہ تھا۔

یہاں آپ نے موجودہ قرآن کو لسان القریش قرار دیا ہے، صریح الفاظ کے ساتھ اور اسے سبعہ احرف کا حصہ بنایا ہے۔

جعفر صادق:

ایک مؤقف۔۔ موجودہ قرآن کریم۔۔۔ لسان القریش میں ہے۔

دوسرا مؤقف؟؟؟

جو تضاد لگ رہا ہے۔۔ اسے لکھیں۔

سید علی حیدری شیعہ

مناظر: موجودہ قرآن جو لسان القریش میں ہے وہ سبعہ احرف کا حصہ ہے یہ پہلا موقف۔

جعفر صادق: ✓

سید علی حیدری شیعہ

مناظر: یہاں آپ موجودہ قرآن کو لسان القریش کے علاوہ دیگر زبانوں پر مشتمل بتا رہے ہیں، ساتھ میں لسان القریش والے قرآن جس میں آپ کے مطابق باقی چھ حروف شامل نہیں تھے اس میں اور موجودہ قرآن میں فرق کر رہے ہیں ان الفاظ کے ساتھ 👇

ایک سادہ نکتہ بار بار سمجھایا ہے۔ **آپ نے بھی تسلیم کیا تھا کہ لسان القریش میں ساتوں حروف شامل نہیں ہیں۔** میں بھی جواب دعویٰ سے لیکر کئی وضاحتوں میں چیخ چیخ کر کہتا رہا ہوں کہ سات حروف مختلف ہیں، لسان القریش ان میں سے ایک حرف ہے جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان ہے۔

مجھے لگتا ہے آپ شاید لسان القریش اور قرآن کریم کو مکس کر کے الجھ گئے ہیں یا جان بوجھ کر الجھا رہے ہیں۔

قرآن کریم عربی میں نازل ہوا۔۔ یہ بات ذہن میں رکھیں لسان القریش سے باقی حروف جدا ہیں، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ قرآن کریم سے باقی چھ حروف جدا ہیں یا نکال دئے گئے ہیں۔ لسان القریش اپنی جگہ ایک حرف ہے۔ قرآن کریم اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے جو عربی میں نازل ہوئی ہے۔

جعفر صادق: میں نے کس جواب میں کہا ہے کہ لسان القریش والے قرآن میں باقی حروف شامل نہیں ہیں؟ اس جواب کو ٹیگ کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے کئی بار کہا ہے میں ایک ایک کر کے ٹیگ کرتا جاتا ہوں۔

جعفر صادق: صرف ایک دکھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

جعفر صادق: *اس میں کہاں لکھا ہے کہ موجودہ قرآن میں باقی حروف نہیں ہیں۔؟*

میں ایک تصویر سے سمجھاتا ہوں۔ انتظار کریں۔

اس (اسکرین شاٹ) میں کہاں لکھا ہے کہ موجودہ قرآن میں باقی حروف نہیں ہیں۔؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: موجودہ قرآن لسان القریش میں تو آپ نے یہاں بھی محدود کر رکھا ہے

جعفر صادق: لسان القریش الگ ایک حرف ہے، آپ شاید لسان القریش سے قرآن کریم سمجھتے رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شاید کیا، بات ہی اس قرآن کی ہو رہی ہے جو صرف لسان القریش میں نازل ہوا۔ جواب دعویٰ پر ہی تنقیحات کر رہا ہوں۔ لسان القریش یعنی ایک حروف پر مکمل موجودہ قرآن اور آپ کی اس تصدیق کے مطابق باقی سبعہ احرف میں سے چھ حروف والے قرآنوں کا وجود اب نہیں ہے؟؟ میں درست سمجھا ہوں؟

جعفر صادق: میرا ہر جواب مکمل مؤقف نہیں ہے۔ میرے موقف کو آپ ابھی تک سمجھ نہیں سکے۔ **کئی بار کہہ چکا ہوں کہ موجودہ قرآن میں اولیت لسان القریش کو دی گئی۔ جب ایک فارسی کتاب میں عربی کے الفاظ موجود ہوں تو پھر بھی اسے فارسی کی کتاب ہی کہا جائے گا۔ اسی طرح موجودہ قرآن لسان القریش میں ہے۔ اس سے آپ نے خود فرض کر لیا کہ میں نے باقی حروف کو موجودہ قرآن سے نکالنے کا کہا ہے۔** کمال ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنا موقف پڑھیں 👆

کاپی پیسٹ کر رہا ہوں 👇

پہلے قرآن کریم اسی حرف قریش زبان میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔۔اصل وحی الہی سے یہی مراد ہے۔باقی حروف امت کی آسانی کے لئے نازل ہوئے۔*موجودہ قرآن وہی اصل قریش زبان میں ہمارے پاس موجود ہے۔*

جعفر صادق: لگتا ہے دیوار سے بات کر رہا ہوں۔

سات حروف 👈 عربی زبان کے ہیں۔

لسان القریش ایک حرف ہے۔

اب کیا جب لسان القریش ایک حرف کہوں گا تو اسے قرآن سمجھ لیں گے۔بڑے ظالم ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **آپ نے موجودہ قرآن کو لسان القریش میں محدود کیا، جس میں باقی چھ حروف شامل نہیں کی تصریح کے ساتھ۔** یہ آپ کا پہلے موقف تھا۔

جعفر صادق: آپ کی اوپر کی منزل خالی ہے۔ممبر زبور ہو کر گروپ چھوڑ رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تضاد بیانیوں کو کلیئر کریں مناظر صاحب۔

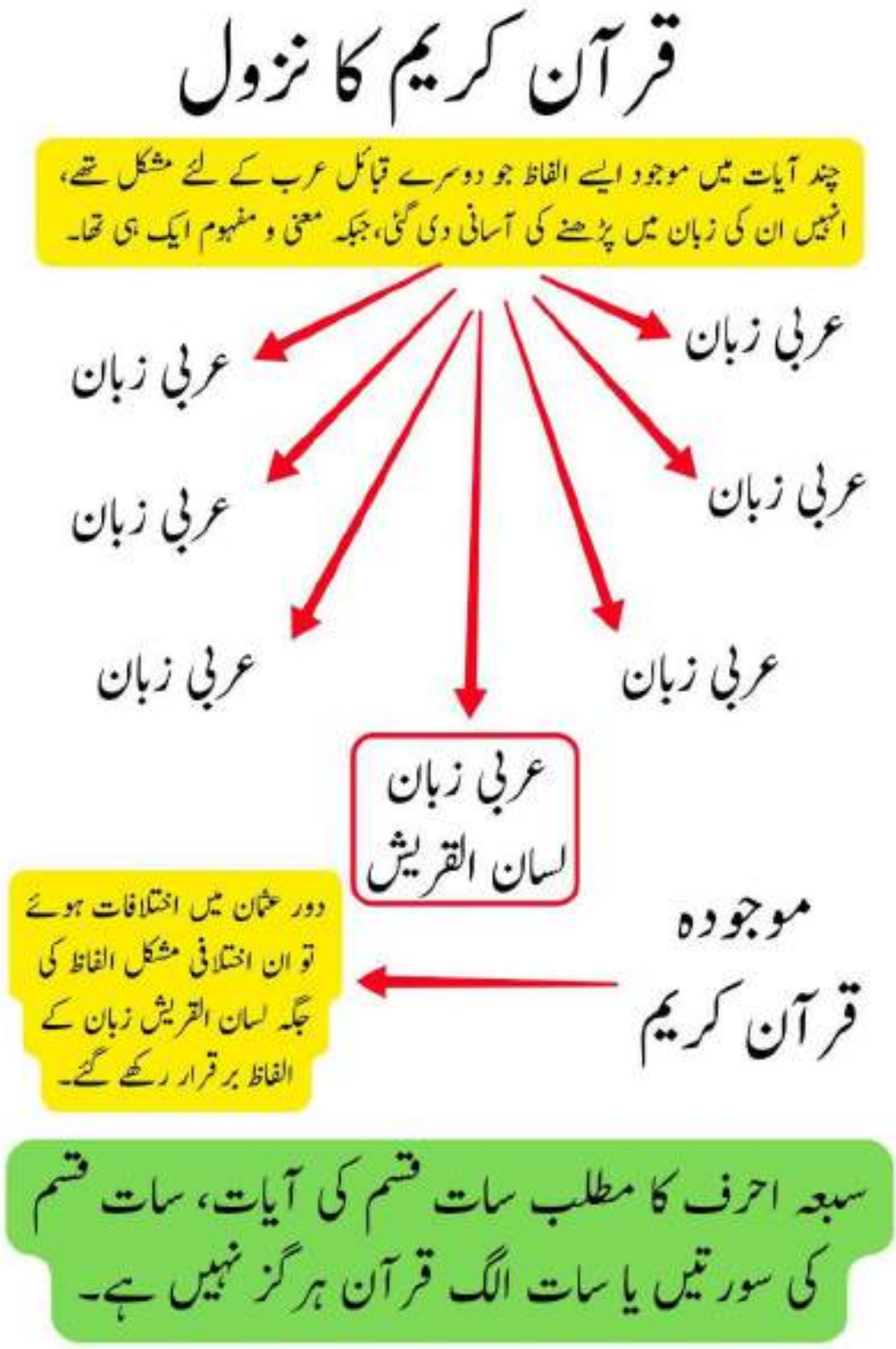
قرآن کریم کا نزول
چند آیات میں موجود ایسے الفاظ جو دوسرے قبائل عرب کے لئے مشکل تھے، انہیں ان کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی، جبکہ معنی و مفہوم ایک ہی تھا۔
عربی زبان
عربی زبان
عربی زبان
عربی زبان
عربی زبان
عربی زبان
لسان القریش
موجودہ قرآن کریم
دور عثمان میں اختلافات ہوئے تو ان اختلافی مشکل الفاظ کی جگہ لسان القریش زبان کے الفاظ برقرار رکھے گئے۔
سبعہ احرف کا مطلب سات قسم کی آیات، سات قسم کی سورتیں یا سات الگ قرآن ہرگز نہیں ہے۔

جعفر صادق: کوئی تضاد بیانی نہیں ہے۔ آپ خود الجھ چکے ہیں۔ اس کے باوجود گفتگو جواب دعویٰ پر نہیں بلکہ دعویٰ پر ہوتی ہے۔ آپ اس سے بھاگنے میں لگے ہیں۔

شیعہ مناظر عام فہم اردو کے جملے بھی سمجھنے سے قاصر!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **دور عثمان میں قرآن نازل نہیں ہوا مناظر صاحب۔ وہاں کہاں پہنچ گئے؟؟؟ دور رسالت کا بتائیں کہ موجودہ قرآن کی دور رسالت میں کیا حیثیت تھی؟ وہ سبعہ احرف میں مشتمل تھا یا لسان القریش میں محدود تھا؟**

جعفر صادق: دور عثمان میں نزول قرآن کس نے کہا۔۔ یہ کہاں پڑھ لیا۔۔ عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی اپنی تضاد بیانی ہی سمجھ نہیں آ رہی۔ **چلیں یہ بتائیں کہ جب موجودہ قرآن آپ کے مطابق سبعہ احرف میں ہی ہے جیسا کہ زمانہ رسالت میں نازل بھی ہوا تھا تو آپ نے لسان القریش کی بات ہی کیوں کی؟**

جعفر صادق: آپ اپنے دعویٰ پر گفتگو کریں گے یا نہیں۔ جواب دعویٰ کے تضاد بھی دلائل سے ثابت کر دیجئے گا۔ اس میں کیا مشکل ہے۔ پانچ سال تیاری کا عوام کو فائدہ پہنچائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں پڑھا دور عثمان

جعفر صادق: دور عثمان لکھا ہے۔ **دور عثمان میں نزول قرآن** کیسے سمجھ رہے ہیں۔ بالکل اخروٹ ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چلیں آپ کی تضاد بیانیوں کے ثبوت میں نے آپ کے مطالبے پر دوبارہ دکھا دیے، آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس لیے یہ مسئلہ فی الوقت یہیں روکتا ہوں۔ آگے چلتے ہیں۔

جعفر صادق: ہمارہ عقیدہ ہے۔۔ آپ مدعی ہو۔۔ میرے جواب دعویٰ کے خلاف اور اپنے دعویٰ کو حق پر ثابت کر دینا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبعہ احرف میں نزول قرآن کی بات ہو رہی ہے اخروٹ صاحب اور موجودہ قرآن آپ کے مطابق اسی صورت میں بر قرار ہے جیسا کہ مکہ میں نازل ہوا تھا۔ یہاں دور عثمان بیچ میں آپ نے ٹپکایا ہے۔

جعفر صادق: جواب دے چکا ہوں۔ کوئی تضاد بیانی نہیں ہے۔ مدعی آپ ہیں۔ میرے جواب دعویٰ پر ہی اس طرح گفتگو کر رہے ہیں جیسے اسے منوانا مجھ پر لازم ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے جواب دعویٰ کے اس حصے کی وضاحت کریں 👇

جواب دعوی اہل سنت

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

سوال: قرآن مجید مکہ میں نازل ہونا شروع ہوا تھا، آپ کے مطابق اس وقت مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، جس کی وجہ سے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

تو بتایئے ۔

* 1۔ اس وقت مکہ میں قریش کے علاوہ کون کونسے اور کتنے قبائل آباد تھے ؟*

2۔ اس وقت مکہ میں لسان القریش کے علاوہ کتنے اور کون کونسے لہجے میں عربی بولی جاتی تھی؟؟

3۔ تبلیغ دین میں مشکلات کا مطلب آپ کے مطابق کیا ہے؟ آیا کہ مکہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زبان نہیں سمجھتے تھے؟ یا پھر آپ کی مراد کچھ اور ہے؟

جی جی، آپ کے گمان میں کوئی تضاد بیانی نہیں ہے۔۔۔۔ آگے چلیں۔

جعفر صادق: آپ شرائط طئے کریں۔ دعویٰ پر گفتگو کرنی ہے یا نہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تنقیحات ختم کرلیں پہلے مناظر صاحب۔

جعفر صادق: ☜ جواب دعوی میں کہاں لکھا ہے کہ دور مکی میں ہی سات حروف میں نزول ہوا؟ نشاندھی کردیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ لکھا ☟ اب یہ مت کہہ دینا قرآن، مکہ میں نازل ہونا شروع نہیں ہوا

جواب دعوی اہل سنت

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

جعفر صادق: ڈھنگ کی تنقیحات کریں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ جانتے رہیں۔ لیکن ایسے اعتراض نہ کریں کہ جس سے لگے کہ آپ کو وہ مانیں بغیر آگے نہیں بڑھنا۔ ***اس میں دور مکہ کا کہاں ذکر ہے؟***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن کہاں نازل ہونا شروع ہوا تھا؟

جعفر صادق: جواب دعویٰ میں جگہ کا ذکر ہی نہیں ہے، بلکہ قرآن کریم کے نزول اور سات حروف میں پڑھنے کی آسانی کا ذکر ہے۔ اس تناظر سے سمجھیں گے تو یہ اعتراض بھی باطل ہو جاتا ہے۔

☜ شروع میں قرآن کا نزول لسان القریش میں ہی ہوا۔۔۔ جب دوسرے قبائل عرب کو تبلیغ میں مشکلات ہونے لگیں تو باقی حروف میں بھی نزول ہوا۔۔ یعنی شروع سے مطلب شروع دور اسلام نہیں بلکہ *شروع وحی* ہے جو کہ *لسان القریش* میں ہوئی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دعویٰ میں بنیاد قرآن جہاں نازل ہونا شروع ہوا تھا کو ہی بنایا گیا ہے، آپ شروع وحی ہی بتائیں کہاں ہوئی تھی؟؟ کیوں کہ جہاں وحی شروع ہوئی وہاں آپ نے عرب قبائل کے مختلف لہجوں کا دعویٰ کر رکھا ہے۔

جعفر صادق: اپنی طرف سے جو دل چاہ رہا ہے سمجھ رہے ہو اور اسی پر یقین بھی ہو جاتا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ میں جیسے سمجھا رہا ہوں۔ اسی طرح سمجھیں۔ ماننا تو آپ کو ہے نہیں۔ وقت کیوں ضایع کر رہے ہیں۔

مزید کوئی اعتراض ہے تو پیش کریں۔

شروع وحی کے ساتھ دوسرے قبائل عرب کی مشکلات کا ذکر بھی ہے۔

(شروع وحی) **وہ بتائیں کب ہوئیں**۔۔۔بحر حال جب بھی ہوئیں تو آسانی بھی دی گئی۔ آگے بڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جو آپ نے لکھا ہے وہ پوچھ رہا ہوں مناظر صاحب۔ اب یہ مت کہہ دینا قرآن، مکہ میں نازل ہونا شروع نہیں ہوا۔

جواب دعوی اہل سنت

1۔* قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں*، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں۔

وحی کا آغاز مکہ میں ہی ہوا نہ؟؟ یا کہیں اور ہوا تھا؟

جعفر صادق: جہاں وحی شروع ہوئی وہاں مشکلات کا ذکر جواب دعوی میں نہیں ہے۔ تصحیح کر لیں۔ سمجھ لیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مشکلات پر بعد میں آؤں گا پہلے۔ یہ کلیئر کریں

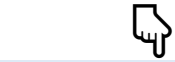

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

جعفر صادق: اللہ کے بندے۔۔۔مجھے آپ کو جواب دعویٰ منوانا نہیں ہے۔ آپ کو اپنا دعویٰ دلائل کے ساتھ منوانا ہے۔ لگتا ہے مدعی میں ہوں۔ ایسے اعتراض کر رہے ہیں تا کہ مجھے دلائل دینے پڑ جائیں۔

شروع وحی کے بعد جب دوسرے قبائل کو مشکلات ہوئیں بھی لکھا ہے۔ یہ لفظ نظر کیوں نہیں آ رہے

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کی وضاحت بعد میں پوچھوں گا مناظر صاحب۔۔۔ ٹینشن نہ لیں

جعفر صادق: کیوں بعد میں آئیں گے۔ سات حروف کی آسانی دوسرے قبائل کے لئے تھی۔ اس سے پہلے لسان القریش میں ہی وحی کا نزول ہوا۔

اتنا کلیئر مؤقف بھی سمجھ شریف میں نہیں آ رہا۔ کہاں سے مناظر بن کر آ گئے ہو۔

مجھے کونسا ٹینشن، مدعی تو آپ ہیں۔ یہ بھی مجھے بار بار یاد دلانا پڑتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: لیکن آپ نے جواب دعویٰ میں تو یہ لکھا ہے 👇

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، * اس وقت * عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

عقیدہ اہل سنت تو تفصیل سے بلاوجہ آپ نے لکھا ہے مناظر صاحب۔ اب تنقیحات سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟

جعفر صادق: اس دور کی بات ہے۔ **کیا اس دور میں عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں نہیں تھیں؟** پھر آگے کی بات بھی تو لکھیں۔۔ سات حروف کا نزول کیوں ہوا؟ جواب دعوی پھر پڑھیں۔

جب اصل گفتگو شروع ہو گی تو بتاؤں گا کہ یہ عقیدہ اہل سنت بلاوجہ ہے یا نہیں۔ آپ دعوی کی طرف آنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ شرائط پر کب آئیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی اس دور کی بات آپ کر رہے ہیں جس دور میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ اگر آپ کو نہیں معلوم تو ان 20 کتابوں میں دیکھ کر بتا دیں جب قرآن نازل ہونا شروع ہوا وہ مکی دور تھا یا نہیں؟ مکی دور میں قرآن نازل ہونا شروع نہیں ہوا؟

جعفر صادق: افففف۔۔ ظالم آدمی

قرآن مکی اور مدنی دور میں نازل ہوا۔

شروع میں لسان القریش میں نازل ہوا۔

جب دوسرے قبائل کا مشکلات ہوئیں تو سات حروف کی آسانی دی گئی۔

اب کیا سمجھ نہیں آرہا؟ جواب دعویٰ میں مکی دور کا ذکر کہاں ہے؟ اللہ کا واسطہ ہے۔۔ وہی دکھا دو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ مسئلہ ہوتا ہے علوم قرآنی سے پیدل بندہ جب علوم قرآنی کے حساس موضوع پر مناظر بن کر آجاتا ہے۔ آپ نے دعویٰ میں اس دور کا ذکر کیا ہے جب قرآن قریشی لہجے میں نازل ہو رہا تھا اس وقت آپ کے مطابق عرب کے مختلف قبائل اور مختلف لہجے و زبانیں رائج تھیں، اور علوم قرآنی کا ہر طالب علم جانتا ہے **قرآن مکہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ لگ بھگ 13 سال قرآن مکہ میں لسان القریش میں نازل ہوتا رہا، جہاں سب مکہ والے لسان القریش ہی بولتے اور سمجھتے تھے، نہ کوئی لہجے کا اختلاف تھا نہ ہی کوئی زبانوں کا اختلاف تھا۔۔۔** آپ نے بلاوجہ قرآن نازل ہوتے وقت اختلافات کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔

جعفر صادق: *تو اس تقریر سے جواب دعوی کی کس بات کا رد کیا ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بھی سمجھ نہیں آیا؟؟؟

جعفر صادق: مجھے پرسنل میں میسیجز آرہے ہیں۔ گفتگو میں سنجیدہ ہیں تو شرائط پر آجائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی یہ بات مسترد ہو چکی ہے 👈

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، *اس وقت* عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

جعفر صادق: میں نے کب انکار کیا ہے؟ شروع میں وحی کا نزول لسان القریش میں، جب دیگر عرب قبائل کو تبلیغ کی گئی تو مشکلات ہوئیں۔ سات حروف کا نزول شروع ہوا۔

☜ جواب دعویٰ میں کسی مخصوص دور کا ذکر ہی نہیں تو اتنا کھینچنے کی ضرورت کیوں ہو رہی ہے؟

(مسترد) ہرگز نہیں۔ اپنے سمجھنے کی قابلیت بڑھائیں۔ اور شرائط پر آئیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ***اس وقت* کا تعین کریں۔**

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، *اس وقت* عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

جعفر صادق: اگر آج آپ شرائط پر نہیں آئے تو ممبرز خود فیصلہ کریں کہ گفتگو جاری رکھنی چاہئے یا نہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تنقیحات سے بھاگ رہے ہیں سب کو نظر آرہا ہے۔ جن جن باتوں کے جوابات آپ نے نہیں دیے سب کو خلاصے میں لکھ دوں؟

جعفر صادق: کیوں تعین کروں؟

☜ جب دیگر عرب قبائل کو تبلیغ اسلام شروع ہوئی تو سات حروف کا نزول ہوا۔

یہ کہہ دیا تو کافی ہے۔ جواب دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت لکھا ہے۔۔ ***اسلامی تاریخ، شروع اسلام کا دور اور مکی و مدنی واقعات وغیرہ کی طرف جانا بھی آپ کی شکست ہے۔***

☜ جواب دعویٰ میں مبہم الفاظ پوچھ سکتے ہیں۔ کوئی نکتہ واضح کرنا مقصود ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔

یہ تھوڑی ہے کہ ایک ایک لفظ کو پکڑ کر تاریخ پر بھی سوال پوچھنا شروع کر دیا ہے۔ کل سے فضول وقت ضایع کرنے میں لگے ہیں۔ جبکہ **جواب دعویٰ ثانوی چیز ہے۔ اصل گفتگو *دعویٰ* کے مطابق ہوتی ہے۔ آپ اصل کو چھوڑ کر ثانوی چیز پر کل سے بحث کر رہے ہیں۔**

کیا اب میں دلائل دینا بھی شروع کر دوں؟ پھر آپ کس کھیت کی مولی ہیں۔۔ مدعی آپ ہیں۔ دعویٰ آپ نے کر رکھا ہے۔ یہ بھول کیوں جاتے ہیں۔

(جواب نہیں دئے) چلیں لکھ دیں۔ میں کھانا کھا کر جواب دیتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس لیے تعین کرنا ہے کیوں کہ آپ کے مطابق یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے اور آپ نے، اس وقت کو از خود قرآن جب نازل ہونا شروع ہوا تھا سے جوڑا ہے اور شروع کے 13 سال تک تو قرآن مکہ میں نازل ہوا اس پر امت مسلمہ متفق ہے ۔لہذا آپ نے اہل سنت کے عقیدے کو درست پڑھا ہی نہیں ہے۔

آپ * اس وقت * کا تعین کرنے میں سنگین غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لیکن غلطی کا اعتراف کرنے میں چوں کہ آپ کی جان جاتی ہے اس لیے اعتراف نہیں کر رہے۔

گفتگو کے اختتام پر لکھ دوں گا ان شاءاللہ تاکہ گفتگو کا تسلسل بر قرار رہے۔ یہاں آپ سے تین سوال پوچھے ہیں جو کہ آپ کے بیان کردہ سنیوں کے عقیدے سے متعلق ہیں۔ آپ نے ایک سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔

جعفر صادق: جب جواب دعویٰ میں مخصوص وقت کا تعین ہوتا تو اعتراض درست ہوتا۔ **جواب دعویٰ میں واضح شروع وحی کا ذکر۔ اس دور میں مختلف زبانوں اور لہجوں کا ذکر، تبلیغ دین میں مشکلات کا ذکر اور سات حروف کی آسانی کا ذکر موجود ہے۔** باقی اختلاف کرنے والا جس لفظ سے جو مطلب چاہے نکال سکتا ہے۔ جب جواب دعویٰ میں کسی وقت کا تعین ہی نہیں تو سنگین تو کیا معمولی غلطی کہنے والا خود غلطی پر ہے۔

تینوں سوال ترتیب سے لکھیں۔ سوال جواب دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت کے متعلق ہونے چاہئیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **شروع وحی کی ابتدائی 13 سال مکی دور کہلاتا ہے، لہذا ان 13 برس میں آپ کے مطابق مختلف زبانوں اور لہجوں کا فرق واضح ہونا ضروری ہے۔**

جعفر صادق: کیوں ضروری ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ترتیب سے ہی لکھے ہیں۔ علوم قرآنی سے لاعلمی کے سبب جواب دینا مشکل ہو رہا ہے۔

جعفر صادق: نکتہ بہ نکتہ چلیں۔ کیوں ضروری ہے؟

قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، *اس وقت* عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیوں کہ اس فرق کو بنیاد بنا کر آپ لسان القریش کے علاوہ دیگر حروف میں قرآن نازل ہونے کا جواز بنا رہے ہیں۔

جعفر صادق: یہ فرق والی بات جواب دعویٰ میں کس جگہ لکھی ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں لکھی ہے 👇

1۔ قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، *اس وقت* عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

جعفر صادق: اس میں فرق کو واضح کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ساتوں حروف میں فرق کا اعلان آپ شروع سے کر رہے ہیں۔

جعفر صادق: افففف، اس میں فرق کو واضح کریں۔ سات حروف کا ذکر اس میں کہاں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بلاوجہ لکھا ہے کیا؟ 👇

اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔

جعفر صادق: کیا آپ کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ قرآن جب نازل ہونا شروع ہوا تو * اس وقت* عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں۔**

جعفر صادق: میں نے جواب دعویٰ پر تفصیل سے وضاحتیں دے دی ہیں۔ آپ خوامخواہ بات سے بات نکال کر وقت گذارنے میں لگے ہیں۔ اب آپ کو آسان بات بھی سمجھ نہیں آرہی۔

دور نبوی ﷺ میں عرب قبائل میں مختلف زبانیں رائج تھیں جو کہ عربی ہی تھیں لیکن جگہ کے فرق سے الفاظ کا فرق موجود تھا۔ کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ میری وضاحتیں میرے عقیدے کے تحت ہیں۔ آپ اپنے عقیدے کے تحت سمجھیں گے تو کیسے سمجھ آئیں گی۔ بحرحال آپ مدعی ہیں۔۔۔ آپ کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے۔ پوری توجہ میرے جواب دعویٰ پر دینے کی ضرورت کیوں۔۔ جبکہ دعویٰ موجود ہے۔۔ شرائط طئے کریں اور دلائل کی طرف آجائیں۔

جواب دعویٰ سے اختلاف کرتے ہوئے دعویٰ کو ثابت کرنے کی طرف آئیں۔ باقی آپ کی مرضی ہے۔ ممبرز تک میرا موقف پہنچ چکا ہے۔ بس دلائل سے تائید کرنا باقی ہے۔ آپ خلاصہ لکھیں یا تین سوال۔ اس کے بعد تنقیحات کا اختتام کریں۔ اگر واقعی دعویٰ کو ثابت کرسکتے ہیں تو اس طرف آئیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں آپ کے عقیدے کے مطابق ہی وضاحت طلب کررہا ہوں، آپ نے اب * دور نبوی * کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اسے * نازل ہونا شروع ہوا * کے الفاظ سے تبدیل کیا ہے۔ خیر میں آسان کردیتا ہوں۔

ابتداء وحی کے 13 سال دور مکی کہلاتا ہے، ان 13 سال میں عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں یا نہیں؟ اور کیا مختلف زبانوں سے آپ کی مراد کیا ہے، آیا کہ ان کی مادری زبان عربی کے علاوہ کچھ اور تھی یا عربی ہی تھی؟ جتنی جلدی اور مختصر آپ تنقیحات کا جواب دیں گے اتنی جلدی ہی میں شرائط کی طرف آؤں گا۔

جعفر صادق: اس وقت یا اس دور میں، دونوں ایک ہی معنی و مفہوم کے الفاظ ہیں۔ جواب دعویٰ کے الفاظ سمجھیں۔ تسلیم کرنے کی توفیق ملنا تو نصیب کی بات ہے۔ مکی دور کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت؟ آسان کرنے کے بجائے آپ خود گفتگو الجھا رہے ہیں۔ اصل مدعا پر آئیں۔

دور نبوی ﷺ سے پہلے اور دور نبوی ﷺ کے دوران اور اس کے بعد بھی۔ بلکہ آج تک بشمول عربی زبان، دنیا کی ہر زبان میں جگہ کے فرق کی وجہ سے کئی الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔ اتنی آسان بات ایک گھنٹے سے سمجھ نہیں آ رہی۔ دماغ کی دہی بنادی ہے۔ کاش آپ میں جواب سمجھنے کی صلاحیت بھی ہوتی۔

یہ ایک دو دن پہلے میں نے اندازہ لگایا تھا۔ ابھی تک درست ثابت ہو رہا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس وقت یا اس دور کا فرق کس نے پوچھا ہے؟

مکی دور ہی ابتدائی وحی کے نزول کا دور ہے بلکہ یہ 13 سال تک مسلسل جاری رہا۔ آپ ان 13 برس میں مختلف لہجوں اور مختلف زبانوں کی بات کر رہے ہیں یا ان 13 برس کے بعد مختلف لہجوں اور زبانوں کا لکھ رہے ہیں؟ جواب آپ دے ہی نہیں رہے، آپ کے جواب دعویٰ پر تنقیح میں اصول مناظرہ کے تحت ہی کر رہا ہوں مناظر صاحب۔

جعفر صادق: میں جامع جواب دے دیا ہے۔ اس کا منطقی جواب لکھیں۔

👇👇👇

* دور نبوی ﷺ سے پہلے اور دور نبوی ﷺ کے دوران اور اس کے بعد بھی۔۔۔ بلکہ آج تک بشمول عربی زبان, دنیا کی ہر زبان میں جگہ کے فرق کی وجہ سے کئی الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔ *

یہ تنقیحات آج ختم ہونی چاہئیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ابتدائی 13 سال میں جگہ کا کوئی فرق جب تھا ہی نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مکہ میں ہی تبلیغ وحی فرما رہے تھے۔ جواب دے کر ختم کر دیں آج بلکہ چند منٹ میں۔

جعفر صادق: تو سات حروف کا نزول بھی نہیں ہوا۔۔۔

👈 جواب دعویٰ میں یہی تو لکھا ہے کہ جب دیگر عرب قبائل کو قرآن کی تعلیم دی گئی تو چند الفاظ میں مشکلات ہوئی۔ کسی مخصوص دور کا جب ذکر ہی نہیں تو اعتراض باطل ہو جاتا ہے عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اب آئے نہ لائن پر۔ پہلے ہی لکھ دیتے کہ وحی کے ابتدائی 13 سال میں سبعہ احرف میں قرآن نازل نہیں ہوا، وقت بچ جاتا۔

جعفر صادق: نہیں یہ تعین اب بھی نہیں ہے۔ پھر سمجھیں۔

قرآن کی تبلیغ کرتے جب بھی دیگر عرب قبائل کو مشکلات کا سامنا ہوا تو سات حروف کا نزول شروع ہوا۔۔۔ یہ کہنا حتمی طور پر ممکن نہیں ہے کہ کس مخصوص دور سے شروع ہوا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو تبلیغ دین میں مشکلات ہوئیں، اب یہ سمجھا دیں کہ ان مشکلات کی وجہ مختلف لہجوں میں عربی بولنا تھا یا کوئی اور وجہ بھی تھی؟**

جعفر صادق: تیرا سال یا چودہ سال یا پندرہ سال۔ یہ تعین کرنا لازم نہیں ہے۔ عقیدہ اہل سنت بالکل واضح ہے۔ آپ کو درست سمجھ نہیں آ رہی۔ قصور آپ کی سمجھ کا ہے۔

یہاں الفاظ کے فرق ہونے اور ادائگی کی مشکلات کا ذکر ہے۔۔۔ عالم صاحب

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر آپ کو تعین کرنا ہو گا ابتدائی 13 سال کے دوران مکہ میں دیگر کونسے قبائل تھے جو لسان القریش کے لہجے سے ناواقف تھے؟

جعفر صادق: کیوں تعین کرنا ہو گا؟ عجیب زبردستی ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تعین نہیں کر پا رہے جبھی تو ایک من گھڑت بات کو عقیدہ بنا رہے ہو، آپ کے مطابق ادائیگی و الفاظ کا فرق ہی تبلیغ میں مشکلات کا سبب تھا نہ؟؟ یہی تو پوچھ رہا ہوں۔ اپنا عقیدہ مکمل معلوم کریں نہ مناظر صاحب، ادھوری بات کو کیوں عقیدہ بنا رہے ہیں۔ سبعہ احرف میں نزول قرآن کا آغاز کب ہوا اور کیوں ہوا؟ سنی عقیدے کو سمجھنے کے لیے بہت اہم ہے مناظر صاحب۔

جعفر صادق: قبائل کا تعین ضروری نہیں ہے۔ آپ دوٹوک لکھیں کہ مکہ میں صرف ایک ہی زبان اور قبیلے کے لوگ رہتے تھے جو صرف لسان القریش ہی بولتے تھے۔ پھر دعویٰ ثابت کرتے وقت اس پر دلیل دے دیجئے گا۔ میرے جواب دعویٰ میں کوئی تعین نہیں ہے۔ جن باتوں پر اجماع ہے صرف وہی باتیں لکھی ہیں۔

☜ سات حروف کا نزول دیگر عرب قبائل کو مشکل الفاظ اپنی زبان میں پڑھنے کی آسانی تھی۔ جب اس کی ضرورت ہوئی۔ ان الفاظ کا نزول ہوا۔ آپ دوران گفتگو رد کیجئے گا۔ بس خوش۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: عقیدہ تفصیل سے آپ نے لکھا ہے اور دلیل مجھ سے مانگ رہے ہیں۔

جعفر صادق: جی بالکل۔۔۔ جب یہ مسئلہ درپیش ہوا۔۔ اسے حل کر دیا گیا۔ مجھے بخوبی معلوم ہے۔ اپنی فکر کریں۔ دعویٰ کب ثابت کریں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کے علاوہ تو کوئی اور مسئلہ نہیں تھا؟ معلوم ہے تو بتا دیں۔ چھپا کیوں رہے ہیں؟

جعفر صادق: سبعہ احرف میں نزول قرآن اس وقت ہوا جب دیگر قبائل کو قرآن پڑھتے وقت لسان القریش کے چند الفاظ پڑھنے میں مشکل ہوئی۔ وقت کا تعین لازم نہیں ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے جس پر ہم دلائل

رکھتے ہیں۔ میرے جواب دعویٰ کے خلاف اور اپنے دعویٰ کے حق میں دلیل دینا آپ کا کام ہے۔ آپ مدعی ہیں۔ پھر بھول گئے۔

(کوئی اور مسئلہ تو نہیں) میں سمجھ نہیں سکا۔ کیا پوچھ رہے ہیں؟ مجھے یہ معلوم ہے کہ وقت کا تعین نہیں ہے۔ بتا چکا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی سبعہ احرف میں نزول قرآن کا آغاز کب ہوا یہ آپ کو نہیں معلوم۔ بس کسی نے کہہ دیا تو عقیدہ بن گیا، قرآن مجید پر غور و فکر کرنے پر پابندی لگ گئی۔

جعفر صادق: دین کی ہر ایک بات کا تعین لازم تھوڑی ہے۔ **کسی نے کہہ دیا اور عقیدہ بن گیا۔۔۔ یہ تو اپنے عقائد کی بات کہہ دی ہے۔** ہمارے پاس دلائل موجود ہیں۔ آگے بڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا دعویٰ ہی تو آپ کی سمجھ میں نہیں آیا۔

جعفر صادق: تو شرائط طئے کریں۔ پھر دلائل سے سمجھا دیجئے گا۔ اس مرحلے کی طرف کب آئیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ پوچھ رہا ہوں لسان القریش میں تبلیغ رسالت کرنے میں جو مشکلات ہو رہی تھیں ان میں لہجوں کا فرق ہی مسئلہ بن رہا تھا یا کچھ اور بھی مسئلہ بن رہا تھا؟

جعفر صادق: کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ تمام وجوہات کا علم ہونا لازمی تھوڑی ہے۔ گفتگو اب ختم کرتے ہیں۔

سبعہ احرف یعنی سات حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے یا ناقص؟؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اگلا سوال: **سبعہ احرف یعنی سات حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے یا ناقص؟؟**

سبعہ احرف کے عقیدے کا ناقص علم ہونے کے اعتراف کا ایک مرتبہ پھر شکریہ مناظر صاحب۔

جعفر صادق: کامل تھے اور ہم معنی بھی تھے۔ آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا۔ احکامات پر ذرا برابر فرق نہیں پڑتا تھا۔ آپ اپنے علم کے جوہر کب دکھائیں گے؟ کامل علم جو پانچ سال سے چھپا کے رکھا ہوا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف میں انضمام نہیں کر سکتا۔ اس بات سے متفق ہیں؟ آپ نے اپنے جواب دعویٰ میں جو غیر علمی باتیں لکھی ہیں، ان کو تو پہلے کھولنے دیں۔

جعفر صادق: الفاظ کی بات ہو رہی ہے۔ ہر حرف کے اپنے الفاظ ہوتے ہیں۔ لسان القریش میں ایک لفظ تو دوسرے حرف میں اسی معنی والا دوسرا لفظ۔ اور کتنا کھولیں گے۔ دعویٰ کو بھی کھولنا باقی ہے۔

مر جائیں گے لیکن اپنے دعویٰ کی طرف نہیں آئیں گے۔
بس جواب دعویٰ، جواب دعویٰ، جواب دعویٰ۔

لگتا ہے مدعی میں ہوں۔ بس دلائل شروع کرنا رہ گیا ہے۔

شیعہ ممبرز دیکھ لیں۔ شیعہ مناظر نے کتنا بور کر دیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی الفاظ کی بات ہو رہی ہے، **قرآن سات حروف میں نازل ہوا، ہر حرف اپنے تئیں شافی وکافی ہے لہذا ایک حروف میں نازل ہونے والے قرآن کے الفاظ دوسرے حروف میں نازل ہونے والے قرآن میں شامل نہیں ہوسکتے۔ کیوں کہ شامل ہوئے تو نقص واقع ہو گا کہ کامل حرف کے الفاظ نکل جائیں یا دوسرے کے اس میں داخل ہو جائیں۔**

وہ تین دن تک آپ کھلوا چکے ہیں۔ میرا تو دوسرا دن ہے۔

جعفر صادق: کتنی بار بتا چکا ہوں کہ سات حروف سے مراد سات قرآن نہیں ہے۔ کچھ آیات کے چند الفاظ مختلف تھے۔ مجال ہے جو کھوپڑی میں بات آئے۔ بھائی جو ہمارا عقیدہ ہے اسے سمجھیں۔ تسلیم چاہے نہ کریں۔ یہ بھی جھوٹ۔۔۔ میں نے ایک ہی دن گفتگو کی تھی۔ اور اس دوران بھی آپ نے چار نکات کے جواب نہیں دئے تھے، یاد ہے کہ دوبارہ بھیج دوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو پھر اپنے عقیدے کے مطابق یہ لکھیں کہ ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل نہیں تھے، اس لیے کہ ان کی اپنی جداگانہ کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بلکہ ہر حرف اپنی جگہ ناقص تھا جو

دوسرے حرف میں انضمام کرلیتا تھا۔ تاریخ اور وقت بتادیں کہ آپ نے تنقیحات کب شروع کیں اور کب ختم کیں۔ چار سوال کا میرے دعویٰ سے تعلق ہوتا تو جواب دیتا۔

جعفر صادق: میں نے جو لکھا ہے وہ سمجھنے سے قاصر ہیں یا جان بوجھ کر وقت گذارنے میں لگے ہیں۔ گروپ کو اتنا بور کر دیا ہے کہ اچھے خاصے سمجھدار لوگ بھی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تضاد ہے یہ 👆 کون دور کرے گا اس تضاد کو؟ پھر ہر حرف اپنی جگہ کامل کیسے ہو گیا مناظر صاحب؟

جعفر صادق: (تنقیحات کی شروعات) پی ڈی ایف میں دیکھ لیجئے گا۔ میں تو روز خلاصہ لکھتا ہوں۔ ہماری گفتگو کو آج چوتھا دن ہے عالم صاحب۔ تضاد لکھیں، وحی الٰہی ناقص نہیں ہوتی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تاریخ و وقت چیک کر لیں، ٹیگ تو کیا ہے تضاد۔

جعفر صادق: مدعا پر رہیں۔ ویسے بھی بوریت ہو رہی ہے۔ اس میں تضاد کہاں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بالکل درست۔۔۔ نقص سامنے آجائے تو وہ وحی الٰہی نہیں رہتی۔

جعفر صادق: تضاد لکھیں، بس یہ آخری نکتہ ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

کامل کیسے جب ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف میں انضمام کرلیں؟؟

جعفر صادق: ہم معنی الفاظ تھے۔ مفہوم ایک تھا۔ اصل اولیت ☜ لسان القریش

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ فیصلہ میں کروں گا مناظر صاحب۔ میں نے تو آپ کو تنقیحات سے نہیں روکا تھا، آپ کیوں روک رہے ہیں بار بار؟ یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ کامل اور ناقص کا فرق تو سمجھتے ہیں نہ؟

جعفر صادق: آپ نے جواب بھی تو نہیں دئے تھی۔ مجھے تو گفتگو کرنی تھی۔ لیکن اب آپ دعوی سے بھاگ رہے ہیں۔ (کامل اور ناقص میں فرق) سمجھتا بھی ہوں اور جواب بھی دے چکا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دعویٰ پر سوال کے جواب دیے تھے جناب، یعنی قرآن سے الفاظ نکال کر مترادف الفاظ ڈال سکتے ہیں؟؟

جعفر صادق:

ایک حرف کے الفاظ ☜ وحی الٰہی ☜ کامل

دوسرے حرف کے الفاظ ☜ وحی الٰہی ☜ کامل

انضمام میں کیا رکاوٹ ہو گی؟

ہر گز نہیں۔ اپنے عقل کا علاج کریں۔ بادام کھائیں۔ اور کچھ ؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنی اپنی جگہ کامل نہیں رہیں گے، نقص آجائے گا کہ جو الفاظ اس حرف کے نہیں، وہ اس میں شامل ہو جائیں۔ کیوں نہیں؟ آپ ہی تو فرمارہے ہیں 👇

ہم معنی الفاظ تھے۔

مفہوم ایک تھا

اصل اولیت 👈 لسان القریش

جعفر صادق: *نقص اس وقت آئے گا جب وہ الفاظ وحی الٰہی نہ ہوتے*

جی بالکل۔۔۔ یہ درست لکھا ہے۔ اعتراض کیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نقص ہر صورت آئے گا اگر دوسرے حرف سے ایک لفظ ہی کیوں نہ اخذ کریں۔ اپنی جگہ کامل ہونے کی دلیل ہی یہ ہے کہ لفظ تبدیل کرنے کی گنجائش نہ ہو۔

جعفر صادق: *جب دونوں کامل ہوں تو پھر کیوں نقص آئے گا؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر تو مترادف الفاظ ڈال سکتے ہیں قرآن میں کیوں کہ مفہوم تبدیل نہیں ہو گا۔

جعفر صادق: ہر گز نہیں، کسی بشر کو طاقت ہی نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دونوں اپنی اپنی جگہ کامل ہیں یا باہم ملنے سے کامل ہوں گے ؟

جعفر صادق: افففف، اپنی جگہ کامل ہیں۔ اوپر پوچھ چکے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی ہم معنی الفاظ کا بہانہ وجہ نہیں۔ تو آپ باہم ملا کر، کمی بیشی کر کے کامل کیسے بنا رہے ہیں؟

جعفر صادق: کونسا بہانہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بہانہ۔

جعفر صادق: باہم کس نے ملائے۔۔؟ ارے بھائی۔۔۔ آپ کے پاس واقعی عقل نہیں ہے۔ یہ بہانہ کیسے کہہ رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ ملانے کا ہی تو کہہ رہے ہیں۔

جعفر صادق: ٹیگ کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے فرمایا۔۔

ہر گز نہیں، کسی بشر کو طاقت ہی نہیں ہے۔

جعفر صادق: اس کا جواب دیا ہے۔

👇👇

ہر گز نہیں

کسی بشر کو طاقت ہی نہیں ہے۔

کوئی انسان قرآن میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔

یہ سوچنا بھی کفر ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی ہاں کیوں کہ ہم معنی الفاظ سے تبدیلی نقص کی دلیل ہے۔ نقص کی وجہ سے ایک مفہوم والے الفاظ بھی دوسرے حرف کی الفاظ کی جگہ نہیں لے سکتے۔ ہر حرف کے اپنی جگہ کامل ہونے کے لیے ضروری ہے وہ ناقابل تبدل ہو۔

جعفر صادق: تبدیلی کی بات یہاں لاگو نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم وحی الٰہی اور سات حروف پر گفتگو کر رہے ہیں۔ **تمام حروف وحی الٰہی تھے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی آپ کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے از خود ساتوں حروف کو ناقص بنایا تاکہ تمام حروف آپس میں ضم ہو جائیں؟؟؟؟

جعفر صادق: جب اللہ عزوجل نے خود آسانی دے دی تو مسئلہ ختم۔ آپ کا اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی جی اللہ تعالیٰ نے آپ کی آسانی کے لیے ساتوں حروف کو ناقص بنایا لیکن آپ زبردستی انہیں کامل بنانے پر تلے ہیں۔

جعفر صادق: یہ آپ کے ذہن کی اختراع ہے۔ ایسا سوچنا بھی جائز نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ ہی کی باتوں سے واضح ہو رہا ہے۔

جعفر صادق: **بار بار ناقص کیوں کہہ رہے ہیں۔ جب میں نے ایسا کچھ کہا ہی نہیں۔ نیند میں ہیں؟ غلط سمجھ رہے ہیں۔ جب میں تردید بھی کر رہا ہوں تو ضد کیسی؟**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نقص دلیل کی شہادت دے کر مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ ناقص کیوں کہہ رہا ہوں؟؟ سبحان اللہ

جعفر صادق: ٹیگ کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہی تو تضاد بیانی ہے آپ کی۔

جعفر صادق: لگتا ہے گروپ میں صرف ہم دو بچیں گے۔ کونسی تضاد بیانی؟ ابھی تک ایک بھی نہیں دکھا سکے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مسئلہ نہیں ہے جناب۔۔ عقیدہ کی حقیقت سامنے آنا ضروری ہے۔

جعفر صادق: وہ تو جب دعوی ثابت کریں گے تو پتہ چلے گا، آپ آگے بڑھنے سے گھبرا رہے ہیں۔ کوئی لائین آف ایکشن مل نہیں رہا۔ اور کچھ؟

سات حروف کے الفاظ آپس میں ضم نہیں ہوئے اور نہ نقص ہوا۔
شیعہ مناظر ضم ہونے کے معنی و مفہوم سے جاہل!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ واقعی نیند میں ہیں مناظر صاحب۔ **آپ کے مطابق ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل بھی تھے لیکن ایک دوسرے میں ضم ہونے کا نقص بھی ان حروف میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ اس سے بڑی تضاد بیانی اور کیا ہو گی؟**

جعفر صادق: ایک دوسرے میں ضم کی بات میں نے کہاں لکھی ہے۔ اسے ٹیگ کر دیں۔ اور اسے نقص بھی کس جگہ لکھا ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

جعفر صادق: * اس میں ضم ہونا اور نقص ہونا کن الفاظ سے سمجھ بیٹھے ہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو لکھ دیں پھر ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف میں ضم نہیں ہو سکتے۔

جعفر صادق: واقعی اخروٹ دماغ ہو!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ضم نہیں ہو سکتے نہ؟

جعفر صادق: ضم ہونے کی اصطلاح درست نہیں ہے۔ لسان القریش والے الفاظ بر قرار رکھے گئے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیسے درست نہیں؟

جعفر صادق: ضم ہونا مطلب مل جانا، ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔

آپ ضم ہونے کی اصطلاح درست سمجھتے ہیں؟ سمجھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: برقرار تو ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ ہونے چاہیے تب ہی کامل ہوں گے۔

جعفر صادق: کامل ہی ہیں۔ کس نے انکار کیا ہے۔ (ضم ہونا) اسے سمجھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ضم ہونا یعنی ایک حروف کے الفاظ دوسرے حروف کے الفاظ کی جگہ لے لیں۔

تو لکھ دیں ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف میں شامل ہونے کی گنجائش نہیں۔

جعفر صادق: ضم کے یہ معنی کہاں سے لئے ہیں۔؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ضم ہونے کے معنی یہی ہیں جناب۔ اور کوئی ہیں تو آپ بتادیں۔

جعفر صادق: یعنی الفاظ بدلنے کو ضم ہونا کہتے ہیں؟ میں اوپر بتا چکا ہوں۔

ضم ہونا مطلب مل جانا، ☜ **ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ضم ہونا یعنی ایک حروف کے الفاظ دوسرے حروف کے الفاظ کی جگہ لے لیں۔**

برقرار نہیں رہتا جب ایک لفظ دوسرے کی جگہ لے لے۔

جعفر صادق: لغت میں ضم کے معنی و مفہوم۔

☟☟☟

ترجمة و معنى ضم في قاموس المعاني عربي - اردو

النص الأصلي	المعنى	
ضَمَّ فُلانٌ من ماله ضَمًّا [عام]	[فعل] مال کا کچھ حصہ لینا	⋮
ادْغَمَ، انْضِمام، ضَمَّ، يَضُمُّ، ضَمًّا [عام]	[اسم] الحاق	⋮
وَضَمَ القَومُ يَضُمُّونَ وُضُوماً [عام]	[فعل] لوگوں کا اکٹھا اور قریب ہونا	⋮
وَضَمَ على بَنِي فُلانٍ وُضُماً [عام]	[فعل] کسی قبیلہ میں اکر مقیم ہونا	⋮
جَمَعَ (الثَّوبَ)وجَمَع ... ، ضَمَّ (أطراف الثوب)الى ... ضَمًّا . [عام]	[اسم] حیثا	⋮

ضَم

ज़म • zam

اصل: عربی

وزن ⓘ : 2

اشتقاق: ضمم

ضم کے اردو معانی

اسم، مذکر

- دو چیزوں کا ملنا یا ملایا جانا، شامل کرنا یا ہونا، الحاق، پیوستگی، ادغام
- پیوستہ، مدغم، شامل، ملا ہوا
- (اعراب) پیش کی حرکت، ضمہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں متفق ہوں۔

جعفر صادق: آپ کے معنی غلط ہیں۔ **ضم ہونا یعنی دو چیزیں مل جائیں، جڑ جائیں، چپک جائیں۔**

یہ تھوڑی معنی ہو گی کہ ایک کی جگہ دوسرے سے بدل جائے۔

جعفر صادق: یہ اعتراض بھی باطل ہوا۔ سات حروف کے الفاظ آپس میں ضم نہیں ہوئے اور نہ نقص ہوا۔ الحمدللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: معنی وہی ہیں۔ چلیں میں الفاظ تبدیل کر لیتا ہوں۔ ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف سے مل جائیں, چپک جائیں، یہ نقص ہے۔ آگے بھی چلیں جناب۔ آپ کے ذہن میں جو معنی ہیں اسے قبول کرتا ہوں تب بھی تو نقص ثابت ہو رہا ہے۔

جعفر صادق: میں یہی تو سمجھا رہا ہوں۔ ضم نہیں ہوئے۔ نہ ایک دوسرے کی جگہ لی ہے اور نہ ایک دوسرے سے تبدیل ہوئے۔

☜ لسان القریش والے الفاظ برقرار رکھے گئے۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نقص اس وقت نہیں ہو گا جب ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف سے مل نہ سکیں، چپک نہ سکیں۔

جعفر صادق: میں تو ضم کو یہاں درست ہی نہیں سمجھتا۔۔یہ خرافت آپ کے ذہن سے نکلی ہے۔ یہ پڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے یعنی آپ کے مطابق ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف کے الفاظ سے نہ ہی مل سکتے ہیں اور نہ چپک سکتے ہیں۔

جعفر صادق: بس کافی وقت لے لیا آپ نے۔اب خلاصہ کل بھیج دیجئے گا۔ میں اب تک کی گفتگو کل سے محفوظ کروں گا۔ہماری اگلی نشست جمعہ سے اتوار دوبارہ شروع ہو گی۔ان شاءاللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تصدیق کر دیں۔

جعفر صادق: بس چھوڑ دیں، آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔اپنے دعویٰ تک رہیں۔یہی آپ کی صحت کے لئے بھتر ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چھوڑ نہیں سکتا یہ بہت اہم نکتہ ہے۔۔۔اگلے جمعہ کو آپ درست موقف بیان کرنا۔

جعفر صادق: قرآن مکمل الٰہی ہے۔یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔بس اس پر ایمان رکھیں۔ھدایت ملنی شروع ہو جائے گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن پر ایمان لائیں گے تو سبعہ احرف کے عقیدے کو خلاف قرآن پائیں گے۔

جعفر صادق: میں نے اپنا مؤقف پیش کر دیا ہے۔ آپ کا متفق ہونا لازمی تھوڑی ہے۔ اگلے جمعہ کو آپ سے گفتگو شرائط پر ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ دعویٰ ثابت کر کے عوام تک حق پہنچایئے گا۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تضاد بیانی ہے اس میں۔ جبھی تصدیق کیے بغیر جا رہے ہیں۔

جعفر صادق: میری تو ہر بات آپ کے نزدیک تضاد بیانی ہے۔ خوش رہیں۔

سبعہ احرف کی آسانی اہل عرب کے لئے یا پوری امت کے لئے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جس جس بات کو تضاد ثابت کیا ہے اسے تضاد بیانی مان لیں قرآن پر ایمان لانا آسان ہو جائے گا۔ اتنا واضح تضاد لکھ رہے ہیں کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل بھی تھے۔ پھر ہم معنی کس کے ہو گئے؟؟ ظاہر ہے مترادف الفاظ کے۔ صراحت کر رہے ہیں آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا تو اس کے لیے 7 حروف میں بھلا قرآن نازل کرنے کی کیا تک ہے؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد ان کی وضاحت اللہ تعالیٰ بیان القرآن میں کر سکتا تھا۔

لیکن نہیں، یہ بات ہر ذی شعور کو سمجھ آ رہی ہے مگر سنیوں کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ سمجھ نہیں آئی۔ میں کوشش کرتا ہوں آپ کے اس دعویٰ پر باقی ماندہ تنقیحات لکھ دوں تاکہ آپ کسی پڑھے لکھے سنی سے جس کو علوم قرآنی پر دسترس ہو، سے جواب لکھوا کر مجھے دے دیں۔ کیوں کہ آج آپ نے میری کسی تنقیح کا کوئی علمی جواب نہیں دیا۔

آپ نے آگے فرمایا ہے 👇

* پھر عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق اللہ عزوجل نے وسعت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو قریش لہجے سمیت دیگر حروف میں بھی نازل فرمایا تاکہ اہل عرب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ *

یہاں آپ سے اہل سنت عقیدے کے مطابق صرف 2 وضاحتیں مطلوب ہیں۔

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے صرف * اہل عرب * کے قرآن پڑھنے کی آسانی کے لیے لسان القریش کے علاوہ دیگر حروف کی خواہش کا اظہار کیا تھا یا * پوری امت مسلمہ * کی آسانی کے لیے خواہش کا اظہار کیا تھا؟

2۔ اللہ تعالیٰ نے سبعہ احرف میں قرآن صرف * اہل عرب * کی آسانی کے لیے نازل فرمایا تھا یا * پوری امت مسلمہ * کی آسانی کے لیے نازل فرمایا تھا؟؟

آگے آپ نے فرمایا ☜

* دور صحابہ میں اسلام کی تعلیمات جزیرہ عرب سے باہر پہنچیں تو قرآن کریم کے مختلف الفاظ کی وجہ سے غیر عرب اقوام میں اختلافات شروع ہوئے، اسی وجہ سے قرآن کریم کو اسی پہلی زبان لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی تاکہ الفاظ کا اختلاف ختم ہو سکے۔ *

یہاں بھی آپ سے اہل سنت عقیدے کے مطابق بس 2 وضاحتیں مطلوب ہیں۔

1۔ قرآن مجید کے مختلف الفاظ جو کہ سبعہ احرف کے منزل من اللہ ہونے کا نتیجہ تھے، وہ * غیر عربوں * میں ہی اختلافات کا سبب کیوں بنے؟ * اہل عرب * کا اس میں اختلاف کیوں نہ ہوا؟؟

2۔ آپ کے مطابق تو قرآن مجید زمانہ رسالت سے اب تک لسان القریش سمیت ساتوں حروف میں برقرار رہا ہے حتی کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف میں آج بھی موجود ہے تو غیر عربوں کے اختلافات کی بات کو بیچ میں لا کر لسان القریش میں برقرار رکھنے والی بات کا کیا مطلب ہے؟؟ اور اس سے کونسے الفاظوں کا اختلاف ختم کیا گیا؟؟؟؟

آگے آپ نے یہ نوٹ لکھا ہے ☜

نوٹ: سبعہ احرف یعنی سات مختلف حروف میں نزول ہونے کے باوجود قرآن کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ مختلف الفاظ کے باوجود حلال و حرام، کسی چیز کے جواز یا عدم جواز میں ردوبدل ممکن نہیں تھا۔

اس پر آپ سے بس 1 سوال

1۔ اگر قرآن کے معنی و مفہوم میں تبدیلی نہیں ہوئی تو امت مسلمہ میں معنی و مفہوم کے اتنے اختلافات آج کیوں ہیں؟ قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر اٹھا کر دیکھ لیں ہر مکتب میں اختلافات کی ایک طویل فہرست مل جائے گی، اس میں حلال و حرام کا اختلاف بھی شامل ہے، جواز و عدم جواز کا اختلاف بھی شامل ہے۔

جعفر صادق: کل عید ہے۔ کافی مصروفیات ہیں۔ میں آج خلاصہ اور جوابات گیارا بجے بھیج دوں گا۔ با قائدہ گفتگو پرسوں رات گیارہ بجہ سے ہو گی۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ظاہر ہے سب کی مصروفیات ہیں، خلاصے میں وقت برباد کرنے کے بجائے مذکورہ اعتراضات کے مختصر جوابات دیجیے تاکہ سلسلہ گفتگو آگے بڑھیں۔

چوتھے دن کی گفتگو کا خلاصہ

چوتھے دن شیعہ مناظر ایک گھنٹے تاخیر سے آئے اور بغیر معذرت کئے ہی یکطرفہ جوابات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انہیں اخلاقی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا تو بجائے شرمندگی کے الٹا چڑھ دورے، بقول ان کے گفتگو کا وقت گیارا بجہ طئے نہیں تھا، اس لئے جب ان کا دل چاہے گا وہ گفتگو کر سکتے ہیں حالانکہ گفتگو سے پہلے اس گروپ کے ایڈمن و قار صاحب کو اور خود انہیں بھی موضوع، دن اور وقت کا کلیئر بتا دیا گیا تھا۔ (دیکھیں اسکرین شاٹ)

گیارہ بجے کا وقت پہلے دن سے طئے کیا گیا تھا، شیعہ مناظر دوران گفتگو مکر گئے!
April 13, 2023
You
موضوع لکھیں۔ اور اپنی شرائط بھیج دیں۔
Mumtaz bhai
You
جی بھائی۔۔ ان شاء اللہ میں گفتگو کروں گا۔ مگر حیدری صاحب کو یہ ہے کہ میں شرائط و ضوابط طئے کر کے گفتگو کرتا ہوں۔
گفتگو برابری کی بنیاد پر ہوگی۔ کیا وہ مدعی ہوں گے؟
اور میں دفاع کرنے کے بعد جوابی اعتراض شیعہ روایات کی روشنی میں کروں گا۔ انہیں دفاع کرنا ہوگا۔
اپنے مناظر سے پوچھ لیں۔ آج اور کل شرائط فائنل کریں گے۔
گفتگو جمعہ کے دن رات گیارہ بجے سے بارہ بجے تک شروع ہوگی۔ تین دن کافی ہیں۔ بصورت دیگر اگلے جمعہ سے انوار دوبارہ جاری ہوگی۔
ہر جمعہ میرے لئے وقت نکالنا مشکل ہے۔
وقار بھائی کو آپ نے یہ میسج بھیجا ہے۔۔۔دفاع کرنے کے بعد آپ جوابی اعتراض مکتب تشیع کی سبعہ احرف سے متعلق روایات کے حوالے سے کریں گے، میں درست سمجھا ہوں؟
1:12 AM
علی ولی اللہ
only admins can send messages
April 13, 2023 1:33 AM
دعوی بھیج دیں۔
گفتگو جمعہ کے دن رات گیارہ سے ایک بجے تک ہوگی۔ مسلسل تین دن اسی وقت جاری رہے گی۔ ضروری ہوا تو اگلے ہفتے جمعہ اور انوار اسی وقت دوبارہ کریں گے۔
1:34 AM
You
دعوی بھیج دیں۔
گفتگو جمعہ کے دن رات گیارہ سے ایک بجے تک ہوگی۔ مسلسل تین دن اسی وقت جاری رہے گی۔۔۔
گفتگو جتنے روز بھی جاری رہے، مدعی کی حیثیت سے اس کا اختتام میرے اختیار میں ہوگا، اگر آپ درمیان سے میری رضامندی کے بغیر گفتگو ختم کریں گے تو آپ کی شکست تصور ہوگی
یہ ایک شرط سمجھیں
1:36 AM
گفتگو شروع کرنے سے پہلے دوبارہ دن اور وقت کا تعین کر دیا گیا تھا، یعنی دونوں فریق موضوع، دن، وقت پر متفق تھے
شیعہ مناظر نے شروع میں یہ اسکرین شاٹ رکھ کر موضوع، دن اور وقت کو قبول کرتے ہوئی گفتگو کا آغاز کیا تھا۔
علی ولی اللہ
only admins can send messa
You
کیا آج ظہر کا وقت طے تھا؟ آپ نے خود سے بتادیا اور میں پابند ہوگیا؟
اور کیا ہم روز گیارہ بجے سے بارہ بجے تک گفتگو نہ۔۔۔
11 بجے کا وقت کب طے کیا میں نے؟

چوتھے دن شیعہ مناظر کے جوابات میں قرآن کریم، لسان القریش اور سات حروف کے متعلق لفاظیاں کر کے ایسے ایسے اعتراضات کئے گئے کہ زیر بحث موضوع، اہل تشیع دعویٰ اور شرائط طئے کرنے کے مرحلے سے سب کی توجہ ہٹادی گئی۔ ان کی اس روش سے کئی گروپ ممبرز بوریت کا شکار ہوئے اور کافی لوگ گروپ تک چھوڑ گئے۔

شیعہ مناظر کے جوابات سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کو درست سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انہیں بار بار سمجھایا جاتا رہا کہ عربی زبان کے سات حروف میں شامل ایک حرف لسان القریش بھی ہے، جسے برقرار رکھتے ہوئے موجودہ قرآن کریم کو محفوظ کیا گیا ہے۔

اس کے باوجود وہ اس الجھن کا شکار رہے کہ **لسان القریش میں باقی چھ حروف شامل ہیں یا نہیں اور اگر شامل نہیں ہے تو اب وہ چھ حروف کہاں ہیں۔**

انہیں تصاویر سے بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ سات حروف سے مراد یہ نہیں کہ تمام آیات سات زبانوں میں نازل ہوئیں یا سات سات سورتیں نازل ہوئیں یا سات مختلف قرآن کا نزول ہوا۔ اہل سنت عقیدہ بالکل واضح ہے کہ قرآن پاک نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش میں نازل ہوا، اس کی چند آیات کے چند الفاظ دوسرے عربی حروف میں بھی نازل ہوئے تاکہ دیگر قبائل کو قرآن پڑھنے میں مشکل نہ ہو، اس کے باوجود قرآن کریم کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہ تھی۔ لیکن شیعہ مناظر مسلسل کم عقلی کا مظاہرہ کرتے رہے، چوتھے دن اس وقت دلچسپ صورتحال نظر آئی جب شیعہ مناظر تنقیحات کی آڑ میں جواب دعویٰ سے ہٹ کر سوالات کرتے نظر آئے۔ مثال کے طور پر **باقی چھ حروف کون کون سے ہیں؟ ان کے نام کا تعین کیا جائے؟ مکہ میں نزول قرآن کے وقت قریش کے کون کون سے قبائل آباد تھے؟ لسان القریش کے علاوہ دیگر کتنی زبانیں رائج تھیں؟ قرآن کہاں پر نازل ہوا؟ سات حروف کی آسانی مکی دور میں دی گئی یا مدنی دور میں؟ سات حروف کامل تھے یا ناقص؟ جواب دعویٰ میں دیگر حروف کی آسانی کا ذکر ہے، اس لئے اس وقت کا تعین بھی ضرور کریں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ**

یادرہے کہ اس طرح کی غیر ضروری تنقیحات وہ بندہ کر رہا تھا جو **اپنے دعویٰ پر کی گئی اہم تنقیحات خاص طور موجودہ قرآن پر اہل سنت عقیدہ کی وضاحت کرنے سے یہ کہہ کر بھاگتا رہا کہ جن باتوں کا میرے دعویٰ میں ذکر نہیں میں ان کی وضاحتوں کا ذمہ دار نہیں ہوں!** حالانکہ دعویٰ میں * اصل قرآن * کا لفظ موجود تھا، انہیں صرف یہ بتانا تھا کہ *** اہل سنت موجودہ قرآن اور اصل قرآن کو ایک سمجھتے ہیں یا الگ الگ۔۔؟ *** (اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں)

ایک موقعہ پر مدعی ہوتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اصل قرآن کے متعلق اہل سنت سے پوچھ لیں۔ مطلب کھل کر اپنی جہالت کا اقرار بھی کر دیا۔ دوران گفتگو مدعا علیہ کو بھی مدعی قرار دے دینا، اور جواب دعویٰ پر گفتگو کرنے پر زور دینا ان کی سنگین غلطیاں تھیں۔ مدعی ہمیشہ اپنے دعویٰ پر گفتگو کرنے کے لئے بے چین رہتا ہے تاکہ دلائل کی روشنی میں خود کو حق پر ثابت کر سکے، لیکن اس مناظرے میں چوتھے دن بھی الٹی گنگا بہانے کی کوششیں جاری رہیں تاکہ دعویٰ کی طرف گفتگو پہنچ ہی نہ سکے۔

شیعہ مناظر کے مسیجز کے جوابات

میری کس کس بات کو تضاد ثابت کیا ہے۔؟ترتیب سے لکھتے بھی نہیں ہو۔میں نے تو پوچھے گئے نکات نمبر ڈال کر آپ سے پوچھے تھے۔۔آپ نے خارج از بحث کہتے ہوئے جواب نہیں دئے۔اس کے باوجود میں نے کوئی ہٹ دھرمی نہیں دکھائی اور گفتگو کو آگے بڑھایا۔

آپ بھی تضاد بیانیاں نمبر ڈال کر لکھ دیں۔میں جواب نہ دے سکا تو کم از کم ریکارڈ کا حصہ تو بن جائے گا۔ممبر زتک آپ کی بات بھی پہنچ جائے گی کہ فلاں فلاں نکات کے سنی مناظر نے جوابات نہیں دئے۔۔

میں جب آپ کو اخروٹ یا بلکل کورا کہتا ہوں تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی۔۔۔آپ کے جوابات اور اعتراضات ہی ایسے ہوتے ہیں۔

اب آپ کو یہ تضاد لگ رہا ہے کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل تھے تو ہم معنی کس کے ہوگئے۔۔۔ظاہر ہے مترادف الفاظ کے۔۔۔!یعنی مثال کے طور

تپش، گرمائش، جلن، اور حرارت ہم معنی اردو کے الفاظ ہیں۔

بالفرض یہ وحی الٰہی ہوتے تو اپنی اپنی جگہ کامل کہلاتے، لیکن دور

عثمان میں تپش، گرمائش، جلن، اور حرارت کے معنی میں اختلاف ہوا تو ایک ہی لفظ تپش کو اولیت دی گئی اور بر قرار رکھا گیا۔

اس مثال سے ممبرز کو سمجھائیں ذرا کہ صرف تپش بر قرار رکھنے سے تضاد کیسے ثابت ہوتا ہے؟ حالانکہ الفاظ (تپش، گرمائش، جلن، حرارت) تو سب ہم معنی ہیں۔

اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ بر قرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جا سکتا ہے؟ مثال دیکر منطقی انداز سے سمجھایئے گا۔

اہل سنت عقیدہ واضح ہے۔ کئی بار بتا چکا ہوں کہ ہم سات حروف سے سات قسم کی آیات، سات سات سورتیں یا سات الگ قرآن سمجھتے ہی نہیں پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں **سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟** اہل سنت عقیدہ جواب دعویٰ میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس پر غور کیوں نہیں کر رہے۔؟

1۔ **تیرا سال بعد ان الفاظ کی وضاحت اللہ نے بیان کر دیں!** لاحول ولا قوت۔ یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ میری کس بات سے سمجھ لیا ہے۔۔ ایسی خرافات باتیں شیعہ کے ذہن میں ہی اتر سکتی ہیں!

2۔ کونسی بات ہر ذی شعور کو سمجھ آ رہی ہے؟ ہمارے عقیدے میں اس بات کی نشاندھی کر دیں۔۔

باقی جو باتیں آپ نے ابھی لکھی ہیں یا جو دعویٰ کر رکھا ہے اس کا اہل سنت عقیدے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ شرائط کے بعد دیکھیں گے کہ کن دلائل سے آپ دعویٰ ثابت کریں گے۔ آپ تنقیحات کے نام پر میرے جواب دعویٰ پر باقاعدہ گفتگو کرتے رہے ہیں عالم صاحب۔

تنقیحات کا مطلب جواب دعویٰ کو سمجھنا ہوتا ہے نہ کہ ان وضاحتوں کی روشنی میں نئے نئے اعتراضات کر کے گفتگو کو طویل کرتے رہنا، اس کے باوجود میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ سوائے دلائل دینے کے آپ کے ہر اشکال کو کلیئر کروں۔

دوسری بات جس بندے کو اردو لفظ ضم کا بھی علم نہ ہو کہ اسے کب اور کس وقت استعمال کرنا چاہئے وہ علوم قرآنی پر دسترس ظاہر کر کے مخالف کو طعنہ دے تو اچھی بات نہیں ہے۔

یہ لیں دونوں باتوں کا جواب

1۔ نبی کریم نے صرف اہل عرب کے لئے قرآن کریم کو دیگر حروف میں پڑھنے کی خواہش کی تھی، پوری امت مسلمہ کے لئے یہ آسانی نہیں تھی۔ غیر عرب کے لئے تو ساتوں حروف ہی برابر ہیں کیونکہ سب عربی کے الفاظ ہیں۔

2۔ ایک ہی سوال الفاظ بدل کر دوبارہ پوچھا ہے۔ ← سبعہ احرف کی آسانی عرب کے مختلف قبائل کے لئے تھی۔ پوری امت مسلمہ کے لئے نہیں تھی۔

شیعہ مناظر کے دونوں باتوں کے جواب

1۔ اہل عرب تو ان مترادف الفاظ کے معنی اچھی طرح جانتے تھے، عربی ان کی اپنی مادری زبان تھی۔ جگہ اور قبیلے کے فرق کی وجہ سے کچھ الفاظ کی ادائگی میں مشکلات ہوئیں تو وہ مشکل الفاظ انہیں اپنی لوکل زبان کے الفاظ میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ اس کا جواب کئی طرح سے سمجھایا گیا ہے۔

2۔ قرآن کریم کی جن آیات میں سات حروف کے ایسے الفاظ تھے جن پر اختلاف ہوا، صرف ان الفاظ کو لسان قریش کے حرف پر برقرار رکھا گیا۔ یہاں یہ نکتہ بھی سمجھ لیں کہ سات حروف والے الفاظ ایسے بھی تھے جن کے لفظ ایک تھے لیکن ادائگی میں فرق تھا، یعنی ایک ہی لفظ کو مختلف جگہ اور مختلف قبائل کے لوگ الگ الگ طریقے سے پڑھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دور عثمان میں قرآن کے الفاظ میں زیر زبر پیش وغیرہ یعنی اعراب نہیں تھے، تمام عرب کے قبائل اپنی اپنی آسانی کے مطابق پڑھتے تھے، یہ ذہن میں رکھئے گا کہ قرآن کریم کے معنی و مفہوم پر ذرا برابر فرق نہیں پڑتا تھا۔

شیعہ اعتراض: سبعہ احرف پر دور عثمان میں اختلافات ختم ہوگئے تو امت مسلمہ میں قرآن کے معنی و مفہوم میں آج اختلافات کیوں ہیں!؟

یہ لیں جواب

ہم دور نبوی ﷺ اور دور صحابہ کے پس منظر میں سبعہ احرف پر گفتگو کر رہے ہیں۔ جن اختلافات کا **جواب دعویٰ** میں ذکر ہے وہ اختلافات قرآن کریم کے مترادف الفاظ پر تھے، کئی صحیح احادیث میں ان اختلافات کا ذکر ہے۔ جب آپ دعویٰ کی روشنی میں گفتگو شروع کریں گے تو میں ان دلائل کو ضرور پیش کروں گا۔ بحر حال یہ ذہن میں رکھیں کہ ان مترادف الفاظ کے معنی و مفہوم پر اختلافات ہر گز نہیں تھے۔

دوسری بات قرآن کریم مکمل جامع کتاب ہے۔ آپ کسی بھی مسلک کے عالم کا ترجمہ پڑھیں آپ کو اس کے ترجمہ اور دوسرے مسالک کے ترجمہ میں کوئی خاص فرق نہیں ملے گا۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں۔ کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ دکھائیں جس کے ترجمے میں سنی و شیعہ کے علماء میں اہم نوعیت کے اختلافات ہوں۔ ہمارے بیچ اختلافات کی وجہ تفاسیر ہیں نہ کہ قرآن کریم کے الفاظ اور ان کے ترجمے۔

جن اختلافات کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ **اختلافات شروع اسلام میں ہر گز نہیں تھے۔ یہ فرقہ پرستی تو کافی بعد میں شروع ہوئی جب مختلف فرقوں نے قرآن کی من پسند تفسیر کی اور خود ساختہ مطالب نکالنا شروع کر دئے۔**

اس کے باوجود آج بھی محققین اور مناظرین جب بحث مباحثے کرتے ہیں تو قرآن کریم کو ہی قابل حجت سمجھا جاتا ہے اور اس کے الفاظ کے معنی و مفہوم سے ہی مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔ ہمارے درمیان اختلافات کا ہونا ہماری کوتاہی ہے، قرآن کریم تو مکمل ھدایت کی کتاب ہے۔ اس میں ذرا برابر شک کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کسی نے شک کیا تو اپنی قبر و آخرت کی فکر کرے۔

خلاصہ تو آپ نے بھی لکھنے کی بات کی تھی۔ ابھی تک ایک بھی نہیں بھیج سکے۔۔ بحر حال۔۔۔ میں نے جوابات بھیج دئے ہیں۔ دو دن کے بعد اہل سنت عقیدہ دوبارہ سمجھ کر آیئے گا تا کہ آپ کو علم ہو سکے کہ دعویٰ میں جو بڑھک مار دی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہر گز نہیں ہے۔ شرائط طئے کرنے کی طرف آئیں تا کہ دعویٰ کو زیر بحث لایا جا سکے۔۔ اصل گفتگو تو اس وقت شروع ہو گی۔ عوام تک حق پہنچانے میں دیر آپ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ مدعی سست، گواہ چست یہ محاورہ آپ پر سو فیصد فٹ آتا ہے۔

گفتگو اتوار کے دن رات گیارا بجے شروع ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرائط سے بھاگنے کے لیے تو آپ نے دوبارہ وہی لمبی لمبی کہانیاں بھیج دی ہیں۔ ان کے رد بھی تو میں اس ہی طرز پر لکھوں گا نہ، اب صبر کیجیے تا کہ ایک ایک میسج کا تفصیلی رد لکھ دوں۔

* خلاصے میں مذکور سنی مناظر کی خیانتیں * (شیعہ مناظر)

چوتھے روز سنی مناظر کو بارہا موقع دیا گیا کہ وہ دکھائے شیعہ مناظر نے کب 11 بجے کا وقت طے کیا تھا، لیکن وہ اب تک یہ دکھانے میں ناکام ہے، حالاں کہ تیسرے روز شیعہ مناظر نے ظہر کے بعد کا وقت دیا تھا لیکن سنی مناظر ظہر کے وقت از خود تشریف نہ لائے۔

چوتھے روز شیعہ مناظر نے اپنی تنقیحات کا سلسلہ شروع کیا تو سنی مناظر نے جوابات دینے کے بجائے لفاظی کر کے ہر تنقیح پر یہی کہا کہ دلائل کے موقع پر جواب دیے جائیں گے اس طرح سنی مناظر اپنے جواب دعویٰ کو کھولنے میں مکمل ناکام رہا اور اس ناکامی کو چھپانے کے لیے لوگوں کا وقت ضائع کرتا رہا۔

سنی مناظر اب تک یہ فیصلہ کرنے میں بری طرح ناکام ہے کہ **سنیوں کے عقیدے کے مطابق اصل قرآن جو کہ سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا اور اس کے اپنے اعتراف کے مطابق یہ ساتوں حروف منزل من اللہ تھے، آیا وہی سبعہ احرف پر مشتمل قرآن، بغیر کمی بیشی کے موجودہ قرآن ہے یا اصل قرآن میں کسی قسم کی تبدیلی و تغیر کر کے موجودہ قرآن کو کتابی صورت دی گئی ہے۔**

سنی مناظر کا سارا زور اس بات پر رہا کہ عربی زبان کے مختلف مترادف الفاظ جن کے معنی و مفہوم ایک ہوں، ایسے الفاظ ہی تبدیل ہوئے ہیں۔

اس پر شیعہ مناظر نے علمی اعتراض وارد کیا کہ **وہ نامعلوم مترادف الفاظ ہی اگر باقی چھ حروف تھے تو سنی مناظر نے لسان القریش کو پورا ایک حرف کیوں بنا دیا؟**

لیکن سنی مناظر اس علمی نکتے کو سمجھنے میں اب تک ناکام ہے اسی لیے وہ جواب نہیں دے پا رہا کہ **اس نے لسان القریش کو ایک حرف قرار دے کر باقی چھ حروف سے اسے الگ کیوں کر دیا؟** حالاں کہ دوسرے دن سنی مناظر لکھ کر دے چکا تھا کہ باقی چھ حروف، لسان القریش میں شامل نہیں ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سنی مناظر کو اپنی یہ تضاد بیانی اب تک سمجھ نہیں آئی ہے۔

اس خلاصے میں خود سنی مناظر نے میرے وہ سوالات لکھ دیے ہیں جس کے جوابات اب تک سنی مناظر پر قرض ہیں۔

سنی مناظر کو اب تک یہ سمجھ نہیں آئی ہے کہ مناظرہ میں سائل کو مدعا علیہ کیوں کہا جاتا ہے گو کہ اس کی تفصیلی وضاحت میں اوپر کر چکا ہوں۔ سنی مناظر کو اب تک یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ اصول مناظرہ کے تحت سائل کے جواب دعویٰ پر تنقیحات کون اور کیوں کرتا ہے۔

قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں کہیں بھی میری طرف سے روز رات گیارہ بجے کا وقت معین نہیں کیا گیا ہے۔ کیوں کہ وقت کا تعین دوران شرائط ہو گا پھر بھی سنی مناظر اس پوسٹر میں دھڑلے سے جھوٹ لکھ رہا ہے کہ گیارہ بجے کا وقت پہلے دن سے طے کیا گیا تھا۔

قارئین قرآن مجید کی آیت مبارکہ کی

تلاوت فرمائیں۔ لعنت اللہ علی الکذبین

اس اسکرین شاٹ میں قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ سنی مناظر سے میں نے سوال کیا تھا کہ وہ جاکر اہل سنت سے معلوم کرلیں کہ ان کے مطابق اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہونے والا تھا یا موجودہ قرآن اصل قرآن ہے؟؟؟

لیکن سنی مناظر نے اب تک پتہ کر کے جواب نہیں دیا ہے۔

یہ میسج کر کے سنی مناظر وقت ضائع کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے، اوپر کئی کئی بار موصوف کی تضاد بیانیاں معہ اسکرین شاٹ بھیج چکا ہوں لیکن موصوف کو اب تک اپنے لکھے میسجز ہی سمجھ نہیں آرہے۔

مناظر صاحب آپ اپنی اس تحریر سے ہی اپنے اخروٹ اور بالکل کورے ہونے کو از خود ثابت کر چکے ہیں۔

آپ نے یہاں سبعہ احرف کے الفاظ کو مترادف قرار دے کر تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید کا ہر لفظ 7 مترادفات پر مشتمل ہے کیوں کہ پہلے، دوسرے دن آپ اعتراف کر چکے تھے کہ لسان القریش سے باقی چھ حروف الگ تھے۔

آگے آپ لکھ رہے ہیں بالفرض یہ وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل کہلاتے۔

سبعہ احرف کا عقیدہ اور ناسخ و منسوخ ! شیعہ مناظر کی جہالت)

سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں تپش، گرمائش، جلن اور حرات یہ سب الفاظ اگر وحی الٰہی ہیں، تو انہیں ختم کرنے کے لیے منسوخ کرنا ہو گا اور منسوخ کرنے کے لیے ناسخ الفاظ لانے ہوں گے۔

(شیعہ مناظر)

مناظر صاحب **بالفرض** لکھنا یہاں آپ کو زیب نہیں دیتا کیوں کہ سبعہ احرف کو آپ نے منزل من اللہ قرار دیا ہے، جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ ساتوں حروف وحی الٰہی تھے۔ آگے آپ نے مثال دی ہے کہ تپش، گرمائش، جلن اور حرات کے معنی میں اختلاف ہوا۔ تو جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ **سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں تپش، گرمائش، جلن اور حرات یہ سب الفاظ وحی الٰہی ہیں، انہیں ختم کرنے کے لیے منسوخ کرنا ہو گا اور منسوخ کرنے کے لیے ناسخ الفاظ لانے ہوں گے۔**

دوسری بات یہ چاروں الفاظ منزل من اللہ ہونے کے سبب اور اپنی اپنی جگہ کامل ہونے کی وجہ سے ہر گز ایسے نہیں ہو سکتے تھے کہ ان میں تضاد واقع ہو، آپ خود اوپر بار بار لکھ چکے ہو کہ ان الفاظ کے معنی و مفہوم ایک ہی تھے، پھر تضاد کا بہانہ کرنا آپ کی تضاد بیانی ثابت ہو رہا ہے۔

اسی طرح اگر واقعی ان چاروں منزل من اللہ الفاظ میں کوئی تضاد ہو رہا تھا تو بات واضح ہے کہ یہ چاروں الفاظ ناقص تھے، اپنی اپنی جگہ کامل نہیں تھے اور انہیں سنیوں نے کسی خاص مقصد کی خاطر ہی منزل من اللہ بنانے کا ڈھونگ رچایا تھا، در حقیقت سنی مناظر بالواسطہ یہاں مذکورہ چار الفاظ کی تضاد بیانی کا اعتراف کر کے سبعہ احرف میں نزول قرآن کے عقیدے کو از خود متنازع بنا چکا ہے ۔

آگے سنی مناظر کہتا ہے کہ دور عثمان میں صرف ایک ہی لفظ تپش کو اولیت دی گئی اور بر قرار رکھا گیا۔ کیوں بھئی؟ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ گرمائش، جلن اور حرارت بھی تو منزل من اللہ تھے، وحی الٰہی تھے، انہیں جب اللہ تعالیٰ نے منسوخ نہیں کیا تو کوئی بندہ بشر کس کھیت کی مولی ہے جو کلام اللہ کو ایک حرف تپش تک محدود کر دے؟؟؟؟؟ یہ تو واضح تحریف قرآن ہے جناب۔

آگے سنی مناظر پھر **چاروں الفاظ لکھ کر انہیں ہم معنی قرار دے رہے ہیں۔** جب کہ اوپر خود لکھا ہے کہ **ان چاروں الفاظ کے معنوں میں اختلاف ہو تو ایک کو برقرار رکھا۔** اب کوئی ذی شعور اسے تضاد بیانی نہ کہے تو بھلا کیا کہے؟

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔ آگے سنی مناظر فرمارہے ہیں مثال دے کر منطقی انداز سے سمجھاؤں۔

میں اس تحریر میں بالکل منطقی اعتراض لکھ رہا ہوں، ان کے جواب آپ نے دینا ہیں، پھر سنی مناظر ایک بار پھر سنیوں کا وہی عقیدہ لکھ رہے ہیں کہ موصوف سبعہ احرف سے سات قسم کی آیات، سات سات سورتیں یا سات قرآن سمجھتے ہی نہیں، یعنی بالواسطہ سنی مناظر نے یہاں اعتراف کیا ہے کہ *سبعہ احرف سے 7 قراتیں مراد نہیں ہیں *کیوں کہ سات قراءتوں کے لیے سات الگ الگ الفاظ ہونا ضروری ہیں۔

آگے سنی مناظر نے 1,2 نمبر ڈال کر لکھا ہے۔

1۔* تیرا سال بعد ان الفاظ کی وضاحت اللہ نے بیان کر دیں! لاحول ولا قوت *

یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ میری کس بات سے سمجھ لیا ہے۔۔ ایسی خرافات باتیں شیعہ کے ذہن میں ہی اتر سکتی ہیں!

جب کہ میرے الفاظ یہ تھے

جو الفاظ سمجھ نہیں آئے ان کی وضاحت اللہ تعالیٰ بیان القرآن میں کر سکتا تھا

کیوں کہ سنی مناظر نے کہا تھا کہ * آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا*

تو سنی مناظر صاحب آپ بتائیں آپ نے 1 میں جو الفاظ مجھ سے منسوب کیے وہ آپ نے کہاں پڑھے؟؟؟ (دیکھیں شیعہ مناضر کے اس جواب کا اسکرین شاٹ پیج نمبر۔۔۔)

اس کے بعد سنی مناظر مجھ سے پوچھ رہا ہے کہ کونسی بات ہر ذی شعور کو سمجھ آرہی ہے؟

جواب: سنی مناظر صاحب میرا ٹیگ کیا گیا میسج پہلے درست پڑھنا اور لکھنا سیکھیں پھر سمجھ آجائے گی وہ کونسی بات ہے جو ہر ذی شعور کو سمجھ آچکی، آپ کو اب تک سمجھ نہ آئی۔

اب یہ آپ نے لفاظی ہی کی ہے، کیوں کہ میری جن تنقیحات کا آپ نے جواب نہیں دیا، وہ خود آپ نے اوپر لکھ رکھی ہیں، **دوسری بات اردو لفظ ضم کا میں نے بالکل درست استعمال کیا ہے**، آپ نے لغت سے جو معنی دکھائے، ان معنوں کے مطابق بھی تو اب تک جواب نہیں دیا ہے کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل ہونے کے باوجود موجودہ قرآن میں ضم کیسے ہو گئے؟؟

سبعہ احرف میں سے ایک حرف کا نام لسان القریش ہے باقی چھ حروف نامعلوم کیوں ہیں؟

ان کے نام 1300 سال گزرنے کے باوجود سنیوں نے اب تک کیوں نہیں رکھے؟؟؟

قارئین اس میسج کو محفوظ کر لیں۔ یہ دوران دلائل بہت کام آئے گا اور سنی مناظر کی ساری کہانی اس میسج کی وجہ سے ملیامیٹ ہو جائے گی کیوں کہ یہ **متفق علیہ بات ہے کہ ابتدائی 13 سال قرآن مجید مکہ مکرمہ میں نازل ہوتا رہا، جہاں قریش کی زبان کسی عرب شخص کے لیے اجنبی نہیں تھی** اور قریشی صاحب کے مطابق کم از کم 13 سالہ مکی دور میں جو قرآن نازل ہوا وہ نہ ہی * **بنی نوع اِنسان کی آسانی کے لیے تھا اور نہ ہی امت مسلمہ کی آسانی کے لئے تھا بلکہ اس پورے دور میں قرآن * صرف اہل عرب * کی آسانی کے لیے نازل ہوتا رہا۔**

قارئین یہاں سنی مناظرین کی بے تکی توجیحات دیکھ سکتے ہیں۔

1۔ اہل عرب جن کی مادری زبان ہی عربی تھی ان کے لیے * صرف کچھ الفاظ کی ادائیگی * مشکل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سات حروف میں نازل کر دیا حالاں کہ عرب قبائل کی تعداد از خود سات سے زائد تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کو غیر عرب کی مشکلات کا علم نہیں تھا معاذ اللہ

کیوں کہ سنی مناظر کے بقول غیر عرب تک قرآن تو دور عثمان میں پہنچا تھا اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے قرآن تو غیر عربوں کی آسانی کے لیے نازل ہی نہیں کیا تھا، آسانی صرف عرب قبائل کے لیے تھی۔

یہاں قریشی صاحب لکھ رہے ہیں 👇

2۔* قرآن کریم کی جن آیات میں سات حروف کے ایسے الفاظ تھے جن پر اختلاف ہوا، صرف ان الفاظ کو لسان قریش کے حرف پر برقرار رکھا گیا*۔ یہاں یہ نکتہ بھی سمجھ لیں کہ سات حروف والے الفاظ ایسے بھی تھے جن کے لفظ ایک تھے لیکن ادائگی میں فرق تھا، یعنی ایک ہی لفظ کو مختلف جگہ اور مختلف قبائل کے لوگ الگ الگ طریقے سے پڑھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دور عثمان میں قرآن کے الفاظ میں زیر زبر پیش وغیرہ یعنی اعراب نہیں تھے، تمام عرب کے قبائل اپنی اپنی آسانی کے مطابق پڑھتے تھے، یہ ذہن میں رکھئے گا کہ قرآن کریم کے معنی و مفہوم پر ذرا برابر فرق نہیں پڑتا تھا۔

تو سنی مناظر سمجھائے زرا کہ

جب قرآن کی جن آیات میں 7 حروف کے ایسے الفاظ تھے جن پر اختلاف ہوا، صرف ان الفاظ کو لسان القریش کے حرف میں برقرار رکھا گیا تو جن الفاظ میں اختلاف نہیں ہوا تھا، وہ 7 میں سے کونسے حروف میں تھے؟؟ منزل من اللہ اختلافی الفاظ کو جو کہ وحی الٰہی تھے، انہیں حذف کرنے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا یا عثمان نے؟؟ قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ سنی مناظر دور نبوی ﷺ میں اہل عرب کہ جن کی مادری زبان ہی عربی تھی، ان کے درمیان مترادف عربی الفاظ میں اختلافات بیان کر رہے ہیں۔ سنی مناظر کو جو کہ خود غیر

عرب ہے 1400 سال بعد مترادف عربی الفاظ کا علم ہو گیا لیکن دور نبوی ﷺ میں جو اہل عرب صحابہ تھے وہ اتنے جاہل تھے کہ انہیں اپنی مادری زبان کے مترادف الفاظ میں اختلافات نظر آتے تھے۔

اردو کے کسی مترادف لفظ کی مثال دیں، جس میں اردو مادری زبان رکھنے والوں میں اختلاف پایا جاتا ہو۔ (شیعہ مناظر)

مناظر صاحب زرا اردو کے کسی مترادف لفظ کی مثال دیں یہاں قارئین کو جس میں اردو مادری زبان رکھنے والوں میں اختلاف پایا جاتا ہو۔ دوسری بات میں آپ نے مختلف مسالک کے تراجم کے اختلاف کی بات کی ہے اور کسی ایک آیت کا ترجمہ مانگا ہے میں آپ کو کئی آیتیں دکھا دیتا ہوں۔

المائدہ آیت 6

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۶﴾

۶۔* اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو نیز اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرو،* اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا (ہمبستری کی) ہو پھر تمہیں پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرو پھر اس سے تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو، اللہ تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ وہ تمہیں پاک اور تم پر اپنی نعمت مکمل کرنا چاہتا ہے شاید تم شکر کرو۔

المائدہ آیت 55

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

سورہ الصافات آیت 130

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔ آل یاسین ع پر سلام ہو۔

یہ اختلافات شروع اسلام سے ہی موجود ہیں، اگر آپ ان اختلافات کے قائل نہیں تو مذکورہ تینوں آیات کے تراجم کو اپنے عقیدے کا حصہ بنالیں۔

میں تو وقت بچانے کے لیے روزمرہ بنیاد پر خلاصہ نہیں لکھ رہا، ویسے بھی مدعی کی حیثیت سے آخری ٹرن میرا ہو گا جس کے بغیر مناظرہ مکمل ہو ہی نہیں سکتا لہذا میں اپنی آخری ٹرن میں خلاصہ لکھ دوں گا۔ دعویٰ میں، میں نے سبعہ احرف میں نزول قرآن کو اہل سنت کا عقیدہ کہہ رکھا ہے، آپ سے اس کی تصدیق و توثیق لکھوا کر رکھی ہوئی ہے، اب آپ سبعہ احرف میں نزول قرآن کو بڑھک قرار دیں یا اس کے سنیوں کے عقیدے ہونے سے رجوع کر لیں تو یہ آپ کی اپنی تضاد بیانی ہی ہو گی ۔

باقی گفتگو کو آپ ہی لمبے لمبے میسجز کر کے طول دے رہے ہیں، میرے لکھے میسجز آپ کو سمجھ نہیں آرہے اور جو باتیں آپ لکھ رہے ہیں، وہ باہم اتنی متضاد نوعیت کی ہیں کہ اللہ ہی بچائے قرآن مجید سے متعلق ایسے عقائد سے جہاں زمانہ رسالت میں قرآن نازل ہی صرف اہل عرب کی آسانی کے لیے ہوا ہو۔ باقی پوری امت مسلمہ کو منجدھار میں چھوڑ دیا گیا ہو۔ محاورہ یہاں الٹ ہو گیا ہے مناظر صاحب میں تو روز اول سے سمجھا رہا ہوں کہ جب میرا دعویٰ یہ ہے۔ یہ دعویٰ سلیس اردو میں لکھا ہے ، مبہم کچھ نہیں ہے۔

آپ دو طرح کے جواب دعویٰ لکھ سکتے تھے۔

1۔ اہل سنت کا ایسا کوئی عقیدہ نہیں ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، لہذا سبعہ احرف والے قرآن کا وجود ہو یا نہ ہو، اہل سنت کو فرق نہیں پڑتا۔

یا

2۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن جو سبعہ احرف میں نازل ہوا، وہ موجودہ قرآن ہی ہے کیوں کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف کی اسی حالت میں برقرار ہے جیسے نازل ہوا تھا۔

ان میں سے آپ کی جانب سے کوئی ایک جواب دعویٰ لکھنے کی صورت میں مجھے تنقیحات کی ضرورت ہی نہ پڑتی اور بات سیدھی شرائط و دلائل پر چلی جاتی لیکن چوں کہ آپ میرے دعویٰ کا براہ راست رد لکھنے سے ڈر رہے تھے اس لیے آپ نے ایک نیا دعویٰ لکھ کر اسے جواب دعویٰ بنانے میں وقت ضائع کیا، اور اب تک کر رہے ہیں۔ قارئین نوٹ کریں سنی مناظر کو اب تک یہ علم نہیں ہو سکا ہے کہ سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سات حروف میں قرآن نازل ہونا کب شروع ہوا تھا؟ اور یہ ہمیں سبعہ احرف میں نزول قرآن کا عقیدہ سمجھانا چاہتے ہیں۔ سنی مناظر نے یہاں سنیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ * آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے * آیا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی بیشی کے موجودہ قرآن ہی ہے؟ یا اس سبعہ احرف والے قرآن میں سے کوئی اختلافی الفاظ حذف کر کے موجودہ قرآن کو نئی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے؟

جعفر صادق: جواب دعویٰ پر اعتراضات کے بہانے گفتگو آپ کرتے رہے ہیں، ظاہر ہے مجھے جواب دینے پڑیں گے۔ آپ کی طرح خارج از موضوع کہہ کر جان چھڑانا مجھے نہیں آتا۔ آپ مدعی ہو، شرائط کی طرف آجائیں۔ اس کے بعد دعوی کے مطابق دلائل دیکر گفتگو آگے بڑھا سکتے ہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں۔ مسئلہ آپ کے ساتھ ہے۔ بحر حال میں اب جوابات کا سلسلہ شروع کرتا ہوں۔

👇👇👇👇👇

اسکرین شاٹ میں دو جوابات کے اسکرین شاٹ دکھائے گئے تھے، ایک میں خود شیعہ مناظر نے ایڈمن کے میسیجز بھیجتے ہوئے گفتگو کی شروعات کی تھی، دوسرے اسکرین شاٹ میں میری طرف سے بھی واضح دن اور وقت کا تعین تھا۔ اگر شیعہ مناظر کو بغیر وقت تعین کرنے کے گفتگو کرنے کا شوق تھا تو اس مقرر وقت پر تحفظات کرنے چاہئے تھے۔ **ان کا وہ میسیج ٹیگ کرنا اور مقرر وقت کے متعلق خاموش رہنا، خود ان ہی کے مطابق رضامندی کی علامت ہے۔**

(دیکھیں اسکرین شاٹ)

گیارہ بجہ کا وقت پہلے دن سے طئے کیا گیا تھا، شیعہ مناظر دوران گفتگو مکر گئے!

دوسری بات انہوں نے میری غیر موجودگی میں جوابات بھیجتے ہوئے اگلے روز ظہر کا تعین کر دیا تھا، اگر میں جلد پڑھتا تو انکار کر دیتا کیونکہ **ڈیوٹی کی وجہ سے دوپہر کے وقت مسلسل گفتگو کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی لئے تو پہلے سے وقت اور دن بتادئے گئے تھے۔** آگے طعنہ دیا گیا ہے میں ہر تنقیح کا جواب دینے کے بجائے دلائل کے موقعہ پر جواب دوں گا کہہ دیتا ہوں، حالانکہ میری طرف سے جن باتوں کے جواب نہیں دئے گئے وہ یہ دو ہیں۔

1۔ سات حروف کے ناموں کا تعین۔

2۔ سبعہ احرف کے دور کا تعین جب دیگر قبائل کو آسانی دی گئی۔

اس کے علاوہ بھی کوئی نکتہ رہ گیا ہو تو نشاندھی کی جائے۔ آگے شیعہ مناظر نے دوبارہ جواب دعویٰ سے باہر نکل کر اعتراضات کو لکھ دیا ہے۔ میں ان کے بھی ترتیب سے جواب دے دیتا ہوں۔

◆ *1۔ قرآن کریم میں کمی بیشی، موجودہ قرآن اور اصل قرآن کے متعلق سوال۔*

جواب: ایک ہی اعتراض گھما پھرا کر دھرایا جارہا ہے۔ سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ بالکل واضح ہے اور تفصیل سے جواب دعویٰ میں لکھ دیا گیا ہے۔

موجودہ قرآن ☜ اصل قرآن ہے۔

موجودہ قرآن ☜ سبعہ احرف والا قرآن ہے، جس میں ایک حرف لسان القریش کو اولیت دیتے ہوئے دوسرے حروف کے اختلافی الفاظ کی جگہ لسان القریش کے الفاظ برقرار رکھے گئے ہیں۔

نتیجہ: قرآن کریم مکمل وحی الٰہی ہے، کسی قسم کی نہ کمی ہوئی ہے نہ زیادتی۔۔ بلکہ ایسا تصور کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

◆ *2۔ کیا سات حروف کے مترادف حروف قرآن میں تبدیل ہوئے ہیں؟ (ایک آسان مثال)*

جواب: ہرگز نہیں۔ **تبدیل** کا لفظ درست نہیں ہے۔ میں مثال سے سمجھاتا ہوں۔

کمرے میں آگ کی وجہ سے تپش ہے۔
کمرے میں آگ کی وجہ سے حرارت ہے۔
کمرے میں آگ کی وجہ سے جلن ہے۔
کمرے میں آگ کی وجہ سے گرمائش ہے۔

اس جملے میں چار ہم معنی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، جبکہ معنی سب کا ایک ہے۔ یعنی اب یہ چاروں جملے ایک ہی معنی و مفہوم کے ہیں۔

ان میں کوئی بھی ایک جملہ برقرار رکھا جائے تو نہ مفہوم بدلتا ہے اور نہ ہی کوئی کمی یا اضافہ ہوتا ہے کیونکہ درحقیقت امت کو اس جملے سے صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ **کمرے میں آگ کی وجہ سے تپش ہے۔** کچھ لوگوں کے لئے **تپش** کا لفظ مشکل تھا تو ان کی لوکل زبان کے ہم معنی لفظ **گرمائش** سے سمجھا دیا گیا تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو اور اصل مطلب بھی پہنچ جائے۔ یہ ہے سبعہ احرف میں نزول قرآن کی اصل حقیقت۔

* شیعہ مناظر سے جوابی سوال: **کیا ان چاروں جملوں میں سے ایک جملہ برقرار رکھا جائے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ ہم نے جملے تبدیل کر دئے یا الفاظ بدل دئے، یا کوئی حصہ حذف ہو گیا یا کوئی اضافہ ہو گیا! حالانکہ چاروں جملے وحی الٰہی ہیں (بالفرض)۔***

نوٹ: عام ممبرز کو سمجھانے کے لئے اردو الفاظ اور اردو جملے لکھے گئے ہیں تاکہ سبعہ احرف کا عقیدہ اور شیعہ اعتراض کو سمجھایا جا سکے۔

* ◆ 3۔سوال: وہ نامعلوم مترادف الفاظ ہی باقی چھ حروف تھے تو سنی مناظر نے لسان القریش کو پورا ایک حرف کیوں بنادیا؟*

جواب: یہ علمی نکتہ نہیں آپ کی جہالت کا ثبوت ہے۔

قرآن کریم ☜ لسان القریش میں وحی کی شروعات

قرآن کریم ☜ آیات میں موجود چند الفاظ کو دیگر حروف میں پڑھنے کی آسانی۔

دور عثمان ☜ چند آیات میں موجود کچھ الفاظ پر اختلافات کی وجہ سے ایک حرف لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دیتے ہوئے صرف انہیں برقرار رکھا گیا۔

سات حروف عربی زبان کے ہی ذیلی الفاظ ہیں جو قبائل و مقامات کے فرق کی وجہ سے مختلف تھے۔ دنیا کی ہر زبان میں ایسے الفاظ موجود ہوتے ہیں۔

یادرہے کہ ان سات حروف میں لسان القریش بھی ایک حرف ہے، نبی کریم ﷺ کی مادری زبان جس میں وحی کی شروعات ہوئی اور جس میں آج بھی قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے۔ الحمدللہ۔

شیعہ مناظر اتنی آسان بات کو تضاد کہتا رہا ہے۔

شیعہ مناظر کو چاہئے کہ نمبر ڈال کر سوالات پوچھے تاکہ اسی ترتیب سے جوابات دیکر گفتگو آگے بڑھائی جاسکے۔

◆ آپ کی طرف سے گروپ ایڈمن کا وہ میسیج ٹیگ کیا گیا ہے جس میں واضح وقت کے تعین کا ذکر ہے، آپ کو وہ وقت قبول ہی نہیں تھا تو اس کا اظہار کرنا چاہئے تھا۔ اپنی غلطی مانتے ہوئے شرم کیسی۔ فضول میں ہٹ دھرمی دکھانے سے کیا حاصل، یقین کریں میری غلطی ہوتی تو معذرت کرتا اور آگے بڑھتا۔ آپ تو عجیب ڈھیٹ قسم کے آدمی ہو۔ **دوران شرائط مناظرے کے وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔**

لیکن اس وقت جو گفتگو ہو رہی ہے اس کے لئے دن اور وقت کا تعین میں نے شروعات میں بتادیا تھا، آپ کو دن اور وقت سے مسئلہ بھی تھا تو بتانا چاہئے تھا۔ **خاموشی رضامندی کی علامت ہے، اسے آپ بھی تسلیم**

کر چکے ہو کہ سکوت ہی رضامندی ہے۔ گروپ ایڈمن کے علاوہ میں نے براہ راست آپ کو شروع میں بتایا تھا۔ آپ نے پھر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا، گذشتہ اسکرین شاٹ 1 دیکھ کر بھی حیا نہیں آرہی۔ بیشک جھوٹوں پر اللہ ورسول کی لعنت ہو۔

◆ کیا میرا سوال آپ کے دعویٰ سے ہٹ کر تھا؟ کیا دعویٰ میں آپ نے اصل قرآن کا ذکر نہیں کیا ہے؟ مجھ سے آپ جواب دعوی کی آڑ میں مسلسل گفتگو کرتے جارہے ہیں اور ایسے ایسے سوال پوچھے ہیں جن کا عقیدہ اہل سنت سے کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ خود کا یہ حال ہے کہ خارج از موضوع کہہ کر یہ تک نہیں بتا سکے کہ **اہل سنت موجودہ قرآن کو اصل قرآن سمجھتے ہیں یا نہیں؟** کیا میں نے مشکل سوال پوچھا تھا؟ کیا شیعوں کی طرح ہم بھی قرآن کے متعلق تقیہ کے قائل ہیں؟

☜ آپ سے براہ راست دعوی کی روشنی میں اہم سوال کیا گیا تھا، جس کا تاریخی جواب یہ دیا کہ * اہل سنت سے جاکر معلوم کرو۔۔۔ * پھر آپ کیا چنے بیچنے آئے ہیں؟

دعوی میں اہل سنت عقیدہ میں جھوٹ لکھتے ہوئے تو آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آئی؟ جب اسی کے متعلق کوئی سوال پوچھتا ہوں تو اتنے جاہل بن جاتے ہو کہ یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے۔ اگرچہ مجھے یقین نہیں ہے، پھر بھی اگر ہماری گفتگو اہل تشیع دعویٰ پر ہوئی تو دنیا دیکھے گی کہ کیسے آپ کے دعویٰ کی ایسی تیسی کرتا ہوں، لیکن میرا اندازہ ہے آپ قیامت تک شرائط طئے کر کے دعویٰ پر گفتگو نہیں کریں گے۔

◆ کوئی تضاد بیانی نہیں کئی گئی۔ تمام نکات کی وضاحت کرتا آرہا ہوں۔ جو نکتہ رہ گیا ہو، نمبر ڈال کر ترتیب سے پوچھ سکتے ہیں۔

◆ **میں نے کس میسیج میں تسلیم کیا ہے کہ معاذاللہ * قرآن کریم کا ہر لفظ سات مترادف الفاظ پر مشتمل ہے؟ *** (دیکھیں اسکرین شاٹ پیج نمبر 199) جھوٹ ایسے دھڑلے سے کیسے بول لیتے ہیں؟ شرم بھی نہیں آتی۔ میرا اسکرین شاٹ پیش کریں بصورت دیگر جھوٹے پر لعنت۔

بار بار سمجھایا گیا ہے کہ **سات حروف سے یہ مراد ہر گز نہیں کہ سات سات آیات یا سات سات سورتیں نازل ہوئیں یا سات قرآن نازل ہوئے**، مجال ہے جو شیعہ کی کھوپڑی میں یہ بات بیٹھ سکے۔

◆ **سوال: کیا لسان القریش سے باقی چھ حروف الگ ہیں؟**

جواب: بالکل الگ ہیں۔۔۔ سات حروف ایک ہی ہوتے تو آسانی کیسی؟ اب آجائیں قرآن کی طرف۔

دراصل آپ کی کھوپڑی قرآن اور لسان القریش کو ایک ہی سمجھ لیتی ہے۔ خود کنفیوز ہیں اس لئے دوسروں کو بھی الجھا دیتے ہیں، پہلے یہ ذہن میں رکھیں کہ لسان القریش اور دیگر چھ حروف عربی زبان کے ہی ہیں۔ اس کے بعد قرآن کریم کی طرف آئیں۔

قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ لسان القریش جو نبی ﷺ کی زبان ہے اس میں وحی کی شروعات ہوئی۔ جب دیگر قبائل کو قرآن کی تعلیم دی گئی تو جو لسان القریش کے الفاظ ان لوگوں کے لئے مشکل تھے، انہیں دوسرے حروف میں آسانی کی خاطر پڑھایا گیا۔

دیکھیں کتنی سادہ سی بات ہے۔ **سات حروف عربی زبان کے ہیں۔ لسان القریش ان میں سے ایک حرف ہے۔ سب حروف الگ الگ ہیں۔ قرآن لسان القریش یعنی ایک حرف میں نازل ہوا۔ آج بھی اسی حرف میں موجود اور محفوظ ہے۔ جن دیگر حروف کے الفاظ کی آسانی دی گئی وہ دور عثمان میں اختلافات کی وجہ سے ختم کر دی گئی کیونکہ اسلام کا غلبہ ہو چکا تھا، غیر عرب بھی مسلمان ہو چکے تھے، ان کے درمیان عربی کے مختلف الفاظ الجھن کا باعث تھے۔ امت مسلمہ کو ایک حرف لسان القریش پر جمع کر دیا گیا۔ قرآن کریم میں نہ کوئی کمی ہوئی نہ اضافہ۔ کسی بنی بشر کو طاقت ہی نہیں کہ ایسا کر سکے۔**

◆ واقعی اخروٹ کا لفظ آپ پر فٹ ہے۔ پورے پیراگراف سے بیچ کا ایک جملہ نکال کر اپنے معنی و مفہوم پہنا دینے میں شیعہ حضرات کو کمال حاصل ہے۔ ممبرز یہ بات ذہن میں بٹھا لیں۔ اہل سنت کتب کی روایات سے بھی مخصوص جملوں سے من پسند مفہوم نکال کر شیعہ حضرات اسی طرح عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں۔ (اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں)

شیعہ مناظر کا جھوٹ
اہل سنت مناظر نے ہر گز یہ تسلیم نہیں کہ قرآن مجید کا ہر لفظ سات مترادف الفاظ پر مشتمل ہے!!(معاذ اللہ) سات حروف میں نزول قرآن کا مطلب چند قرآنی آیات میں موجود مشکل الفاظ کو دیگر عرب قبائل کی اپنی زبان میں پڑھنے کی آسانی دینا ہے۔
قرآن کریم کی آیات، سورتیں سات سات مرتبہ مختلف الفاظ سے ہر گز نازل نہیں ہوئیں تھیں!
علی ولی اللہ
only admins can send messages
You
میں جب آپ کو اخروٹ یا بلکل کورا کہتا ہوں تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی... آپ کے جوابات اور اعتراضات ہی ایسے ہوتے ہیں...
مناظر صاحب آپ اپنی اس تحریر سے ہی اپنے اخروٹ اور بالکل کورے ہونے کو ازخود ثابت کرچکے ہیں
آپ نے یہاں سبعہ احرف کے الفاظ کو مترادف قرار دے کر تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید کا ہر لفظ 7 مترادفات پر مشتمل ہے کیوں کہ پہلے ،دوسرے دن آپ اعتراف کرچکے تھے کہ لسان القریش سے باقی چھ حروف الگ تھے
آگے آپ لکھ رہے ہیں بالفرض یہ وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل کہلاتے
مناظر صاحب بالفرض لکھنا یہاں آپ کو زیب نہیں دیتا کیوں کہ سبعہ احرف کو آپ نے منزل من اللہ قرار دیا ہے ، جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ ساتوں حروف وحی الٰہی تھے
علی ولی اللہ
only admins can send messages
سید علی حیدری شیعہ مناظر
اذا واضح تضاد لکھ رہے ہیں کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل یعنی تھے
میں جب آپ کو اخروٹ یا بلکل کورا کہتا ہوں تو مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی... آپ کے جوابات اور اعتراضات ہی ایسے ہوتے ہیں۔
اب آپ کو یہ تضاد لگ رہا ہے کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل تھے تو ہم معنی کس کے ہوگئے... ظاہر ہے مترادف الفاظ کے...!
یعنی مثال کے طور
تپش ، گرمائش، جلن، اور حرارت ہم معنی اردو کے الفاظ ہیں۔ بالفرض یہ وحی الٰہی ہوتے تو اپنی اپنی جگہ کامل کہلاتے، لیکن دور عثمان میں تپش ، گرمائش، جلن، اور حرارت کے معنی میں اختلاف ہوا تو ایک ہی لفظ تپش کو اولیت دی گئی اور برقرار رکھا گیا۔ اس مثال سے ممبرز کو سمجھائیں ذرا کہ صرف تپش برقرار رکھنے سے تضاد کیسے ثابت ہوتا ہے؟ حالانکہ الفاظ (تپش، گرمائش، جلن، حرارت) تو سب ہم معنی ہیں۔
اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ برقرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جا سکتا ہے؟
شیعہ کی چالبازیوں سے ہوشیار خبر دار
بالفرض وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل کہلاتے، کے الفاظ اردو کے ہم معنی الفاظ کے لئے لکھے گئے تاکہ قارئین سبعہ احرف کے متعلق عقیدہ اہل سنت سمجھ سکیں۔
سبعہ احرف کے الفاظ وحی الٰہی تھے اور کامل ہی تھے

*** بالفرض وحی الٰہی ہوتے * کے الفاظ ان اردو کے ہم معنی الفاظ کے لئے لکھا ہے جو وحی الٰہی نہیں ہیں، سمجھانے کی خاطر ان کی مثال دی گئی ہے۔** میرا واسطہ عجیب کوڑھ مغز سے پڑا ہے۔ اس بندے کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔

سبعہ احرف اور ناسخ و منسوخ میں فرق

*** ◆ اعتراض: تپش، گرمائش، جلن اور حرارت اگر وحی الٰہی ہوتے تو انہیں ختم کرنے کے لئے منسوخ کرنا ہو گا اور منسوخ کرنے کے لئے ناسخ الفاظ لانے ہوں گے۔ ***

جواب: یہ مثال دیکر آپ سے اہم سوال پوچھا گیا تھا، اس کا جواب دینے کے بجائے نیا اعتراض پیش کر دیا ہے۔ میں جواب دے دیتا ہوں، لیکن آپ کو میرے سوالات کے جوابات بھی دینے ہوں گے۔ یا کھل کر کہہ دیں کہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے، ممبرز دیکھ سکتے ہیں پہلے دن سے یہی ظاہر بھی ہو رہا ہے۔۔

اعتراض کا جواب

پہلی بات تپش، گرمائش، جلن اور حرارت چاروں کو ختم نہیں کیا گیا، اور نہ ہی ان کی جگہ کوئی اور لفظ داخل کیا گیا۔ اس لئے ناسخ و منسوخ کا سبعہ احرف کے عقیدہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، ویسے بھی ناسخ و منسوخ کا مقصد ایک حکم کی جگہ بہتر حکم کا نزول ہے جبکہ * سبعہ احرف کا مقصد آیات میں موجود چند مشکل الفاظ کو دیگر حروف کے ہم معنی الفاظ میں پڑھنے کی آسانی دینا ہے۔ *

- ◆ ناسخ و منسوخ ☜ معنی و مفہوم تبدیل ہو جانا۔
- ◆ سبعہ احرف کی سہولت ☜ معنی و مفہوم کا یکساں ہونا۔

اسی مثال کو دوبارہ سمجھیں۔ **فرض کریں کہ تپش، گرمائش، جلن اور حرارت وحی الٰہی ہیں اور یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں۔ اصل وحی الٰہی یعنی لسان الریش کے حرف کے مطابق بالفرض ان میں سے تپش کا لفظ ہے، تو دور عثمان میں صرف اس لفظ کو ہی برقرار رکھا گیا جبکہ دیگر الفاظ جو اختلافات کا باعث تھے اور لسان القریش کے نہ تھے، انہیں باقی نہیں رکھا گیا۔**

موجودہ قرآن ☜ اصل قرآن ☜ لسان القریش ☜ سات حروف میں داخل ایک حرف ☜ سات حروف کے الفاظ وحی الٰہی ☜ اصل وحی لسان القریش ☜ لسان القریش کے الفاظ کو اولیت ☜ ہم معنی الفاظ ☜ اختلافات والے الفاظ سے لسان القریش کو اولیت ☜ اس کے باجود کوئی حرف دوسرے لفظ کو منسوخ نہیں کرتا کیونکہ معنی و مفہوم یکساں تھا۔

دوبارہ وہی سوال اضافے کے ساتھ پوچھ رہا ہوں۔

*** اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ برقرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جاسکتا ہے؟ اور ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھنے سے ناسخ و منسوخ کا کیا تعلق بنتا ہے؟ ***

مثال دیکر منطقی انداز سے سمجھایئے گا۔

◆ *** اعتراض: تپش، گرمائش، جلن اور حرارت کے الفاظ ہم معنی ہیں، بالفرض وحی الٰہی ہوتے تو کامل ہیں، پھر تضاد کا بہانہ کیوں؟ ***

جواب: آپ شاید دور عثمان میں سات حروف کی وجہ سے اختلافات کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کا جواب کئی بار دیا جاچکا ہے، بس دلائل دینا باقی ہے۔ لیکن اس مرحلے پر صحیح روایات رکھنا مناسب نہیں ہے، فی الحال آپ اہل سنت عقیدہ کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ دور نبوی ﷺ میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا، شروع میں دیگر قبائل کے لئے سبعہ احرف کی آسانی دی گئی تھی۔ دور صحابہ میں فتوحات اسلامی کے بعد دین اسلام کئی ممالک اور اقوام تک پہنچا، ان کی زبانیں عربی نہیں تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین انہیں قرآن کی تعلیمات دیتے تھے، اس وقت سات حروف کے مختلف الفاظ کی موجودگی سے مسائل پیدا ہونے لگے، غیر عرب لوگوں کو قرآن کریم میں ابہام ہونے لگا۔ پہلے جو آسانی عربوں کو دی گئی تھی اس کی ضرورت بھی ختم ہوچکی تھی کیونکہ قرآن کی تعلیمات دلوں میں راسخ ہوچکی تھیں۔ اس لئے دور عثمان میں دیگر حروف کے الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی تاکہ امت مسلمہ ایک حرف پر متحد ہوجائے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے، اور ہم اس پر مضبوط دلائل رکھتے ہیں۔

◆ *اعتراض: سبعہ احرف کی وجہ سے تضاد ہونے کا مطلب تمام الفاظ ناقص تھے، اپنی اپنی جگہ کامل نہیں تھے، انہیں سنیوں نے کسی خاص مقصد کے تحت ہی منزل من اللہ بنانے کا ڈھونگ رچایا ہے۔ سنی مناظر نے تضاد بیانی کا اعتراف کر کے سبعہ احرف میں نزول قرآن کے عقیدے کو از خود متنازعہ بنا دیا ہے۔*

جواب: اس اعتراض کے دو پہلو ہیں۔

1۔ سبعہ احرف کی وجہ سے تضاد ہونے کا مطلب تمام الفاظ ناقص تھے۔ (معاذاللہ)

رد: سات حروف میں نزول قرآن ☜ چند آیات کے چند الفاظ میں فرق لیکن معنی یکساں ☜ جب معنی و مفہوم یکساں ہے تو ان الفاظ کا ناقص ہونا خارج ہو گیا۔ ☜ سب الفاظ وحی الٰہی اور کامل۔

* اختلافات کی وجہ: * سات حروف کی وجہ سے **غیر عرب** لوگوں میں اختلافات ہوئے کیونکہ عربی سے واقف نہ تھے، قرآن کے معنی و مفہوم میں خرابی ہونے کا امکان بڑھنے لگا۔ یاد رہے کہ **صحابہ کرام میں سبعہ احرف کی بنیاد پر قرآن کریم کے معنی و مفہوم پر کبھی اختلافات نہیں ہوئے۔**

2۔ سنیوں نے کسی خاص مقصد کی خاطر ہی منزل من اللہ بنانے کا ڈھونگ رچایا ہے۔ سنی مناظر نے تضاد بیانی کا اعتراف کر کے سبعہ احرف میں نزول قرآن کے عقیدے کو از خود متنازعہ بنا دیا ہے۔

رد: آپ اس * خاص مقصد * کو عوام تک پہنچائیں۔ دیر کس بات کی ہے۔ میں تو کافی دنوں سے منتظر ہوں کہ دعویٰ پر گفتگو شروع ہو۔ جواب دعویٰ میں اہل سنت عقیدہ کو تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ کئی دنوں سے آپ کوششوں میں ہیں کہ کوئی ایک پوائنٹ ملے تو جان بخشی ہو سکے، لیکن اس مرتبہ آپ برے پھنسے ہیں۔ الحمدللہ۔ ہمارا عقیدہ متنازعہ نہیں ہے، آپ شرائط فائنل کریں۔ دعویٰ پر آنے کی ہمت کریں گے تو لگ پتہ جائے گا۔ ان شاء اللہ

◆ *اعتراض: جب ساتوں حروف منزل من اللہ تھے، وحی الٰہی تھے، انہیں اللہ نے منسوخ نہیں کیا تو دور عثمان میں ایک حرف میں محدود کیوں کیا گیا؟ یہ تو تحریف قرآن ہے۔*

رد: بیشک ساتوں حروف منزل من اللہ تھے، دیگر عرب قبائل کو دی گئی آسانی کا مقصد جب حاصل ہو چکا تو اصل وحی الٰہی یعنی لسان القریش کو باقی رکھا گیا۔

منسوخ کی اصطلاح بھی درست نہیں ہے۔ جس طرح آپ نے ضم کی اصطلاح بھی غلط استعمال کی تھی (آگے اس پر مزید حقائق رکھتا ہوں)۔ منسوخ یا ناسخ سے مراد قرآن کریم کے احکامات میں تبدیلی ہونا ہے جبکہ سبعہ احرف کا مقصد معنی و مفہوم کو بدلنا ہرگز نہ تھا۔

پتہ نہیں کہاں سے قرآنی علوم پڑھ کے آئے ہو۔۔ آسان آسان سی اصطلاحیں تو سمجھ آتی نہیں ہیں۔

◆ ایک حرف لسان القریش میں قرآن کریم کو برقرار رکھنا محدود نہیں کہا جاسکتا۔ یہ بھی غلط کہہ دیا ہے۔ قرآن تو مکمل اور جامع کتاب ہے۔ چند آیات کے چند الفاظ جو کہ ہم معنی تھے، دیگر حروف میں تھے، ان کے الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی، نہ کوئی کمی ہوئی اور نہ اضافہ۔ معنی و مفہوم بھی یکساں۔ پھر کیسی تحریف، کہاں سے آگیا ناسخ و منسوخ۔ آپ تو علم و عقل سے بالکل پیدل ہو۔ ایک ہی نکتہ بار بار سمجھانا پڑتا ہے۔ اوپر اسی کے متعلق اہم سوال پوچھا ہے۔ دوبارہ کاپی پیسٹ کر دیتا ہوں۔

اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ برقرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جاسکتا ہے؟ اور ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھنے سے ناسخ و منسوخ کا کیا تعلق بنتا ہے؟

اسے کلیئر کریں۔ اگر علم ہے تو۔۔

◆ *اعتراض: اردو کے چاروں الفاظ (تپش، گرمائش، حرارت، جلن) ہم معنی ہیں پھر ان پر اختلاف ہوا تو ایک کو برقرار رکھا گیا۔۔ کیا یہ تضاد بیانی نہیں ہے؟*

رد: یہ چاروں الفاظ ہمارے نزدیک ہم معنی ہیں کیونکہ ہم اردو جانتے ہیں، لیکن کسی انگریز کے لئے تو الجھن کا باعث ہوں گے۔ مثال کے طور پر آج ایک انگریز اسلام قبول کر کے قرآن کی تلاوت شروع کرے

تو یہ دیکھ کر پریشان نہیں ہو گا کہ قرآن کے مختلف نسخوں میں فلاں آیت کے اندر مختلف الفاظ ہیں تو مطلب قرآن میں معاذاللہ تبدیلی ہو چکی ہے۔ اسے کیا پتہ کہ وہ چند الفاظ عرب قبائل کی آسانی کے لئے نازل ہوئے تھے اور معنی و مفہوم یکساں ہیں۔ اس انگریز کو عربی تھوڑی آتی ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے اسے عربی اور ساتوں حروف پر عبور حاصل کرنا پڑے گا۔ اور ساتھ ہی سبعہ احرف کا عقیدہ بھی سمجھنا پڑے گا۔ عام فہم لوگوں کے لئے یہ اختلاف کا باعث تھا، دور عثمان میں اسی مشکل کا حل نکالا گیا جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ آج قرآن ایک حرف لسان القریش میں موجود ہے۔ یہی ہمارا سبعہ احرف پر عقیدہ ہے۔ تسلیم نہ کریں لیکن سمجھنے کی کوشش تو کریں۔

*** ◆ اعتراض: سبعہ احرف سے مراد سات قسم کی آیات، سات سات سورتیں اور سات الگ الگ قرآن کا نزول نہیں ہے، اس کا مطلب بالواسطہ سنی مناظر نے اعتراف کیا ہے کہ " سبعہ احرف سے سات قرآتیں مراد نہیں ہیں "کیونکہ سات قرآتوں کے لئے سات الگ الفاظ ہونا ضروری ہیں۔***

رد: سات قرآتوں کا مطلب سات قسم کی آیات، سات قسم کی سورتیں یا سات قرآن ہونے کا ثبوت اب آپ کے ذمہ ہے، ظاہر ہے آپ نے ان سب سے مراد سات قرآت لیتے ہوئے یہ کہہ دیا ہے کہ ان کے لئے سات الگ الگ الفاظ ہونا ضروری ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک یہ اہل سنت عقیدہ ہے تو ضرور کوشش کر کے اسے ثابت بھی کیجئے گا، آپ کو پورا پورا موقعہ دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ میں نے کسی موقعہ پر سات حروف سے سات قرآت مراد لینے کا ذکر نہیں کیا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن نکات پر علمائے اہل سنت میں اختلاف ہے، آپ انہیں مناظرے میں بطور حجت ثابت کر کے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ واہ رے شیعہ۔۔۔ تیری مت ہی نرالی۔۔۔، **مناظروں میں وہی باتیں ثابت کی جاتی ہیں جن پر فریقین کے ہاں اتفاق ہو، اجماع ہو۔ اختلافی مسائل کو بطور حجت پیش نہیں کیا جاتا۔ میں آگے سبعہ احرف پر پانچ اہم نکات بھی پیش کروں گا، جن پر اہل سنت کے ہاں اجماع ہے، سنی و شیعہ کتب سے دلائل بھی دوں گا۔** ان شاء اللہ

باقی آپ بحیثیت مدعی اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کی کوشش کیجئے گا۔ مزید گفتگو آپ کے دلائل کی روشنی میں کروں گا۔ ممبرز ملاحظہ فرمائیں کہ شیعہ مناظر نے اپنے دعویٰ کو تو ایک سائیڈ پر کر دیا ہے، جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے سے مختلف اعتراضات کر کے ٹائیم پاس کرنے میں لگ گیا ہے۔

☜ یہاں ایک تصحیح بھی کر رہا ہوں۔ شیعہ مناظر سے سوال بھی اسی لئے پوچھا گیا تھا تاکہ بات کلیئر ہو جائے۔ موصوف نے جواب دعویٰ میں بیان کئے گئے سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ کو سمجھنے کے بجائے سبعہ احرف پر تنقیدی کرتے ہوئے کہا تھا کہ * **سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد اللہ قرآن میں بیان کر سکتا تھا!*** (غور فرمائیں! اپنے دعوی پر گفتگو یا میرے جواب دعویٰ پر تنقیحات کرنے کے بجائے شیعہ مناظر کی طرف سے براہ راست عقیدہ اہل سنت پر اعتراضات کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔) میں اس کا جواب بھی دے دیتا ہوں :

دیگر عرب قبائل تک دین اسلام کی تعلیمات پہنچانے کے لئے قرآن کریم کو سات حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی۔ یہ آسانی کیا تھی؟ صرف چند آیات میں کچھ الفاظ مختلف لیکن ہم معنی۔ یعنی چند آیات میں موجود مشکل الفاظ کو ان کی اپنی لوکل زبان کے الفاظ میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی۔ اگر صرف ایک حرف لسان القریش میں قرآن کا نزول ہوتا رہتا تو تبلیغ دین میں مشکلات ہوتیں، 13 سال بعد وضاحت کا کیا فائدہ جب شروع اسلام میں مشکلات کو حل کرنا مقصود تھا۔ یاد رہے کہ میں مدعا علیہ ہوں، میرا کام جواب دعویٰ پر اعتراضات در اعتراضات کے جوابات دینا نہیں ہے، بحیثیت مدعی شیعہ مناظر کو اپنے دعویٰ کے مطابق گفتگو کرنی چاہیے، آخر کیا وجہ ہے موصوف ٹال مٹول میں لگے ہوئے ہیں! مدعا علیہ کا کام تو مدعی کے دلائل کا رد کرتے ہوئے جواب دعوی کو ثابت کرنا ہے۔

بحر حال یہ مناظرہ بھی تاریخ کا حصہ بنتا جا رہا ہے، جس میں مدعی شیعہ تھا، اور دعویٰ پیش کرنے کے بعد اسے ہمت ہی نہ ہوئی کہ مدعا علیہ کو دعویٰ پر گفتگو کرنے پر مجبور کرے بلکہ الٹا مدعا علیہ بار بار مدعی کو اپنے دعویٰ پر گفتگو کرنے کا کہتا رہا ہے۔

اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ برقرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جا سکتا ہے؟
مثال دیکر منطقی انداز سے سمجھائیے گا۔
اہل سنت عقیدہ واضح ہے۔ کئی بار بتاچکا ہوں کہ ہم سات حروف سے سات قسم کی آیات، سات سات سورتیں یا سات الگ قرآن سمجھتے ہی نہیں پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟
اہل سنت عقیدہ جواب دعوی میں تفصیل سے لکھا ہے۔اس پر غور کیوں نہیں کر رہے؟
1: تیرا سال بعد ان الفاظ کی وضاحت اللہ نے بیان کردیں! لاحول ولاقوت
یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ میری کس بات سے سمجھ لیا ہے۔ ایسی خرافات باتیں شیعہ کے ذہن میں ہی اتر سکتی ہیں!
2: کونسی بات ہر ذی شعور کو سمجھ آ رہی ہے؟ ہمارے عقیدے میں اس بات کی نشاندھی کردیں۔
باقی جو باتیں آپ نے ابھی لکھی ہیں یا جو دعوی کر رکھا ہے اس کا اہل سنت عقیدے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ شرائط کے بعد دیکھیں گے کہ کن دلائل سے آپ دعوی ثابت کریں گے۔
11:12 PM
تصحیح
سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد اللہ قرآن میں بیان کر سکتا تھا!
علی ولی اللہ
only admins can send messages
You
اتنا واضح تضاد لگا رہے ہیں کہ سبعہ احرف اپنی اپنی جگہ کامل بھی تھے
پھر ہم معنی کس کے ہوگئے؟؟ ظاہر ہے مترادف الفاظ کے۔۔۔
صراحت کررہے ہیں آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا
تو اس کے لیے 7 حروف میں بھلا قرآن نازل کرنے کی کیا تک ہے؟
جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد ان کی وضاحت اللہ تعالی بیان القرآن میں کرسکتا تھا
لیکن نہیں ، یہ بات ہر ذی شعور کو سمجھ آرہی ہے مگر سنیوں کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالی کو معاذاللہ سمجھ نہیں آئی
3:12 AM
علی ولی اللہ
only admins can send messages
1: تیرا سال بعد ان الفاظ کی وضاحت اللہ نے بیان کردیں! لاحول ولاقوت
یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ میری کس بات سے سمجھ لیا ہے۔ ایسی خرافات باتیں شیعہ کے ذہن میں ہی اتر سکتی ہیں!
جب کہ میرے الفاظ یہ تھے 13 سال کے الفاظ؟؟
جو الفاظ سمجھ نہیں آئے ان کی وضاحت اللہ تعالی بیان القرآن میں کرسکتا تھا
کیوں کہ سنی مناظر نے کہا تھا کہ
آیات کے چند الفاظ کا فرق تھا
تو سنی مناظر صاحب آپ بتائیں آپ نے 1 میں جو الفاظ مجھ سے منسوب کیے وہ آپ نے کہاں پڑھے؟؟؟
اور گیر عرب قبائل تک دین اسلام کی تعلیمات پہنچانے کے لئے قرآن کریم کو سات حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ چند آیات میں کچھ الفاظ مختلف لیکن ہم معنی تھے۔ چند آیات میں موجود مشکل الفاظ کو ان کی اپنی لوکل زبان کے الفاظ میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی۔ اگر صرف ایک حرف لسان القریش میں قرآن کا نزول ہوتا رہتا تو تبلیغ دین میں مشکلات ہوتیں، 13 سال بعد وضاحت کا کیا فائدہ جب مشکلات کا حل شروع اسلام میں کرنا مقصود تھا۔

کمال ہے۔ دعوی پر تو گفتگو کر نہیں سکتے۔ شرائط کی طرف آنے کی بات کرتا ہوں تو کپکپاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ میرے سوالات کے جوابات بھی نہیں دے پا رہے۔۔ اور یہ بھی کہتے ہو کہ ہر ذی شعور کو سمجھ آ رہی ہے۔۔۔ کیا سمجھ آ رہی ہے۔۔ یہ بھی نہیں بتا رہے۔۔۔ بڑے ظالم ہو۔

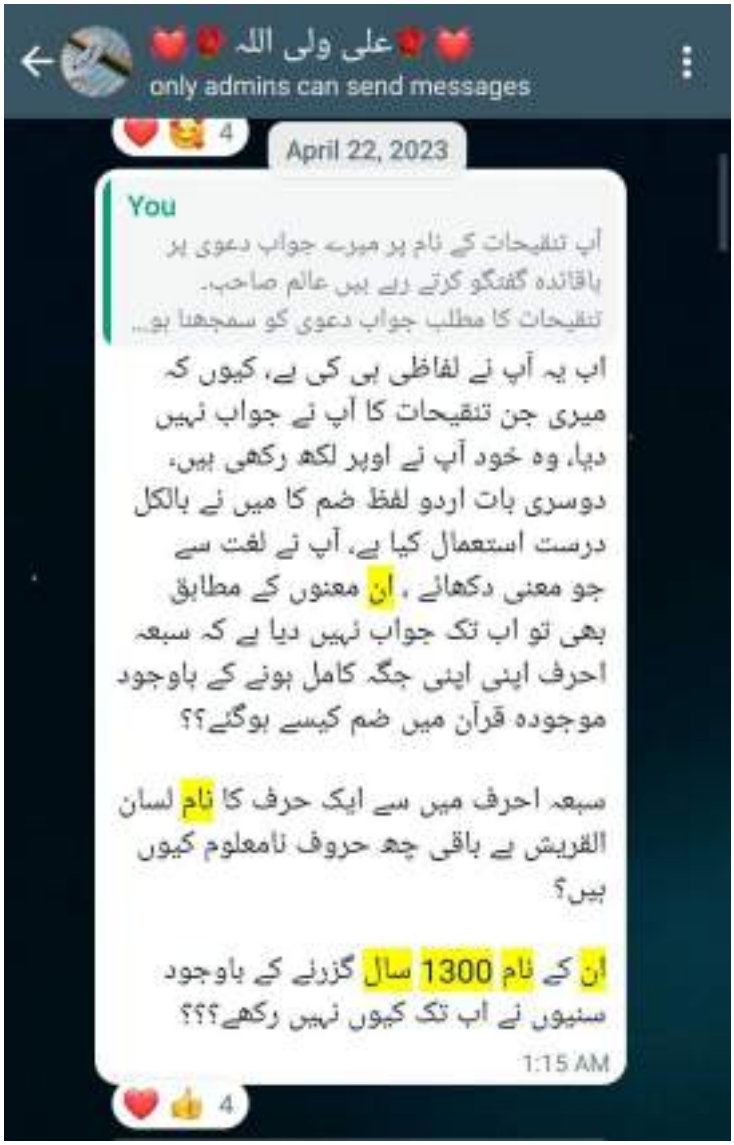

مطلب آپ کو ابھی تک ضم کے معنی و مفہوم کی سمجھ نہیں آ سکی۔۔ پتہ نہیں کہاں سے عربی اور اردو پڑھ کے آئے ہو۔

ضم کا مطلب مکس ہو جانا، مل جانا، چپک جانا

ممبرز کو اسی مثال سے دوبارہ سمجھاتا ہوں۔ آپ کے سمجھنے کی لیول تو بہت کمزور ہے۔

میں نے پہلے اردو کے چار ہم معنی الفاظ کی مثال دی تھی، آج اسی لفظ کے مزید تین اور ہم معنی لفظ دکھاتے ہوئے سمجھاتا ہوں۔

تپش، حرارت، گرمائش، جلن، حدت، تمازت، آنچ۔

اگر یہ ساتوں وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل ہوتے، اگرچہ اردو بولنے والے ان کے معنی و مفہوم بخوبی جانتے ہیں لیکن دوسری زبان بولنے والوں کے لئے ساتوں حروف بظاہر مختلف ہیں، اور ایک ایک لفظ کو الگ سے سمجھنا مشکل بھی ہے، جب تک وہ مکمل اردو نہ سیکھ لیں۔

دنیائے شیعیت کو
چیلنج
اگرچہ اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ ساتوں حروف کامل نہیں تھے (معاذاللہ)، اس کے باوجود دنیائے شیعیت کو چیلنج ہے کہ اسے اہل سنت کا عقیدہ ثابت کر کے دکھائے
علی ولی اللہ
only admins can send messages
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
تو پھر اپنے عقیدے کے مطابق یہ لکھیں کہ ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل نہیں تھے، اس لیے کہ ان کی اپنی جدا گانہ کوئی حیثیت نہیں تھی..... بلکہ ہر حرف اپنی جگہ ناقص تھا جو دوسرے حرف میں انضمام کرلیتا تھا
2:10 AM
شیعہ مناظر کی خودساختہ تضادبیانی جو سنی مناظر کی طرف منسوب کرتا رہا!
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
آپ واقعی نیند میں ہیں مناظر صاحب
آپ کے مطابق ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل بھی تھے لیکن ایک دوسرے میں ضم ہونے کا نقص بھی ان حروف میں بدرجہ اتم موجود تھا
اس سے بڑی تضاد بیانی اور کیا ہوگی؟
2:40 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
تو لکھ دیں پھر ایک حرف کے الفاظ دوسرے حرف میں ضم نہیں ہوسکتے
ضم ہونے کی اصطلاح درست نہیں ہے۔
لسان القریش والے الفاظ برقرار رکھے گئے۔
2:43 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
ضم نہیں ہوسکتے نہ؟
ضم ہونا مطلب مل جانا
ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔
2:44 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
ضم ہونا مطلب مل جانا
ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔
برقرار تو ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ ہونے چاہیے تب ہی کامل ہوں گے....
2:45 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
برقرار تو ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ ہونے چاہیے تب ہی کامل ہوں گے....
کامل ہی ہیں۔ کس نے انکار کیا ہے۔
2:45 AM
ساتوں حروف وحی الٰہی تھے، کامل تھے۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھا گیا۔

اردو کے لفظ ضم کے معنی و مفہوم پر شیعہ و سنی مناظرین کا اختلاف
شیعہ مناظر کے نزدیک ضم کے معنی و مفہوم
سنی مناظر کے نزدیک ضم کے معنی و مفہوم
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
آپ ضم ہونے کی اصطلاح درست سمجھتے ہیں؟ سمجھادیں۔
ضم ہونا یعنی ایک حروف کے الفاظ دوسرے حروف کے الفاظ کی جگہ لے لیں
2:46 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
یعنی الفاظ بدلنے کو ضم ہونا کہتے ہیں؟
ضم ہونا یعنی ایک حروف کے الفاظ دوسرے حروف کے الفاظ کی جگہ لے لیں
2:51 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
ضم ہونا مطلب مل جانا
ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔
برقرار نہیں رہتا جب ایک لفظ دوسرے کی جگہ لے لے
2:52 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
ضم نہیں ہوسکتے نہ؟
ضم ہونا مطلب مل جانا
ایک حرف برقرار رکھنا ضم ہونا نہیں کہا جاسکتا۔
2:44 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
ضم ہونا یعنی ایک حروف کے الفاظ دوسرے حروف کے الفاظ کی جگہ لے لیں
یہ غلط معنی ہے۔
ضم ہونا یعنی دو چیزیں مل جائیں
جڑ جائیں
چپک جائیں
یہ تھوڑی معنی ہوگی کہ ایک کی جگہ دوسرے سے بدل جائے۔
2:53 AM

دور عثمان میں ساتوں حروف کی تلاوت سے غیر عرب لوگوں میں یہی اختلاف ہوا، اس لئے صحابہ کرام کے اجماع سے اصل وحی الٰہی لسان القریش کے ان الفاظ کو اولیت دی گئی جن پر اختلافات ہوئے یا امکان تھا۔

مثال کے طور پر اردو کے ان الفاظ میں تپش کا لفظ اصل وحی الٰہی ہوتا تو صرف اسے برقرار رکھا جاتا۔

ایک حرف برقرار رکھنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ باقی چھ الفاظ اس ایک لفظ میں ضم ہوگئے، ہر لفظ کے ایک ہی معنی و مفہوم ہیں۔ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا محتاج نہیں ہے کہ اس کے بغیر نامکمل ہو۔ ایک لفظ برقرار رکھنے سے بھی وہی مقصد حاصل ہو جاتا ہے جو کہنے والا دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہی گھسی پٹی کہانیاں سنا کر وقت کا ضیاع، میرے سوال کو چھوا تک نہیں اب تک پوری ٹرن میں سنی مناظر نے کوئی نئی بات نہیں کی ہے۔۔۔۔وہی غیر علمی باتیں دوبارہ بھیج رہے ہیں۔

شیعہ مناظر پھر کنفیوژن کا شکار!

ثبوت دکھانے کے بعد شیعہ مناظر نے سنی مناظر کے معنی و مفہوم کو تسلیم کر لیا!

کچھ دن پہلے تمام نکات کلیئر بتا دئے گئے، اس کے باوجود شیعہ مناظر دوبارہ معصوم بن کر پوچھ رہے ہیں کہ

سبعہ احرف اپنی جگہ کامل ہونے کے باوجود قرآن میں ضم کیسے ہو گئے؟

اب اسے کن الفاظ میں سمجھایا جائے کہ اہل سنت کے نزدیک ساتوں حروف آپس میں ضم نہیں کئے گئے تھے بلکہ ایک حرف لسان القریش کے الفاظ برقرار رکھے گئے، اسی پر اجماع امت ہے۔ باقی چھ حروف جو بھی تھے، ان پر لسان القریش کو اولیت دی گئی کیونکہ وہی اصل نبی کریم کی زبان ہے۔

اہل سنت عقیدہ کے مطابق سبعہ احرف کے ساتوں حروف وحی الٰہی تھے، کامل تھے، دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھا گیا۔۔ شیعہ کی خود ساختہ اصطلاح سات حروف کا ضم ہو جانا درست نہیں ہے کیونکہ کسی لفظ کو دوسرے سے تبدیل نہیں کیا گیا، بلکہ ایک حرف کو برقرار رکھا گیا۔ ضم کا مطلب شامل ہو جانا، مل جانا، یا کوئی چیز دوسری چیز میں داخل ہو جائے۔

بقول شیعہ مناظر سات حروف ضم ہوتے تو نقص ہوتا، جبکہ سبعہ احرف کے الفاظ ضم نہیں کئے گئے، اس لئے نقص کا شیعہ اعتراض باطل ہوا۔

جعفر صادق: اب میں مختلف لغات سے ضم کے معنی و مفہوم بھی دکھاتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اگر سبعہ احرف موجودہ قرآن میں ضم نہیں ہوئے تو موجودہ قرآن اس صورت میں نہیں ہے جس صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تھا یعنی موجودہ قرآن سبعہ احرف میں نہیں ہے۔ اوپر آپ موجودہ قرآن کو سبعہ احرف والا وہی قرآن کہتے رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تھا۔

جعفر صادق: صبر کریں۔ میں پہلے مکمل کرلوں۔

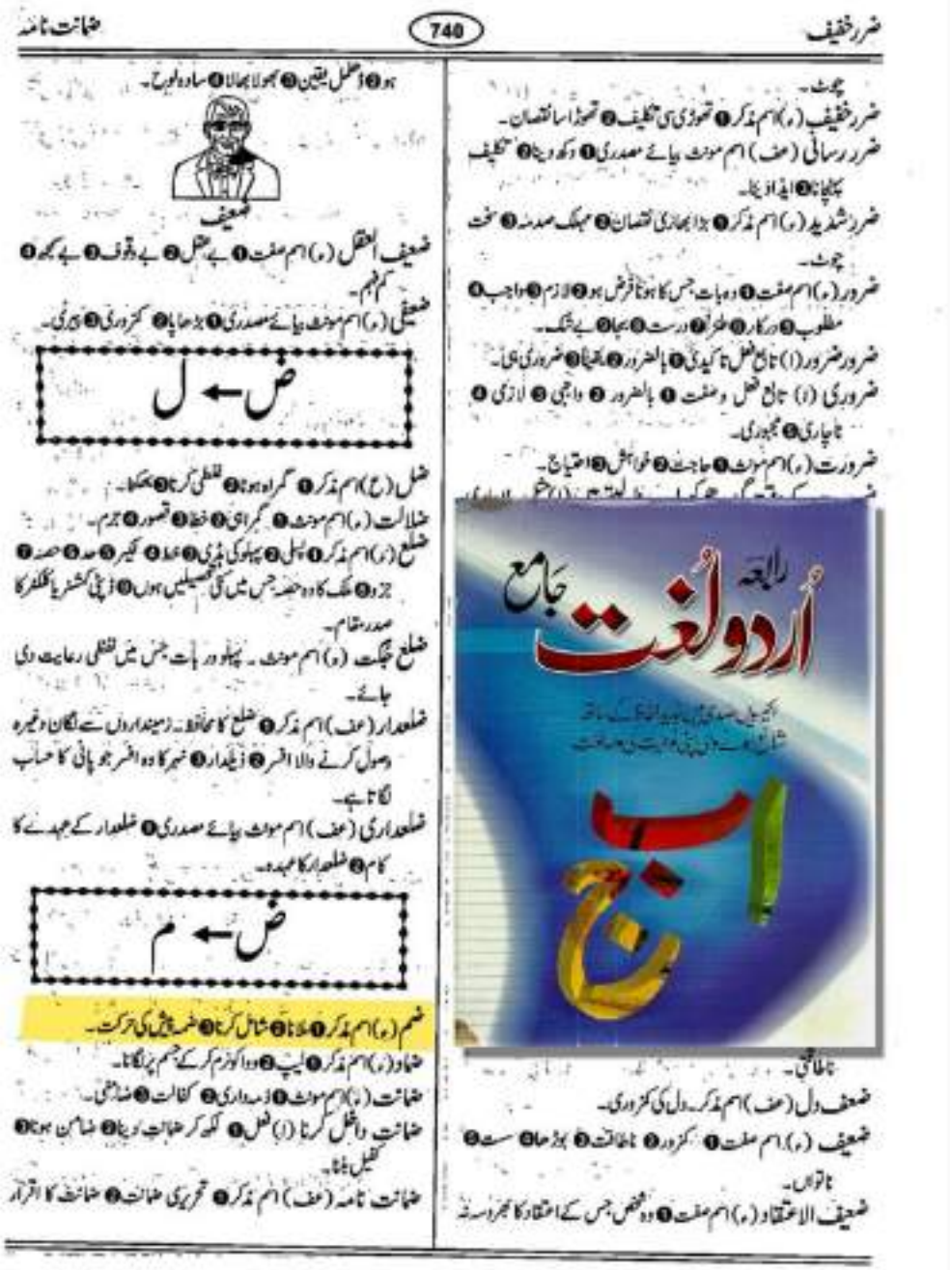

فیروز اللغات اردو

تاکیدی۔ اسم۔
ضروریات۔ (ضَ۔ رُو۔ ری۔ یات) (ج ۔ ا۔ مث) ضروری چیزیں۔ استعمال کی چیزیں۔
ضروریاتِ زندگی۔ (ج ۔ ا۔ مث) وہ چیزیں جو انسان کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہیں۔ کھانا کپڑا وغیرہ۔
ضریح۔ (ضَ۔ ری) (ج ۔ ا۔ مث) (۱) قبر۔ وہ قبر جو سیدھی کھودی جائے۔ ایک طرف کھودی جانے والی کو لحد کہتے ہیں (۲) ایک قسم کا تعزیہ جو گنبد نما ہوتا ہے۔

ض ــــ ع

ضعیف حال۔ (ج ۔ صف) غریب۔ مصیبت زدہ۔
ضعیفہ۔ (ضَ۔ عی۔ فہ) (ج ۔ ا۔ مث) بوڑھی عورت۔ کمزور عورت۔
ضعیفی۔ (ضَ۔ عی۔ فی) (ج ۔ ا مث) بڑھاپا۔ پیری۔ کمزوری۔

ض ــــ غ

ضغطہ۔ (ضَغ۔ طہ) (ج ۔ ا۔ مذ) (۱) دباؤ (۲) ٹھوکا (۳) بھینچا۔
ضغطہ۔ (ضَغ۔ طہ) (ج ۔ ا۔ مذ) سختی۔ رنج۔ تکلیف۔ مشقت۔

ض ــــ ف

ضفدع۔ (ضِف۔ دَع) (ج ۔ ا۔ مذ) مینڈک۔

ض ــــ ل

ضلّ۔ (ج ۔ ا۔ مذ) غلطی کرنا۔ گمراہ ہونا۔ بھٹکنا۔
ضلال (ضلالت)۔ (ج ۔ ا۔ مث) (۱) گمراہی۔ تباہی (۲) گناہ۔ خطا۔
ضلع۔ (ضِل۔ ع) (ج ۔ ا۔ مث) (۱) پسلی۔ کگیر۔ حد۔ خط (۲) گروہ۔ جتھہ۔ حاکم ضلع کا صدر مقام۔ صوبے کا وہ حصہ جو ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہو (۳) رعایت لفظی ذو معنی بات۔
ضلع بندی۔ (ج ۔ ف ۔ ا۔ مث) صوبے کی ضلع وار تقسیم۔
ضلع جگت۔ (ا۔ مث) پہلو دار بات جس میں لفظی رعایت پائی جائے۔
ضلع دار۔ (ضلعدار) (ا) نگران ضلع۔ زمینداروں سے مالگذاری وغیرہ وصول کرنے والا افسر (۲) سیدھ آبپاشی کا وہ افسر جو پانی کا حساب لگاتا ہے۔
ضلعداری۔ ضلعدار کا عہدہ یا کام۔

ض ــــ م

ضمّ۔ (ج ۔ ا۔ مذ) (۱) ملانا۔ شامل کرنا۔ پیش کی حرکت۔ ضمہ۔
ضماد۔ (ضِ۔ ما۔ د) (ج ۔ ا۔ مذ) لیپ۔ دوا کر نرم کر کے جسم پر لگانا۔
ضمانت۔ (ضَ۔ مانت) (ج ۔ ا۔ مث) ذمہ داری۔ کفالت۔ ضامنی۔
ضمانت دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا ضامن بننا۔ تحریری ضمانت نامہ داخل کرنا۔ کسی کو ضامن پیش کرنا۔
ضمانت ضبط ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ضامن سے مشروط ضمانت پوری نہ ہونے کی صورت میں نقد روپیہ وصول کرنا۔
ضمانت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ضامنی دینا۔ کسی کا ضامن بنایا ہونا۔
ضمانت تحفظ امن۔ امن قائم رکھنے کی ضمانت۔
ضمانت پر ہونا (رہا ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی ذمہ داری پر رہا ہونا۔ قید سے آزاد ہونا۔
ضمانت داخل کرنا۔ (مص۔ مرکب) عدالت میں تحریری ضمانت دینا۔ ضامن ہونا۔
ضمانت نامہ۔ (ج ۔ ف ۔ مذ) تحریری ضمانت۔ کفالت نامہ۔
ضمناً۔ (ضِ۔ ما۔ نَ۔ ضی) (ج ۔ تابع ضل) اتفاقاً۔ بطور ضمانت۔
ضمانتی۔ (ضِ۔ ما۔ نَ۔ تی) (ا۔ مذ) ضامنی۔ ذمہ دار۔
ضمائر۔ (ضِ۔ ما۔ اِ۔ ر) (ج ۔ ا۔ مث) ضمیر کی جمع۔ اسم کے بدل۔ دیکھئے ضمیر۔

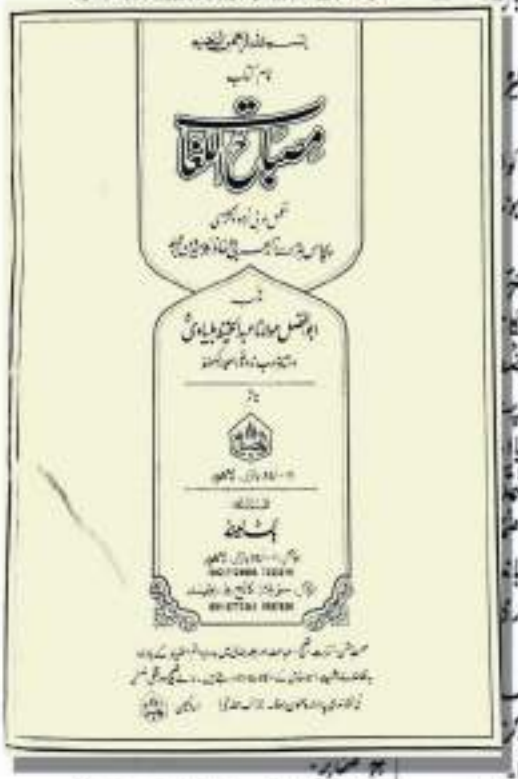
مصباح اللغات

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ وہی پرانی باتیں دوبارہ لکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔میری تنقیحات کا جواب نہیں دے رہے۔

جعفر صادق: اہل سنت عقیدہ کے مطابق سبعہ احرف کے ساتوں حروف وحی الٰہی تھے، کامل تھے، دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھا گیا۔۔شیعہ کی خود ساختہ اصطلاح سات حروف کا ضم ہو جانا درست نہیں ہے کیونکہ کسی لفظ کو دوسرے سے تبدیل نہیں کیا گیا، بلکہ ایک حرف کو برقرار رکھا گیا۔ ضم کا مطلب شامل ہو جانا، مل جانا، یا کوئی چیز دوسری چیز میں داخل ہو جائے۔

بقول شیعہ مناظر سات حروف ضم ہوتے تو نقص ہوتا، جبکہ سبعہ احرف کے الفاظ ضم نہیں کئے گئے، اس لئے نقص کا شیعہ اعتراض باطل ہوا۔

کچھ دن پہلے تمام نکات کلیئر بتا دئے گئے، اس کے باوجود شیعہ مناظر دوبارہ معصوم بن کر پوچھ رہے ہیں کہ سبعہ احرف اپنی جگہ کامل ہونے کے باوجود قرآن میں ضم کیسے ہو گئے؟ اب اسے کن الفاظ میں سمجھایا جائے کہ اہل سنت کے نزدیک ساتوں حروف آپس میں ضم نہیں کئے گئے تھے بلکہ ایک حرف لسان القریش کے الفاظ برقرار رکھے گئے، اسی پر اجماع امت ہے۔ باقی چھ حروف جو بھی تھے، ان پر لسان القریش کو اولیت دی گئی کیونکہ وہی اصل نبی کریم ﷺ کی زبان ہے۔

آپ خیالی دنیا میں بہت رہتے ہیں۔ اپنی طرف سے ہر لفظ کے نئے مفہوم نکال کر فنکاریاں کرتے رہتے ہیں۔ جب پکڑ کروں تو دوڑیں لگ جاتی ہیں۔

نزول قرآن مکی و مدنی دونوں ادوار میں جاری رہا۔۔۔ جواب دعویٰ میں کسی دور کا تعین نہیں کیا گیا۔ جب دلائل کی بات آئے گی تو اس کا تعین از خود ہو جائے گا۔ اس وقت آپ کو جواب دعویٰ تک محدود رہنا ہے۔

اب ذرا میرے ان الفاظ کا اسکرین شاٹ رکھیں جہاں میں نے یہ لکھا ہو کہ شروعاتی 13 سالہ دور میں جو قرآن نازل ہوا وہ بنی نوع انسان اور پوری امت مسلمہ کے بجائے صرف مکہ کے عرب لوگوں کی آسانی کے لئے نازل ہوا؟ اپنے دعویٰ پر گفتگو سے بھاگنے کے لئے ہر بار دور کی کوڑی لے آتے ہیں۔ سادہ سی باتیں بھی بار بار سمجھانی پڑتی ہیں۔

گلاب جب کھلتا ہے تو پہلے باغ میں خوشبو ہوتی ہے، پھر آہستہ آہستہ باغ سے باہر بھی اس کی خوشبو پہنچتی ہے اور پھر جہاں جہاں گلاب پہنچتے ہیں اس کی خوشبو بھی ساتھ ساتھ پہنچتی ہے۔ اللہ کرے یہ مثال ہی آپ کی سمجھ شریف میں آجائے۔

ضرر خفیف 748 ضمانت نامہ

چوٹ۔
ضرر خفیف (م) اسم مذکر ❶ تھوڑی سی تکلیف ❷ تھوڑا سا نقصان۔
ضرر رسانی (عف) اسم مونث بیائے مصدری ❶ دکھ دینا ❷ تکلیف پہنچانا ❸ ایذا دینا۔
ضرر شدید (م) اسم مذکر ❶ بڑا بھاری نقصان ❷ جھٹکا صدمہ ❸ سخت چوٹ۔
ضرور (م) اسم صفت ❶ وہ بات جس کا ہونا فرض ہو ❷ لازم ❸ واجب ❹ مطلوب ❺ درکار ❻ ضرور ❼ درست ❽ بجا ❾ بے شک۔
ضرور ضرور (ا) تاکید کی ❶ بالضرور ❷ یقیناً ❸ ضروری ہے۔
ضروری (ا) تابع فعل و صفت ❶ بالضرور ❷ واجبی ❸ لازمی ❹ ناچاری ❺ مجبوری۔
ضرورت (م) اسم مونث ❶ حاجت ❷ خواہش ❸ احتیاج۔

ناطاقتی۔
ضعف دل (عف) اسم مذکر دل کی کمزوری۔
ضعیف (م) اسم صفت ❶ کمزور ❷ ناطاقت ❸ بوڑھا ❹ سست ❺ ناتواں۔
ضعیف الاعتقاد (م) اسم صفت ❶ وہ شخص جس کے اعتقاد کا بھروسہ نہ ہو ❷ اصل یقین ❸ بھولا بھالا ❹ سادہ لوح۔

ضعیف
ضعیف العقل (م) اسم صفت ❶ بے عقل ❷ بے وقوف ❸ بے سمجھ ❹ کم فہم۔
ضعیفی (م) اسم مونث بیائے مصدری ❶ بڑھاپا ❷ کمزوری ❸ پیری۔

ض ← ل

ضل (ع) اسم مذکر ❶ گمراہ ہونا ❷ غلطی کرنا ❸ بھٹکنا۔
ضلالت (م) اسم مونث ❶ گمراہی ❷ خطا ❸ قصور ❹ جرم۔
ضلع (م) اسم مذکر ❶ بازو ❷ پہلو کی ہڈی ❸ عدد ❹ کثیر ❺ حد ❻ حصہ ❼ وہ ملک کا وہ حصہ جس میں کئی تحصیلیں ہوں ❽ ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر کا صدر مقام۔
ضلع جگت (م) اسم مونث ۔ پھلجھڑی بات جس میں لفظی رعایت رکھی جائے۔
ضلعدار (عف) اسم مذکر ❶ ضلع کا محافظ۔ زمینداروں سے لگان وغیرہ وصول کرنے والا افسر ❷ ذمیدار ❸ خبر گاہ کا وہ افسر جو پانی کا حساب لگاتا ہے۔
ضلعداری (عف) اسم مونث بیائے مصدری ❶ ضلعدار کے عہدے کا کام ❷ ضلعدار کا عہدہ۔

ض ← م

ضم (م) اسم مذکر ❶ ملانا ❷ شامل کرنا ❸ ضمہ پیش کی حرکت۔
ضماد (م) اسم مذکر ❶ لیپ ❷ دوا کو نرم کر کے جسم پر لگانا۔
ضمانت (ن) اسم مونث ❶ ذمہ داری ❷ کفالت ❸ ضمانتی۔
ضمانت داخل کرنا (ا) فعل ❶ کچھ کر ضمانت دینا ❷ ضامن بننا ❸ کفیل بننا۔
ضمانت نامہ (عف) اسم مذکر ❶ تحریری ضمانت ❷ ضمانت کا اقرار

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس سے آپ یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں نہ کہ آپ کے مطابق موجودہ قرآن جو لسان القریش حرف واحد میں ہے، اس میں سبعہ احرف کے بقیہ چھ حروف نہ ہی * ملے * ہیں اور نہ ہی * شامل * ہوئے ہیں۔

جعفر صادق: اس میں کونسی بے تکی بات ہے۔۔اس کی نشاندھی کرنی چاہئے تھی۔

اہل عرب میں کئی قبائل شامل ہیں۔ جن عرب قبائل کے لئے لسان القریش کے کچھ الفاظ کی ادائگی مشکل تھی ان کے لئے آسانی دی گئی۔۔

عرب قبائل کا سات سے زائد ہونے کا انکار بھی نہیں لیکن جو الفاظ قرآن میں تھے ان کے ادائگی میں وسعت دی گئی تاکہ تمام قبائل کو آسانی ہو۔ سات حروف میں نزول سب کے لئے کافی سمجھا گیا تو وہی آسانی دی گئی۔ اس میں کیا قباحت ہے۔

(صحیح احادیث کی روشنی میں یہی نکتہ آگے بھی سمجھادوں گا۔)

آپ کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو غیر عرب کی مشکلات کا علم نہیں تھا، یہ بذات خود آپ کی جاہلانہ سوچ ہے۔ پھر تو اللہ تعالیٰ کو چاہئے تھا کہ دنیا کی ہر زبان میں قرآن کریم کا نزول ہوتا تاکہ کسی کو بھی کوئی مشکل محسوس نہ ہو ! حد ہے جہالت کی!

عالم صاحب۔ سوچ سمجھ کر اعتراض کیا کریں۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اسلام کی تبلیغ کا آغاز جزیرہ عرب سے ہوا، تاکہ اسلامی تعلیمات پر عمل شروع کرایا جاسکے۔ اس وقت اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنا لازم تھا۔ درخت کی جڑیں ایک ہی زمین کے ٹکڑے میں ہوتی ہیں لیکن درخت بڑا ہو جائے تو اس کی شاخیں چاروں طرف دور دور تک پہنچ جاتی ہیں۔ سورج ایک ہی جگہ موجود ہے، اس کے باوجود اس کی روشنی پوری

زمین کو روشن کر دیتی ہے۔ بیشک دور نبوی ﷺ میں تقریباً پورا جزیرہ عرب حلقہ اسلام میں داخل ہو چکا تھا، اس کے بعد دور صحابہ میں اسلامی تعلیمات غیر عرب تک پہنچنا شروع ہوئی تھیں۔

*** کیا آپ اس بات سے اختلاف کرتے ہیں کہ دور صحابہ میں اسلامی فتوحات نہیں ہوئیں بلکہ دور نبوی ﷺ میں یہ سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ کسی ایک فتح ہونے والے علاقے کا نام ہی بتا دیں جو دور نبوی ﷺ میں فتح ہوا تھا؟ * چلیں صرف یہ بتائیں کہ آپ کے اپنے محبوب ممالک ایران و عراق میں اسلام کیسے پہنچا؟**

بات نکلے گی تو بہت دور تک جائے گی۔ اس لئے جواب دعویٰ پر تنقیحات مکمل کریں تاکہ آپ اپنا دعویٰ ثابت کر کے حق ثابت کر سکیں۔

سوال: جب قرآن کی جن آیات میں 7 حروف کے ایسے الفاظ تھے جن پر اختلاف ہوا، صرف ان الفاظ کو لسان القریش کے حرف میں برقرار رکھا گیا تو جن الفاظ میں اختلاف نہیں ہوا تھا، وہ 7 میں سے کونسے حروف میں تھے؟؟

جواب: پھر بتا دوں کہ وہ چند آیات میں موجود ایسے الفاظ تھے جن کی صرف ادائگی میں فرق تھا۔ یعنی زیر زبر پیش وغیرہ کا فرق، یہ وسعت آج بھی قرآن میں موجود ہے۔ جب دلائل کی روشنی میں گفتگو ہو گی تو کئی مثالیں زیر بحث لاؤں گا۔ آپ کو سات حروف کے تعین کی اتنی جلدی ہے تو دعویٰ کی طرف آجائیں۔

ہم شرائط طئے کرتے ہیں۔۔ پھر باقاعدہ علمی دلائل کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں، آپ بھی خوش اور میں بھی خوش۔

سوال: منزل من اللہ اختلافی الفاظ کو جو کہ وحی الٰہی تھے، انہیں حذف کرنے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا یا عثمان نے؟؟

جواب: منزل من اللہ اختلافی الفاظ کہنا درست نہیں ہے۔ تمام حروف وحی الٰہی تھے اور ہم معنی تھے۔ یہ تو غیر عرب لوگوں کی سمجھ کا قصور تھا کہ آپس میں اختلاف کرنے لگے، باقی الفاظ تو کامل، ہم معنی تھے۔

چند آیات کے ان الفاظ کو جن پر اختلافات ہوئے یا امکان تھا ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دیتے ہوئے برقرار رکھا گیا۔ دور عثمان میں صرف لسان القریش حرف پر قرآن کریم کو محفوظ کیا گیا، دوسرے حروف کے وہ الفاظ جن پر غیر عرب میں اختلاف ہوئے یا امکان تھا ان الفاظ کو اس وقت کے قرآنی نسخوں میں نہ لکھا گیا تاکہ امت ایک حرف لسان القریش میں متحد ہو جائے۔ قرآنی آیات، سورتیں مکمل وحی الٰہی ہیں، کسی ایک لفظ کی بھی کم بیشی نہیں ہوئی اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے۔ آج بھی وہی

لسان القریش میں قرآن کریم ہمارے ہاتھوں میں ہے اور دور نبوی ﷺ، دور صحابہ، دور تابعین، تبع تابعین اور آج تک حفاظ کرام کے دلوں میں متواتر محفوظ چلا آرہا ہے۔ الحمدللہ۔ اسی پر امت مسلمہ کا ہر دور میں اجماع بھی ہے، سوائے اہل تشیع کے، کیونکہ وہ اجماع امت کو مانتے ہی نہیں۔ چوتھی صدی کے بعد ایران و عراق میں گھڑی جانے والی کتب پر ہی ان کا دین و ایمان ہے۔ بس رہے نام اللہ کا۔

اس جواب سے معلوم ہوا کہ میں ایک ایسے خر دماغ سے گفتگو کر رہا ہوں جسے خود تو سمجھ آتی نہیں لیکن دوسرے کے سمجھانے کے بعد بھی کوراکا کوراہی رہتا ہے۔

میں کئی بار آسان الفاظ میں بتا چکا ہوں کہ دور نبوی ﷺ میں مترادف الفاظ کے معنی و مفہوم پر صحابہ کرام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا تھا۔ حتیٰ کہ عرب کے قبائل کو بھی سات حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تو ان کے مابین بھی معنی و مفہوم پر کوئی اختلاف نہیں ہوا، کیونکہ عربی ان کی مادری زبان تھی۔ میرا یہ نکتہ اچھی طرح ذہن میں بٹھالیں۔

دور عثمان میں غیر عرب لوگوں کے درمیان سات حروف کی وجہ سے اختلافات ہوئے کیونکہ انہیں ہم معنی الفاظ کی درست سمجھ نہ تھی، لسان القریش میں قرآن کریم کو محفوظ کرنا اور امت کے اس اختلاف کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا ہی حضرت عثمان غنی کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس پر پوری امت ان کی احسان مند ہے۔ صحابہ کرام دین اسلام کے اولین ذرائع ہیں۔ اگر ان کے دین و اسلام پر شک کیا جائے تو مطلب قرآن و سنت پر شک ہو جائے گا۔ پھر کونسا قرآن اور کونسی سنت رسول؟

یہی وجہ ہے کہ سبائی بد معاش گروہ نے صحابہ کرام کے خلاف محاذ کھڑا کیا اور ان پر اعتراضات وارد کئے گئے تاکہ دین اسلام کی بنیادیں ہی کمزور کر دی جائیں!

مختلف مسالک کے قرآن کریم کے تراجم میں اختلافات کی حقیقت

اب آپ کو تراجم اور تفاسیر کا فرق بھی سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔!!

میں نے عرض کیا تھا کہ **مختلف مسالک کے تراجم میں کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے**، بلکہ ہمارے درمیان قرآن کریم کی تفاسیر میں اختلافات ہیں۔

آپ نے تین آیات پیش کی ہیں۔ مجھے نہیں پتہ یہ کس مسلک کے عالم کا ترجمہ پیش کیا ہے، آپ کو ان تینوں آیات کے تراجم میں اس * اختلاف * کی نشاندھی کرنی چاہئے تھی تاکہ جواب دینے میں آسانی ہوتی۔ اسی لئے میں نے صرف ایک آیت کا کہا تھا تاکہ تفصیل سے جواب دیا جاسکے۔ میں سورت المائدہ آیت 6 اور 55 کے مختلف سنی و شیعہ علمائے کرام کے تراجم دکھا دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ سورت الصافات کی آیت 130 کا ترجمہ دو شیعہ تراجم سے بھی دکھا دیتا ہوں۔ سب مترجمین نے ایک جیسا ترجمہ کیا ہے۔ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اب یہ آپ کا ذمہ ہے کہ **اس آیت کی نشاندھی کرتے وقت اس لفظ کا تعین کریں جس کے ترجمے میں سنی و شیعہ کے ہاں کوئی خاص اختلاف ہے۔**

پھر ذہن میں بٹھالیں 👈 میرا مؤقف یہ ہے کہ آج بھی مختلف مسالک کے آیات قرآنی کے تراجم میں یکسانیت ہے، اردو کے لفظ مختلف ملیں گے لیکن ترجمہ ایک ہی جیسا ملے گا۔

سب سے پہلے ممبر زمیر اجواب اور شیعہ مناظر کا جواب دیکھیں۔

👇👇👇👇👇

مختلف مسالک کے تراجم میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ یہی حقیقت ہے!

اب میں سورت المائدہ آیت 6 کا ترجمہ سنی شیعہ مترجمین سے دکھاتا ہوں۔ کسی ممبر کو کوئی فرق نظر آئے تو مجھے پرسنل میں بتا سکتا ہے۔

👇👇👇👇

سورت المائدہ آیت 6

اہل سنت تراجم

اہل تشیع تراجم

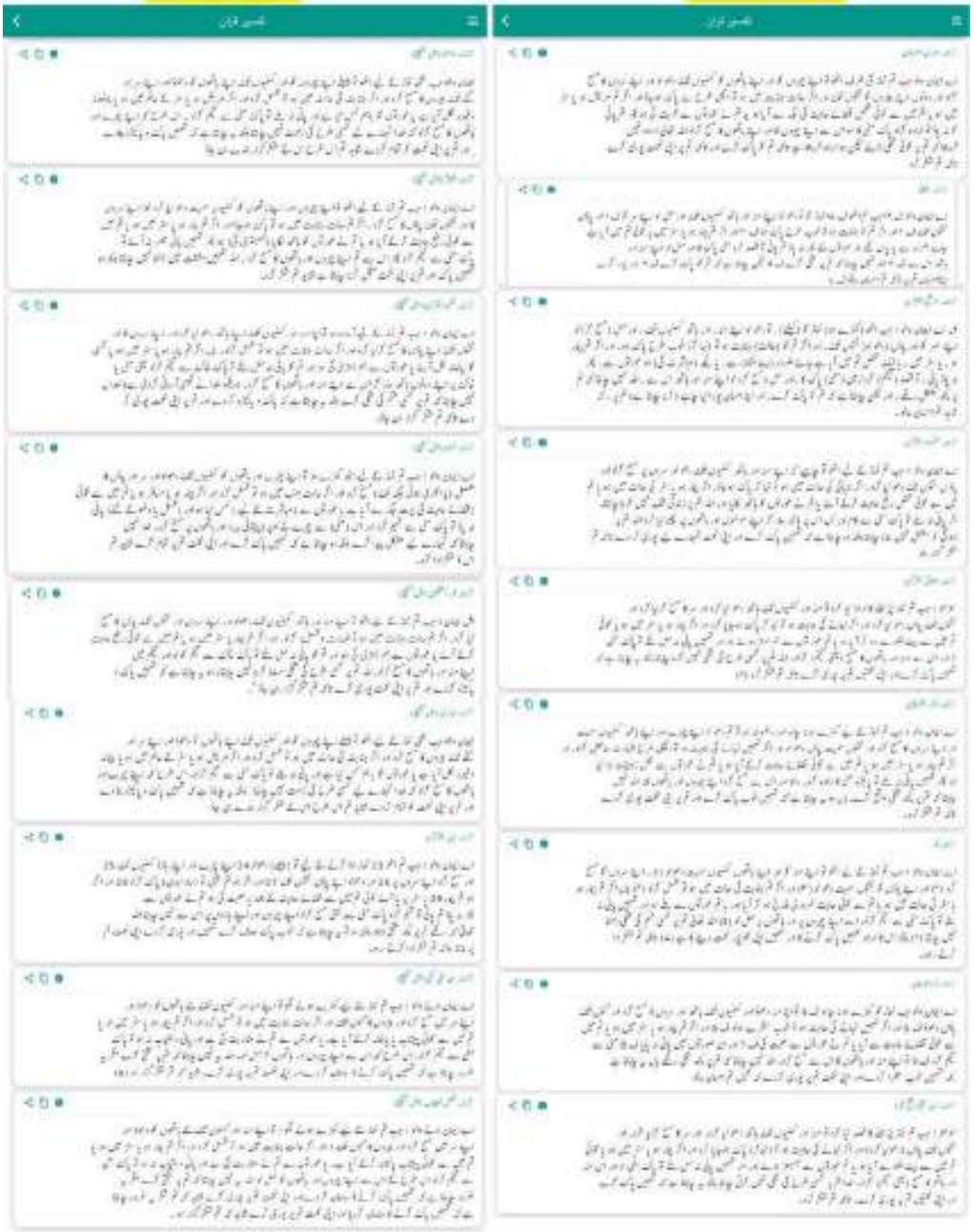

اب دوسری آیت سورت المائدہ 55 بھی سنی و شیعہ تراجم سے دیکھیں۔

👇👇👇👇

شیعہ مناظر کی تیسری آیت سورت الصافات 130 کا ترجمہ دو شیعہ تراجم

👇👇👇

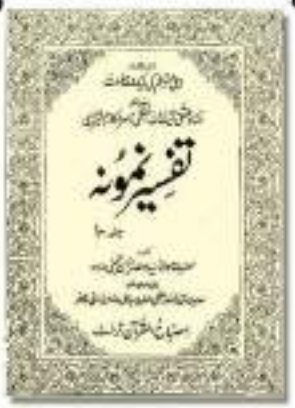

۱۲۰۔ الیاسین پر سلام ہو۔

۱۲۱۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

۱۲۲۔ وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے ہے۔

تفسیر

پیغمبر خدا الیاسؑ مشرکین کے مقابلے میں

زیر نظر آیات میں گزشتہ انبیاء میں سے ایک اور نبی کی سرگزشت بیان کی جارہی ہے یہ اس سورہ میں آنے والی چوتھی سرگزشت ہے۔ یہ حضرت الیاس کی ایک مختصر سی سرگزشت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: الیاس خدا کے رسولوں میں سے تھا (وان الیاس لمن المرسلین)۔

حضرت الیاسؑ ان کے نسب اور ان کی زندگی کی خصوصیات کے بارے میں انشاء اللہ کچھ گفتگو ان آیات کے آخر میں نکات کے ضمن میں آئے گی۔

اس کے بعد اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے: اس وقت کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو خبردار کیا اور کہا: "کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے (اذقال لقومہ الا تتقون)۔

تقوائے الٰہی۔ شرک و بت پرستی سے پرہیز، ظلم و گناہ سے پرہیز اور انسانیت کے لیے تباہ کن سب باتوں سے پرہیز

بعد والی آیت میں اس مسئلہ کے بارے میں، اس سے بھی زیادہ صراحت کے ساتھ بات کی گئی ہے: کیا تم بعل بت کو پکارتے ہو اور بہترین خالق کو چھوڑ رہے ہو (اتدعون بعلاً و تذرون احسن الخالقین)۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا ایک معروف بت تھا، جس کا نام "بعل" تھا اور وہ اس کے سامنے سجدہ کیا کرتے حضرت الیاسؑ نے انھیں اس قبیح عمل سے روکا اور عظیم آفریدگار عالم اور توحید خالص کی طرف دعوت دی۔

اسی وجہ سے ایک جماعت کا نظریہ ہے کہ حضرت الیاسؑ کی فعالیت کا مرکز شامات کے شہروں میں سے شہر "بعلبک" تھا۔[1]

کیونکہ "بعل" اس مخصوص بت کا نام تھا اور "بک" کا معنی ہے شہر۔ ان دونوں کی آپس میں ترکیب سے "بعلبک" ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ سونے کا اتنا بڑا بت تھا کہ اس کا طول بیس ہاتھ تھا۔ اس کے چار چہرے تھے اور اس بت کے چار

---

[1] بعلبک موجودہ زمانے میں لبنان کا حصہ ہے اور شام کی سرحد پر واقع ہے۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾	۱۱۸۔ اور ان دونوں کو سیدھا راستہ ہم نے دکھایا۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	۱۱۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان دونوں کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔
سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾	۱۲۰۔ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾	۱۲۱۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔
اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾	۱۲۲۔ یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾	۱۲۳۔ اور الیاس بھی یقیناً پیغمبروں میں سے تھے۔☆
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	۱۲۴۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	۱۲۵۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر خلق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟☆
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾	۱۲۶۔ اللہ ہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	۱۲۷۔ تو انہوں نے ان کی تکذیب کی پس وہ حاضر کیے جائیں گے،
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	۱۲۸۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے،
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾	۱۲۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	۱۳۰۔ آل یاسین پر سلام ہو۔☆
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	۱۳۱۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	۱۳۲۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔☆
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	۱۳۳۔ اور لوط بھی یقیناً پیغمبروں میں سے تھے
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	۱۳۴۔ جب ہم نے انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	۱۳۵۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔☆
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾	۱۳۶۔ پھر ہم نے سب کو ہلاک کر دیا۔
وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾	۱۳۷۔ اور تم دن کو بھی ان (بستیوں) سے گزرتے رہتے ہو،☆

۱۲۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل میں سے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے۔ جب بنی اسرائیل میں بت پرستی

بعلبک (بک بت سے مرکب ہے۔ بعل بت کا نام

بک جائے اجتماع، یعنی شہر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مکے کو قرآن میں بکہ بھی کہا گیا ہے۔

۱۳۰۔ آل یٰسین سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ ملاحظہ ہو صواعق محرقہ باب ۱۱۔

۱۳۲۔ حضرت الیاس (ع) کو یہودیوں نے ان کی زندگی میں تکذیب کی اذیت پہنچائی، لیکن زندگی کے بعد انہیں ضرورت سے زیادہ ماننے لگے اور یہ عقیدہ عام ہو گیا کہ انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے، پھر وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔

۱۳۵۔ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ہے جو ایک رسول کی بیوی ہونے کے باوجود اپنے شوہر کو چھوڑ کر اپنی قوم کا ساتھ دینے کو ترجیح دے رہی تھی۔ چنانچہ قوم کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔

۱۳۷۔۱۳۸ اہل مکہ شام اور فلسطین جاتے ہوئے قوم لوط کے تباہ شدہ علاقوں سے گزرا کرتے تھے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ترجمے میں اختلاف واضح ہے۔

جعفر صادق: جب دل چاہے خلاصہ لکھ سکتے ہیں۔ میں پوری گفتگو محفوظ بھی کرتا جارہا ہوں۔ ابھی تک کی جو گفتگو ہوئی ہے اس پر دو سو پیجز کی پی ڈی ایف تیار بھی ہو چکی ہے۔ اگر آپ دعویٰ کی طرف آئیں گے اور مدعی کی حیثیت سے دلائل شروع کریں گے تو وہ مناظرہ سبعہ احرف کا دوسرا جلد بنے گا کیونکہ جواب دعویٰ کی آڑ میں آپ نے سبعہ احرف پر اچھی خاصی بحث شروع کر رکھی ہے۔ شرائط پر گفتگو ابھی باقی ہے۔

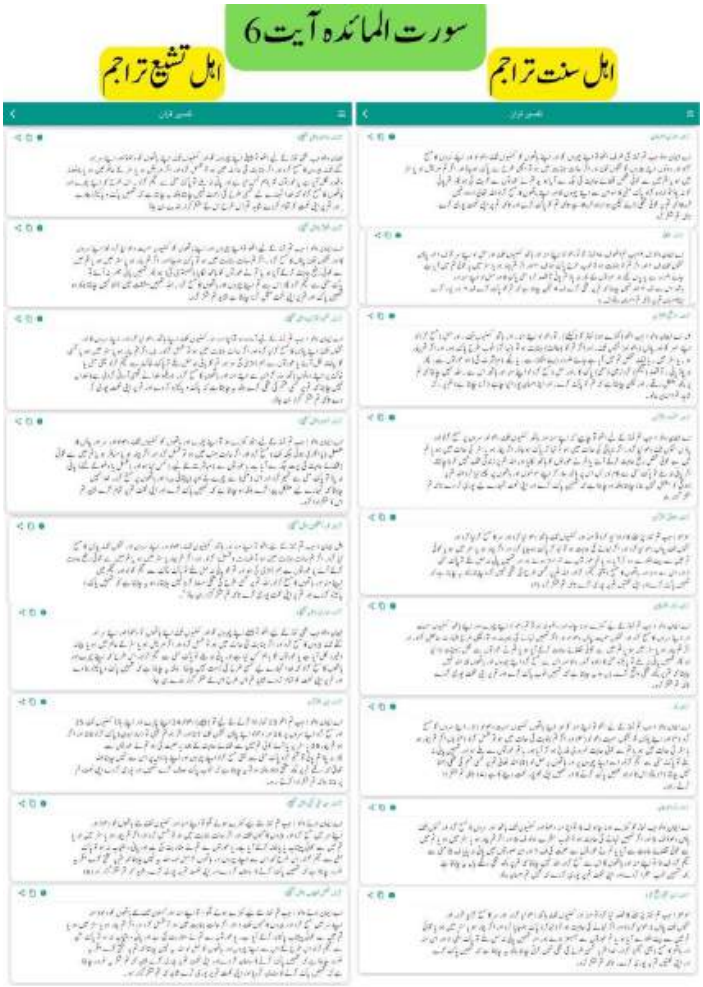

رہی بات تضاد بیانیوں کی تو میں نے اسی لئے اسکرین شاٹ بنائے ہیں تاکہ ریکارڈ بنتا جائے کہ کون اس کا مصداق ہے۔

میں جواب دعویٰ لکھ چکا ہوں۔ آپ اپنی فکر کریں۔ دعویٰ پر دلائل تیار رکھیں۔ ویسے مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ رمضان المبارک خیر سے گذر چکا ہے۔ وقت کے تعین سے آپ خود ہاتھ اٹھا چکے ہو۔ اس لئے آج سے ہماری گفتگو ٹرن وائس جاری رہے گی۔ جب آپ کا ٹرن مکمل ہو جائے گا تو میں کسی بھی وقت جوابات کا سلسلہ شروع کر دوں گا، جب میرا ٹرن ختم ہو جائے گا تو آپ جب دل چاہے جوابات دے سکتے ہیں۔

جب تک شرائط طئے کر کے دعویٰ پر گفتگو نہیں ہوتی، یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

میں نے آپ کے دعویٰ کا ایسا رد لکھ دیا ہے کہ اب آپ کی ہمت نہیں ہو رہی کہ دعوی کی طرف آئیں۔

جواب دعویٰ نہ صرف آپ کے دعویٰ کا رد ہے بلکہ سبعہ احرف کے متعلق مکمل عقیدہ اہل سنت ہے کیونکہ آپ نے دعویٰ میں براہ راست اہل سنت کی طرف ایک جھوٹا عقیدہ منسوب کر دیا ہے۔ جب گفتگو شروع ہو گی تو سب ممبرز دیکھ لیں گے۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الحمد للہ، ترجمے کے اختلافات از خود دکھانے کا شکریہ۔

جعفر صادق: مجھے نہ صرف معلوم ہے بلکہ میں دوران گفتگو دلائل سے ثابت بھی کروں گا۔ اگر علم نہیں بھی ہے تو آپ کو خوش ہو کر دعویٰ کی طرف آجانا چاہئے۔۔۔ آخر کیا وجہ ہے کہ شرائط فائنل کر کے دعویٰ کو ثابت کرنے سے ٹال مٹول کرتے آرہے ہیں۔

یہ پہلا مناظرہ ہے جس میں مدعی اپنے دعویٰ کو چھوڑ کر مدعا علیہ کے جواب دعویٰ پر گفتگو کر کے اسے دلائل دینے پر اکساتا رہا ہے۔

بیشک ہمارہ یہی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھا گیا، آج وہی قرآن ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ الحمدللہ۔۔۔

اسی لئے تو شیعہ کے جید ترین علماء اس موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے، باقی قرآن سے ان کی براہ راست دشمنی تھوڑی تھی! بیشک بغض صحابہ نے قرآن و سنت سے بھی شیعوں کو دور کر دیا ہے۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی بیشی کے موجودہ قرآن ہی ہے؟ یا اس سبعہ احرف والے قرآن میں سے کوئی اختلافی الفاظ حذف کرکے موجودہ قرآن کو نئی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ پر لسان القریش میں قرآن کریم نازل ہوا تھا، دیگر قبائل کی زبان کے چند الفاظ پڑھنے کی آسانی دی گئی تاکہ انہیں قرآن پڑھنے میں مشکل نہ ہو۔ دور عثمان میں اسی قرآن (لسان القریش) کو محفوظ کیا گیا، صرف دیگر حروف کے چند الفاظ جن سے غیر عرب لوگوں میں اختلاف ہو رہا تھا، انہیں لکھنے کے بجائے لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی، کیونکہ ساتوں حروف وحی الٰہی تھے، قرآن کریم کا کوئی لفظ حذف نہیں ہوا، نہ کمی ہوئی نہ اضافہ۔۔۔ آج بھی وہی قرآن مکمل حفاظت الٰہی میں ہے۔ کسی بنی بشر کو طاقت نہیں کہ اس میں ردوبدل کر سکے۔

آئندہ کسی نئے اعتراض کے ساتھ آیئے گا۔ اور اگر میں نے غلط عقیدہ اہل سنت لکھ دیا ہے تو دیر کس بات کی ہے۔ شرائط فائنل کریں۔ دلائل دینا شروع کریں۔۔۔ اور عوام تک حق پہنچادیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنی تراجم بھی بھیج دیں تاکہ تیسری آیت کے ترجمے پر بھی اختلافات ثابت ہو جائیں۔

جعفر صادق: جب اعتراضات ایک جیسے کرتے رہیں گے تو جوابات بھی ایک جیسے ہی ہوں گے۔

صرف لسان القریش کے الفاظ برقرار رکھے گئے ہیں۔ دوسرے حروف پر لسان القریش کو اولیت دی گئی۔۔ یہ سمجھ کیوں نہیں آرہا؟ (ترجمے میں اختلاف ہے) اس اختلاف کو لکھنا بھی ہوگا یا بس آپ نے کہہ دیا۔ ہم مان لیں۔

ترجمہ سامنے رکھ دئے ہیں۔ سب کو وہ اختلاف سمجھائیں۔ سنی تراجم میں بھی وہی ترجمہ ہے عالم صاحب۔

آل یاسین پر سلام، جو سنی و شیعہ ترجمہ چاہیں اٹھا کر دیکھ لیں۔

اب آپ جواب طلب نکات کو کلیئر کرسکتے ہیں یا شرائط کی طرف آجائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے یہاں لکھا 👇

* بیشک ہمارہ یہی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں بر قرار رکھا گیا، آج وہی قرآن ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ الحمدللہ۔۔۔*

آپ کی خیانت کاری و جملہ معترضہ 👇

قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں بر قرار رکھا گیا۔

اعتراض 👈 **جب سنی عقیدہ کے مطابق قرآن سات حروف میں نازل ہوا تو دور عثمان میں اسے سات حروف میں بر قرار کیوں نہ رکھا گیا؟ ایک حرف لسان القریش میں * بر قرار رکھنا * اس وقت کہا جا سکتا تھا، جب قرآن صرف اور صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہوتا۔**

آپ کو سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں لکھنا چاہیے 👇

*** قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں اسے صرف و صرف ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید کیا گیا*** پھر کسی سنی مترجم کا ترجمہ کیوں نہیں بھیجا الصافات آیت 130 کا؟

فضول کی لفاظیاں ہیں یہاں۔۔

جعفر صادق: ہمارے ہاں اس پر دو رائے نہیں ہیں۔ حضرت الیاس کی آل پر سلام ہی اس سے مراد ہے۔ اپنے خود ساختہ مفہوم نکالنے کے بجائے براہ راست دعویٰ کی طرف آجائیں۔ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وقت کا تعین اب تک نہیں ہوا جناب۔ آپ نے اب تک میرا اسکرین شاٹ نہیں دیا جہاں میں نے 11 بجے کے وقت کی حامی بھری ہو۔ ویسے پرسوں آپ 11 بجے کا کہہ کر گئے تھے اور آج آئے 11:25 پر۔ معافی تو مانگ لیتے ظالم۔

جعفر صادق: مدعی سست، گواہ چست ، سکوت رضامندی نہیں ہوتی؟ میں نے آپ کی روش کے مطابق وقت کی قید ختم کر دی ہے۔ جسے جب وقت ملے گا۔۔ جواب دیتا رہے گا۔

حضرت الیاس کی آل پر سلام ! یہ ترجمہ آج تک نہ کسی شیعہ مترجم نے کیا نہ سنی مترجم نے کیا ہے۔ (شیعہ مناظر کی جہات)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: واقعی؟؟؟

* حضرت الیاس کی آل * پر سلام ہے؟ یہ ترجمہ تو آج تک نہ کسی شیعہ مترجم نے کیا نہ سنی مترجم نے کیا۔ آپ نے کہاں یہ ترجمہ پڑھا ہے؟

جعفر صادق: دونوں طرح کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ آپ کی تحقیق محدود ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں نے سکوت رکھا ہی نہیں، ہر بار کہا شرائط میں وقت طے کروں گا۔

ترجمہ بھیجیں حضرت الیاس کی آل پر سلام والا۔

جعفر صادق: یہ پڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں کہیں بھی الیاس علیہ السلام کی * آل * پر سلام نہیں لکھا۔

جعفر صادق: صرف وہ اشکال لکھیں۔

کونسی خیانت کی ہے تاکہ ابھی کلیئر کردوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مناظر صاحب آپ کو اپنی خیانت کاری سمجھ آئی یہاں، آپ نے یہاں لکھا 👇

بیشک ہمارہ یہی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھا گیا، آج وہی قران ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ الحمدللہ۔۔۔

آپ کی خیانت کاری و جملہ معترضہ 👇

قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھا گیا۔

اعتراض 👇 جب سنی عقیدہ کے مطابق قرآن سات حروف میں نازل ہوا تو دور عثمان میں اسے سات حروف میں برقرار کیوں نہ رکھا گیا؟؟ ایک حرف لسان القریش میں *برقرار رکھنا* اس وقت کہا جاسکتا تھا، جب قرآن صرف اور صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہوتا۔

آپ کو سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں لکھنا چاہیے 👇

*** قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں اسے صرف و صرف ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید کیا گیا***

آل یاسین پر سلام کہیں ملے تو بتایئے گا۔ کیوں کہ یہ ترجمہ سنی و شیعہ دونوں میں سے کسی نے آج تک نہیں کیا۔

جعفر صادق: شیعہ مترجمین نے بھی آل یاسین کا ترجمہ کیا ہے۔۔ دکھاؤں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (شیعہ مناظر کی آڈیو سنی لائبریری سائیٹ پر ملاحظہ فرمائیں) آل یاسین اور الیاس علیہ السلام کی آل میں جسے فرق نہیں معلوم وہ بھی مناظر بن کر آ گیا ہے۔

جعفر صادق: (وائس سننے کے بعد) صرف ایک شیعہ ترجمہ کا عکس دکھائیں جس میں آل یاسین کے بجائے *ترجمہ* میں آل محمد لکھا گیا ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں نے کب کہا ترجمہ میں آل محمد کسی نے لکھا ہے؟

ال یاسین کا ترجمہ ☜ الیاس علیہ السلام کی آل، کسی سنی یا شیعہ مترجم سے دکھائیں۔

جعفر صادق: پھر ترجمہ کا اختلاف کیسے ثابت کر رہے ہیں۔ تفسیر کے اختلاف کو ترجمہ کا اختلاف بتا رہے ہو عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ال یاسین کا ترجمہ آل یاسین ہے یا الیاس.... یہ اختلاف ہے۔** آپ نے آج نیا ترجمہ بتایا الیاس کی آل یہ ترجمہ کس مترجم نے کیا ہے؟

جعفر صادق: میں شیعہ ترجمہ کا اسکین بھیج رہا ہوں۔ صبر کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: *الیاس کی آل* دکھایئے گا۔

جعفر صادق: پھر تسلیم کریں گے یا آئیں بائیں شائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تسلیم کروں کو اس اختراع کرنے والے کی اختراع کو۔۔۔۔ آپ ال یاسین نہ بھیج دینا جیسے اوپر بھیجا ہے بس۔

جعفر صادق: سنی و شیعہ مترجمین آل یاسین ہی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کی تفسیر میں شیعہ کا اختلاف ہے۔

☜ آپ کو ترجمہ میں اختلاف دکھانا تھا حضور۔ تو اللہ کے بندے۔۔ ترجمہ میں اختلاف تو ثابت نہیں ہوا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دو مسئلے ہیں یہاں۔

1۔ آپ کو اردو پڑھنا نہیں آرہی سنی مترجمین کی۔۔۔ وہ ال یاسین کا ترجمہ کیے بغیر ال یاسین لکھ رہے ہیں جسے آپ کبھی آل یاسین تو کبھی الیاس کی آل کہہ رہے ہیں۔

جعفر صادق: اختلافی نکتہ ہی یہ ہے کہ سنی و شیعہ کے تراجم میں کوئی اہم اختلاف ہے یا نہیں۔

میرا موقف ☜ کوئی اختلاف نہیں ہے

شیعہ موقف ☜ اختلاف ہے۔

تینوں آیات کے تراجم اوپر موجود ہیں

* اختلاف کی نشاندھی کر دیں تاکہ گفتگو آگے بڑھے۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کو ترجمہ ملا الیاس کی آل والا؟

ایک کا اختلاف تو سمجھ لیں ☜

جعفر صادق: سنی ترجمہ اوپر دکھا چکا ہوں۔

☜ آپ اس ترجمہ پر تفسیر کا اختلاف بتا کر ترجمہ کا اختلاف ثابت کر رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **اس میں * آل یاسین * کسی نے نہیں لکھا نہ ہی الیاس کی آل کسی نے لکھا ہے۔**

جعفر صادق: ترجمہ میں کوئی اختلاف نہیں۔۔۔ تفسیر کا اختلاف زیر بحث نہیں ہے۔

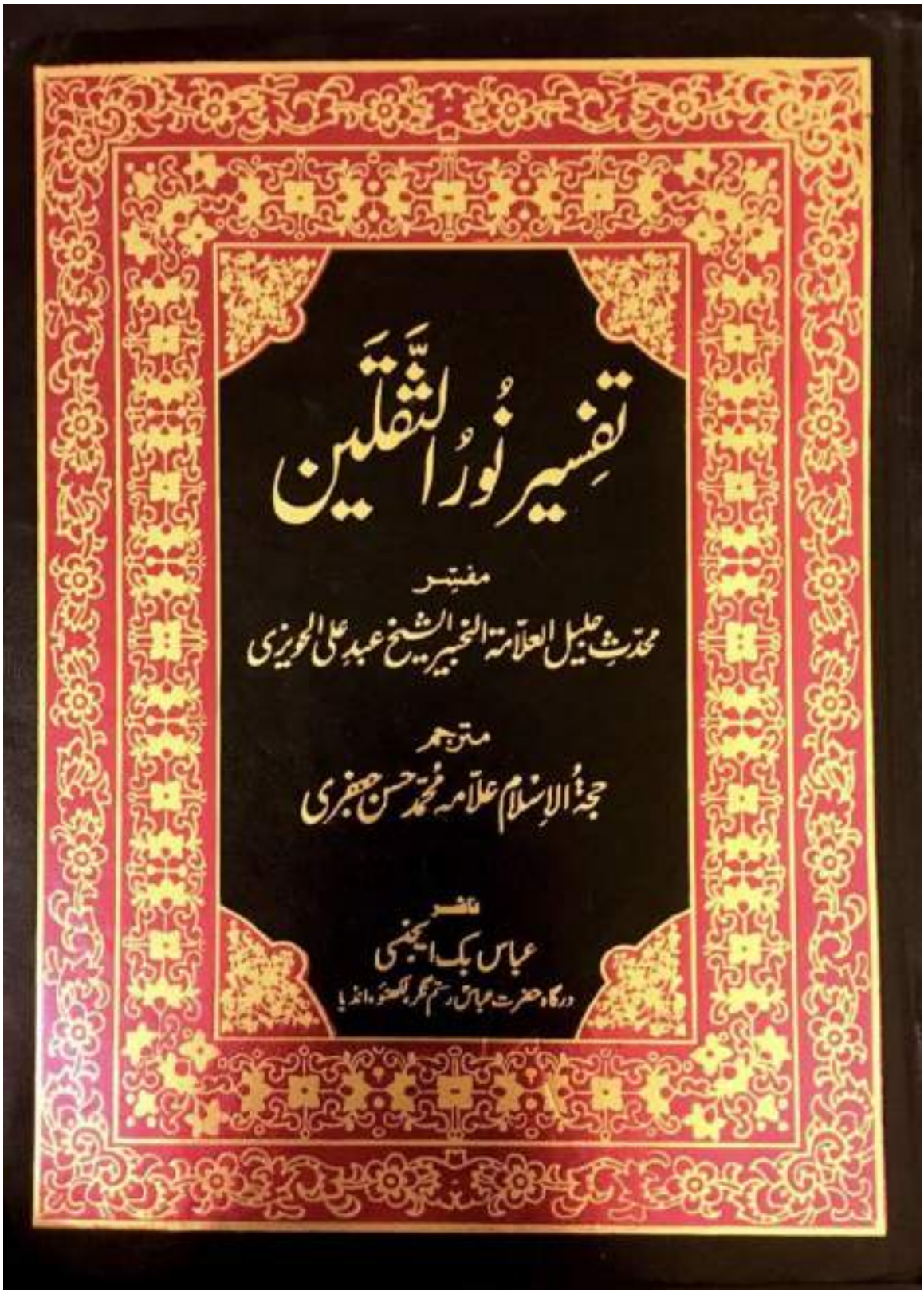
تفسیر نور الثقلین
مفسر
محدث جلیل العلامۃ النحبیر الشیخ عبد علی الحویزی
مترجم
حجۃ الاسلام علامہ محمد حسن جعفری
ناشر
عباس بک ایجنسی
درگاہ حضرت عباس رستم نگر لکھنؤ انڈیا

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

"بے شک ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں اور ان دونوں کی قوم کو عظیم دُکھ سے نجات دی۔ ہم نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہ غالب رہے۔ ہم نے انھیں نہایت واضح مطالب رکھنے والی کتاب عطا کی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت کی۔ ہم نے آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔

سلام ہو موسیٰؑ اور ہارونؑ پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں مومن بندوں میں سے تھے۔

یقیناً الیاسؑ رسولوں کی جماعت کے فرد تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ تم لوگ "بعل" کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین خدا کو چھوڑ دیتے ہو جو کہ تمھارا اور تمھارے آبائے اوّلین کا رب ہے۔

انھوں نے اسے جھٹلایا تو سب کے سب سزا کے لیے پیش کیے جانے والے ہیں۔ بجز اُن بندگانِ خدا کے جنھیں خالص کیا گیا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر آنے والی نسلوں میں باقی رکھا۔

سلام ہو آلِ یاسین پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

یقیناً لوطؑ رسولوں کی جماعت کے فرد تھے۔ جب ہم نے اسے اور اس کے تمام خاندان کو نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے باقی تمام افراد کو تباہ و برباد کر دیا۔ تم ان کے اُجڑے ہوئے دیار سے شب و روز گزرتے ہو تو کیا

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الیاس کی آل کہاں لکھا ہے؟؟ - ترجمہ میں اختلاف ہے۔

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

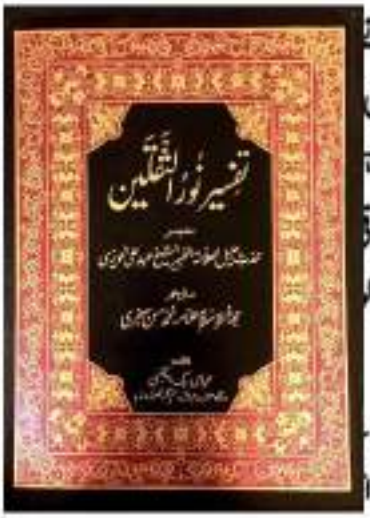

"بے شک ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پر احسان کیا اور ہم نے
ہم نے ان کی مدد کی جس کی
رکھنے والی کتاب عطا کی اور
ے والی نسلوں میں ان کا ذکر باقی
بے شک ہم نیکی کرنے والے
وں میں سے تھے۔
ت کے فرد تھے جب انھوں
"بعل" کو پکارتے ہو اور ا
ے اوّلین کا رب ہے۔
ب کے سب سزا کے لیے پیش کیے جانے والے ہیں۔ بجز اُن
بندگانِ خدا کے جن کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر آنے والی نسلوں میں باقی رکھا۔
سلام ہو آلِ یاسین پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے
شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔
یقیناً لوطؑ رسولوں کی جماعت کے فرد تھے۔ جب ہم نے اسے اور اس کے تمام خاندان کو
نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے باقی
تمام افراد کو تباہ و برباد کر دیا۔ تم ان کے اُجڑے ہوئے دیار سے شب و روز گزرتے ہو تو کیا

جعفر صادق: آل یاسین ۔ سنی و شیعہ مترجمین نے لکھا ہے۔ کچھ نے الیاسین لکھا ہے۔ کچھ نے براہ راست حضرت الیاس کا نام بھی لکھا ہے۔ اعتراض باطل ہوا۔

یہ تفسیر کا اختلاف ہے، علوم قرآنی کی ماہر عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ ترجمہ کیوں نہیں بھیج رہے۔

کس سنی مفسر نے آل یاسین ترجمہ کیا ہے؟ اب تک تو یہ ترجمہ بھی نہیں بھیج سکے مناظر صاحب

کسی بھی سنی مترجم نے الیاس کی آل ترجمہ نہیں لکھا۔۔۔۔ترجمہ تو دور تفسیر میں بھی الیاس کی آل مراد نہیں لی مناظر صاحب۔

جعفر صادق: بے شمار تراجم میں حضرت الیاس کا نام ہے۔ کسی نے آل کو بھی شامل کیا ہے۔ خود آپ نے وائس میں کہا ہے کہ اس سے مراد آل محمد ہے۔ اگر صرف یاسین یا الیاسین سمجھیں تو آل محمد کیسے کہہ دیا ہے؟

مطلب آپ کا کہنا ہے کہ آل کا ترجمہ صرف شیعہ مترجمین نے کیا ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ال یاسین کا جس نے بھی ترجمہ آل یاسین کیا ہے اس نے آل محمد مراد لے کر ہی یہ ترجمہ کیا ہے۔** میرا مطلب، الیاس کی آل آج تک کسی نے نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر۔

جعفر صادق: شیعہ یا سنی علماء؟ ویسے یہ کوئی اہم اختلاف نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سبحان اللہ، نہ شیعہ نہ سنی۔۔۔۔کسی نے بھی الیاس کی آل نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر۔

جعفر صادق: * سنی و شیعہ نے آل یاسین کا ترجمہ کیا ہے یا نہیں؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سمجھانے کے باوجود آپ اختلاف نہیں سمجھ پارہے جو اتنا واضح ہے، آل یاسین شیعوں نے کیا ہے، سنیوں کا مجھے نہیں ملا۔ تاہم کنفرم بات یہ ہے 👇

نہ شیعہ نہ سنی۔۔۔ کسی نے بھی * الیاس کی آل نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر *

جعفر صادق: میں تسلیم بھی کرلوں گا۔ فکر نہ کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ تو ترجمہ پڑھتے ہی تسلیم کرنے والی بات تھی۔

جعفر صادق: **یاسین سے مراد 👈 حضرت الیاس، آل یاسین سے مراد 👈 آل محمد**

یہ تو ہو گیا تفسیر کا اختلاف، اب آجائیں ترجمہ پر۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: غلط لکھا ہے مناظر صاحب۔

جعفر صادق: اختلاف کی اہمیت بتائیں۔ مجھے کوئی خاص اختلاف نظر نہیں آرہا۔ غلط ہے تو درست کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ پڑھ لیں، تاکہ غلط فہمی کی بنیاد پر مزید غلطیوں سے بچ جائیں۔

جعفر صادق: یہ ایک مترجم کا ترجمہ ہے۔ میں بتا چکا ہوں۔ مختلف تراجم ہیں۔ کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔ کسی نے حضرت الیاس مراد لیا ہے کسی نے ان کی آل کو بھی شامل کیا ہے۔ کسی نے الیاسین کو حضرت الیاس ہی کہا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الیاس کی آل کس نے مراد لیا ہے؟

جعفر صادق: یہ غلطی نہیں ہے، اختلاف کی اہمیت بتائیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: غلطی تسلیم کریں اختلاف کی مزید وضاحت کر دوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں الیاس کی آل نہیں لکھا۔

جعفر صادق: چلیں ٹھیک ہے۔ کل کسی وقت ہم یہیں سے گفتگو کریں گے۔ **سورت الصافات آیت 130 سنی وشیعہ تراجم میں کونسا اختلاف ہے۔** میں تحقیق کا دائرہ وسیع کرتا ہوں۔ پھر کیا لکھا ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آل یاسین لکھا ہے۔

بچوں والی باتیں بھی آپ کو معلوم نہیں ہیں۔ سمجھانے کے باوجود بحث کر رہے ہیں، غلطی تسلیم نہیں کر پا رہے۔ پھر مناظر ہونے کے دعویدار بھی ہیں۔

جعفر صادق: مجھے تو آل نظر آرہا ہے

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آل یاسین ہی لکھا ہے جناب۔

جعفر صادق: ترجمہ کا اختلاف بچوں والی باتیں اور ضم پر اختلاف خالص علمی تھا، تو سنی وشیعہ تراجم میں یکسانیت تو ثابت ہو گئی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ضم کو جو معنی آپ نے بیان کیے اس کے مطابق بھی تو سبعہ احرف کا عقیدہ واضح نہیں کر سکے اب تک۔

جعفر صادق: یہ کوئی اہم اختلاف نہیں ہے عالم فاضل صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہ کیسے؟ اب تک تو آپ کسی سنی سے آل یاسین یا الیاس کی آل ترجمہ نہیں دکھا سکے۔

جعفر صادق: (سبعہ احرف کا عقیدہ) وہ تو آپ کو واضح کرنا ہے، ہم تو چھپاتے ہیں، یہی کہتے رہے ہیں حضور۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: زمین آسمان کا فرق ہے، جسے ترجمے کا اختلاف سمجھ نہیں آرہا وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ آپ نے تسلیم کر لیا چھپانا میرے مؤقف کی تائید ہو گئی مناظر صاحب۔

جعفر صادق: اوپر سنی ترجمہ سے بھی دکھا چکا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دکھائیں **کس سنی مترجم نے آل یاسین یاالیاس کی آل ترجمہ کیا ہے؟**

جعفر صادق: ترجمہ کے اختلاف کی اہمیت بتادیں، اللہ کا واسطہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: معنی و مفہوم کا فرق ہے ترجمے کے اختلافات کی وجہ سے

جعفر صادق: اہمیت بتادیں۔

شیعہ مناظر کا جھوٹ، سنی مناظر نے کبھی یہ نہیں کہا کہ الفاظ کی تبدیلی سے معنی و مفہوم پر فرق نہیں پڑتا!!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے سبعہ احرف کے عقیدے کی وضاحت کرتے لکھا کہ الفاظ کی تبدیلی سے معنی و مفہوم پر فرق نہیں پڑتا۔ فرق تو زمین آسمان کا پڑچکا ہے۔

جعفر صادق: یہ کب لکھا تھا۔ بڑے ظالم ہو۔

مطلب کچھ بھی نہیں سمجھ سکے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹیگ شدہ میسج دوبارہ پڑھ لیں۔

جعفر صادق: صبر، میں اسکین نکال رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ***الیاس کی آل* دیکھادیں بس سنی یا شیعہ کسی سے بھی۔**

جعفر صادق: الیاس کی آل تو تفسیر ہے ظالم، ترجمہ پر بات ہو رہی ہے۔ یہ مطالبہ بھی پورا کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ

الیاس کی آل بیان کرنے والے تمام سنی و شیعہ مفسرین علم دشمن اور علوم قرآنی کی دشمنی بکھیرنے والے ہیں۔ (شیعہ مناظر کی جہالت)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **چلیں الیاس کی آل کسی نے ترجمہ نہیں کیا، مفسر کی تفسیر میں ہی دکھادیں الیاس کی آل۔ قیامت تک نہیں دکھا سکیں گے۔۔۔۔** سبعہ احرف کے ساتھ اگر سبعہ قرات پر تھوڑی سی محنت کرلی ہوتی تو الیاس کی آل جیسی علم دشمن بلکہ علوم قرآنی کی دشمنی یوں نہ بکھیرتے! کوشش کرلیں۔۔۔ ناکامی یقینی ہے۔

جعفر صادق: **سنی و شیعہ دو مترجمین نے ترجمہ آل یاسین کیا ہے۔ شیعہ ترجمہ دکھا چکا ہوں۔ اب سنی ترجمہ بھی پیش کرتا ہوں۔ یاسین سے مراد کیا ہے وہ تفسیر ہے۔** ہم ترجمہ کے اختلاف پر گفتگو کر رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ***الیاس کی آل* کبھی نہیں دکھا سکتے، نہ ترجمہ نہ تفسیر۔**

جعفر صادق: *کیا الیاس کی آل ترجمہ کا اختلاف ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الیاس کی آل نہ ترجمہ ہے نہ تفسیر۔ آپ کی خود ساختہ رائے ہے۔

جعفر صادق: الیاس ☜ ترجمہ ہے یا تفسیر؟ اللہ و رسول کا واسطہ ہے۔ بتادو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کس لفظ کا ترجمہ یا تفسیر الیاس کر رہے ہو وہ عربی لفظ لکھو پہلے۔

جعفر صادق: یاسین ☜ اس کا ترجمہ؟

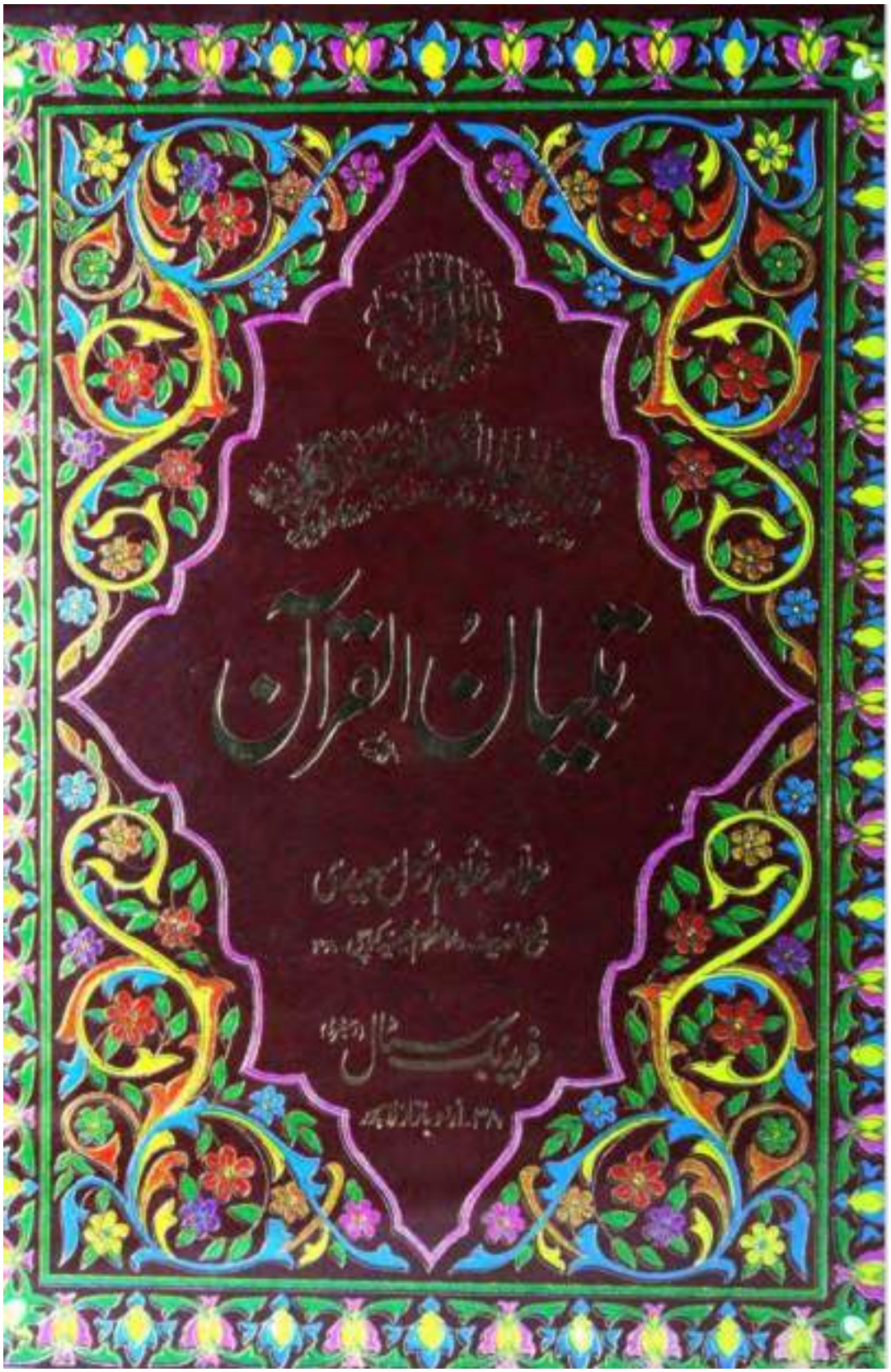
تبیان القرآن

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾

اور ان کی قوم کو بہت بڑی مصیبت سے نجات دی O اور ہم نے ان کی مدد فرمائی سو وہ غالب رہے O

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾

اور ہم نے ان کو واضح کتاب دی O اور ہم نے ان کو سیدھی راہ پر چلایا O

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا

اور بعد میں آنے والوں میں ہم نے ان دونوں کا ذکر خیر چھوڑا O موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو O ہم نیکی

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾

کرنے والوں کو اسی طرح اچھی جزا دیتے ہیں O بے شک وہ دونوں ہمارے کامل مومن بندوں میں سے تھے O

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾

اور بے شک الیاس ضرور رسولوں میں سے ہیں O جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو O

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

کیا تم بعل کی عبادت کرتے ہو اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو O اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے پہلے باپ

رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِلَّا عِبَادَ

دادا کا رب ہے O تو انہوں نے ان کی تکذیب کی پس بے شک وہ ضرور (عذاب پر) پیش کیے جائیں گے O ماسوا اللہ

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

کے برگزیدہ بندوں کے O اور بعد میں آنے والوں میں ہم نے ان کا ذکر خیر چھوڑا O آل یاسین

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

پر سلام ہو O ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح اچھی جزا دیتے ہیں O بے شک وہ ہمارے کامل

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

بندوں میں سے ہیں O اور بے شک لوط ضرور رسولوں میں سے ہیں O جب ہم نے ان کو اور ان کے تمام

marfat.com

جعفر صادق: یہ سنی ترجمہ بھی دیکھ لیں۔

اور یہ شیعہ ترجمہ

تفسیر نور الثقلین ۲۵۰ پ ۲۳ صافات ۳۷

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

"بے شک ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں اور ان دونوں کی قوم کو عظیم دُکھ سے نجات دی۔ ہم نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہ غالب رہے۔ ہم نے انھیں نہایت واضح مطالب رکھنے والی کتاب عطا کی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت کی۔ ہم نے آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔
سلام ہو موسیٰؑ اور ہارونؑ پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔
بے شک وہ دونوں مومن بندوں میں سے تھے۔
یقیناً الیاسؑ رسولوں کی جماعت کے فرد تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ تم لوگ "بعل" کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین خدا کو چھوڑ دیتے ہو جو کہ تمھارا اور تمھارے آبائے اوّلین کا رب ہے۔
انھوں نے اسے جھٹلایا تو سب کے سب سزا کے لیے پیش کیے جانے والے ہیں۔ بجز اُن بندگانِ خدا کے جنھیں خالص کیا گیا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر آنے والی نسلوں میں باقی رکھا۔
سلام ہو آلِ یاسین پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔
یقیناً لوطؑ رسولوں کی جماعت کے فرد تھے۔ جب ہم نے اسے اور اس کے تمام خاندان کو نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے باقی تمام افراد کو تباہ و برباد کر دیا۔ تم ان کے اُجڑے ہوئے دیار سے شب و روز گزرتے ہو تو کیا

جلد ہفتم

سید علی حیدری شیعہ مناظر: * یاسین * کا نہ ترجمہ الیاس ہے نہ تفسیر۔۔۔۔ البتہ * ال یاسین * کا ترجمہ و تفسیر کچھ علماء نے الیاس کیا ہے، شیعہ و سنی علماء نے۔

جعفر صادق: ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ اس آیت کے ترجمہ میں کوئی بڑا اختلاف ہوتا تو سنی و شیعہ مترجمین ایک جیسا ترجمہ کیوں کرتے؟ حجت تمام ہوئی۔ باقی اصل موضوع پر گفتگو کل۔ اگر شیعہ مناظر شرائط کی طرف آیا تو اسے فائنل کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الیاس کی آل جس نے ترجمہ یا تفسیر کی ہو، تلاش کر کے لانا۔

جعفر صادق: بس ختم کریں۔ ممبرز فیصلہ کر لیں۔۔ سب پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: غلطی سمجھ آگئی اپنی؟

جعفر صادق: الیاس تفسیر ہے۔ تفسیر کے اختلاف کی وجہ سے ہی آپ شیعہ ہو اور میں سنی ہوں۔ جی جی سمجھ آگئی۔۔ اب وہ غلطی کس کی تھی۔ ممبرز فیصلہ کریں گے۔ فی امان اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: * ال یاسین * کا ترجمہ الیاس ہے بھیا بعض علما کے مطابق اور اغلب سنی مترجمین کے مطابق، آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ * یاسین * کا ترجمہ الیاس سمجھ رہے تھے بلکہ اب تک اسی علم دشمنی پر ڈٹے ہوئے ہو۔۔ یہ ایسا ہی ہے کہ آپ زقریشی کا مطلب ممتاز قریشی لو۔

بہر حال **آپ کو جو تین آیات کے تراجم کا فرق دکھایا تھا، ان میں دو آیات کے معنی و مفہوم میں اختلاف کی بنیادی وجہ قرآتوں کا اختلاف ہے اور ایک آیت میں صرف و نحو و تفسیر کے مسائل ہیں۔**

یہاں سنی مناظر نے لکھا ☜

میں مثال سے سمجھاتا ہوں۔

کمرے میں آگ کی وجہ سے تپش ہے۔

کمرے میں آگ کی وجہ سے حرارت ہے۔

کمرے میں آگ کی وجہ سے جلن ہے۔

کمرے میں آگ کی وجہ سے گرمائش ہے۔

شیعہ مناظر کا اعتراض

یہ چاروں جملے منزل من اللہ ہیں، لہذا چار میں سے تین ختم کر کے ایک تک محدود و مقید کرنا نبی کے اختیار میں نہیں تو غیر نبی کو یہ اختیار کس نے دیا؟

پھر سنی مناظر کا سوال

* شیعہ مناظر سے جوابی سوال: کیا ان چاروں جملوں میں سے ایک جملہ بر قرار رکھا جائے تو یہ کہنا درست ہو گا کہ ہم نے جملے تبدیل کر دئے یا الفاظ بدل دئے، یا کوئی حصہ حذف ہو گیا یا کوئی اضافہ ہو گیا! حالانکہ چاروں جملے وحی الٰہی ہیں (بالفرض)۔ *

شیعہ مناظر کا جواب

اللہ تعالیٰ چار جملے نازل کر رہا ہے لہذا لفظ * بر قرار * کا لزوم چاروں جملوں کو قائم رکھنے پر دلالت کرتا ہے، جب کہ آپ نے فرمایا ایک جملہ تو یہاں بر قرار کی جگہ لفظ * محدود و مقید * استعمال ہو گا کیوں کہ باقی تین منزل من اللہ جملے جو وحی الٰہی تھے ضائع کر دیے گئے، اگر یہ کام منجانب اللہ تعالیٰ ہے تو اسے نسخ کہا جائے گا اور ناسخ جملے پیش کرنا ہوں گے، اور اگر یہ کمی کسی انسان یا گروہ نے کی تو تحریف کہلائے گی۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔۔

سنی مناظر دور نبوی ﷺ میں اہل عرب کہ جن کی مادری زبان ہی عربی تھی، ان کے درمیان مترادف عربی الفاظ میں اختلافات بیان کر رہے ہیں، سنی مناظر کو جو کہ خود غیر عرب ہے 1400 سال بعد مترادف عربی الفاظ کا علم ہو گیا لیکن دور نبوی میں جو اہل عرب صحابہ تھے وہ اتنے جاہل تھے کہ انہیں اپنی مادری زبان کے مترادف الفاظ میں اختلافات نظر آتے تھے۔

* مناظر صاحب زرا اردو کے کسی مترادف لفظ کی مثال دیں یہاں قارئین کو جس میں اردو مادری زبان رکھنے والوں میں اختلاف پایا جاتا ہو *

اس کہانی پر اعتراض کیا تھا، جواب نہیں دیا، اعتراض دوبارہ پڑھیں 👇

سنی مناظر نے یہاں سنیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ

* آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے *

آیا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی بیشی کے موجودہ قرآن ہی ہے؟ یا اس سبعہ احرف والے قرآن میں سے کوئی اختلافی الفاظ حذف کرکے موجودہ قرآن کو نئی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے؟**

اس لیے کہا علوم قرآنی کی بنیادی باتیں جا کر پہلے پڑھ لیں۔ قرآن مجید مکہ میں نازل ہونا شروع ہوا 13 سال مکہ میں نازل ہوتا رہا، قرآن مجید کی بالاتفاق 86 سورہ مکی ہیں۔۔۔۔مکہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جس کی مادری زبان عربی ہو اور وہ لسان القریش نہ سمجھتا ہو۔ لہذا یہ کہنا کہ جس دور میں قرآن نازل ہوا اس وقت وہاں عربی مادری زبان رکھنے والے مختلف قبائل کے افراد کو لسان القریش کے کچھ الفاظ پڑھنے میں مشکل ہوئی اس لیے سات حروف میں قرآن نازل کرنا پڑا کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ مسائل پیدا ہوئے اور ہجرت کے بعد محض 28 سورہ نازل ہوئیں، لب لباب یہی ہوا کہ نزول قرآن کے 13 سال بعد صرف 28 سورہ اور عرب کے دیگر قبائل والوں کے لیے سبعہ احرف میں نزول قرآن ہونا شروع ہوا۔ غیر عرب کے قرآن مجید سے متعلق کسی مسئلے پر اللہ ورسول ﷺ نے دھیان نہیں دیا کیوں کہ آپ نزول قرآن کے اس مسئلے میں غیر عرب کو خود خارج کر چکے ہیں۔

یہاں آپ نے وہی کہانی سنائی جس پر بارہا اعتراض کر چکا ہوں، مگر آپ جواب نہیں دے پا رہے۔

آپ نے لکھا 👇

رد: سات حروف میں نزول قرآن 👈 چند آیات کے چند الفاظ میں فرق لیکن معنی یکساں 👈 جب معنی و مفہوم یکساں ہے تو ان الفاظ کا ناقص ہونا خارج ہو گیا۔ 👈 سب الفاظ وحی الٰہی اور کامل۔

شیعہ مناظر کا رد پر اعتراض

آپ نے سبعہ احرف کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ *چند آیات کے چند الفاظ میں فرق لیکن معنی یکساں *

تو وہ چند الفاظ آپ لکھ کر سنیوں کے علوم قرآنی کے ماہرین کی اس 1300 سالہ پرانی مشکل کو حل کیوں نہیں کر دیتے؟ بسم اللہ کریں اور فی الوقت صرف گنتی کر کے بتادیں کہ **سبعہ احرف جس کا مطلب چند آیات کے چند الفاظ ہیں، وہ آیات ٹوٹل کتنی ہیں اور ان الفاظ کی کل تعداد کتنی ہے؟**

آگے سنی مناظر نے یہ کہانی لکھی

* اختلافات کی وجہ: * سات حروف کی وجہ سے غیر عرب لوگوں میں اختلافات ہوئے کیونکہ عربی سے واقف نہ تھے، قرآن کے معنی و مفہوم میں خرابی ہونے کا امکان بڑھنے لگا۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام میں سبعہ احرف کی بنیاد پر قرآن کریم کے معنی و مفہوم پر کبھی اختلافات نہیں ہوئے۔

شیعہ مناظر کا اعتراض

اللہ تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ اس کے کلام کے سات حروف میں نازل ہونے سے غیر عرب کے لیے اتنے مسائل پیدا ہو جائیں گے؟

اور غیر عرب کے مسائل ختم کیسے ہو گئے؟ جب کہ آپ کے بقول سبعہ احرف جس سے مراد چند نامعلوم آیات کے نامعلوم تعداد میں الفاظ کا فرق ہے، وہ سبعہ احرف آج بھی موجودہ قرآن میں برقرار ہیں؟؟

یہاں میرا اعتراض یہ تھا

* ◆ **اعتراض: جب ساتوں حروف منزل من اللہ تھے، وحی الٰہی تھے، انہیں اللہ نے منسوخ نہیں کیا تو دور عثمان میں ایک حرف میں محدود کیوں کیا گیا؟ یہ تو تحریف قرآن ہے۔ ***

سنی مناظر نے اس کا رد یوں لکھا ہے

رد: بیشک ساتوں حروف منزل من اللہ تھے، دیگر عرب قبائل کو دی گئی آسانی کا مقصد جب حاصل ہو چکا تو اصل وحی الٰہی یعنی لسان القریش کو باقی رکھا گیا۔

رد پہ شیعہ مناظر کا اعتراض

یہ جو آپ کے بقول آسانی تھی جو صرف و صرف دیگر عرب قبائل کے لیے تھی یہ تو پوری امت مسلمہ کے لیے وبال جان بن گئی، چوں کہ یہ فعل اللہ تعالیٰ سے منسوب کیا ہے وہ بھی کلام اللہ سے متعلق تو اتنا بڑا نقص اللہ تعالیٰ کے عمل میں کیسے واقع ہو گیا؟؟؟ یہ نقص تو اس کے انسانی عمل ہونے کی دلیل بن رہا ہے۔

1۔ مختلف عرب قبائل کو دی گئی یہ آسانی یعنی سبعہ احرف کی موجودہ صورت حال کیا ہے؟ یہ تو غیر عربوں کے لیے وبال جان بن گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کا کیا حل نکالا؟ آپ بار بار اصل وحی الٰہی حرف واحد یعنی لسان القریش کو کہہ رہے ہیں، تو باقی چھ حروف کیا نقلی وحی الٰہی تھے؟؟

یہاں سنی مناظر نے ایک بار پھر مجھ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے یہ الفاظ مجھ سے منسوب کیے۔

موصوف نے جواب دعوی میں بیان کئے گئے سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ کو سمجھنے کے بجائے سبعہ

احرف پر تنقیدی کرتے ہوئے کہا تھا کہ *سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد اللہ قرآن میں بیان کر سکتا تھا!*

شیعہ مناظر کا مطالبہ

سنی مناظر ہائی لائٹ کیے گئے مجھ سے منسوب الفاظ کا اسکرین شاٹ بھیجے۔

اسکرین شاٹ میں سنی مناظر کی علم دشمنی ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں میں *بیان القرآن* کی بات لکھ رہا ہوں اور سنی مناظر اسے قرآن میں بیان کرنے کا لکھ رہا ہے یقیناً سنی مناظر نہیں جانتا بیان القرآن کسے کہتے ہیں، قرآن سے ہی بتاتا ہوں 👇

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا *بَيَانَهٗ* ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

سنی مناظر نے یہاں آگے شروع اسلام میں مشکلات کا دعویٰ کر دیا ہے۔

لہذا اگلی دور میں سنی مناظر کو مشکلات ثابت کرنا ہوں گی،

قارئین نوٹ کر لیں۔

آپ نے یہاں مترادف کسے کہا نوٹ کر لیں۔

یہاں پھر وہی علم دشمن کلام، **سنی مناظر کو سبعہ احرف میں نزول قرآن سے غیر عرب کے اختلافات اور مشکلات کا علم ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ جس کا یہ کلام ہے، جس نے اپنے کلام کو غیر عرب کو پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت کر رکھا تھا اسے غیر عرب کی ان مشکلات کا معاذاللہ علم نہ تھا۔** آگے پھر وہی کہانی اصل وحی الٰہی لسان القریش، بقیہ چھ حروف کیا نقلی وحی الٰہی تھے؟؟ ایک لفظ بر قرار رکھا کی کہانی۔

یہ تو اسی وقت برقرار رکھنا کہلاتا جب قرآن سنیوں کے عقیدے کے مطابق صرف و صرف ایک حرف میں نازل ہوا ہوتا۔ **دنیائے سنیت کو تو پہلے چیلنج کر لیں کہ ساتوں کے ساتوں حروف اگر اپنی اپنی جگہ کامل تھے تو ساتوں میں علت مشترکہ محال ہے، جب کہ آپ اوپر خود اغلب مشترکات کا بارہا اعلان کر چکے، لہذا اغلب مشترکات کی موجوگی میں ساتوں حروف کا اپنی اپنی جگہ اکمال آپ نے دلیل سے ثابت کرنا ہو گا۔**

اب ضم ہونے کے اصطلاحی معنی بھی بھیجنا۔

یہاں سنی مناظر اپنی کنفیوژن کو شیعہ مناظر کی کنفیوژن بنا رہا ہے۔ وہی لارے لپے سنا کر ساتوں حروف میں سے ایک حرف کو برقرار رکھا گیا، تو باقی چھ منزل من اللہ حروف، جو وحی الٰہی بھی تھے برقرار کیوں نہ رہے؟ کون تھا جس نے وحی الٰہی کا قلع قمع کیا؟ اگر وہ چھ بھی برقرار ہیں تو ایک کو برقرار رکھنے کی رٹ لگانے کی کوئی تک؟؟؟

باقی چھ حروف جو بھی تھے؟ مطلب ان سے لاعلمی کا اعلان کر دیا۔ ان پر لسان القریش کو اولیت اللہ تعالیٰ نے دی؟ اس پر نص صریح درکار ہو گی۔ جس سے ثابت

ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام کو لسان القریش کے مقابل کھڑا کیا۔ اور۔ خود ہی اسے ناقص کر کے اس پر لسان القریش کو اولیت دے دی۔

سات حروف وحی الٰہی بھی، منزل من اللہ بھی، کامل بھی۔۔۔۔ ساتھ میں دور عثمان میں ایک حرف بر قرار۔ یہ ایک لفظ بر قرار نہیں کہلائے گا بلکہ محدود ہو گیا، مقید ہو گیا کہلائے گا کیوں کہ آپ کے مطابق معنی و مفہوم تو ساتوں حروف کے ایک ہی تھے۔ دور عثمان میں وحی تو آنے سے رہی لہذا کھل کر لکھو عثمان نے سبعہ احرف کو حرف واحد میں محدود و مقید کیا، اپنی حد سے تجاوز کیا کیوں کہ یہ اختیار تو نبی ﷺ کو بھی نہیں تھا۔

ایسی رام کہانی سنا رہے ہیں جسے لپیٹا بھی نہیں جا رہا۔۔

سابقون الاولون میں شامل جناب سلمان فارسی و بلال حبشی عرب تھے یا غیر عرب؟؟ یہ اللہ تعالیٰ کو ان کی مشکلات نظر نہیں آئیں؟ ان کی جگہ ان کی مشکلات نظر آگئیں جن کی مادری زبان ہی عربی تھی۔

اس لیے آپ سے اردو کے وہ ہم معنی الفاظ پوچھے تھے جو اردو مادری زبان رکھنے والوں کے لیے ادا کرنا یا سمجھنا لہجوں کے فرق کی وجہ سے مشکل ہوں۔ ایک لفظ آپ نہیں بتا سکے۔

لیں جی کام تمام ہو گیا سبعہ احرف کے باطل عقیدے کا، اختلافی الفاظ کا انکار کر دیا ہم معنی اور کامل کا لبادہ اوڑھا کر اور اختلافی الفاظ کا اعتراف کر لیا الفاظ کے الگ ہونے اور غیر عرب کو سمجھ نہ آنے سے، لیکن خبر دار جو کسی نے اسے تضاد بیانی سمجھا۔

اعتراف ملاحظہ فرمائیں

*** دور عثمان میں صرف لسان القریش حرف پر قرآن کریم کو محفوظ کیا گیا، دوسرے حروف کے وہ الفاظ جن پر غیر عرب میں اختلاف ہوئے یا امکان تھا ان الفاظ کو اس وقت کے قرآنی نسخوں میں نہ لکھا گیا***

خبر دار جو اسے تضاد بیانی سمجھا کہ آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے۔

کونسا سبعہ احرف والا قرآن آج ہمارے پاس موجود ہے؟؟ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تھا، وہ جوں کا توں موجود ہے یا آپ کے گمان کے مطابق وہ سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس ہے جسے دور عثمان میں صرف لسان القریش تک محدود و مقید کیا گیا، سبعہ احرف کے منزل من اللہ وہ الفاظ نکال کر جو غیر عرب میں اختلاف کا سبب بنے؟؟؟؟؟

سبائی گروہ نے حضرت عثمان کے خلاف جو محاذ کھڑا کیا وہ جہاد اکبر ہے! (شیعہ مناظر)

سبحان اللہ، سبحان اللہ۔۔۔۔

امت مسلمہ کو منزل من اللہ قرآن، جو وحی الٰہی تھی، کلام اللہ تھا پر اختلاف ہو گیا۔ اور کیا ہی عظیم کارنامہ عثمان نے انجام دیا کہ ان منزل من اللہ حروف، وحی الٰہی کو ہی نیست و نابود کر دیا، اس صریح کفر کے ارتکاب پر بھلا کونسی امت ان کی احسان مند ہو سکتی ہے؟

اگر واقعی کسی سبائی گروہ نے منزل من اللہ حروف و وحی الٰہی کو نیست و نابود کرنے پر عثمان کے خلاف محاذ کھڑا کیا تھا، تو یہ یقیناً جہاد اکبر تھا کیوں کہ وحی الٰہی و کلام اللہ کے آگے اس کے دشمنان کو نابود کرنا ہی حقیقی اسلام ہے۔

ثابت تو نہیں کر سکے ایک جیسا ترجمہ

آپ نے تو الحمدللہ میرے دعویٰ کو حق ثابت کر دیا ہے آج کے اعترافات سے الحمدللہ۔ میرے دعویٰ کا براہِ راست اور دو ٹوک رد لکھنا بڑے سے بڑے سنی مفتی کے بس میں نہیں ہے پہلے روز ہی لکھ کر دے چکا ہوں۔ آپ نے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں موجودہ قرآن کو جتنا مشکوک بنا دیا ہے، اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ سبعہ احرف کے عقیدے کی موجودگی میں موجودہ قرآن کی حیثیت مشکوک ہی رہے گی کیوں کہ موجودہ قرآن اس حالت میں برقرار نہیں جس حالت میں سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔ سنی مناظر خود اعتراف کر چکا ہے کہ موجودہ قرآن کی حالت دور عثمان میں غیر عربوں کی مشکلات کے سبب تبدیل کر دی گئی۔

بڑی حد تک خود آپ ثابت کر چکے ہیں۔۔۔۔۔میں تو گرتی ہوئی دیوار کو بس ایک دھکا اور دوں گا۔

آپ نے یہاں لکھا ☜

* بیشک ہمارہ یہی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں بر قرار رکھا گیا، آج وہی قرآن ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ الحمدللہ۔۔۔*

آپ کی خیانت کاری و جملہ معترضہ ☜

قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں بر قرار رکھا گیا۔

اعتراض ☜ **جب سنی عقیدہ کے مطابق قرآن سات حروف میں نازل ہوا تو دور عثمان میں اسے سات حروف میں بر قرار کیوں نہ رکھا گیا؟**

ایک حرف لسان القریش میں * بر قرار رکھنا * اس وقت کہا جا سکتا تھا، جب قرآن صرف اور صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہوتا۔ آپ کو سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں لکھنا چاہیے ☜

*** قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں اسے صرف و صرف ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید کیا گیا***

جعفر صادق: گروپ ممبرز سے معذرت کرتا ہوں، آج مہمانوں کی وجہ سے جوابات بھیجنے میں دیر ہو گئی ہے۔ ویسے بھی شیعہ مناظر نے دعویٰ سے فرار اختیار کرنے کے لئے گفتگو کو پھیلا دیا ہے، بحر حال آج میں مختصر جوابات لکھ رہا ہوں تا کہ شیعہ مناظر کی اصل مناظرے سے بھاگنے کی کوشش ناکام بنائی جا سکے۔

شیعہ عالم کی تضاد بیانیاں

1۔* ال یاسین * کا ترجمہ الیاس ہے بھیا بعض علما کے مطابق اور اغلب سنی مترجمین کے مطابق۔

2۔ آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ * یاسین * کا ترجمہ الیاس سمجھ رہے تھے بلکہ اب تک اسی علم دشمنی پر ڈٹے ہوئے ہو۔

3۔ یہ ایسا ہی ہے کہ آپ ز قریشی کا مطلب ممتاز قریشی لو۔

♦ ممبر زنوٹ کریں۔ شیعہ مناظر کی قلابازیاں۔

ایک میسیج میں تسلیم کر رہا ہے کہ علمائے کرام نے آل یاسین کا ترجمہ الیاس کیا ہے، دوسرے میسیج میں اسی بات کو میری غلطی کہہ کہ علم دشمنی کہہ دیا ہے اور تیسرے میسیج میں زقریشی سے ممتاز قریشی کی غلط مثال دے دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ الیاسین کا ترجمہ یاسین ہی ہے کیونکہ ناموں کا ترجمہ نہیں کیا جاتا، البتہ اس سے مراد کچھ علماء کے نزدیک حضرت الیاس ہیں، کچھ کے نزدیک ان کی آل متبعین، کچھ کے نزدیک آل محمد (شیعہ وائس میں تسلیم کر چکے ہیں) اس لئے جن مترجمین سے الیاسین کا ترجمہ الیاس بیان کیا ہے وہ براہ راست اس سے حضرت الیاس مراد لیتے ہوئے کیا ہے کیونکہ آگے پیچھے کی آیات میں حضرت الیاس کا ہی ذکر ہے۔ اسے قرائن، سیاق وسباق کہتے ہیں۔

ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔

ہمارے عقیدے کے مطابق چاروں جملے وحی الٰہی ہیں اور ایک ہی مفہوم کے ہیں۔ ایک جملہ لسان القریش بر قرار رکھنے سے وہی معنی مفہوم امت تک پہنچ جاتا ہے جو اس ایک جملے (آیت) کا مقصد ہے۔

آپ متفق ہوتے تو شیعہ تھوڑی ہوتے، اس لئے دعویٰ کی طرف آئیں۔

پھر وہی لفاظیاں۔ **میں نے اہل عرب کے مابین یا صحابہ کے درمیان مترادف الفاظ کے معنی و مفہوم پر اختلافات بیان ہی نہیں کیا۔** مختلف قبائل کے لوگوں کو ادائگی میں مشکلات کی وجہ سے سات حروف کے نزول کی آسانی دی گئی۔ (اسکرین شاٹ رکھا کریں۔)

سوال: آیا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سبعہ احرف میں جو قرآن نازل ہوا تھا وہ بغیر کمی بیشی کے موجودہ قرآن ہی ہے؟ یا اس سبعہ احرف والے قرآن میں سے کوئی اختلافی الفاظ حذف کرکے موجودہ قرآن کو نئی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے؟

جواب: بالکل وہی قرآن ہے۔ الحمدللہ۔ کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعوی اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔* وہی قرآن ہے۔ کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کئی بار وضاحت سے جواب دے چکا ہوں۔

سات حروف کا نزول کس دور میں ہوا، اس کا تعین اگرچہ ضروری نہیں لیکن میرے پاس صحیح روایات سے اس کا تعین بھی موجود ہے۔ اوپر بتا چکا ہوں۔ آگے دوران گفتگو پیش بھی کر دوں گا۔

قرآن کی کئی آیات بار بار نازل ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ خارج از امکان تھوڑی ہے کہ وہ مکی آیات جن میں مشکل الفاظ تھے، وہ دیگر قبائل کے حروف میں دوبارہ نازل نہیں ہو سکتیں۔ لہاذا یہ اعتراض بھی باطل ہوا۔

پہلی بات اہل سنت کے ہاں ایسی کوئی مشکل 1400 سال سے موجود ہی نہیں ہے کہ ہم دیگر حروف کے ان الفاظ پر پریشان ہوں کیونکہ ہم معنی الفاظ تھے، اصل لسان القریش میں قرآن کریم مکمل ہمارے پاس موجود ہے۔ اس پر اجماع امت ہر دور میں متواتر رہا ہے۔ الحمدللہ۔

◆ **اعتراض: اللہ تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ اس کے کلام کے سات حروف میں نازل ہونے سے غیر عرب کے لیے اتنے مسائل پیدا ہو جائیں گے؟ اور غیر عرب کے مسائل ختم کیسے ہو گئے؟ جب کہ آپ کے بقول سبعہ احرف جس سے مراد چند نامعلوم آیات کے نامعلوم تعداد میں الفاظ کا فرق ہے، وہ سبعہ احرف آج بھی موجودہ قرآن میں برقرار ہیں؟؟**

جواب: یہ ایک جہالت بھرا اعتراض۔

جوابی سوال: **کیا اللہ کو علم نہیں تھا کہ قرآن کی تفسیر میں بھی امت میں اختلافات ہوں گے، قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کی تفسیر کیوں نازل نہیں کی؟ اسے بھی نازل کر دیتے تاکہ امت متحد رہتی۔ کیا خیال ہے؟**

* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ *

◆ اعتراض: 1۔ یہ جو آپ کے بقول آسانی تھی جو صرف وصرف دیگر عرب قبائل کے لیے تھی یہ تو پوری امت مسلمہ کے لیے وبال جان بن گئی، چوں کہ یہ فعل اللہ تعالیٰ سے منسوب کیا ہے وہ بھی کلام اللہ سے متعلق تو اتنا بڑا نقص اللہ تعالیٰ کے عمل میں کیسے واقع ہو گیا؟؟؟ یہ نقص تو اس کے انسانی عمل ہونے کی دلیل بن رہا ہے۔

2۔ مختلف عرب قبائل کو دی گئی یہ آسانی یعنی سبعہ احرف کی موجودہ صورت حال کیا ہے؟ یہ تو غیر عربوں کے لیے وبال جان بن گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کا کیا حل نکالا؟

جواب: کیسے وبال جان بن گئی؟ کیا آج امت مسلمہ میں قرآن کریم کے محفوظ ہونے پر شکوک شبہات ہیں؟

ہمارے ہاں تو تحریف قرآن پر کوئی روایات نہیں ہیں اور نہ کسی عالم نے اس کی تائید کی ہے۔ بلکہ تحریف قرآن کے قائل پر کفر کے فتواجات ہیں، خود آپ کے ہاں بھی تحریف کی روایات کو قبول نہیں کیا جاتا۔

سبعہ احرف کے عقیدے سے قرآن میں کونسا نقص ہوتا ہے؟ جبکہ اس عقیدے کی تائید اہل سنت واہل تشیع روایات سے بھی ہوتی ہے۔ اس عقیدے سے قرآن کریم پر ذرابرابر اثر نہیں پڑتا بلکہ قرآن کریم کے محفوظ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ تدوین قرآن پر کتب پڑھیں۔

* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ *

اس کا مطلب آپ میرے اسکرین شاٹس دیکھتے ہی نہیں ہے۔ کل کے اسکرین شاٹس میں آپ کے الفاظ اور جواب دکھا چکا ہوں۔ یہ لیں 👇👇👇👇

بیان القرآن سے مراد قرآن کریم میں بیان یا احادیث نبوی ﷺ میں بیان ہے، اگر میں قرآن میں بیان سمجھا ہوں تو آپ وضاحت کر کے کلیئر کر سکتے ہیں۔ **جب آپ تسلیم بھی کر رہے ہیں کہ قرآن کے بیان کی ذمہ داری اللہ عزوجل کے ذمہ ہے تو پھر حفاظت قرآن کے اولین ذرائع سے اتنا بغض کیوں؟ جن شخصیات کی مدد سے اللہ عزوجل نے موجودہ قرآن کریم لسان القریش میں قیامت تک محفوظ کر دیا، ان کا احسان ماننے کے بجائے دن رات ان سے نفرت کا اظہار کیوں؟ کیا یہ قرآن دشمنی نہیں ہے؟**

* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ * (مکی دور کی مشکلات) کیوں ثابت کرنا ہوں گی؟ پھر فرمائشی دلیل کا مطالبہ!

میں نے کب اور کس جگہ یہ کہا ہے کہ شروع اسلام سے مراد مکی دور ہے۔

اگرچہ دور نبوی ﷺ کا شروع اسلام ☜ مکی دور ہو گا۔ لیکن **جواب دعویٰ میں دور نبوی ﷺ اور دور صحابہ کا ذکر ہے۔** اس لئے پورا دور نبوی ﷺ ہی شروع اسلام سمجھیں۔ فکر نہ کریں، آگے صراحت سے ثابت بھی کروں گا۔

♦ اس اسکرین شاٹ میں میرے سوال کا آپ کو جواب دینا تھا۔ وہ دینے کے بجائے مجھ سے ہی دوبارہ پوچھ رہے ہیں۔۔ وہ سوال دوبارہ لکھ دیتا ہوں۔ ویسے میرے کئی سوال آپ پر قرض ہیں۔

👇👇👇👇

اگر سات الفاظ کامل ہوں اور ہم معنی بھی ہوں تو ایک لفظ برقرار رکھا جائے تو اسے تضاد کیسے کہا جاسکتا ہے؟ اور ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھنے سے ناسخ و منسوخ کا کیا تعلق بنتا ہے؟

اسے کلیئر کریں۔ اگر علم ہے تو۔۔۔

سبعہ احرف میں نزول قرآن پر ہمارے ہاں صحیح روایات ہیں۔ شیعہ روایات سے تائید بھی ہے۔

* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعوی اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ *

علت مشترکہ کیوں محال ہے؟ اللہ عزوجل کے لئے کچھ بھی محال نہیں ہے۔ ساتوں حروف کامل وحی الٰہی تھے۔* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔*

ضم کی اصطلاحی معنی بھی یہی ہے۔ ضم کا یہ مطلب آپ کو ثابت کرنا ہو گا کہ

☜ * ایک حروف کے الفاظ دوسرے الفاظ کی جگہ لے لیں۔ *

یہ کہاں سے پڑھا ہے؟ علمی بحث ہے کوئی ذاتی انا کا مسئلہ تھوڑی ہے۔ آپ دکھائیں کسی بھی کتاب سے کہ ضم کی اصطلاحی معنی وہی ہے جو آپ سمجھا رہے ہیں، میں تو اسے پانچ حوالوں سے غلط ثابت کر چکا ہوں۔ آپ کوئی ایک حوالا ہی دے دیں۔

◆ **اعتراض: ساتوں حروف میں سے ایک حرف کو برقرار رکھا گیا تو باقی چھ منزل من اللہ حروف، جو وحی الٰہی بھی تھے برقرار کیوں نہ رہے؟ کون تھا جس نے وحی الٰہی کا قلع قمع کیا؟ اگر وہ چھ بھی برقرار ہیں تو ایک کو برقرار رکھنے کی رٹ لگانے کی کوئی تک؟؟؟**

جواب: باقی چھ حروف اس لئے برقرار نہ رہے کہ اس کی ضرورت باقی نہ رہی۔ غیر عرب میں مختلف الفاظ کی موجودگی سے اختلافات ہونے لگے تھے۔* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعوی اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔*

◆ **اعتراض: باقی چھ حروف جو بھی تھے؟ مطلب ان سے لاعلمی کا اعلان کر دیا، ان پر لسان القریش کو اولیت اللہ تعالیٰ نے دی؟؟؟؟؟ اس پر نص صریح درکار ہو گی۔۔۔۔ جس سے ثابت ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام کو لسان القریش کے مقابل کھڑا کیا۔ اور۔ خود ہی اسے ناقص کر کے اس پر لسان القریش کو اولیت دے دی۔**

جواب: جب لسان القریش میں قرآن محفوظ کر دیا گیا تو باقی چھ حروف کی ضرورت نہ رہی۔ اجماع امت ہو گیا۔ یہ مسئلہ قیامت تک حل ہو چکا۔ اللہ نے اپنے کلام کو لسان القریش میں نبی ﷺ پر نازل کیا، نبی ﷺ کی خواہش پر مزید حروف کا نزول بھی کیا، جو ضرورت دور نبوی ﷺ میں ہوئی وہ دور صحابہ میں ختم ہو گئی تو اجماع سے لسان القریش میں قرآن محفوظ کر دیا گیا۔ کوئی حرف دوسرے کے مقابل نہیں تھا، چند آیات میں موجود کچھ الفاظ کا فرق تھا جو کہ ہم معنی تھے۔ کسی نے وحی الٰہی کو ناقص نہیں کہا، اولیت لسان القریش کو دی گئی کیونکہ اسی میں قرآن کا نزول ہوا ہے۔

مدعی شیعہ مناظر کا جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے براہ راست مناظرہ! فرمائشی دلائل اور نص صریح کا مطالبہ

◆ **باقی چھ حروف پر لسان القریش کو اولیت اللہ نے دی؟؟ اس پر نص صریح درکار ہو گی۔**

جواب: کمال ہے۔۔۔ مدعی ہو کر مجھ سے براہ راست نص صریح کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ چلیں ٹھیک ہو گیا۔۔ آپ دعویٰ سے ہاتھ اٹھانے کا اعلان کریں۔ میں کل ہی شرائط بھیجتا ہوں۔ انہیں فائنل کر کے دلائل کی روشنی میں جواب دعویٰ کو ثابت کروں گا، آپ رد کرنا۔

میں تو تیاری کر کے بیٹھا ہوں۔ بس دلائل و استدلال کی ترتیب سیٹ کرنا باقی ہے اور کچھ اسکینز فائنل کرنا ہوں گے۔ اگلے ہفتے دن اور وقت مقرر کر کے باقائدہ ون ٹو ون گفتگو شروع کریں گے۔

◆ **اعتراض: سات حروف وحی الٰہی بھی، منزل من اللہ بھی، کامل بھی۔۔۔۔ساتھ میں دور عثمان میں ایک حرف برقرار۔ یہ ایک لفظ برقرار نہیں کہلائے گا بلکہ محدود ہو گیا، مقید ہو گیا کہلائے گا کیوں کہ آپ کے مطابق معنی و مفہوم تو ساتوں حروف کے ایک ہی تھے۔ دور عثمان میں وحی تو آنے سے رہی لہذا کھل کر لکھو عثمان نے سبعہ احرف کو حرف واحد میں محدود و مقید کیا، اپنی حد سے تجاوز کیا کیوں کہ یہ اختیار تو نبی کو بھی نہیں تھا۔**

جواب: محدود اس وقت کہتے جب سات سات آیات، سات قسم کی سورتیں اور سات الگ قرآن کا نزول اہل سنت کا عقیدہ ہوتا۔ یہ بات کلیئر ہو چکی ہے کہ اہل سنت ایسا نہیں سمجھتے۔ آپ دعویٰ کر چکے ہیں، دلائل میں یہ نکتہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعوی اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔*

◆ حضرت سلمان فارسی اور بلال حبشی براہ راست نبی کریم ﷺ کے زیر تربیت رہے، عربی سے لاعلم نہیں تھے، لسان القریش کو بخوبی سمجھتے تھے، اگر نہ بھی سمجھتے تو نبی کریم ﷺ ان کے درمیان ہر وقت موجود تھے، دیگر قبائل کے لوگ مسلسل صحبت نبوی ﷺ سے محروم تھے، دور دراز علاقوں سے کچھ عرصے کے لئے آتے تھے، قرآن سیکھتے، آیات یاد کرتے اور اپنے علاقوں میں تبلیغ دین کرتے۔ ان سب کی مادری زبان عربی تھی، لیکن وہ الفاظ جو لسان القریش میں مشکل ادائگی والے تھے، ان الفاظ کو ان کی لوکل زبان کے الفاظ میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ دیکھیں کتنا آسان کر کے سمجھا رہا ہوں۔ صرف تسلیم نہ کرنے کے چکر میں ایک ہی اعتراض الفاظ بدل بدل کر پوچھتے جا رہے ہیں۔ آپ تسلیم نہ کریں کوئی زبردستی تھوڑی ہے۔ لیکن یہ ہمارہ عقیدہ ہے اور ہم اس پر مضبوط دلائل رکھتے ہیں۔* ان نکات کی وضاحت کئی بار ہو چکی۔ میرا جواب دعویٰ اہل سنت عقیدہ کے مطابق ہے۔ جسے سمجھا دیا گیا ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔*

اردو کے وہ ہم معنی الفاظ جو خود اردو بولنے والوں کے لئے بھی مشکل ہیں!
شیعہ مناظر کی منجی ٹھوک دی!

◆ شیعہ مناظر کا مطالبہ: آپ سے اردو کے وہ ہم معنی الفاظ پوچھے تھے جو اردو مادری زبان رکھنے والوں کے لیے ادا کرنا یا سمجھنا لہجوں کے فرق کی وجہ سے مشکل ہوں، ایک لفظ آپ نہیں بتا سکے۔

جواب: اردو میں بھی بے شمار مشکل الفاظ ہیں جن کے معنی و مفہوم اردو بولنے والے بھی بہت کم جانتے ہیں اور انہیں استعمال کرتے ہوئے عام لوگوں کو مشکل ہوتی ہے۔ خاص طور پر جو ان پڑھ ہوں وہ ان الفاظ کو بولنے اور سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ آج سے سوڈیڑھ سو سال پہلے کا اردو ادب پڑھیں گے تو آپ حیران ہوں گے کہ اس دور میں ادیب، شاعر اور محققین بالکل مختلف اردو بولتے اور لکھتے تھے۔ ویسے بھی اردو ایک لشکری زبان ہے، اس کے اپنے الفاظ نہ ہونے کے برابر ہیں، اس میں دوسری زبانوں کے الفاظ لینے کی صلاحیت ہے۔ آج میں آپ کو اردو کے کچھ مشکل الفاظ دکھاتا ہوں، جنھیں پڑھے لکھے لوگ بھی کم سمجھتے ہیں یا غلط ادائگی سے استعمال کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے *قدیم اردو لغات* تصنیف کی ہے جس میں گیارہ ہزار اردو کے ایسے الفاظ ہیں جو آج کی اردو لغات میں بھی بہت کم ملیں گے۔ لکھنوی اردو کبھی سنیں، وہ تو بلکل ہی الگ زبان ہے۔

قارئین کے لئے اس کتاب کے دو پیجز بھی پیش کرتا ہوں۔

👇👇👇👇

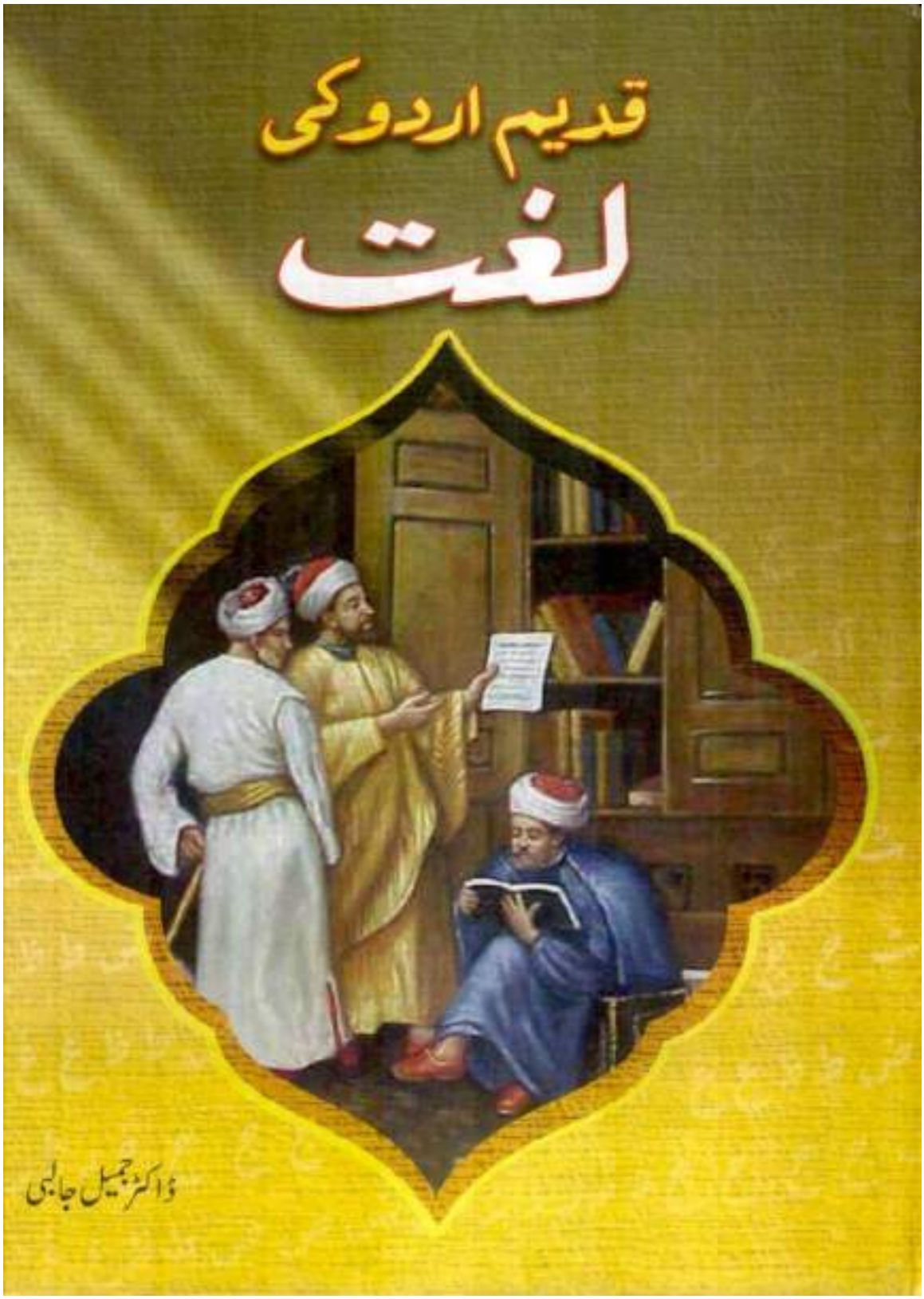
قدیم اردو کی
لغت
ڈاکٹر جمیل جالبی

16

	ہے، پونجی
اپنیاں:	اپنے اور اپن کی جمع
اُپراس:	فاقہ
اپے:	آپ ہی، خود، خودی، آپ
اپنی وادی پر آنا:	اپنی بات پر اڑنا
اُپھالی کرنا:	اکھاڑنا، بیخ کنی کرنا، جڑ کھودنا
اپنی (آپ ہی):	خودی، خود
اپیے:	خود، آپ
اپیں:	آپ، خودی، بذات خود، آپ خود، آپ ہی، آپ کو
اپیں پنا:	خودی، انا
ات، اتی:	بہت، نہایت، زیادہ، عمدہ، بڑھیا، یہ
ات، اِتی:	اتنے، اتنی، اس قدر، اس، یہ
اُت:	اوپر، اُدھر، اُس طرف، سر، اُس
اِتا:	اب، اتنا، اس قدر، ذرا، فی الوقت
اتا:	باپ
اتار:	بے عزت
اتارو:	اُتارنے یا پار لگانے والا، مددگار
اتاریا:	اُتاریا
اتاریا گیا:	مارا گیا
اِتال:	ظرف، اب، اس وقت، اسی وقت
اتال:	بدلنے والا، متلون، بے چین، بے قرار، فوراً، ترت پھرت
اُتال:	ساعت، پل، گھڑی، زمین کے سات طبقوں میں سے ایک طبقہ کا نام
اُتالی:	مضطربانہ، بے قرار
اُتالا:	جلد باز
اُتاول:	جلدی، جلد باز، جلد، بے قرار
اُتاولا:	جلد باز
اتائی:	گویا
اتبت:	لفظ
ات بل:	بہت طاقت والا، نہایت قوی
اُتپت:	آفرینش، ابتدا، آغاز، پیدائش، پیدا کرنا
اُتپن ہونا:	پیدا ہونا، نمودار ہونا، ظاہر ہونا
ات چنچل:	نہایت تیز
اُتر:	جواب، مثال
اُترائی:	احسان کا بدلہ
اترچھ:	اُترتے ہی
ات سُندر:	بہت خوبصورت، بہت قبول صورت
اتک:	اتنا، اس قدر
ات گت:	بہت بڑا، بے شمار، بہت زیادہ
ات گن:	ان گنت، بہت زیادہ
اتل:	جس کا پیندا نہ ہو، گول
اتل:	بے نظیر، بے مثال، لاثانی
اتلیک:	بہت، بے حد
اُتم:	اعلیٰ، بڑھ کر، خوبی، اول، عمدہ ترین، بڑھیا، برتر
اتناج:	اناج
اُتنگ:	لمبی، اونچی

برستیں: (مصدر۔ برسنا) برسیں
برس گانٹھ: سال گرہ
برسن: بارش، پھوار، برسنا
برسا کال، برشکال: برسات کا موسم
برقم: نگارہ
برغوم: باجے کی قسم، نگارہ
بُرقا: بزقع
بَرک: برکھ، بارش
بَرک: درخت، پیڑ
برکار: فعال
بڑکا: بزرگ، بڑا
بَرکھ: برکی
برکھ: درخت، پیڑ
برلا: نادر، انوکھا
برلاونا: فریفتہ ہونا
برشہ، برلی: نادر، انوکھی
برماتا: زخمی کرنا، سوراخ کرنا، چھید کرنا
برمنڈھ: برھانڈ، عالم، کائنات
برن (وَرن): لباس، زیور، رنگ، قوم، ذات، قبیلہ، وجہ، تعریف، خصلت، ہندوؤں کی چار ذاتیں ــــ برہمن، چھتری، ویش، شودر
بَرن: علاوہ، بھی، بلکہ، مگر، بہ نسبت، خصوصاً، جزیہ، آں
برنا: برہنہ
برنا: جوان
برنج: پیتل، لوہا، چاول
برنجی: پیتل کی، پیتلی
برو: کسب، کمال
بَرُوا: پودا، درخت
بروبر: ٹھیک ٹھیک، یقیناً، برابر، بکرو بر، خشکی و تری
برہ: ہجر، فراق، جدائی
برھاں: برہنہ
بروبیاپ: ہجر کے کاروبار اور معاملات، داستان فراق
برہما: قادر مطلق، برہمن
برہن: لباس، پیراہن
بِرہنی: فراق زدہ عورت، فراقیہ نظم
برہے: بڑھے
برھے: برھا، جدائی، فراق، فرقت
برے: بارے
بری: برائے خدا، خوب، عمدہ لباس
بُریاں: برے لوگ
بڑا: بزرگ
بڑاؤ: سبقت، فوقیت
بُڑبڑا: تماشہ، حباب
بڑپسر: بڑا بیٹا
بڑتا: بڑھنا
بڑکا: بزرگ، بڑا لڑکا
بُڑکا: بے بال و پر، بے برگ و بار
بڑنا: بڑھنا، چراغ گل ہونا

اردو کے کئی الفاظ تو ایسے ہیں جسے عام بول چال میں بہت کم لوگ درست ادائگی کے ساتھ بولتے ہیں۔

👇👇👇👇👇

املا چند عام غلطیاں

✓	✗	✓	✗
اِزدحام	اِژدہام	اذان	آذان
بامی بھرنا	حامی بھرنا	براہِ کرم	برائے کرم
پردا	پرواہ	پائے تخت	پایہ تخت
علانیہ	اعلانیہ	پہیا	پہیہ
بچکانہ	بچگانہ	حیرانی	حیرانگی
جامع مسجد	جامعہ مسجد	دکان	دوکان

تلفظ چند عام غلطیاں

✓	✗	✓	✗
مَشقّت	مُشقّت	مزاح	مزاح
اِغوا	اَغوا	والسّتہ	وِلسّتہ
مُنقطع	مُنقَطع	غلطی	غَلْطی
اِفاقہ	اَفاقہ	نکات	نُکات
مُداخلت	مُداخلّت	مذمّت	مَذمّت
مصلحت	مصلحّت	مُتاثّر	مُتاثَّر

مزید کچھ مشکل الفاظ 👇👇👇👇👇

اردو کے مشکل الفاظ

ku

کُو

گلی، کوچہ، راستہ، محلہ

Street ; Lane

suu

سُو

سمت، جانب، طرف

Side ; Direction

dahar

دَہر

دنیا، زمانہ

World ; Time

jaada

جادہ

راستہ، پگڈنڈی

Road ; Pathway

aashob

آشوب

ہنگامہ، فتنہ

Upheaval ; Disturbance

bedaad

بیداد

ظلم، ستم

Oppression ; Violence

darmaa.n

دَرماں

علاج، دوا، چارہ

Medicine ; Remedy ; Cure

tahniyat

تہنیَت

مبارک باد

Greetings

qafas

قَفَس

پنجرہ، قید خانہ

Cage ; Prison

qasr

قَصر

محل

Palace

taqsir

تقصیر

غلطی، قصور، گناہ، جرم

Error ; Crime ; Sin

fuGaa.n

فُغاں

فریاد، آہ وزاری

Lamentation ; wail

اب اردو جیسی زبان میں یہ مشکلات موجود ہیں تو عربی تو بہت وسیع زبان ہے۔ یہ دیکھیں صرف ایک اونٹ کے متعلق بیس کے قریب الفاظ عربی میں ہیں۔ جن سے اونٹ کی عمر و کیفیت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ ایسی وسعت شاید ہی کسی اور زبان میں ہے۔

*** عربی زبان دنیا کی وسیع ترین زبان ہے۔ ***

- نر اونٹ: الجمال
- اونٹنی: الناقہ
- طاقتور اونٹ: صائل
- بوجھ اٹھانے والا اونٹ: حفض
- الملواح: وہ اونٹنی جو جلد پیاسی ہو جاتی ہے
- الہامل: آوارہ اونٹ
- اللقحہ: چار ماہ کی حاملہ اونٹنی
- العشرا: اونٹنی جس کا چھ ماہ کا بچہ ہو
- المضیرہ: وہ اونٹی جو دوسروں کے بچوں کو دودھ پلاتی ہو
- النحوس: وہ اونٹنی جو اپنا دودھ دوہنے نہیں دیتی
- الحجفول: وہ اونٹ جو جلدی ڈر جاتا ہو
- الشرود: وہ اونٹ جو مالک سے بھاگ جاتا ہو
- الثاوی: وہ اونٹ جو کمزوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکتا ہو
- الاشعل: سفید اونٹ جس کی دم رنگین ہو
- ادم: سفید اونٹ

جب اردو بولنے والے اپنی مادری زبان کے مشکل الفاظ ہی سمجھنے سے قاصر ہوں، ان کا تلفظ درست نہ ہو۔ تو تصور کریں کہ دور نبوی ﷺ میں عربوں کی تعلیم و تربیت کا کیا حال ہو گا! یہی وجہ ہے کہ سبعہ احرف کی آسانی دیگر قبائل کو دی گئی۔

◆ شیعہ مناظر: *لیں جی کام تمام ہو گیا سبعہ احرف کے باطل عقیدے کا، اختلافی الفاظ کا انکار کر دیا ہم معنی اور کامل کا لبادہ اوڑھا کر اور اختلافی الفاظ کا اعتراف کر لیا الفاظ کے الگ ہونے اور غیر عرب کو سمجھ نہ آنے سے۔ لیکن خبردار جو کسی نے اسے تضاد بیانی سمجھا۔* اعتراف ملاحظہ فرمائیں۔

دور عثمان میں صرف لسان القریش حرف پر قرآن کریم کو محفوظ کیا گیا، دوسرے حروف کے وہ الفاظ جن پر غیر عرب میں اختلاف ہوئے یا امکان تھا ان الفاظ کو اس وقت کے قرآنی نسخوں میں نہ لکھا گیا

جواب: پھر آپ کی وہی لفاظیاں شروع۔ اس میں تضاد کیا ہے؟ دور عثمان میں جب ایک لفظ برقرار رکھا گیا تو باقی چھ ہم معنی لفظ نہیں لکھے گئے، کیونکہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی۔۔ ظاہر ہے ایک حرف برقرار رکھنے کا یہی مطلب ہے۔ باقی چھ حروف کے وہ اختلافی الفاظ (یعنی جن پر غیر عرب لوگوں میں اختلاف ہوا، یہ مطلب نہیں کے سات الفاظ کا آپس میں کوئی اختلاف تھا) انہیں شامل نہیں کیا گیا۔ پہلے دن سے یہی تو سمجھاتا آرہا ہوں۔

ایک تصویر کل شیئر کرنے سے رہ گئی تھی۔ جس میں سبعہ احرف کو اردو کے سات ہم معنی الفاظ سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ 👇👇👇👇👇

سبعہ احرف (سات حروف) کو سمجھنے کے لئے آسان مثال

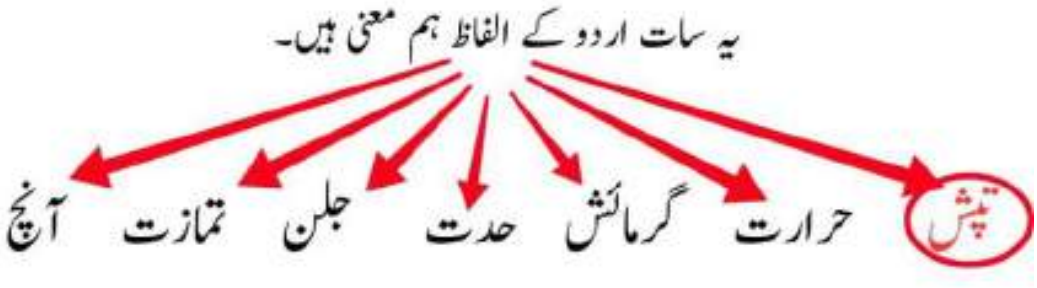

اگر یہ ساتوں وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل ہوتے، اگرچہ اردو بولنے والے ان کے معنی و مفہوم بخوبی جانتے ہیں لیکن دوسری زبان بولنے والوں کے لئے ساتوں حروف بظاہر مختلف ہیں، اور ایک ایک لفظ کو الگ سے سمجھنا مشکل بھی ہے، جب تک وہ مکمل اردو نہ سیکھ لیں۔

دور عثمان میں ساتوں حروف کی تلاوت سے غیر عرب لوگوں میں یہی اختلاف ہوا، اس لئے صحابہ کرام کے اجماع سے اصل وحی الٰہی لسان القریش کے ان الفاظ کو اولیت دی گئی جن پر اختلافات ہوئے یا امکان تھا۔
مثال کے طور پر اردو کے ان الفاظ میں تپش کا لفظ اصل وحی الٰہی ہوتا تو صرف اسے برقرار رکھا جاتا۔

👈 ایک حرف برقرار رکھنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ باقی چھ الفاظ اس ایک لفظ میں ضم ہوگئے، ہر لفظ کے ایک ہی معنی و مفہوم ہیں۔ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا محتاج نہیں ہے کہ اس کے بغیر نامکمل ہو۔ایک لفظ برقرار رکھنے سے بھی وہی مقصد حاصل ہوجاتا ہے جو کہنے والا دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

آپ کو وہ * تضاد * لکھنا تھا تاکہ جواب دے سکتا۔ ٹیگ کئے گئے اسکرین شاٹ میں تو کوئی تضاد نہیں ہے۔ دراصل وہ * تضاد * آپ کے ذہن کا فتور ہے۔

◆ *شیعہ مناظر: کونسا سبعہ احرف والا قرآن آج ہمارے پاس موجود ہے؟؟ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تھا، وہ جوں کا توں موجود ہے یا آپ کے گمان کے

مطابق وہ سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس ہے جسے دور عثمان میں صرف لسان القریش تک محدود و مقید کیا گیا، سبعہ احرف کے منزل من اللہ وہ الفاظ نکال کر جو غیر عرب میں اختلاف کا سبب بنے؟؟؟؟؟*

جواب: پہلی بات * سبعہ احرف کا مطلب سات قرآن نہیں ہے۔ * (یہ نکتہ کئی بار سمجھایا گیا ہے، لیکن آپ کی سمجھ سے باہر ہے، لیکن گروپ ممبرز سمجھ چکے ہیں۔) عقیدہ اہل سنت نہ سمجھنے کی وجہ سے آپ اب بھی یہ سوال پوچھ رہے کہ کونسا سبعہ احرف والا قرآن؟ مطلب آپ ابھی تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ اہل سنت عقیدہ کے مطابق سات قرآن کا نزول ہوا تھا! (اللہ کی پناہ)۔۔۔ اسی لئے ان سات میں سے کونسا قرآن آج ہمارے پاس ہے!؟ یہ سوال آپ کے اپنے ذہن کی خرافت ہے۔ اتنے دن سمجھانے کے بعد بھی آپ کا یہ رزلٹ ہے ! الحمدللہ۔۔۔ اہل سنت عقیدہ اس سے پاک و صاف ہے۔

◆ اہل سنت عقیدہ ☜ موجودہ قرآن من و عن وہی قرآن ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا، جسے اللہ عزوجل نے لسان القریش میں ہی نازل فرمایا، جس طرح گذشتہ انبیائے کرام پر انہی کی زبان میں وحی کا نزول ہوتا رہا۔

اب آجائیں سبعہ احرف کی طرف۔۔۔

جب دیگر عرب قبائل کو تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا تو لسان القریش کے کچھ الفاظ ان کے لئے مشکل تھے، اس مشکل کا حل یہ نکالا گیا کہ چند آیات میں موجود وہ الفاظ ان قبائل کی اپنی زبان میں بھی نازل کئے گئے تاکہ انہیں پڑھنے میں آسانی ہو جائے۔ دور عثمان میں اس کی ضرورت نہ رہی۔ دور نبوی ﷺ میں پورا جزیرہ عرب مسلمان ہو چکا تھا اور قرآن کی تعلیمات سے بھی تمام لوگ مانوس ہو چکے تھے، اس لئے دور صحابہ میں فتوحات اسلامی سے کئی اقوام بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔۔ اس وقت قرآن کے مختلف نسخوں میں ہم معنی الفاظ کی موجودگی اختلافات کا باعث بنی۔۔ اس مشکل کا بالکل سادہ حل نکالا گیا۔۔۔ لسان القریش کی وحی کے الفاظ برقرار رکھے گئے تاکہ امت ایک حرف میں متحد ہو جائے۔

◆ *شیعہ مناظر: سبحان اللہ، سبحان اللہ۔۔۔۔امت مسلمہ کو منزل من اللہ قرآن، جو وحی الٰہی تھی، کلام اللہ تھا پر اختلاف ہو گیا اور کیا ہی عظیم کارنامہ عثمان نے انجام دیا کہ ان منزل من اللہ حروف، وحی الٰہی کو ہی نیست و نابود کر دیا، اس صریح کفر کے ارتکاب پر بھلا کونسی امت ان کی احسان مند ہو سکتی ہے؟ اگر واقعی کسی سبائی گروہ نے منزل من اللہ حروف و وحی الٰہی کو نیست و نابود کرنے پر عثمان کے خلاف محاذ کھڑا کیا تھا، تو یہ یقیناً جہاد اکبر تھا کیوں کہ وحی الٰہی و کلام اللہ کے آگے اس کے دشمنان کو نابود کرنا ہی حقیقی اسلام ہے۔*

جواب:

پھر وہی خرافات

یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا؟

امت مسلمہ کو منزل من اللہ قرآن جو وحی الٰہی ہے، کلام اللہ ہے، اس پر کب اختلاف ہو گیا؟ قرآن تو متواتر ہر دور میں محفوظ اور مکمل چلا آرہا ہے۔ اس پر اجماع امت ہے۔

اگر دیگر حروف کے الفاظ کی موجودگی کے اختلافات کی طرف اشارہ ہے تو یہ اختلاف غیر عرب لوگوں کو عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے ہوا، اس اختلاف سے قرآن کریم پر براہ راست کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کو تو بخوبی علم تھا کہ قرآن نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش میں نازل ہوا ہے اور دیگر حروف کے چند ہم معنی الفاظ کی آسانی بھی کچھ آیات میں دی گئی ہے۔ (صحیح روایات دوران گفتگو۔ ان شاء اللہ)

اس میں صریح کفر کہاں سے آ گیا؟

دور عثمان میں قرآن کے دیگر چھ حروف میں سے لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دینا کفر کیسے ہو گیا؟ دیگر حروف وحی الٰہی ضرور تھے لیکن ان کی حیثیت لسان القریش کے سامنے ثانوی تھی۔ اصل وحی الٰہی نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی۔ قرآن تو مکمل اسی لسان القریش میں ہی نازل ہوا تھا۔

سوائے شیعہ کے پوری امت مسلمہ حضرت عثمان غنی کی احسان مند ہے۔ شیعہ کا امت مسلمہ کے اجماع سے کیا واسطہ۔۔۔ وہ بے چارے تو ان کتب پر دین ایمان رکھتے ہیں جو خود ان کے نزدیک بھی صحیح کا درجہ نہیں رکھتیں! بس جس کا جو نصیب۔

سبائی گروہ نے جو محاذ کھڑا کیا تھا، اس کا تسلسل آج بھی جاری ہے، آپ کی ذات بھی اس کا حصہ ہے۔ ورنہ اتنے دنوں سے بالکل آسان کر کے سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ سمجھاتا آرہا ہوں۔ مجال ہے جو ذرا بھی سمجھ آیا ہو! اس مرحلہ پر آپ کو ہمارہ عقیدہ تسلیم نہیں کرنا، کم از کم سمجھ تو سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اگر سمجھ آجائے تو پھر گفتگو دعویٰ کی طرف گفتگو بڑھے گی، جس کی طرف آنے سے آپ کی کانپیں ٹانگ جاتی ہیں!

پھر میں نے کیا ثابت کیا؟ دونوں سنی و شیعہ تراجم آمنے سامنے دکھادئے۔۔۔ دو آیات پر آپ نے کوئی اشکال نہیں کیا۔ یعنی سکوت کیا، سکوت رضامندی کی علامت ہے، یعنی آپ تسلیم کر چکے کہ ان دو آیات کے سنی و شیعہ تراجم میں الفاظ کا فرق ہے لیکن معنی وہی بیان کئے گئے ہیں۔

رہی بات سورت الصافات کی آیت 130 کی تو کل میں نے شیعہ اور سنی علماء کے ایک ایک ترجمہ سے ثابت کر دیا تھا کہ قرآن کریم کے تراجم میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، ورنہ ایک جیسا ترجمہ نہ کیا جاتا۔ اس کے بعد آپ نے تفسیر کی آڑ میں اپنی عزت بچانے کی کوشش کی۔۔۔ آج اس کا علاج بھی کرتا ہوں۔

ویسے اس آیت کے ترجمہ میں یکسانیت دکھاتے ہوئے آپ کی یہ بات کل بھی باطل ہو چکی ہے۔ آج میں مزید شیعہ و سنی تراجم سے وہی حقیقت دکھاتا ہوں اور **حجت تمام کرتے ہوئے آل یاسین کے علاوہ سنی و شیعہ تفاسیر میں آل الیاس پر سلام کو بھی ثابت کرتا ہوں**، امید ہے اس کے بعد آپ رجوع کرتے ہوئے مان لیں گے کہ قرآن کریم کے تراجم میں بھی امت کا اجماع ہے، کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ باقی تفاسیر میں اختلاف ہونا، ایک الگ بحث ہے۔

سب سے پہلے شیعہ مناظر کے مغرورانہ خیالات کے اسکرین شاٹس جن میں موصوف اپنے علوم قرآنی پر دسترس کا جنازہ نکال رہے ہیں۔ 👇👇👇👇👇👇

کیاواقعی ایساہی ہے؟کسی سنی و شیعہ مفسر نے اس آیت سے آل یاسین کا ترجمہ اور* آل الیاس* کی تفسیر بیان نہیں کی؟صرف ایک گھنٹے کی تحقیق کے دوران مجھے مزید سنی وشیعہ تراجم نظر آئے جن میں آل یاسین کاترجمہ اور آل الیاس کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے۔

(یادرہے کہ کل شیعہ ترجمہ تفسیر نور ثقلین سے اور تبیان القرآن سنی تفسیر سے آل یاسین کاترجمہ دکھاچکا ہوں)

👇👇👇👇

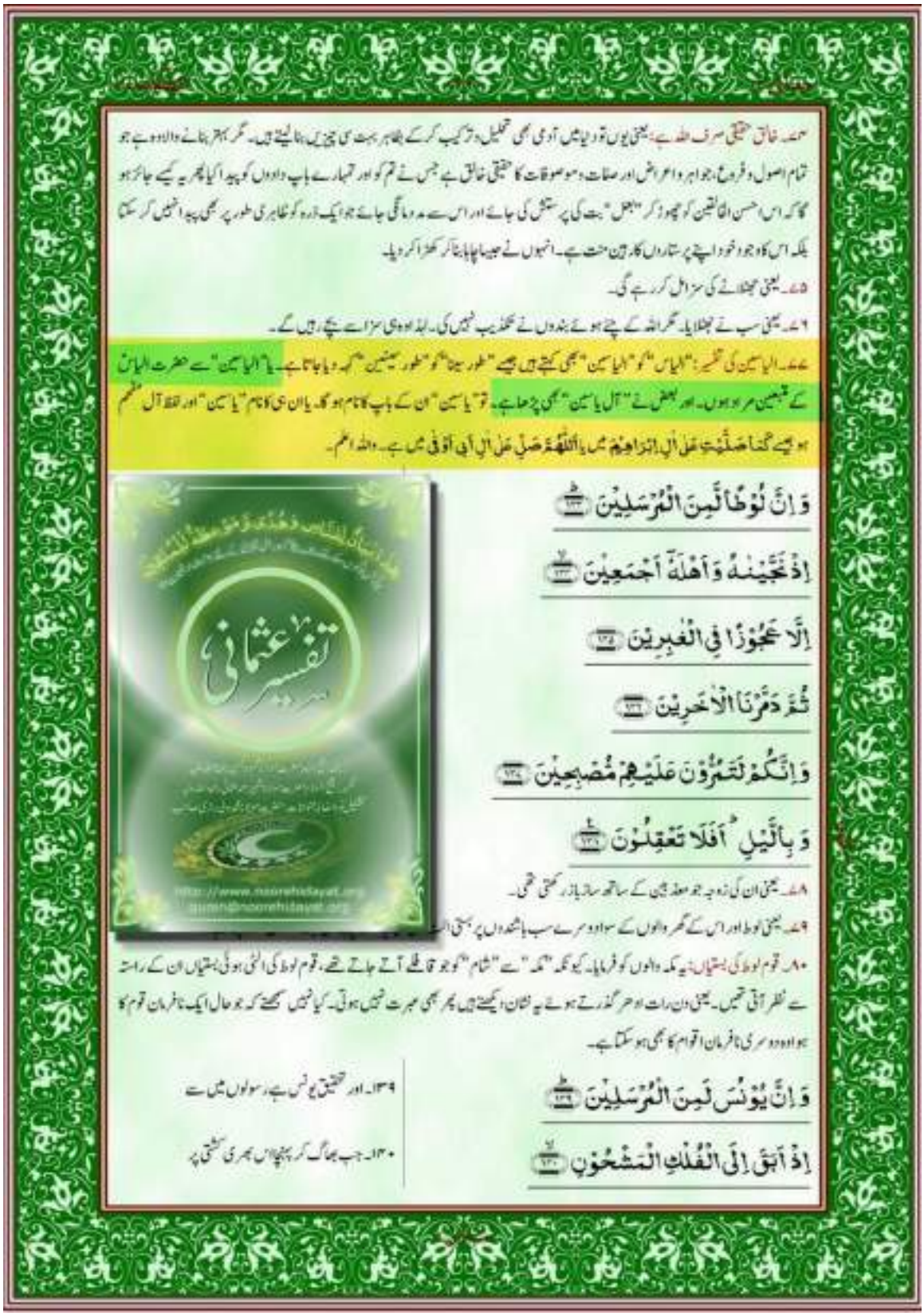

۱۳۴۔ خالق حقیقی صرف اللہ ہے، یعنی یوں تو دنیا میں آدمی بھی تحلیل و ترکیب کر کے بظاہر بہت سی چیزیں بنا لیتے ہیں۔ مگر ہر بنانے والا وہ ہے جو تمام اصول و فروع، جواہر و اعراض اور صفات و موصوفات کا حقیقی خالق ہے جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا پھر یہ کیسے جائز ہو گا کہ اس حسن الخالقین کو چھوڑ کر "بعل" بت کی پرستش کی جائے اور اس سے مدد مانگی جائے جو ایک ذرہ کو ظاہری طور پر بھی پیدا نہیں کر سکتا بلکہ اس کا وجود خود اپنے پرستاروں کا رہین منت ہے۔ انہوں نے جیسا چاہا بنا کر کھڑا کر دیا۔

۱۳۵۔ یعنی بھلانے کی سزا مل کر رہے گی۔

۱۳۶۔ یعنی سب نے بھلایا۔ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندوں نے تکذیب نہیں کی۔ لہذا وہی سزا سے بچے رہیں گے۔

۱۳۷۔ الیاسین کی تفسیر: "الیاس" کو "الیاسین" بھی کہتے ہیں جیسے "طور سینا" کو "طور سینین" کہہ دیا جاتا ہے۔ یا "الیاسین" سے حضرت الیاس کے متبعین مراد ہوں۔ اور بعض نے "آل یاسین" بھی پڑھا ہے۔ تو "یاسین" ان کے باپ کا نام ہو گا۔ یا ان ہی کا نام "یاسین" اور لفظ آل مقحم ہو جیسے کما صلیت علی ابراہیم میں یا اللھم صل علی آل ابی اوفی میں ہے۔ واللہ اعلم۔

وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾

وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾

۱۳۸۔ یعنی ان کی زوجہ جو معذبین کے ساتھ سازباز رکھتی تھی۔

۱۳۹۔ یعنی لوط اور اس کے گھر والوں کے سوا دوسرے سب باشندوں پر بستی الٹ

۱۴۰۔ قوم لوط کی بستیاں یہ مکہ والوں کو فرمایا۔ کیونکہ "مکہ" سے "شام" کو جو قافلے آتے جاتے تھے، قوم لوط کی الٹی ہوئی بستیاں ان کے راستہ سے نظر آتی تھیں۔ یعنی دن رات ادھر گذرتے ہوئے یہ نشان دیکھتے ہیں پھر بھی عبرت نہیں ہوتی۔ کیا نہیں سمجھتے کہ جو حال ایک نافرمان قوم کا ہوا وہ دوسری نافرمان اقوام کا بھی ہو سکتا ہے۔

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾

إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾

۱۳۹۔ اور تحقیق یونس ہے رسولوں میں سے

۱۴۰۔ جب بھاگ کر پہنچا اس بھری کشتی پر

تفسیر مظہری (اردو) جلد دہم ۴۶ پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ اور ہم نے الیاسؑ کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلامتی ہو۔

الیاسؑ کو الیاسین بھی کہا جاتا ہے جیسے سیناء کو سینین، اسماعیل کو سمعین اور میکائیل کو میکائین۔ فراء نے کہا الیاسین الیاس کی جمع ہے اس سے مراد ہیں حضرت الیاسؑ اور حضرت کے مومن ساتھی (یعنی الیاس والے) جیسے اشعریین (اشعری مع ان کے گروہ کے) اور انمین

(یہ لفظ اصل میں انمیین تھا۔ ایک یاء کو تخفیف کر دیا گیا) فراء کے قول پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ کسی علم (نام) کی نام کی جب جمع بنائی جاتی ہے تو اس پر الف لام تعریف کا اضافہ ضرور کیا جاتا ہے تاکہ جو علمیت جمع بنانے سے زائل ہو گئی وہ الف لام تعریف کے اضافہ سے پھر لوٹ آئے۔ نافع اور ابن عامر کی روایت میں آل یاسین دونوں لفظ جدا جدا املائی شکل میں آئے ہیں یعنی یاسین کے بیٹے پر سلام ہو اس صورت میں یاسین الیاس کے باپ کا نام قرار پائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یاسین الیاس کا ہی نام ہو اور آل یاسین سے مراد ہوں الیاس مع مومن ساتھیوں کے۔ بعض اقوال میں کیا ہے کہ یاسین سے مراد ہیں رسول اللہ ﷺ یا قرآن مجید یا دوسری آسمانی کتابیں لیکن یہ قول نامناسب ہے اس جگہ کے لئے موزوں نہیں اس سے پہلے انبیاء کے قصے بیان کئے گئے ہیں اور اس کے بعد بھی واقعات انبیاء کا بیان ہے اور فرمایا ہے۔

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہم اپنے مخلص بندوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں بلاشبہ وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ انہ کی ضمیر الیاس ہی کی طرف راجع ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کی قرأت میں چونکہ الیاس کی جگہ ادریس کا لفظ کیا ہے اور إِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی بجائے ان ادریس لمن المرسلین مروی ہے اس لئے اس جگہ بھی سلام ہو ادریس پر

وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ اور بے شک لوط بھی پیغمبروں میں سے

سوائے ایک بڑھیا کے جو رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر ہم نے سب کو بچا

اذ نجیناہ یعنی لوط کی قوم پر نازل ہونے والے عذاب سے بچ

یعنی عذاب میں رہ جانے والے الاخرین یعنی لوط کی قوم کے دوسرے

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ویران کھنڈروں) پر صبح ہوتے اور رات میں گذر کرتے ہو کیا پھر بھی

علیہم یعنی ان کے گھروں پر سے گزرتے ہو جب ملک شام

وباللیل یعنی صبح شام مراد ہے دن رات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قوم لوط

فرودگاہ سے صبح کو کوچ کرنے والا صبح کو ان بستیوں کی طرف سے گزر

ہو۔ افلا تعقلون یعنی کیا اہل عقل نہیں ہو کہ ان کو دیکھ کر عبرت حا

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ پیغمبروں میں سے تھے جب کہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے

ابق کا اصل معنی ہے غلام آقا کے پاس سے بھاگ گیا حضر

تھے اس لئے ان کے بھاگنے کو ابق قرار دیا۔

امام احمد نے زہد میں اور عبدالرزاق عبد بن حمید اور ابن المنذر نے طاؤس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت

●"اذ قال لقومه الا تتقون".....

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ● اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ●
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ●اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ●وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ
●سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ●

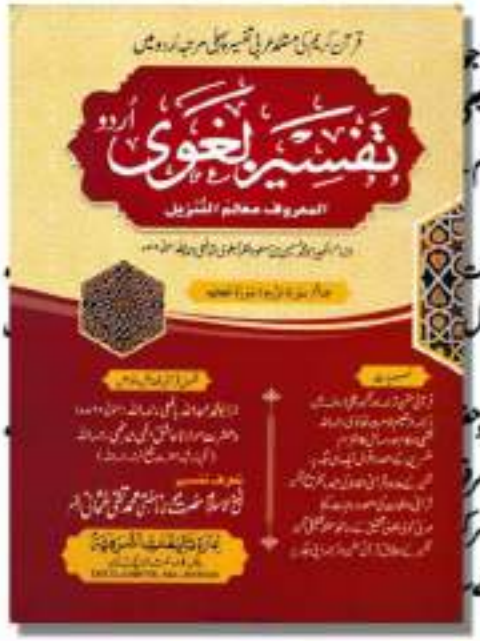

کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو جو
ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی
پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے اور ہم
بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلام ہو۔

●"اتدعون" کیا تم عبادت کرتے ہو "بعلا" بت
ان کے شہر کو بعلبک کہا جاتا تھا۔ مجاہد، عکرمہ اور قتادہ کا قول ہے کہ بعل
الخالقین" وہ اس کی عبادت نہیں کرتے تھے۔

●"اللہ ربکم و رب آبائکم الاولین" حمزہ، کسائی و
ساتھ پڑھا ہے اور یہ دونوں بدل ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مر
●"فکذبوہ فانھم لمحضرون" ان کو دوزخ میں حاضر
●"الا عباد اللہ المخلصین" ان کی قوم سے یا ان کے
●"وترکنا علیہ فی الاخرین".....

●"سلام علی الیاسین" نافع ابن عامر نے آل یاسین پڑھا ہے۔ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ اور لام کے کسرہ کے ساتھ کیوں کہ مصحف میں مفصولاً نقل کیا گیا ہے اور دوسرے قراء نے ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ اور لام کے سکون کے ساتھ موصولاً نقل کیا۔ جن حضرات نے آل یٰسین پڑھا ہے (جدا جدا) انہوں نے اس سے مراد آل محمد لیا ہے لیکن یہ قول بعید ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام ہیں۔ معروف قرأۃ وصل کے ساتھ ہے اور اس کی لغت میں اختلاف ہے۔

بعض نے کہا کہ الیاسین لغت میں الیاس ہے۔ مثل اسماعیل کی طرح، اسماعین اور میکائیل سے میکائین۔ فراء کا قول ہے کہ الیاسین کی جمع ہے۔ اس سے ان کے اصحاب و اتباع مؤمنین مراد ہیں۔ یہ بمنزلہ اشعرین، اجمعین کی طرح ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سلام علی ادراسین اس سے، اور یس علیہ السلام اور ان کے تابعدار مراد ہیں۔ وہ یہی پڑھتے ہیں۔

"وان ادریس لمن المرسلین"

Ali bidayah - البداية

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ
رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ
لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ
لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝

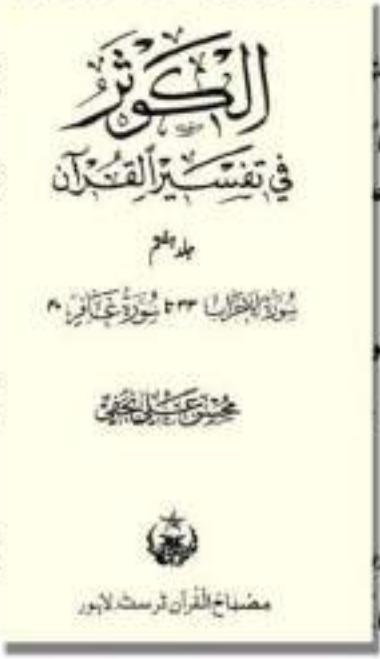

لبنان کے بادشاہ احاب کی زوجہ ایزابل نے حضرت الیاس کو قتل کی دھمکی دی تو آپ نے بئر سبع نامی جگہ کی طرف ہجرت کی۔ اس کے بعد ان کا علم نہ ہو سکا۔

بعض کے نزدیک الیاس، ادریس کا نام ہے جن

نزدیک الیاس اور ادریس دو پیغمبران علیہما السلام ہیں۔ البتہ الیاس

۲۔ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ: ان تمام عناصر کو اللہ اپنی عا

سزا سنائی جائے گی۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ ۱۲۸۔ سو

وہ لوگ جنہوں نے حضرت الیاس کی تکذیب کی

تشریح اسی سورہ میں ہو چکی ہے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ ۱۲۹۔ او

جمیل

اس آیت کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۱۳۰۔ آل یاسین پر سلام ہو۔

تفسیر آیات

بعض کے نزدیک اِلْ یَاسِیْنَ حضرت الیاس علیہ السلام کا دوسرا تلفظ ہے۔ نافع اور ابن عامر کی قرائت میں آلِ یاسین آیا ہے۔

فضائل: ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

وقرأ آخرون سلام علی آل یاسین یعنی آل محمد۔ کچھ لوگوں نے سلام علی آل یاسین پڑھا ہے کہ اس سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اس آیت کو شان اہل بیت علیہم السلام میں نازل ہونے والی آیات میں شمار کیا ہے۔ حضرت ابن عباس کی روایت کو ابو صالح اور مجاہد دونوں نے بیان کیا ہے کہ آل یاسین سے مراد آل محمد ہیں۔ ملاحظہ ہو شواهد التنزیل ذیل آیت۔ مجمع الزوائد ۹: ۱۷۴۔ اربلی کشف الغمة ج۱ ص ۳۳۴، المعجم الکبیر۔ خود حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے: یاسین محمد و نحن آل یاسین۔ ملاحظہ ہو شواهد التنزیل ذیل آیت۔

پارہ ۲۳ ۷۱ تفسیر سورہ صافات

آل یاسین ۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ یٰسین چونکہ حضور نبی اکرم کا نام ہے لہذا آل یٰسین سے مراد آل محمد ہیں ۔ اور آمد اہل بیت سے اس معنی میں احادیث بکثرت وارد ہیں کہ اس جگہ مراد آل محمد ہی ہیں ۔ اور اسی بنا پر قرآن مجید میں آل یٰسین کی قرأت بھی پڑھی گئی ہے اور ال کا یٰسین سے الگ تحریر ہونا اسی امر کی دلیل ہے ورنہ اگر الیاسین ہوتا تو لام اور یا کو ملا کر لکھا جاتا ۔ اور جو لوگ الیاسین پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد الیاس اور اس کی اُمت ہے جو ان پر ایمان لائی تھی جس طرح مہلب اور اس کے قبیلہ کو جمع کے طور پر مہلبین پڑھا جاتا ہے ۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اٰلِ يٰسِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

سلام آل یٰسین پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ

بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور تحقیق لوط رسولوں میں سے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٥﴾ اِلَّا

تھا جب کہ ہم نے اس کو اور اس کے تمام خاندان کو نجات دی سوائے

عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٧﴾

ایک بڑھیا کے جو باقی رہ جانیوالوں میں تھی پھر ہم نے ہلاک کر دیا باقی رہنے والوں کو

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَبِالَّيْلِ

اور تحقیق تم لوگ گزرتے ہو ان کے (مقامات) سے دن اور رات کو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤٠﴾

تو کیا پس تم عقل نہیں رکھتے ؟ اور تحقیق یونس رسولوں میں سے تھا

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤١﴾ فَسَاهَمَ فَكَا

جب کہ بھاگا کشتی کی طرف جو پر ہو چکی تھی پس شریک قرعہ

کوع نمبر ۹

رکوع نمبر ۵

لَتَمُرُّوْنَ ۔ مشرکین مکہ کو خطاب ہے کہ قوم لوط کے اجڑی ہوئی بستیوں کو تم شام کی طرف جاتے ہوئے اور پلٹتے ہوئے صبح و شام کو دیکھتے ہو تو عبرت کیوں حاصل نہیں کرتے ۔ ؟

نے فرمایا کہ حضرت یونس بن متی تیس برس کی عمر میں مبعوث برسالت ہوئے اور تینتیس برس آدمیوں کے علاوہ کوئی بھی اُن پر ایمان نہ لایا حالانکہ وہ ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ تھی اور حوصلہ بہت کم تھا ۔ اکثر روایات میں ہے کہ علاقہ موصل میں مقام نینوی میں آ

◆ ان تمام اسکینز سے ثابت ہوا کہ شیعہ مناظر صرف نام کے عالم ہیں۔ انہیں قرآن کے تراجم و تفاسیر کی سمجھ تک نہیں ہے۔ انہیں یہ تک نہیں پتہ کہ ترجمے اور تفسیر میں فرق کیا ہے اور زیر بحث نکتہ تفسیر پر نہیں بلکہ مختلف مسالک کے علمائے کرام کے کئے گئے *تراجم پر اختلاف* ہونے یا نہ ہونے پر تھا۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ قرآن کریم کے تراجم میں سنی و شیعہ علماء کے مابین کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ فرق ہے اور سخت اختلافات بھی ہیں۔ موصوف نے تین آیات بھی پیش کیں۔ دو آیات کے سنی و شیعہ تراجم آمنے سامنے رکھ کر دکھادئے گئے۔ تمام تراجم میں الفاظ کا فرق تھا، معنی سب کے ایک جیسے ہی تھے۔

شیعہ عالم سورت الصافات آیت 130 پر اڑ گئے کہ اس کا ترجمہ سنی و شیعہ کے علماء نے بالکل الگ کیا ہے اور اس پر اختلاف ہے، حالانکہ حقائق کچھ اور نکلے۔ ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ شیعہ مناظر کس طرح عقیدہ اہل سنت پر دعویٰ کر کے گفتگو سے بھاگتے رہے ہیں۔ جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے موصوف کے اعتراضات رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی نیا اعتراض نہیں ہے، بار بار ایک جیسے اعتراضات کر کے وقت گذار رہے ہیں۔

◆ ***شیعہ مناظر: آپ نے تو الا ماشا اللہ میرے دعویٰ کو حق ثابت کر دیا ہے آج کے اعترافات سے الحمدللہ**

میرے دعویٰ کا براہِ راست اور دوٹوک رد لکھنا بڑے سے بڑے سنی مفتی کے بس میں نہیں ہے پہلے روز ہی لکھ کر دے چکا ہوں*

جواب: ایک تو آپ کی بڑھکیں ختم نہیں ہو رہیں۔ میں نے جواب دعویٰ میں آپ کے دعویٰ کا رد ہی کیا ہے۔ یہ بات آپ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ میرے پاس وہ اسکرین شاٹ محفوظ ہیں۔ آپ کو شاید بھولنے کی بیماری ہے۔

مجھے پتہ ہے آپ لوگ اپنی باتوں سے مکرنے کے ماہر ہو، اسی لئے تو وقت نکال کر اہم نکات کے اسکرین شاٹ محفوظ کر دیتا ہوں۔ یہ دیکھیں آپ کا اقرار

👇👇👇👇👇

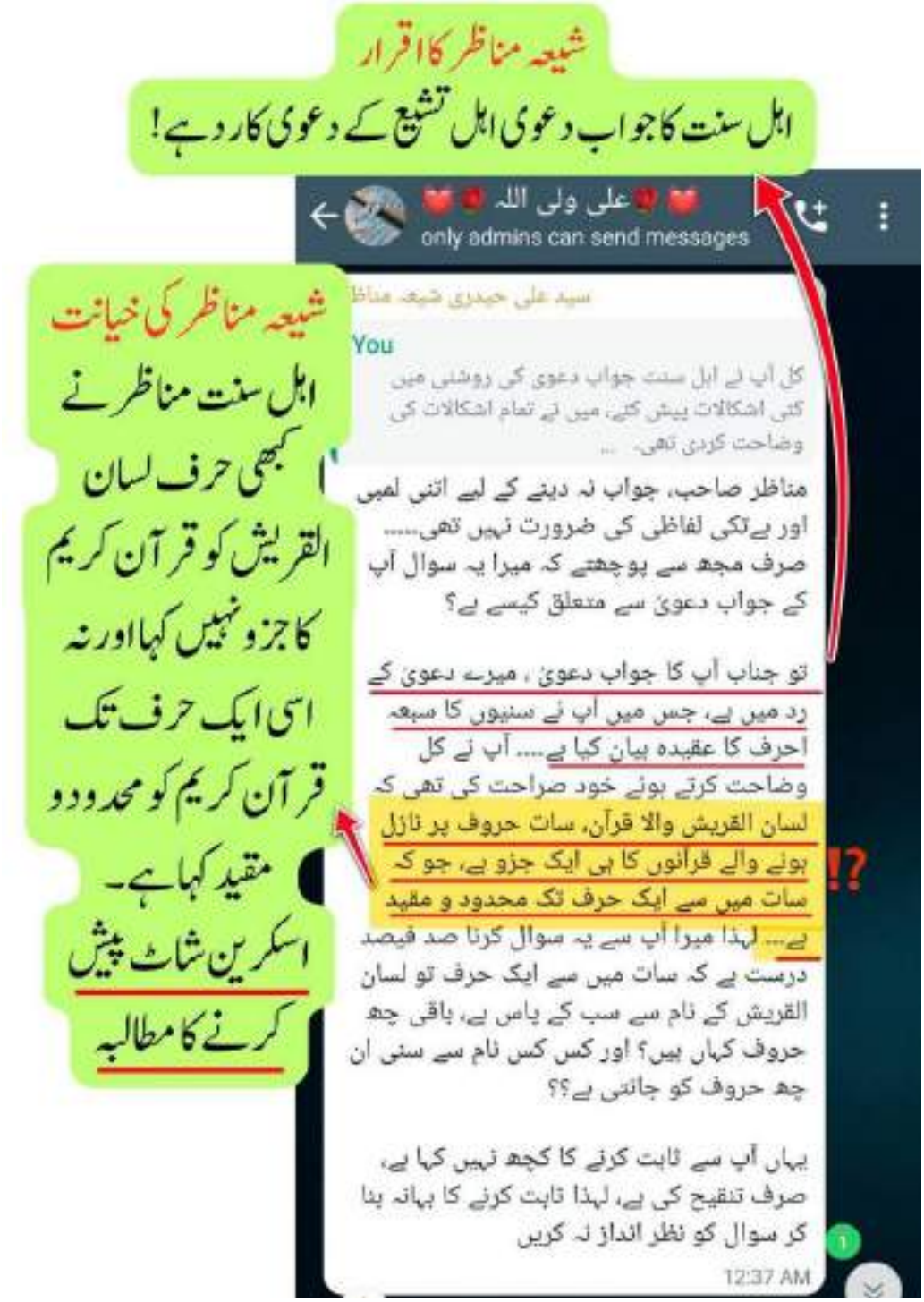

کیا سبعہ احرف کے عقیدے سے موجودہ قرآن کی حیثیت مشکوک ہوتی ہے؟

◆ **شیعہ مناظر:*** آپ نے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں موجودہ قرآن کو جتنا مشکوک بنادیا ہے، اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ سبعہ احرف کے عقیدے کی موجودگی میں موجودہ قرآن کی حیثیت مشکوک ہی رہے گی کیوں کہ موجودہ قرآن اس حالت میں برقرار نہیں جس حالت میں سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا، سنی مناظر خود اعتراف کرچکا ہے کہ موجودہ قرآن کی حالت دور عثمان میں غیر عربوں کی مشکلات کے سبب تبدیل کردی گئی۔*

جواب: سبعہ احرف کے عقیدے سے موجودہ قرآن کی حیثیت کیسے مشکوک ہوتی ہے؟ کس نے کہا کہ موجودہ قرآن برقرار نہیں ہے؟ میں نے کب یہ کہا کہ **موجودہ قرآن کی حالت دور عثمان میں غیر عربوں کی مشکلات کے سبب* تبدیل* کردی گئی؟** اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر۔ اسکرین شاٹ پیش کریں۔ میں نے آپ کے کئی جھوٹ پکڑے ہیں۔ اسکرین شاٹ رکھنے کے مطالبے بھی کرتا رہا ہوں۔ ابھی تک خود کو سچا ثابت نہیں کرسکے۔ ایک بھی میرا اسکرین شاٹ نہیں دکھا سکے۔۔ حد ہے۔ شرم تک نہیں آتی۔

خوابوں کی دنیا سے باہر آئیں۔ حقیقی دنیا میں حقائق کچھ اور ہیں۔

◆ *اعتراض 1: جب سنی عقیدہ کے مطابق قرآن سات حروف میں نازل ہوا تو دور عثمان میں اسے سات حروف میں برقرار کیوں نہ رکھا گیا؟؟؟*

جواب: کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ غیر عرب لوگ دائرہ اسلام میں آئے تو مختلف حروف کے الفاظ سے قرآن پر ان کے شکوک و شبہات ہونے لگے۔ ہمارے پاس صحیح روایات موجود ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں، اس نکتہ کو سمجھ تو لیں۔

◆ اعتراض 2: ایک حرف لسان القریش میں *برقرار رکھنا* اس وقت کہا جا سکتا تھا، جب قرآن صرف اور صرف لسان القریش میں نازل ہوا ہوتا۔ آپ کو سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں لکھنا چاہیے۔

جواب: واقعی الٹی کھوپڑی ہو! جب قرآن صرف لسان القریش میں نازل ہوتا اور اس کی چند آیات کے کچھ الفاظ دیگر حروف میں نازل نہ ہوتے تو دور عثمان میں ایک حرف پر برقرار رکھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ بس یہ کہا جاتا کہ قرآن کریم کو محفوظ کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش کا الگ سے ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی، جب دیگر حروف کا نزول ہوا تھا تو اسی لئے لسان القریش کی اہمیت اجاگر کی گئی، اور جن الفاظ پر اختلافات ہوئے، ان الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی یعنی انہیں برقرار رکھا گیا۔ دیکھیں کتنا آسان کر کے سمجھا رہا ہوں۔

◆ اعتراض 3: * قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا۔ دور عثمان میں اسے صرف و صرف ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید کیا گیا*

جواب: پھر وہی اعتراض۔۔۔ بادام کھایا کریں عالم صاحب۔ محدود و مقید کے الفاظ کیوں لکھے ہیں جب بتا بھی چکا ہوں کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق قرآن کریم لسان القریش میں نازل ہوا تھا، سات قرآن تھوڑی نازل ہوئے تھے! دور عثمان میں وہی قرآن محفوظ کر دیا گیا، جو مشکل الفاظ دیگر حروف کے تھے وہ آسانی کے لئے تھے، جب دور صحابہ میں عرب لوگ قرآنی تعلیمات سے آشنا ہو گئے تو اس آسانی کی ضرورت نہ رہی، اس

لئے لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی، کیا آپ کے لئے یہ نکات سمجھنا بہت مشکل ہے؟ جب بھی وقت ملے تو جواب دعوی پر کوئی ڈھنگ کی تنقیحات کیجئے گا۔ کوئی نیا اعتراض۔ بار بار وہی اعتراضات کرنے سے آپ خود کو کمزور کرتے جائیں گے۔ بلکہ عزت اسی میں ہے کہ شرائط فائنل کر کے اپنے دعویٰ کو دلائل سے ثابت کریں۔ شاید عزت بچ جائے۔ دوسری صورت میں اپنے دعویٰ سے ہاتھ اٹھائیں۔ میرا جواب دعویٰ سب کے سامنے موجود ہے۔ مدعی میں بن جاتا ہوں۔ شرائط طئے کرتے ہیں اور اصل گفتگو شروع کرتے ہیں۔ خیر۔۔۔۔ اس وقت مدعی آپ ہیں۔۔۔ اس لئے آخری فیصلہ آپ کریں گے۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین سنی مناظر کی جہالت ملاحظہ فرمائیں، جسے موصوف میری تضاد بیانیاں کہہ رہے ہیں۔ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ میں نے *ال یاسین* کا ترجمہ الیاس بتایا ہے، لیکن آگے اسے *آل یاسین* کا ترجمہ الیاس بنا کر مجھ پر تہمت لگا رہے ہیں۔ اب جس بندے کو دونوں میں *ال* اور *آل* کا فرق سمجھ نہیں آرہا وہ سبعہ احرف جیسے ناقابلِ تاویل مفروضے کا دفاع کرنے آگیا ہے۔

سنی مناظر نے دعویٰ کیا تھا کہ *ال یاسین* کا ترجمہ *الیاس کی آل* کیا گیا ہے جو یہ اب تک دکھانے میں ناکام ہے۔ میں نے اوپر قیامت تک کا وقت دیا ہے ترجمہ ڈھونڈ کر لے آئیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں کتنی سادہ مثال دے کر سمجھایا تھا۔

یہاں میرے میسج میں کسی کو * آل یاسین * کا ترجمہ الیاس دکھ رہا ہے تو نشان دہی کر دے، حتٰی کہ آیت مبارکہ میں جو کہ حفص کی قرات میں ہے، آل یاسین نہیں لکھا۔ آیت میں لفظ * ال یاسین * لکھا ہے جیسا کہ میرے اسکرین شاٹ میں بھی نظر آرہا ہے۔ آڈیو کر کے بھی سمجھایا تھا لیکن سنی مناظر کی اوپر کی منزل واقعی خالی ہے۔

(اس کے بعد شیعہ مناظر نے دو آڈیوز بھیجیں، سنی لائبریری سائیٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

سنی مناظر کو * ا * اور * آ * کا فرق بھی سمجھ نہیں آیا اور نہ ہی زبر اور زیر کا فرق سمجھ آیا۔ میں دوبارہ وائس میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ اب ہمارا زقریشی صاحب سے دوبارہ مطالبہ ہے کہ دکھائیں۔

1۔ یاسین * کا ترجمہ کس نے * الیاس * کیا ہے؟؟

2۔ ال یاسین * کا ترجمہ کس نے * الیاس کی آل * کیا ہے؟

ویسے تو سنی مناظر کا ٹیگ شدہ میسج مجھ پر لگائے گئے بہتان، الزام تراشی، علم دشمنی اور تضاد بیانیوں کا مرقع ہے لیکن میں فی الوقت سنی مناظر کی تضاد بیانی ثابت کر رہا ہوں۔۔۔ * سنی مناظر یہاں خود لکھ رہا ہے کہ زیر بحث نکتہ تراجم پر اختلاف تھا، اور تفسیر پر اختلاف زیر بحث نہیں تھا *

ملاحظہ فرمائیں، سنی مناظر نے یہاں کس کمال خیانت کاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجمہ لگانے کے بجائے، تفسیر کا صفحہ بھیج دیا۔ کیا میں نے تفسیر کا مطالبہ کیا تھا؟؟

جب تفسیر زیر بحث ہی نہیں، خود آپ اعتراف بھی کر رہے ہیں تو ترجمہ چھپا کر تفسیر کا صفحہ لگایا، یہ تضاد ہے سنی مناظر صاحب۔

یہ بھی تفسیر کا صفحہ ہے جناب جو زیر بحث نہیں ہے۔

آپ نے یہاں بھی تفسیر کو ہائی لائٹ کر رکھا ہے۔ جب کہ اوپر ترجمہ جو کہ اصل موضوع بحث ہے اسے چھیڑنا بھی آپ نے گوارہ نہیں کیا۔

اب ان تینوں تفسیر کا ردان ہی تینوں تفسیر میں موجود تراجم سے ملاحظہ فرمائیں

بنانے والا وہ ہے جو تمام اصول و فروع، جواہر و اعراض اور صفات و موصوفات کا حقیقی خالق ہے جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا پھر یہ کیسے جائز ہو گا کہ اس احسن الخالقین کو چھوڑ کر "بعل" بت کی پرستش کی جائے اور اس سے مدد مانگی جائے جو ایک ذرہ کو ظاہری طور پر بھی پیدا نہیں کر سکتا بلکہ اس کا وجود خود اپنے پرستاروں کا رہین منت ہے۔ انہوں نے جیسا چاہا بنا کر کھڑا کر دیا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	پھر اس کو جھٹلایا سو وہ آنے والے ہیں پکڑے ہوئے [۷۵]
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ہوئے [۷۶]
وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾	اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	کہ سلام ہے الیاس پر [۷۷]
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	ہم یوں دیتے ہیں بدلا نیکی کرنے والوں کو
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	وہ ہے ہمارے ایماندار بندوں میں
وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	اور تحقیق لوط ہے رسولوں میں سے
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	جب بچا دیا ہم نے اسکو اور اسکے سارے گھر والوں کو

۷۵۔ یعنی جھٹلانے کی سزا مل کر رہے گی۔

۷۶۔ یعنی سب نے جھٹلایا۔ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندوں نے تکذیب نہیں کی۔ لہٰذا وہ ہی سزا سے بچے رہیں گے۔

۷۷۔ الیاسین کی تفسیر: "الیاس" کو "الیاسین" بھی کہتے ہیں جیسے "طور سینا" کو "طور سینین" کہہ دیا جاتا ہے۔ یا "الیاسین" سے حضرت الیاسؑ کے متبعین مراد ہوں۔ اور بعض نے "آل یاسین" بھی پڑھا ہے۔ تو "یاسین" ان کے باپ کا نام ہو گا۔ یا ان ہی کا نام "یاسین" اور لفظ آل مقحم ہو جیسے کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ میں یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِي اَوْفٰى میں ہے۔ واللہ اعلم۔

منزل ۶

تفسیر عثمانی میں جو ترجمہ ہے اسے پڑھیں۔۔۔۔۔ یہاں تو * الیاس کی آل * نہیں لکھا۔

https://ataunnabi.blogspot.in

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

''(یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ؟''

؎ یعنی حضرت الیاس نے فرمایا کیا تم اللہ کے عذاب سے ڈرتے نہیں۔

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾

''کیا تم عبادت کرتے ہو بعل کی اور چھوڑتے ہو احسن الخالقین کو ؟''

؎ تَدْعُونَ بمعنی تعبدون ہے۔ بعل بنی اسرائیل کا ایک بت تھا۔ جس کی وہ عبادت کرتے تھے اسی وجہ سے ان کے شہر کا نام بعلبک تھا۔ مجاہد' عکرمہ اور قتادہ فرماتے ہیں اہل یمن کی لغت میں بعل رب کو کہتے ہیں یہ کلام سابقہ کلام کا بیان یا بدل ہے(۱)۔

اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾

''(یعنی) اللہ کو جو تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے ؟''

؎ اللہ کو حمزہ' کسائی' یعقوب اور حفص نے احسن الخالقین سے بدل کی بناء پر منصوب پڑھا ہے اور باقی قراء نے استیناف کی بناء پر مرفوع پڑھا ہے۔

فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾

''پھر انہوں نے آپ کو جھٹلایا پس یقیناً انہیں (پکڑ کر) حاضر کیا جائے گا ؟''

؎ حاضر کرنے سے مراد عذاب میں حاضر کرنا قرینہ کی وجہ سے عذاب کا ذکر نہیں فرمایا یا اس لئے عذاب کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ مطلق احضار عرفاً شر کے ساتھ خاص ہے۔

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾

''بجز اللہ کے بندوں کے جو مخلص ہیں ؟''

؎ یہ استثناء فکذبوہ کے فاعل سے ہے المحضرین سے استثناء نہیں کیونکہ اس ترکیب سے معنی میں فساد پیدا ہوگا بعض علماء فرماتے ہیں یہ استثناء منقطع ہے یا المحضرین سے مستثنیٰ متصل ہے بشرطیکہ المحضرین اس مفہوم میں ہو کہ بعض کے وصف کے ساتھ تمام کا وصف بیان کیا گیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں اسی اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾ (اے قافلہ والو! بلاشبہ تم چور ہو) (اس جملہ میں سارے قافلہ کو چور کہا گیا ہے حالانکہ سب چور نہ تھے بالفرض تو کسی ایک کی خورجی میں تھا)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾

''اور ہم نے چھوڑا ان کے ذکر خیر کو پیچھے آنے والوں میں سلام ہو الیاس پر ؟''

؎ إِلْ يَاسِينَ سے مراد الیاس ہی ہیں۔ یعنی الیاس میں ایک لغت ال یاسین ہے جیسے سینین اسماعیل اور سمعین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تفسیر مظہری کا ترجمہ بھی دیکھ لیں، یہاں بھی الیاس کی آل ترجمہ نہیں ہے۔

●"اذ قال لقومه الا تتقون".....

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ● اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ● فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ● اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ● وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ● سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ●

کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے (اور وہ) معبود حق ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ہے سو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا سو وہ لوگ پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے اور ہم نے الیاس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلام ہو۔

● "اتدعون" کیا تم عبادت کرتے ہو "بعلا" بت کا نام ہے جس کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اس کی مناسبت سے ان کے شہر کو بعلبک کہا جاتا تھا۔ مجاہد، عکرمہ اور قتادہ کا قول ہے کہ بعل اہل یمن کی لغت میں رب کو کہتے ہیں۔ "وتذرون احسن الخالقين" وہ اس کی عبادت نہیں کرتے تھے۔

● "اللّٰه ربّكم و رب آبائكم الاوّلين" حمزہ، کسائی وحفص ویعقوب کے نزدیک "اللّٰه ربكم وربّ" نصب کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ دونوں بدل ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مرفوع ہے جملہ مستانفہ ہونے کی وجہ سے۔

● "فكذبوه فانهم لمحضرون" ان کو دوزخ میں حاضر کریں گے۔

● "الا عباد اللّٰه المخلصين" ان کی قوم سے یا ان کے ساتھیوں کو عذاب سے بچالیں گے۔

● "وتركنا عليه في الاخرين".....

● "سلام على الياسين" نافع ابن عامر نے آل یاسین پڑھا ہے۔ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ اور لام کے کسرہ کے ساتھ کیوں کہ مصحف میں مفصولاً نقل کیا گیا ہے اور دوسرے قراء نے ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ اور لام کے سکون کے ساتھ موصولاً نقل کیا۔ جن حضرات نے آل یٰسین پڑھا ہے (جدا جدا) انہوں نے اس سے مراد آل محمد لیا ہے لیکن یہ قول بعید ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام ہیں۔ معروف قرأۃ وصل کے ساتھ ہے اور اس کی لغت میں اختلاف ہے۔

بعض نے کہا کہ الیاسین لغت میں الیاس ہے۔ مثل اسماعیل کی طرح، اسماعین اور میکائیل سے میکائین۔ فراء کا قول ہے کہ الیاسن کی جمع ہے۔ اس سے ان کے اصحاب واتباع مؤمنین مراد ہیں۔ یہ بمنزلہ اشعریین، اشعرین کی طرح ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سلام علی ال یاسین اس سے، ادریس علیہ السلام اور ان کے تابعدار مراد ہیں۔ وہ یہی پڑھتے ہیں۔

"وان ادريس لمن المرسلين"

AlHidayah - الهداية

اور تفسیر بغوی کا ترجمہ بھی دیکھ لیں الیاس کی آل ترجمہ نہیں لکھا۔

اب اگر آپ کے بھیجے گئے تفسیری اختلافات کو مان بھی لیں تو میرا موقف ہی درست ثابت ہو گا اور معنی و مفہوم کے اختلافات کی شدت بڑھ جائے گی یعنی

اِلْ یَاسِیْنَ

کا مطلب آل یاسین یعنی آل محمد ہے۔

یا پھر

اِلْ یَاسِیْنَ

کا مطلب الیاسین یعنی الیاس ہے۔

یا پھر

اِلْ یَاسِیْنَ

کا مطلب الیاس اور ان کے متبعین دونوں ہی ہیں۔

تینوں معنی و مفہوم شدید اختلافی نوعیت کے ہیں اور یہ اختلاف لسان القریش میں محدود و مقید کیے گئے موجودہ قرآن مجید میں ہے۔ پس معنی و مفہوم میں فرق نہیں والی بات رد ہو گئی الحمدللہ۔

اب آتے ہیں سنی مناظر کے دوسرے جھوٹ اور صریح خیانت کی جانب، یہاں سنی مناظر نے لکھا 👇

موصوف نے تین آیات بھی پیش کیں۔ دو آیات کے سنی و شیعہ تراجم آمنے سامنے رکھ کر دکھادئے گئے۔ تمام تراجم میں الفاظ کا فرق تھا، معنی سب کے ایک جیسے ہی تھے۔

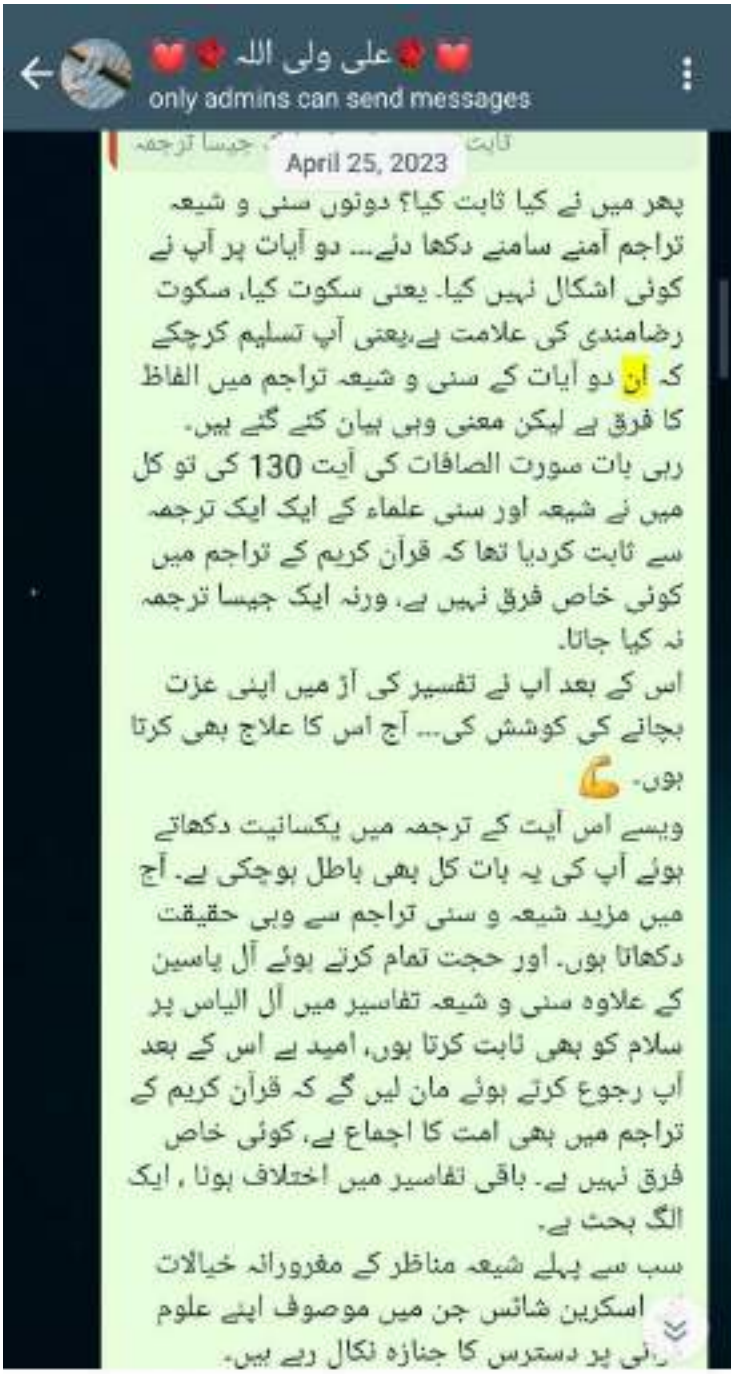

اور اسی جھوٹ اور بہتان میں سنی مناظر اس میسج میں شدت پسندی کا مظاہرہ کرچکا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں ان کے صریح جھوٹ، دجل وفریب پر مبنی الفاظ 👇

پھر میں نے کیا ثابت کیا؟ دونوں سنی و شیعہ تراجم آمنے سامنے دکھادئے۔۔۔دو آیات پر آپ نے کوئی اشکال نہیں کیا۔ یعنی سکوت کیا، سکوت رضامندی کی علامت ہے،یعنی آپ تسلیم کرچکے کہ ان دو آیات کے سنی و شیعہ تراجم میں الفاظ کا فرق ہے لیکن معنی وہی بیان کئے گئے ہیں۔

سنی مناظر مجھ پر بہتان باندھ رہا ہے کہ میں نے باقی ماندہ دو آیات کے تراجم پر سکوت اختیار کیا۔ لعنت اللہ علی الکذبین۔

میرا موقف مذکورہ دو آیات کے تراجم پر یہ تھا 👇

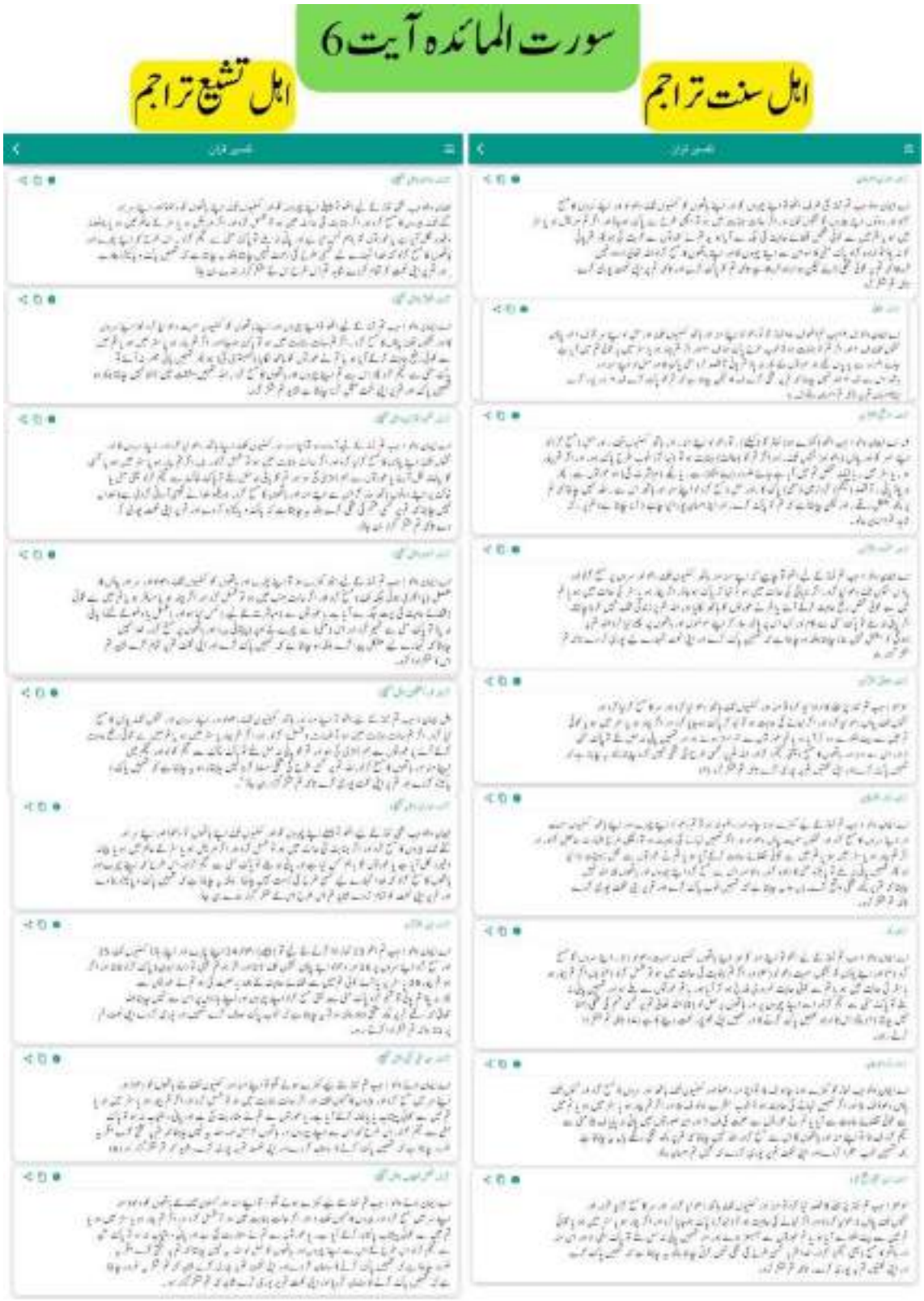

سنی مناظر کے بھیجے گئے تراجم کی طرف آجائیں۔ یہ انہوں نے المائدہ آیت 6 کا ترجمہ بھیجا ہے

آیت وضو میں پاؤں دھونا یا مسح کرنا؟ آیت ولایت میں حالت رکوع میں زکوات دینا!

یہ آیت وضو کہلاتی ہے، تمام سنی مترجمین نے یہاں ***پاؤں دھونا*** ترجمہ کیا ہے اور تمام شیعہ مترجمین ***پاؤں پر مسح کرنا*** ترجمہ کر رہے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ کریں یہ اختلاف ہے یا نہیں؟؟

یوں کہ * ز قریشی صاحب کے مطابق تو یہ اختلاف ہی نہیں ہے۔

* اب آجائیں سورہ المائدہ آیت 55 پر۔۔۔۔ اسے آیت ولایت بھی کہا جاتا ہے۔۔۔۔

یہاں تمام شیعہ مترجمین * حالت رکوع * میں زکوٰۃ دینے یا ادا کرنے کی بات کر رہے ہیں، جب کہ تمام سنی مفسرین زکوٰۃ دینے اور رکوع کرنے کی بات کر رہے ہیں (یعنی دو الگ الگ عمل کا ذکر کر رہے ہیں)۔

شیعہ و سنی علماء اس شدید اختلاف کو بخوبی سمجھتے ہیں، لیکن ز قریشی صاحب کے مطابق یہ کوئی اختلاف ہی نہیں ہے۔ میں نے ز قریشی صاحب سے حسن ظن رکھتے ہوئے مذکورہ دونوں آیات میں اختلاف واضح ہونا لکھا تھا۔ کیوں کہ میں نے سمجھا تھا ز قریشی صاحب شاید اپنے ہی بھیجے گئے اردو تراجم کو پڑھ کر اور سمجھ کر بھیج رہے ہیں، تاہم، ز قریشی صاحب کے مجھ پر جھوٹ پر مبنی بہتانوں سے واضح ہوا کہ سنی مناظر تو اردو میں لکھی عبارات بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انہیں جب تک کلاس ون اور ٹو کے بچوں کی طرح سبق نہ پڑھایا جائے، اس وقت تک یہ کسی علمی نکتے کو نہیں سمجھتے۔۔۔۔ اور اس نا سمجھی کا اعتراف کرنے کے بجائے جھوٹ بول کر بہتان تراشیاں شروع کر دیتے ہیں۔ میں سنی مناظر سے اس حسن ظن رکھنے پر گروپ کے صاحب علم حضرات سے معذرت چاہتا ہوں۔

میں نے یہاں معنی و مفہوم کے اختلافات کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، سنی مناظر اپنی طرف سے معنی و مفہوم کے اختلافات کی بات کر رہا ہے۔۔۔ یہاں ان مترادف الفاظ کے لہجوں کا اختلاف زیر بحث ہے جسے ٹیگ کر کے میں نے اسکرین شاٹ میں مذکور بات لکھی، سنی مناظر میرے میسج کے ساتھ اپنا گزشتہ میسج پڑھنے کی زحمت اگر کرتا تو ایسی بہکی بہکی باتیں شاید نہ کرتا۔

بالکل وہی قرآن ہوتا تو آپ کو ایسے بہانے نہ بنانا پڑتے 👇

1۔ موجودہ قرآن کو لسان القریش میں برقرار رکھا گیا۔

2۔ لسان القریش حرف واحد ہے۔

3۔ لسان القریش کو اولیت دی گئی۔

کیوں کہ **سنیوں کے عقیدے کے مطابق قرآن مجید * صرف و صرف لسان القریش میں نازل نہیں ہوا بلکہ سبعہ احرف میں نازل ہوا ہے*** لہذا آپ لسان القریش کے پردے میں نہ چھپیں۔۔۔۔۔ سبعہ احرف کو سامنے لائیں۔

سات حروف کا نزول کس دور میں شروع ہوا اس کا تعین لازم و ملزوم ہے، کیوں کہ سنیوں کا عقیدہ ہرگز یہ نہیں ہے جیسا کہ سنی مناظر تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ * قرآن مجید کا ایک مختصر حصہ بلکہ صرف چند آیات ہی جن کے پڑھنے میں بعض عرب قبائل کا اختلاف تھا سبعہ احرف میں نازل ہوئی تھیں*

لہذا سنیوں کی مجبوری ہے نزول قرآن کی ابتداء سے ہی اسے سبعہ احرف میں نازل ہوا مانیں۔

مناظر صاحب جس میسج کو ٹیگ کر کے جواب دیا کریں اسے پڑھ کر اور سمجھ کر جواب دیا کریں،

کئی بار گزارش کر چکا ہوں، آپ ہر بار سوال گندم، جواب چنا کر کے ایک نیا کٹا کھول دیتے ہیں۔ پہلی بات جس مسئلہ کی میں نے بات کی ہے وہ سنیوں کا لگ بھگ 1300 سال پرانا مسئلہ ہے، آپ نے اسے چھوڑ کر 1400 سال پرانے کسی مسئلہ پر چھلانگ لگا دی ہے۔ **میں نے آپ سے کسی ہم معنی الفاظ سے متعلق پریشانی کا نہیں پوچھا تھا بلکہ سبعہ احرف کی ناقابل حل گتھی کا پوچھا تھا کیوں کہ *سبعہ احرف تھے کیا؟؟؟**اس کے اجماعی معنی و مفہوم کیا ہیں**امت مسلمہ میں کوئی ہستی کبھی ایسی پیدا کیوں نہیں ہوئی جس نے ان سبعہ احرف کو درک کیا ہو؟* یہ پریشانیاں پوچھی تھیں۔**

اس لیے میں نے آپ سے پوچھا تھا 👇

*** اللہ تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ اس کے کلام کے سات حروف میں نازل ہونے سے غیر عرب کے لیے اتنے مسائل پیدا ہو جائیں گے؟ اور غیر عرب کے مسائل ختم کیسے ہو گئے؟ جب کہ آپ کے بقول سبعہ احرف جس سے مراد چند نامعلوم آیات کے نامعلوم تعداد میں الفاظ کا فرق ہے، وہ سبعہ احرف آج بھی موجودہ قرآن میں برقرار ہیں؟؟***

تاہم آپ نے جواب دینے کے بجائے وہی بہتان تراشی کی اور جہالت بھرا اعتراض کہہ کر بھاگ نکلے، آگے آپ نے ایک جاہلانہ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ قرآن مجید کے ساتھ اس کی تفسیر نازل کیوں نہیں

کی؟؟؟؟؟ حالاں کہ کوئی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تفسیر نازل نہیں کی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 👇

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

یہاں آپ نے میری 2 باتیں نقل کی ہیں، دونوں باتوں میں کچھ مبہم نہیں لکھا پھر بھی آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ سبعہ احرف والا قرآن جو کہ آپ کے مطابق صرف و صرف عرب قبائل کی آسانی کے لیے نازل ہوا تھا، یہ آسانی غیر عرب صحابہ و تابعین کے لیے وبال جان کیسے بنی؟؟؟

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔

* اگر وبال جان نہیں بنی تھی تو ساتوں حروف کو برقرار کیوں نہ رکھا؟ باقی کے چھ نامعلوم حروف جو کہ منزل من اللہ تھے، خالص وحی الٰہی تھے، کو کیوں حذف کر دیا گیا؟ *

اور اگر واقعی سبعہ احرف وبال جان نہیں بنے تھے تو آپ یہ پریشانیاں کیوں بار بار لکھ رہے ہیں 👇

یہ مشکلات جن کی وضاحت آپ کر رہے ہیں، یہ مشکل اگر وبال جان نہ تھی تو انہیں برقرار کیوں نہ رکھا گیا؟؟ یہ تو آپ تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ مشکلات منزل من اللہ تھیں، وحی الٰہی تھیں۔۔ تو انہیں ختم کرنے کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہو گا۔۔ جس کا راستہ ناسخ و منسوخ ہے اور کوئی راستہ نہیں۔ آپ عثمان پر منزل من اللہ حروف جو کہ وحی الٰہی تھے کو نابود کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔

غور کریں اپنی بیان کردہ مشکلات پر۔ یہ اگر مختلف عرب قبائل کے لیے وبال جان نہیں بنی تھیں تو سبعہ احرف میں نزول قرآن کی کوئی وجہ نہیں تھی بلاوجہ سبعہ احرف میں نزول قرآن ہوا۔۔۔۔ اور اگر یہ مشکلات واقعی عرب قبائل کے لیے اتنی سنگین نوعیت کی تھی تو پھر اسے غیر عربوں کے لیے وبال جان نہیں بننا چاہیے تھا۔

آپ کے اسکرین شاٹ دیکھ کر اس پر اعتراض بھی لکھا، جواب آپ سے اب تک نہیں بن پایا۔

بلاوجہ اپنی لاعلمی پر مبنی ایڈٹ شدہ اسکرین شاٹ دوبارہ لگادیا۔ میں بیان القرآن کی بات لکھ رہا ہوں اور آپ اسے قرآن میں بیان کرنا لکھ کر تصحیح کرنے کی ناکام کوشش میں لگے ہیں۔ علوم قرآنی کے طلباء بیان القرآن کی اصطلاح سے بخوبی واقف ہیں، میں تو آیت بھیج کر بھی وضاحت کر چکا ہوں، اس سے زیادہ آسان الفاظ میں بیان القرآن کی وضاحت کوئی نہیں کر سکتا۔

اس اسکرین شاٹ سے آپ ایک مرتبہ پھر علوم قرآنی کی بنیادی اصطلاحات سے جاہل ثابت ہو چکے ہیں۔

بیان القرآن کی اصطلاح سے جاہل ہونے کا مزید ثبوت آپ کے اس میسج میں واضح نظر آرہا ہے۔

اس لیے وضاحت دینا ہو گی، اب اردو میں لکھی بات کو دوبارہ نقل کرنے کا مت کہیے گا۔

کئی بار جواب دیا ہے اوپر پھر پڑھیں۔ سات الفاظ کی بات نہیں ہو رہی، وہ تو آپ کے بقول سبعہ احرف کا مطلب ہی نہیں ہے۔۔۔۔ آپ کی اصلاح کر رہا ہوں۔ **سات حروف کہ بات ہو رہی ہے جو منزل من اللہ تھے، وحی الٰہی تھے، کامل تھے یہ سب سنی مصادر کی روایات سے ثابت ہے، لہذا یہ کہنا کہ * صرف ایک حرف لسان القریش کو برقرار رکھا گیا * یہ برقرار رکھنے کا کام چوں کہ منزل من اللہ نہیں ہوا، چناں چہ قرآن مجید میں ہونی والی تحریف کا اعتراف ہے، ناسخ منسوخ کا تعلق اس لیے ہے کہ اگر چھ حروف منسوخ ثابت ہو جائیں اور ان کے ناسخ چھ حروف مل جائیں تو تحریف قرآن نہیں ہو گی۔** تو فیصلہ کر کے بتایئے مناظر صاحب **ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھنے کا کام کس نے کیا؟ اللہ تعالیٰ نے یا غیر اللہ نے؟**

اگر واقعی یہ دکھادیا تو آپ متفقہ طور پر ایک حرف لسان القریش میں برقرار رکھنے کی بات کو تحریف قرآن ثابت کر دیں گے۔ کیوں کہ جب قرآن نازل سات حروف میں ہوا تھا تو اسے آج ساتوں حروف میں برقرار رکھنا لازم وملزوم تھا۔

علت مشترکہ اس لیے محال ہے کیوں کہ ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے، وہ دوسرے حروف سے مل کر، چپک کر کامل ہونے والے حروف نہیں تھے، اگر ہر حرف اپنی جگہ کامل نہ ہوتا تو دوسرے حروف سے مل کر کامل ہونا سمجھ آتا۔

کہاں لکھے ہیں ضم کے یہ اصطلاحی معنی؟؟ آپ کو ضم ہونا کہاں سمجھ آئے گا جب، آل اور ال کا فرق سمجھ نہیں آرہا۔

سبعہ احرف کے ہر حرف کو اپنی جگہ کامل ثابت کرنے کے لیے ان ساتوں حروف کا سامنے ہونا لازم ہے۔ جب تک وہ سامنے نہیں ہوں گے، انہیں کامل کہنا ایسا ہی ہے جیسے مقبوضہ کشمیر کو پاکستان یا بھارت میں سے کسی ایک ملک کا صوبہ ماننا۔

سنی مناظر نے لکھا

جواب: باقی چھ حروف اس لئے برقرار نہ رہے کہ اس کی ضرورت باقی نہ رہی۔ غیر عرب میں مختلف الفاظ کی موجودگی سے اختلافات ہونے لگے تھے۔

شیعہ مناظر کا اعتراض

جس طرح سنی مذہب میں سات حروف کا نزول، منزل من اللہ ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے، اسی طرح باقی چھ حروف کو نابود کرنا بھی منزل من اللہ ثابت کرنا ہوگا بصورت دیگر یہ عمل تحریف قرآن کی دلیل ہے۔

سنی مناظر نے میرے اعتراض کا یہاں یہ جواب دیا ہے

جواب: جب لسان القریش میں قرآن محفوظ کر دیا گیا تو باقی چھ حروف کی ضرورت نہ رہی۔ اجماع امت ہو گیا۔ یہ مسئلہ قیامت تک حل ہو چکا۔

شیعہ مناظر کا اعتراض

باقی چھ حروف کی ضرورت کیوں نہ رہی؟ کیا وہ عرب قبائل نابود ہو گئے تھے جن کی وجہ سے سبعہ احرف میں نزول قرآن ہوا؟

پہلے بھی بارہا بتایا ہے کہ سبعہ احرف میں نزول قرآن سنیوں کے ہاں اجتہادی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اعتقادی مسئلہ ہے، وحی الٰہی کی ضرورت رہے یا نہ رہے، یہ فیصلہ وحی الٰہی سے ہی ہو گا، ناسخ منسوخ یہی ہوتا ہے۔ اجماع وحی الٰہی کو نابود نہیں کر سکتا۔ مثلاً نماز فجر کو آج اگر اجماع سے ختم کر دیں تو یہ کفر کہلائے گا۔ حالاں کہ نماز فجر کی دو رکعات میں وہی کچھ پڑھتے ہیں جو باقی دیگر نمازوں کی دو رکعات میں پڑھا جاتا ہے۔ اب اگر آج کوئی نماز فجر کو ختم کرنے کی کوئی یہ توضیح پیش کرے کہ باقی نمازیں تو محفوظ رکھی گئی ہیں لہذا اجماع سے نماز فجر کو ختم کیا گیا ہے تو یہ بات سنی مناظر کی سبعہ احرف کے باقی چھ حروف کو ختم کرنے کی توضیح کے مترادف ہو گی۔

سنی مناظر نے آگے یہ لکھا

جواب: محدود اس وقت کہتے جب سات سات آیات، سات قسم کی سورتیں اور سات الگ قرآن کا نزول اہل سنت کا عقیدہ ہوتا۔

شیعہ مناظر کا جواب

جی ہاں سنی مناظر کی بیان کی گئی بات بھی محدود و مقید کرنے کے دائرے میں آئے گی، جس طرح سبعہ احرف میں سے صرف ایک حرف لسان القریش کو باقی رکھنے کی بات *محدود و مقید* کرنے کے دائرے میں آرہی ہے۔

*قرآن صرف و صرف حرف واحد لسان القریش میں نازل ہوا تھا،*جب کہ یہ مکتب تشیع کا عقیدہ ہے۔(شیعہ مناظر)

ایک حرف میں بر قرار رکھنے والی بات کی بس ایک ہی صورت ہے کہ * قرآن صرف و صرف حرف واحد لسان القریش میں نازل ہوا تھا،*جب کہ یہ مکتب تشیع کا عقیدہ ہے۔۔۔۔سنی اس عقیدے کو قبول نہیں کرتے۔

سنی مناظر کی بے تکی توضیح ملاحظہ فرمائیں۔**اعتراف کر رہے ہیں کہ غیر عرب صحابہ، جن کی مادری زبان عربی بھی نہیں تھی وہ صحبت نبوی ﷺ کی وجہ سے لسان القریش کو بخوبی سمجھ لیتے تھے، لیکن عرب کے صحابہ جن کی مادری زبان عربی تھی وہ سمجھ نہیں پاتے تھے۔**

اتنی کمزور بنیاد پر سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی بنیاد ڈال رہے ہیں مناظر صاحب۔

سنی مناظر نے یہاں لکھا ہے ☜

جواب: پھر آپ کی وہی لفاظیاں شروع۔

اس میں تضاد کیا ہے؟ * دور عثمان میں جب ایک لفظ بر قرار رکھا گیا تو باقی چھ ہم معنی لفظ نہیں لکھے گئے، کیونکہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی۔۔ ظاہر ہے ایک حرف بر قرار رکھنے کا یہی مطلب ہے۔ باقی چھ حروف کے وہ اختلافی الفاظ (یعنی جن پر غیر عرب لوگوں میں اختلاف ہوا، یہ مطلب نہیں کے سات الفاظ کا آپس میں کوئی اختلاف تھا) انہیں شامل نہیں کیا گیا۔ پہلے دن سے یہی تو سمجھاتا آرہا ہوں۔ *

شیعہ مناظر کا اعتراض

یہ میسج آپ کی تضاد بیانیوں سے لبریز ہے کیونکہ یہاں آپ * سبعہ احرف سے مراد سات مختلف الفاظ لے رہے ہیں * کیوں کہ آپ لکھ رہے ہیں، * دور عثمان میں باقی چھ ہم معنی الفاظ نہیں لکھے گئے، کیوں کہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی *

آگے آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ پہلے دن سے آپ یہی سمجھا رہے ہیں۔
جب کہ اس سے پہلے کئی مرتبہ لکھ کر دے چکے ہیں

یہاں آپ نے باقی چھ حروف کے لسان القریش میں شامل ہونے سے انکار کر رکھا ہے اور تصدیق بھی فرمائی ہوئی ہے۔

جب کہ آپ یہاں سات الگ الگ الفاظوں میں قرآن نازل ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔ جب آپ کے مطابق قرآن سات الگ الگ الفاظوں میں نازل ہی نہیں ہوا تو اب آپ انہیں سات مختلف الفاظ کا جامہ کیوں پہنا رہے ہیں ان الفاظ سے 👇

* دور عثمان میں جب ایک لفظ بر قرار رکھا گیا تو باقی چھ ہم معنی لفظ نہیں لکھے گئے، کیونکہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی۔۔ ظاہر ہے ایک حرف بر قرار رکھنے کا یہی مطلب ہے۔ باقی چھ حروف کے وہ اختلافی الفاظ (یعنی جن پر غیر عرب لوگوں میں اختلاف ہوا، یہ مطلب نہیں کے سات الفاظ کا آپس میں کوئی اختلاف تھا) انہیں شامل نہیں کیا گیا۔ پہلے دن سے یہی تو سمجھاتا آرہا ہوں۔ *

لہذا آپ کی تضاد بیانی یہ ہے کہ ایک جگہ آپ سات الگ الگ الفاظوں میں نزول قرآن کا انکار کر رہے ہیں تو دوسری جگہ سات ہم معنی الفاظوں میں سے چھ الفاظ دور عثمان میں نہ لکھنے کی بات کر کے ایک لفظ کو بر قرار رکھنے کی رٹ لگا رہے ہیں۔

اس تصویر میں آپ نے جو منظر کشی کی ہے وہاں شرطیہ لفظ * اگر * کیوں لگایا؟؟ قرآن مجید جب سات حروف میں نازل ہوا ہے تو یقیناً ساتوں حروف وحی الٰہی ہوئے، ساتوں حروف منزل من اللہ ہوئے، لہذا ساتوں حروف کا بر قرار رکھنا امت مسلمہ پر فرض تھا، جیسا کہ نماز پنج گانہ کی ادائیگی فرض ہے۔

یہاں سنی مناظر گزشتہ تضاد بیانیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک نیا منظر پیش کر رہا ہے ملاحظہ فرمائیں 👇

* اب آجائیں سبعہ احرف کی طرف۔۔۔جب دیگر عرب قبائل کو تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا تو لسان القریش کے کچھ الفاظ ان کے لئے مشکل تھے، اس مشکل کا حل یہ نکالا گیا کہ چند آیات میں موجود وہ الفاظ ان قبائل کی اپنی زبان میں بھی نازل کئے گئے تاکہ انہیں پڑھنے میں آسانی ہو جائے۔ *

شیعہ مناظر کا اعتراض

👈 اوپر آپ کا میسج لگایا ہے جس میں آپ نے دور عثمان میں ایک لفظ کو بر قرار رکھنے کی بات کرنے کے ساتھ ان چھ الفاظ کو لسان القریش والے قرآن میں شامل نہ کرنے کی بات لکھی ہے، * جس سے واضح ہے کہ آپ نے سات حروف سے مراد سات الفاظ میں نزول قرآن لیا ہے *

بالفرض محال آپ یہ نہیں کہنا چاہتے تھے بلکہ آپ کا مطلب یہ لیا جائے کہ

* لسان القریش کے صرف چند نامعلوم الفاظ ہی مشکل تھے، جو کہ چند نامعلوم آیات میں تھے *

تو اس کے لیے **اللہ تعالیٰ کو لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ بھی چھ مختلف الفاظوں میں؟؟ * یہ کام تو دو حروف میں ہو جاتا *۔** ایک لسان القریش والے الفاظ پر مشتمل قرآن میں دوسرا ان مشکل الفاظ پر مشتمل قرآن میں جن میں نامعلوم آیات کے نامعلوم تعداد میں مشکل الفاظ شامل تھے۔

سنی مناظر نے یہاں لکھا ہے 👇

جواب *: پھر وہی خرافات *

یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا؟ امت مسلمہ کو منزل من اللہ قرآن جو وحی الٰہی ہے، کلام اللہ ہے، اس پر کب اختلاف ہو گیا؟ قرآن تو متواتر ہر دور میں محفوظ اور مکمل چلا آرہا ہے۔ اس پر اجماع امت ہے۔

شیعہ مناظر کا اعتراض اسکرین شاٹ میں ملاحظہ فرمائیں 👇

اسکرین شاٹ میں دیکھ لیں مناظر صاحب۔ جن اختلافات کو آپ یہاں خرافات کہہ رہے ہیں، ان خرافات کو * اختلاف * کا نام خود آپ نے ہی دیا ہے۔

اچھا یاد دلایا۔۔ آپ سے اس خیانت آمیز ایڈیٹڈ اسکرین شاٹ میں لکھی عبارت کی وضاحت طلب کی تھی، جس کا جواب آپ نے اب تک نہیں دیا ہے۔

آپ نے لکھا ہے

* شیعہ مناظر کی خیانت، اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے *

یہ خیانت موصوف نے میرے جس میسج سے متعلق کی ہے اسے پیلے رنگ سے خود نے ہائی لائٹ بھی کیا ہے، جس میں لکھا ہے

* لسان القریش والا قرآن، سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے، جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے *

لہذا سنی مناظر صاحب جواب دیجیے، اگر لسان القریش والا قرآن، سبعہ احرف والے قرآن کا جزو نہیں ہے تو

1۔ آپ کیوں اب تک لسان القریش والے قرآن کو اب تک سات حروف میں سے صرف ایک حرف کہتے رہے ہیں؟

2۔ اور اگر یہ آج ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید نہیں ہے تو آپ کیوں باقی نامعلوم چھ حروف کو اس میں شامل نہیں مانتے؟

ملاحظہ فرمائیں اسکرین شاٹ۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سات حروف میں جو قرآن نازل ہوا تھا، سنی مناظر کے مطابق دور عثمان میں ان سات حروف میں سے چھ حروف بر قرار نہیں رکھے گئے۔۔

اسکرین شاٹ دیکھ کر، میرا ٹیگ شدہ میسج میں اعتراض پڑھ کر بتایئے مناظر صاحب سبعہ احرف میں جو اصل قرآن نازل ہوا تھا، اسے دور عثمان میں موجودہ شکل دیتے وقت، اس میں چھ منزل من اللہ حروف شامل نہ کر کے، اس کی حالت تبدیل نہیں کی گئی؟؟؟؟

اور بے شک، لعنت اللہ علی الکذبین

یہاں آپ نے تین جوابات دیے میں ایک ایک کر کے اعتراض کرتا ہوں۔

آپ کا پہلا جواب 👇

جواب: * کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ غیر عرب لوگ دائرہ اسلام میں آئے تو مختلف حروف کے الفاظ سے قرآن پر ان کے شکوک و شبہات ہونے لگے۔ ہمارے پاس صحیح روایات موجود ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ تسلیم نہ کریں، اس نکتہ کو سمجھ تو لیں۔ *

شیعہ مناظر کا اعتراض

👈 اس کہانی کا سبعہ احرف میں نزول قرآن سے کیا تعلق مناظر صاحب؟؟

آپ کے صحیح روایات ہوتی رہیں کہ غیر عرب صحابہ و تابعین جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو وہ قرآن پر شکوک و شبہات کرنے لگے، بلاشک یہ آپ کا عقیدہ ہو۔ یہ سات منزل من اللہ حروف میں سے چھ منزل من اللہ حروف کو نابود کرنے کا جواز نہیں بن سکتا۔

اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے

آہ محکومی و تقلید و زوال تحقیق

خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں

سنی مناظر کا دوسرا جواب 👇

* جواب: واقعی الٹی کھوپڑی ہو! جب قرآن صرف لسان القریش میں نازل ہوتا اور اس کی چند آیات کے کچھ الفاظ دیگر حروف میں نازل نہ ہوتے تو دور عثمان میں ایک حرف پر بر قرار رکھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔۔ بس یہ کہا جاتا کہ قرآن کریم کو محفوظ کر دیا گیا۔ نبی کریم کی زبان لسان القریش کا الگ سے ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی، جب دیگر حروف کا نزول ہوا تھا تو اسی لئے لسان القریش کی اہمیت اجاگر کی گئی، اور جن الفاظ پر اختلافات ہوئے، ان الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی یعنی انہیں بر قرار رکھا گیا دیکھیں کتنا آسان کر کے سمجھا رہا ہوں۔ *

شیعہ مناظر کا اعتراض

میں نہیں جناب آپ الٹی کھوپڑی ہیں، * چند نامعلوم آیات کے کچھ نامعلوم الفاظ * جنہیں آپ باقی ماندہ چھ حروف بنانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، یہ آپ کی علوم قرآنی سے لاعلمی کا ثبوت ہے، اوپر آپ کو بتایا ہے بلکہ سمجھایا ہے کہ یہ کام تو دو حروف میں ہو سکتا تھا، سات حروف نازل کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔۔۔۔ہاں آپ دلائل دے کر نامعلوم آیات کی درست تعداد بیان کرنا، وہ آیات نقل کرنا، پھر ان کے اختلافی الفاظ کی تعداد کے حوالے لگا کر سب کو دکھانا کہ کون کونسے الفاظ پہلے حرف، دوسرے حرف، تیسرے حرف، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں حرف ہیں۔

سنی مناظر کا تیسرا جواب

جواب: پھر وہی اعتراض۔۔۔بادام کھایا کریں عالم صاحب۔

* محدود و مقید کے الفاظ کیوں لکھے ہیں جب بتا بھی چکا ہوں کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق قرآن کریم لسان القریش میں نازل ہوا تھا، سات قرآن تھوڑی نازل ہوئے تھے! دور عثمان میں وہی قرآن محفوظ کر دیا گیا۔ *

شیعہ مناظر کا جواب

محدود و مقید لکھنے کی وجہ اوپر سمجھا کر اعتراض اٹھا چکا ہوں آپ نے فرمایا

عقیدہ اہل سنت کے مطابق قرآن کریم لسان القریش میں نازل ہوا تھا۔

تو بتائیں

پھر سبعہ احرف میں نزول قرآن کا عقیدہ کس کا ہے مناظر صاحب؟؟

یا تو یہ لکھیں کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق قرآن کریم صرف و صرف لسان القریش میں نازل ہوا تھا۔

یا یہ لکھیں کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق قرآن کریم لسان القریش میں * بھی * نازل ہوا تھا، جو کہ سبعہ احرف کا صرف ایک حرف ہے، باقی چھ حروف لسان القریش سے جدا، اپنی اپنی جگہ کامل تھے۔ میری تنقیحات علوم قرآنی کے طلباء کو با آسانی سمجھ آ رہی ہیں، آپ کی باتوں پر انہیں اسی لیے ہنسی آ رہی ہے۔

میں تو کئی بار آپ سے کہہ چکا ہوں کہ اپنی تضاد بیانیوں کو لگام ڈال کر مختصر جواب دیں تاکہ میں شرائط پیش کر کے دلائل کی طرف آجاؤں لیکن آپ ہی موضوع سے ہٹ کر غیر علمی باتیں کر کے پھر اس پر لمبی لمبی لفاظیاں کر کے گفتگو کا رخ ہی تبدیل کر دیتے ہیں۔

جعفر صادق: شیعہ مناظر جان بوجھ کر گفتگو الجھا رہا ہے تاکہ اس کی جان بخشی ہو۔

میرا موقف ☜ سنی و شیعہ علماء کے مابین قرآن کریم کے ترجمہ میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔

شیعہ مناظر کا مؤقف ☜ سنی و شیعہ علماء کے مابین قرآن کریم کے ترجمہ میں بھی سنگین اختلافات ہیں۔

شیعہ دلیل: سورت الصافات آیت 130 پیش کر کے کہا کہ

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

کا ترجمہ کسی سنی عالم نے * آل یاسین * نہیں کیا۔

اس کا رد تبیان القرآن (سنی تفسیر) کے ترجمہ سے کیا گیا۔

پھر موصوف نے یوٹرن لیا اور کہا کہ *** آل یاسین * کا ترجمہ شیعہ علماء نے کیا ہے لیکن کسی سنی و شیعہ عالم نے اس کا ترجمہ * آل الیاس * نہیں کیا۔** علوم قرآنی کے ماہر کو سمجھایا گیا کہ الیاسین کا ترجمہ یاسین اور آل یاسین دونوں مسالک کے علماء نے کیا ہے، لہاذا سنی و شیعہ علماء کے مابین اس آیت کے ترجمہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے، باقی سنی و شیعہ تفاسیر میں الیاسین سے مراد بیان کرتے وقت اختلاف ضرور ہے، جو کہ زیر بحث نکتہ نہیں ہے۔

اس کے باوجود شیعہ عالم نے بڑھکیں مارنا شروع کر دیں کہ ***سنی و شیعہ تفسیر سے آل الیاس کا ذکر* دکھاؤ۔۔** اگرچہ ہم آیات کے تراجم پر گفتگو کر رہے تھے، لیکن شیعہ مناظر کے کہنے پر مجھے تفاسیر بھی دیکھنی پڑیں، پھر شیعہ کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھوک دی گئی۔۔ **سنی تفاسیر سمیت شیعہ تفسیر انوار نجف سے بھی دکھا دیا گیا کہ الیاسین کی تفسیر میں بھی دونوں مسالک کے علماء نے مختلف روایات نقل کی ہیں، جن میں *حضرت الیاس کی امت بھی شامل کی گئی ہے۔***

نتیجہ: سنی و شیعہ علماء نے سورت الصافات کی آیت 130 کے نہ صرف ترجمہ بلکہ تفسیر میں بھی ایک دوسرے کی مطابقت کی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس آیت پر سنی و شیعہ کے ہاں کوئی بڑا اختلاف موجود نہیں ہے۔ خاص طور پر ترجمہ پر۔۔، تفسیر کے اختلافات کی وجہ سے ہی تو مسالک میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ میں پہلے ہی واضح کر چکا ہوں۔

مجھے نہ سمجھائیں۔۔ اپنے ان شیعہ علماء کا دفاع کریں، جنہوں نے آپ کے مؤقف کی ایسی تیسی کر دی ہے۔

☜ الحمدللہ۔۔ اس آیت کا ترجمہ دونوں کے ہاں ایک جیسا دکھا چکا ہوں۔ نہ صرف تراجم بلکہ سنی و شیعہ تفاسیر سے بھی یکسانیت دکھا دی ہے۔ اب کیا دیوار میں اپنا سر مار دوں۔

ااور آکا فرق مجھے تو سمجھ نہیں آیا لیکن سنی وشیعہ جید علماء کو بھی سمجھ نہ آیا۔

سمجھ آیا تو بس ہمارے ماہر علوم قرآنی شیعہ مناظر صاحب کو۔

1۔ میں بتاچکا ہوں۔ یاسین نام ہے۔۔ناموں کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ظالم۔۔۔

البتہ الیاسین کی تفسیر میں اختلاف ہے۔۔کچھ کے نزدیک حضرت الیاس ہیں، کچھ کے نزدیک ان کے والد کا نام ہے۔ کچھ حضرت ادریس بھی مراد لیتے ہیں۔ واللہ علم

2۔ الیاسین کا ترجمہ سنی وشیعہ علماء نے ایک جیسا کیا ہے سلام ہو آل یاسین پر۔۔۔اس کے علاوہ سنی وشیعہ تفاسیر میں حضرت الیاس کی آل کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

اوپر اسکینز دیے گئے ہیں۔ رجوع فرمائیں عالم صاحب۔ دعویٰ پر تو گفتگو ہوتی نہیں۔۔۔ فضول جھک مارتے رہے ہو!

زیر بحث نکتہ * سنی و شیعہ تراجم میں اختلافات کا ہونا یا نہ ہونا* ہے۔ لیکن عالم صاحب۔۔۔ آپ نے خود بڑھکیں ماری ہیں کہ سنی و شیعہ تفاسیر سے آل یاسین کسی نے بھی بیان نہیں کیا۔ **سورت الصافات آیت 130 کے تراجم کی یکسانیت اسی دن واضح کر دی تھی۔ دونوں مسالک کے علماء کے تراجم سے آل یاسین کا ترجمہ دکھا دیا تھا۔ نتیجہ بالکل واضح ہے کہ اس آیت کے ترجمے میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے**، تفسیر پر اختلاف اگرچہ زیر بحث نہیں لیکن آپ نے خود مطالبہ کیا کہ سنی و شیعہ تفسیر سے آل یاسین دکھاؤں۔ وہ دکھا دیا تو اب رونا شروع کر دیا ہے کہ تفسیر سے کیوں دکھا رہے ہو وہ تو زیر بحث نہیں تھا۔ واقعی اخروٹ ہو۔ ممبرز اپنے شیعہ مناظر کی بڑھکیں دیکھ کر فیصلہ کریں۔ 👇👇👇👇👇

شیعہ مناظر کے علمیت کا جنازہ ذرا دھوم سے نکلے۔ **سنی وشیعہ تفاسیر سے آل یاسین کی تفسیر دکھادی تو موصوف کو ترجمہ کی طرف دوڑ لگانی پڑی ہے۔۔** ارے اللہ کے بندے! ترجمہ تو دونوں مسالک کے علماء نے ایک جیسا ہی بیان کیا ہے۔

* **نتیجہ:** اس آیت میں سنی وشیعہ کے مابین کوئی خاص اختلاف ہے ہی نہیں۔۔۔ شیعہ مناظر کا اختلاف اس کا ذاتی اختلاف ہے جو قابل حجت نہیں ہے۔ *

جی بالکل تفسیر کا نہ صرف آپ نے مطالبہ کیا تھا بلکہ یہ بڑھک بھی ماری تھی کہ قیامت تک نہیں دکھا سکتا!، ویسے آپ کی ہمت کو سلام ہے۔۔۔ ذرا بھی شرمساری محسوس نہیں ہوئی۔۔ ایسی ہمت شیعوں کے پاس بہت ہے۔ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

اب چونکہ علمیت کا پول کھل گیا تو اب بھول کر بھی تفسیر کی طرف نہیں جاؤ گے۔ اب ترجمہ تک رہنا۔ آپ لوگوں کا علاج ہی ایسے کرنا چاہئے۔

ترجمہ کا اختلاف تو پہلے ہی باطل ثابت کر چکا ہوں، اسی لئے تو آپ کو تفسیر کی طرف بھاگنا پڑا۔ اب وہاں پکڑ کی ہے تو آپ دوبارہ ترجمہ کی طرف پلٹ گئے ہیں۔ اپنا علاج کرائیں حضور۔۔۔ آپ کو علاج کی سخت ضرورت ہے۔

* الیاس کی آل * ترجمہ کیسے ہو سکتا ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

یہ دراصل تفسیر ہے، الیاسین سے کیا مراد ہے، اسے مختلف مفسرین نے بیان کیا ہے۔ آپ نے تو بلند بانگ دعوے شروع کر دئے تھے کہ کسی سنی و شیعہ مفسر نے ایسی تفسیر بیان نہیں کی۔ تفسیر عثمانی میں حضرت الیاس کے متبعین کا بھی ذکر ہے۔ آپ کے مطالبے پر ہی پیش کی گئی ہے۔ قبول کریں اور تسلیم کریں کہ آپ کے علوم قرآنی ابھی ناقص ہیں۔

سنی و شیعہ تراجم سے ثابت کر چکا ہوں کہ **اس آیت پر کوئی خاص اختلاف ہوتا تو ایک جیسے ترجمے دونوں مسالک کے علماء کیوں کرتے؟**

جن سنی و شیعہ تراجم سے دکھا چکا ہوں، ان کے بارے میں بھی رائے دیں۔۔۔ ضروری تھوڑی ہے سب ایک ہی طرح کا ترجمہ لکھیں۔

نکتہ یہ ہے کہ اس آیت پر سنی و شیعہ کے مابین کوئی اہم اختلاف ہے کہ نہیں۔ میں مختلف تراجم و تفاسیر سے اپنے مؤقف کی تائید دکھا چکا ہوں۔ اعتراض باطل ہوا۔

ارے عالم فاضل صاحب۔۔۔ آپ کا مؤقف اس وقت ثابت ہوتا جب یہ تمام مؤقف کسی ایک مسلک کے ہاں ہوتے! یہ تینوں مؤقف سنی و شیعہ علماء دونوں نے بیان کئے ہیں، میں اسکینز سے دکھا بھی چکا ہوں تو آپس میں اختلاف تو نہ ہوا۔ میں یہی تو بار بار عرض کر رہا ہوں کہ **سنی و شیعہ کے ہاں قرآن کے تراجم پر کوئی خاص اختلافات نہیں ہیں۔**

خود ہی اپنے علم کے جوہر دکھانے کے جوش میں غلط سلط اعتراض کر کے کمزور ہوتے جا رہے ہو۔ میرا تو قصور نہیں ہے۔ سیدھا موضوع پر آجائیں۔ اسی میں عافیت ہے۔ جتنا ادھر ادھر بھاگیں گے اتنا پھسلتے جائیں گے۔

سب ممبرز شیعہ مناظر کی بڑھکیں دیکھیں اور میری طرف سے علمی رد بھی دیکھیں۔ یہ بندہ تو ڈھیٹ ہے۔۔ ماننے کا نام ہی نہیں لے گا۔

شیعہ مناظر کی علمیت کا جنازہ
سنی و شیعہ علماء کے مطابق سورت الصافات آیت 130 کے ترجمہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔
تبیان القرآن (سنی تفسیر) سلام ہو آل یاسین پر
تبیان القرآن
اللہ الْمُخْلَصِينَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ
اِلْ يَاسِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
تفسیر نور ثقلین (شیعہ تفسیر) سلام ہو آل یاسین پر
تفسیر نور الثقلین
سلام ہو آل یاسین پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔
تفسیر عثمانی (سنی تفسیر) سلام ہو الیاس کے متبعین پر
تفسیر عثمانی
تفسیر مظہری (سنی تفسیر) سلام ہو الیاس مع مؤمن ساتھیوں پر
تفسیر مظہری
تفسیر انوار نجف (شیعہ تفسیر) سلام ہو آل یاسین پر
تفسیر: الیاس اور اس کی امت پر
انوار النجف فی اسرار المصحف
سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَاسِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ
میرا مطلب الیاس کی آل آج تک کسی نے نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر
کس سنی مفسر نے آل یاسین ترجمہ کیا ہے؟ اب تک تو یہ ترجمہ بھی نہیں بھیج سکے مناظر صاحب
کس سنی مفسر نے آل یاسین ترجمہ کیا ہے؟ اب تک تو یہ ترجمہ بھی نہیں بھیج سکے مناظر صاحب
کسی بھی سنی مترجم نے الیاس کی آل ترجمہ نہیں لکھا..... ترجمہ تو دور تفسیر میں بھی الیاس کی آل مراد نہیں لی
کسی بھی سنی مترجم نے الیاس کی آل ترجمہ نہیں لکھا..... ترجمہ تو دور تفسیر میں بھی الیاس کی آل مراد نہیں لی
آل یاسین شیعوں نے کیا ہے، سنیوں کا مجھے نہیں پتا.....
تاہم کنفرم بات یہ ہے
نہ شیعہ نہ سنی..... کسی نے بھی الیاس کی آل نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر
وہ کیسے؟ اب تک تو آپ کسی سنی سے آل یاسین یا الیاس کی آل ترجمہ نہیں دکھا سکے
چلیں الیاس کی آل کسی نے ترجمہ نہیں کیا، مفسر کی تفسیر میں ہی دکھادیں الیاس کی آل
قیامت تک نہیں دکھاسکیں گے..... میرے احرف کے ساتھ اگر سبعہ قرات پر تھوڑی سی محنت کرلی ہوتی تو الیاس کی آل جیسی علم دشمن بلکہ علوم قرآنی کی دشمنی پوں نہ بکھیرتے
دکھائیں کسی سنی مترجم نے آل یاسین یا الیاس کی آل ترجمہ کیا ہے؟
الیاس کی آل دیکھا دیں بس سنی یا شیعہ کسی سے بھی
کوشش کرلیں... ناکامی یقینی ہے
1:39 AM

کونسا جھوٹ؟

میں نے دو آیات کے تراجم نہیں دکھائے تھے؟

کیا آپ نے ان تراجم پر کوئی لب کشائی کی تھی؟

جب کوئی اعتراض نہیں کیا تو میں کیا سمجھوں؟

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

اگر تراجم میں فرق تھا تو آپ نے کب نشاندھی کی؟ اسے ٹیگ کر کے مجھے جھوٹا ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ کے کہنے سے میں جھوٹا نہیں ہو جاؤں گا۔، آپ بھی اسی طرح اپنی بات ثابت کریں جس طرح میں نے کئی اسکرین شاٹ رکھ کر آپ کو جھوٹا اور کم علم ثابت کیا ہے۔

اللہ کے بندے صرف *ترجمے میں اختلاف ہے* کہہ دینا کافی تھوڑی ہوتا ہے۔ آپ ہمارے لئے قابل حجت تھوڑی ہیں!

عقل نہ ہو تو موجاں ہی موجاں۔۔ ممبر زیہ اسکرین شاٹ دیکھیں۔۔۔ **موصوف سے اسی میسیج کو ٹیگ کر کے پوچھا گیا تھا کہ اس اختلاف کو لکھیں۔۔۔**

کیا انہوں نے وہ اختلاف لکھا؟

بس رہے نام اللہ کا۔

👇👇👇👇👇

اب آئے ہو لائین پر۔۔

پہلے ہی یہ اختلاف لکھتے تو بات یہاں تک نہ پہنچتی۔

یہ لیں جواب۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ **سنی وشیعہ کے تراجم میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔** جس اختلاف کی طرف آپ نے نشاندھی کی ہے وہ بھی در حقیقت سبعہ احرف سے تعلق رکھتا ہے، جس سے میرے ہی مؤقف کی تائید ہوتی ہے کہ دور عثمان میں صرف ان الفاظ کو لسان القریش میں بر قرار رکھا گیا جن پر غیر عرب میں اختلافات ہوئے یا امکانات تھے، باقی حروف کے تمام الفاظ جن کی ادائگی میں فرق تھا، انہیں اسی طرح محفوظ کر دیا گیا۔

♦ میں پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ قرآن لسان القریش میں محفوظ کیا گیا تو اس وقت اعراب نہیں لگائے گئے تھے تا کہ وسعت رہے اور زیر، زبر اور پیش میں فرق ممکنات میں سے تھا، تا کہ عرب کے دیگر قبائل کو تلفظ میں کوئی مشکل نہ ہو اور وہ اپنی اپنی زبان کے مطابق ان الفاظ کی ادائگی کر سکیں۔

سورت المائدہ کی اس آیت 6 میں اسی وجہ سے سنی و شیعہ تراجم میں فرق آرہا ہے۔ **اس قسم کے فروعی مسائل میں اختلاف کی ایک وجہ قرآن کی قراتوں کا مختلف ہونا ہے۔ وضو میں پاؤں دھونے اور پاؤں پر مسح کرنے کے ترجمہ میں اختلاف بھی اسی وجہ سے ہے۔**

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں لفظ **اَرْجُلَكُمْ** میں لام پر زبر پڑھنے کی قرات مشہور ہے، لام پر زبر پڑھنے سے اَرْجُلَ (پاؤں) کا عطف وُجُوہَ (چہرے) پر ہو گا اور چہرہ دھونے کا حکم ہے تو پاؤں بھی دھوئے جائیں گے۔

☜ لیکن ایک قرات میں اسے **اَرْجُلِكُمْ** بھی پڑھا گیا ہے یعنی لام پر زیر کے ساتھ، لام پر زیر پڑھنے سے اَرْجُلِ (پاؤں) کا عطف رُؤُوسِ (سر) پر ہو گا اور چونکہ سر کے مسح کا حکم ہے تو پاؤں پر بھی مسح کیا جائے گا۔

اس طرح قراتوں کے اختلاف کی وجہ سے ترجمہ میں بھی اختلاف ہوا۔

لیکن **یہ اختلاف اجتہادی اور فروعی نوعیت کا ہے، جس کی مذمت نہیں کی جاسکتی، آپ کو سنی و شیعہ تراجم کے ان اختلاف کو دکھانا ہے جو خالص اعتقادی نوعیت کے ہوں، تفسیر میں بے شمار اختلاف مل جائیں گے لیکن تراجم میں شاید ہی کوئی سنگین نوعیت کا اختلاف ہو۔۔۔** کم از کم میرے علم میں نہیں ہے۔ ویسے یہ ہماری بحث کا موضوع نہیں ہے۔ گفتگو اصل موضوع پر کریں تو بہتر ہے، اور فکر نہ کریں۔

وضو میں پاؤں کا مسح یا دھونا

کے موضوع پر الگ سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں۔ میری یہی کوشش ہوتی ہے ایسے موضوعات پر بحث ہو جو عام طور پر زیر بحث نہیں لائے جاتے۔

☜ اہل سنت مؤقف سنی و شیعہ صحیح روایات سے ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

شیعہ مناظر

اب آجائیں سورہ المائدہ آیت 55 پر۔۔۔۔اسے آیت ولایت بھی کہا جاتا ہے۔۔۔۔یہاں تمام شیعہ مترجمین * حالت رکوع * میں زکوٰۃ دیتے یا ادا کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ * **جب کہ تمام سنی مفسرین زکوٰۃ دینے اور رکوع کرنے کی بات کر رہے ہیں** * (یعنی دو الگ الگ عمل کا ذکر کر رہے ہیں)

شیعہ و سنی علماء اس شدید اختلاف کو بخوبی سمجھتے ہیں، لیکن زقریشی صاحب کے مطابق یہ کوئی اختلاف ہی نہیں ہے۔

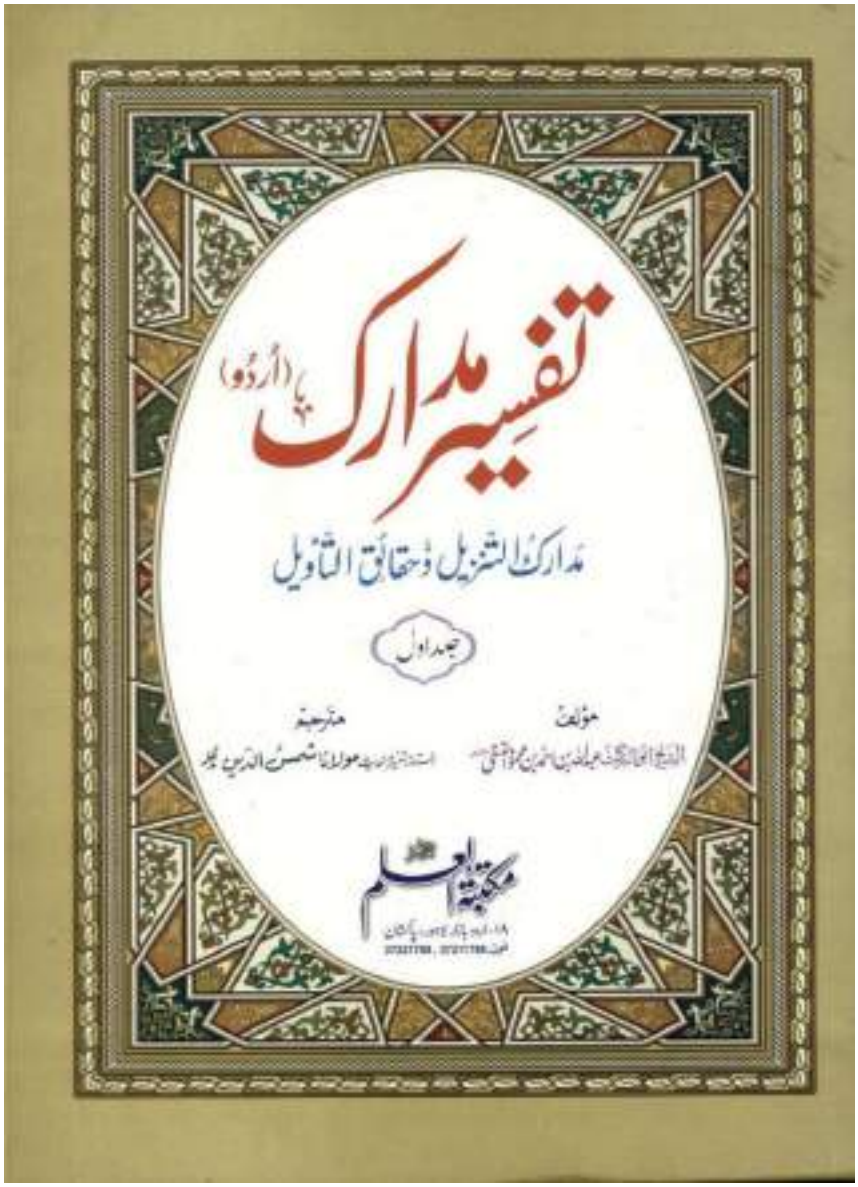

جواب : یہ ایک اور بڑھک مار دی ہے ظالم! دعوے ایسے کرتے ہو جیسے تمام مسالک کی تمام کتب پڑھ کر اور حفظ کر کے بیٹھے ہو۔۔انسان کو اتنا مغرور نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ہم سب اللہ کے عاجز سے بندے ہیں۔اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے انسان چھوٹا نہیں بن جاتا۔۔

بحر حال میں آپ کی اس بات کا رد دو سنی تراجم سے دکھا دیتا ہوں۔

👇👇👇👇👇👇

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ

"اے ایمان والو تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے سو عنقریب اللہ ایسی قوم کو پیدا

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۣ

فرمائیگا جن سے اللہ کو محبت ہوگی اور وہ اللہ سے محبت کرنے والے ہوں گے، وہ مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر زبردست ہوں گے،

يُّجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ

وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ

فضل ہے وہ دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے ۔ تمہارا ولی بس اللہ

وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ

اس حال میں کہ وہ رکوع کرنے والے ہیں، اور جو کوئی شخص دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے سو اس میں شک نہیں

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

کہ اللہ کا جو گروہ ہے وہی غالب ہونے والا ہے۔"

قتال مرتدین کی پیشینگوئی خلافتِ شیخینؓ کی حقانیت:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ۔ (جو تم میں سے دین اسلام سے اسی کفر کی طرف پھر جائیگا جس پر وہ پہلے تھا۔)

قراءت: مدنی اور شامی نے یرتدد پڑھا ہے۔ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ محبت سے مراد ان کے اعمال سے راضی ہونا اور ان کے ان اعمال پر ان کی تعریف کرنا ہے بحسبونہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کی رضامندی کو ہر چیز پر ترجیح دینا ہے اس میں حضور علیہ السلام کی نبوت کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو اس چیز کی اطلاع دی جو ہوا نہ تھا وہ ہو کر رہا۔ نیز خلافت صدیقی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ انہوں نے مرتدین سے جہاد کیا۔ اور ان کی خلافت کے برحق ہونے اور خلافت فاروقیؓ کی

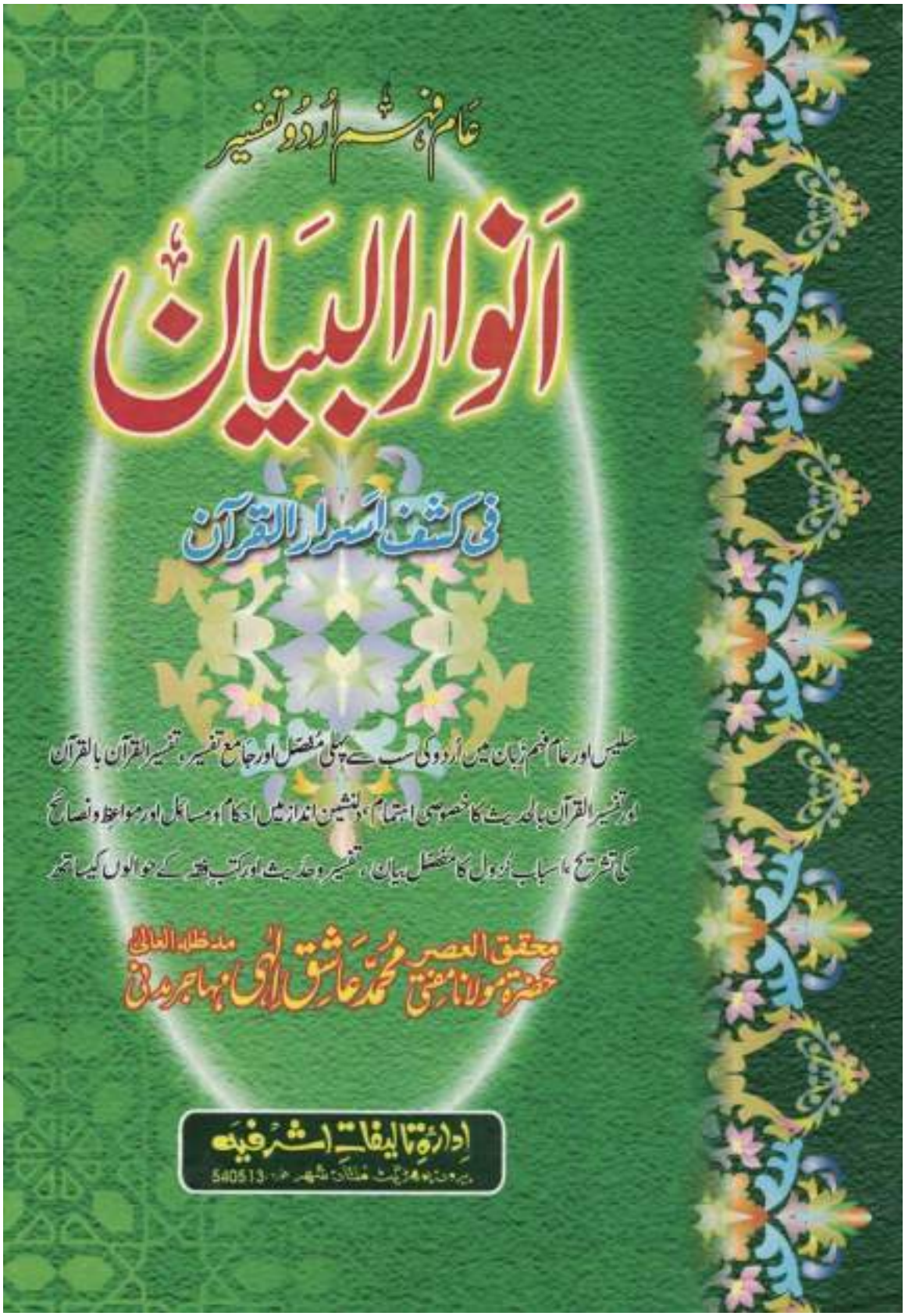
عام فہم اردو تفسیر
انوار البیان
فی کشف اسرار القرآن
سلیس اور عام فہم زبان میں اردو کی سب سے پہلی مفصل اور جامع تفسیر، تفسیر القرآن بالقرآن
اور تفسیر القرآن بالحدیث کا خصوصی اہتمام، دلنشین انداز میں احکام و مسائل اور مواعظ و نصائح
کی تشریح، اسباب نزول کا مفصل بیان، تفسیر و حدیث اور کتب فقہ کے حوالوں کیساتھ
محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی مدظلہ العالی
ادارہ تالیفات اشرفیہ
540513

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا

کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے وہ دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے

وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

تمہارا ولی بس اللہ اور اُس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ

رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾

رکوع کرنے والے ہیں پھر جو کوئی شخص دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے سو اس میں شک نہیں کہ اللہ کا جو گروہ ہے وہی غالب ہونے والا ہے

مسلمان اگر دین سے پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم کو مُسلمان بنا دیگا

تفسیر: ان آیات میں اللہ جل شانہٗ نے اول تو مسلمانوں کو خطاب کر کے یوں فرمایا کہ دین اسلام کا چلنا چمکنا اور آگے بڑھنا کوئی تم پر موقوف نہیں ہے اگر تم مرتد ہو جاؤ یعنی دین اسلام سے پھر جاؤ (العیاذ باللہ) تو اسلام پھر بھی باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو ایمان قبول کریں گے اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔ یہ لوگ اللہ کے محبوب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں گے۔

یہ لوگ اہل ایمان سے تواضع اور نرمی اور مہربانی کے ساتھ پیش آئیں گے اور کافروں کے مقابلہ میں قوت اور طاقت اور عزت اور غلبہ کی شان دکھائیں گے یہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لیے جان و مال کی قربانیاں دیں گے کافروں سے لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

ان لوگوں کی صفات مذکورہ بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ کہ یہ سب اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اس میں ہر دور کے مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ ایمان اور ایمان کے تقاضوں پر چلنے اور اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے کو اپنا ذاتی کمال نہ سمجھیں اور مغرور نہ ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و انعام ہے جسے چاہے ایمان اور اعمال صالحہ کی دولت سے نواز دے۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی — شکر خدا کن کہ موفق شدی بخیر
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت — زفضل وانعامش معطل نہ گذاشت

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (اور اللہ بڑی وسعت والا ہے اور بڑے علم والا ہے) وہ جسے چاہے دے اور جتنا دے اُسے اختیار ہے

اہل سنت کے ان دو تراجم سے شیعہ مناظر کی یہ بات بھی غلط ثابت ہو چکی کہ اس آیت کے ترجمہ میں سنی و شیعہ کے ہاں کوئی بڑا اختلاف ہے۔

یہ آپ کی غلطی ہے عالم صاحب۔، اگر آپ تینوں آیات کے ساتھ وہ اختلافات بھی لکھ دیتے تو ان سب کا ایک ساتھ منہ توڑ جواب بھی دے دیتا۔۔۔ آپ نے صرف آیات کاپی پیسٹ کی تھیں۔ **میں نے مکمل دیانت داری سے ان آیات کے سنی و شیعہ تراجم آمنے سامنے رکھ کر پیش کئے تھے۔ مجھے الہام تھوڑی ہو گا کہ آپ کے نزدیک کس ترجمے میں کن الفاظ کا اختلاف سنی و شیعہ کے ہاں ہے۔** جب بھی آپ نشاندھی کرتے ہیں میں اپنے ٹرن میں ان کے جوابات بھی دیتا جا رہا ہوں۔

علمی نکات کو کون کتنا سمجھ رہا ہے، اور کون جھوٹ بولتا رہا ہے، اس کی فکر نہ کریں، پوری گفتگو تاریخ کا حصہ بنائی جائے گی۔ قارئین خود فیصلہ کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

مترادف الفاظ کے معنی و مفہوم کے اختلافات کا ذکر نہیں کیا بلکہ مترادف الفاظ کے لہجوں کا اختلافات زیر بحث ہے! (شیعہ مناظر کی جہالت)

اگر مترادف الفاظ کے معنی و مفہوم کے اختلافات کا ذکر نہیں کیا تھا تو لہجے مختلف ہونا کب سے اختلافات ہو گیا؟

جواب: یہاں آپ نے اختلاف کی اصطلاح ہی غلط استعمال کی ہے۔ علاقوں اور قبائل کے زبانوں کا فرق اختلافات اس وقت کہا جاتا جب ہر قبیلہ اس بناپر دوسرے کو غلط قرار دیتا! جبکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔

یہ تو فطری امر ہے۔۔۔ ہر زبان میں علاقوں کے فرق سے کچھ الفاظ کا استعمال، ادائگی، تلفظ وغیرہ مختلف ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر انگریزی زبان برطانیہ اور آمریکا کے لوگ بولتے ہیں لیکن دونوں ممالک کی زبان میں بہت فرق ہے، آپ کو انگریزی لغت بھی آمریکا اور برطانیہ کی مختلف ملیں گی۔ اب یہاں کوئی جاہل ہی کہے گا کہ برطانیہ اور آمریکا کے لوگوں میں انگریزی زبان پر اختلافات ہیں۔

آپ کے ساتھ دراصل یہی مسئلہ ہے۔ اسی لئے گفتگو الجھتی جارہی ہے۔ سادہ نکات اتنی بار سمجھائے ہیں کہ ممبرز کو بھی حفظ ہو چکے ہوں گے، مجال ہے جو ذرا بھی سمجھ آئی ہو۔ خیر میری کوشش ہے کہ گفتگو کو سلجھایا جائے تاکہ مدعی کو دعویٰ ثابت کرنے کا موقعہ مل سکے۔ (یہ اور بات ہے اس مناظرے میں مدعی سست ہے۔)

شیعہ مناظر 👇👇👇

بالکل وہی قرآن ہوتا تو آپ کو ایسے بہانے نہ بنانا پڑتے 👇

1۔ موجودہ قرآن کو لسان القریش میں برقرار رکھا گیا۔

2۔ لسان القریش حرف واحد ہے۔

3۔ لسان القریش کو اولیت دی گئی۔

کیوں کہ سنیوں کے عقیدے کے مطابق قرآن مجید * صرف و صرف لسان القریش میں نازل نہیں ہوا بلکہ سبعہ احرف میں نازل ہوا ہے * لہذا آپ لسان القریش کے پردے میں نہ چھپیں۔۔۔۔ سبعہ احرف کو سامنے لائیں۔

جواب : کونسے بہانے۔۔۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور ہم اس پر بھرپور دلائل رکھتے ہیں۔

👈 سبعہ احرف کا مطلب سات قرآن کا عقیدہ آپ کے ذہن کی خرافت ہے، پھر بھی آپ بضد ہیں تو دوران گفتگو ثابت کیجئے گا۔ بس خوش؟ ویسے بھی آپ مدعی ہو، جو چاہے ثابت کرو۔ جنگل کا بادشاہ بچے دے یا انڈے۔۔ اسے کون روک سکتا ہے۔

شیعہ مناظر: سات حروف کا نزول کس دور میں شروع ہوا اس کا تعین لازم و ملزوم ہے۔ کیوں کہ سنیوں کا عقیدہ ہر گز یہ نہیں ہے جیسا کہ سنی مناظر تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ * قرآن مجید کا ایک مختصر حصہ بلکہ صرف چند آیات ہی جن کے پڑھنے میں بعض عرب قبائل کا اختلاف تھا سبعہ احرف میں نازل ہوئی تھیں * لہذا سنیوں کی مجبوری ہے نزول قرآن کی ابتداء سے ہی اسے سبعہ احرف میں نازل ہوا مانیں۔

جواب:

اگر میں نے جواب دعویٰ میں اہل سنت کا عقیدہ درست نہیں لکھا تو یہ بات تو آپ کی خوشی کا باعث ہونا چاہئے۔۔۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ مدعی ہو کر بھی دعویٰ کی طرف آنے سے پسینے پسینے ہو جاتے ہو؟ دال میں کچھ تو کالا ہے۔۔۔ شاید پوری دال ہی کالی ہے۔ بسم اللہ کرو۔۔۔ شرائط کی طرف آؤ۔۔۔

عوام (مجھ سمیت) مدعی کے دعویٰ اور دلائل کے شدت سے منتظر ہیں۔۔ ہمیں اتنا نہ ترساؤ ظالم۔۔۔ آخر پتہ تو چلے کہ پانچ سال سے کون کون سے تیر مارے ہیں!

1300 سال آپ نے لکھا تھا جو کہ درست نہیں ہے۔

میں نے درست عرصہ لکھا ہے، اب اس پر بھی اعتراض۔۔۔ عجیب ڈھیٹ آدمی ہو۔ آج 4 شوال 1444 ھجری کی تاریخ ہے۔ یعنی نبی کریم کی ھجرت ہوئے 1444 سال گذر چکے ہیں اور دور عثمان 24 ھجری سے 35 ھجری کا دور تھا یعنی آج اس دور کو تقریباً 1400 سال گذر چکے ہیں۔ اب آئندہ اس پر جہالت نہ دکھانا۔ آپ تو حساب کتاب میں بھی فیل ہیں۔

♦ سبعہ احرف کی گتھی ناقابل حل صرف شیعوں کے لئے ہے کیونکہ انہیں قرآن و سنت، اجماع صحابہ کی سمجھ نہیں ہے۔ اگر سبعہ احرف کا معاملہ اتنا مشکل ہوتا تو دور صحابہ سے آج تک قرآن کریم کے محفوظ ہونے پر اجماع بھی نہ ہوتا ! اللہ عزوجل عالم الغیب ہے۔ اسے امت کی پریشانی کا علم تھا اسی لئے تو دین کے اولین ذرائع (صحابہ کرام) کے وسیلے اس مسئلے کا حل بھی کر دیا۔ آپ مدعی ہو کر دعویٰ کر کے بھی سبعہ احرف کے متعلق عقیدہ اہل سنت سے ناواقف ہو۔ حیرت کی بات ہے۔ پانچ سال سے آپ کو یہ عقیدہ سمجھ نہیں آیا۔۔! سمجھ بھی کیسے آتا۔ آپ بہت لو آئی کیو (low IQ) کے ہیں۔ اتنا آسان کر کے سمجھایا ہے۔ پھر بھی ایک ہی جگہ سوئی اٹکی ہوئی ہے۔ قصور عقیدہ سبعہ احرف کا نہیں ہے، قصور آپ کی سمجھ کا ہے! آپ کے عقائد و نظریات کا ہے، جس کی وجہ سے سادہ باتیں بھی دماغ میں نہیں بیٹھ رہیں۔

اللہ عزوجل نے قرآن کریم کی تفسیر زبان نبوی ﷺ سے نازل کی ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ بیان القرآن میں وحی الٰہی اور صحیح احادیث رسول ﷺ شامل ہیں۔ قرآن کی الگ سے مکمل تفسیر کتاب کی شکل میں اگر نازل ہوئی تھی تو بتادیں۔ اہل سنت کے پاس تو نہیں ہے۔ شاید مصحف فاطمہ یا مصحف علی یا کوئی اس جیسی دوسری کتاب شیعوں کے پاس ہو۔ واللہ علم۔

وبال جان کا لفظ بھی درست استعمال نہیں کیا۔۔۔ آپ کی اردو اور الفاظ کا انتخاب بالکل غلط ہے۔ میرے الفاظ استعمال کر کے اعتراض کریں۔ مخالفت کریں لیکن الفاظ کا چناؤ تو درست کریں۔

♦ سادہ سی بات ہے۔۔۔ غیر عرب لوگ عربی سے واقف نہ تھے، انہیں ہر قبیلے کے مختلف ہم معنی عربی الفاظ پر عبور ہر گز نہیں تھا۔ سامنے کی بات ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیوں سمجھ نہیں آ رہی۔

ہمارے پاس صحیح روایات ہیں۔ مزید دلائل کی روشنی میں سمجھاؤں گا۔ آپ ہمت تو کریں۔ شرائط طئے کریں اور دعویٰ کی طرف آئیں۔ بغیر دلائل کے جتنا سمجھایا جا سکتا ہے میں نے سمجھا دیا ہے۔ باقی چھ حروف نامعلوم نہیں ہیں اور نہ قرآن میں کوئی کمی ہوئی۔۔۔ کافی مثالیں دے چکا ہوں۔ اگر واقعی آپ کا مؤقف درست ہے تو میرے جوابی سوالات کے جواب کیوں نہیں دیتے۔؟

ارے اخروٹ دماغ! مشکلات کا حل نکالا جاتا ہے یا ان مشکلات کو ہی برقرار رکھا جاتا ہے؟

☜ عقیدہ اہل سنت واضح ہے۔ آپ اسے درست نہیں سمجھتے تو مناظرہ شروع کر دیں۔ دیر کس بات کی ہے۔ میں نے تو آپ کے لئے بہت آسانی کر دی ہے۔

مشکلات کا حل نکالا جاتا ہے۔ سبعہ احرف کی وجہ سے جن ہم معنی الفاظ پر غیر عرب لوگوں میں اختلافات ہوئے یا امکان تھا، ان الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ (جو کہ اصل وحی الٰہی تھے) اولیت دیتے ہوئے برقرار رکھے گئے۔ یہ سادہ بات کتنی بار لکھوں کہ آپ کی کھوپڑی میں بیٹھ سکے۔۔؟

بھوسہ بھرا ہوا ہے کیا ؟

وہی ڈھاک کے تین پات! جگہ، مقامات، قبائل کے فرق سے دنیا کی ہر زبان میں کچھ الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔ یہ ایک فطری

بات ہے۔ قرآن کریم لسان القریش میں نازل ہونا شروع ہوا، ایک وقت آیا کہ دیگر قبائل تک اسلام کی روشنی پہنچی۔ قرآن کی زبان لسان القریش تھی، ان قبائل کو قرآن پڑھتے ہوئے کچھ الفاظ مشکل لگے جو وہ استعمال نہیں کرتے تھے، تعلیم وتربیت سے ناآشنا لوگوں تک ھدایت کی روشنی پہچانا بہت مشکل کام ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ کی خواہش پر اللہ عزوجل نے ایسے لوگوں کو ان کی اپنی زبان کے الفاظ میں وہ مشکل الفاظ پڑھنے کی آسانی دی۔

اس طرح تبلیغ دین میں مزید تیزی آگئی۔ جب دور صحابہ میں غیر عرب بھی مسلمان ہوئے تو ان کے لئے یہ مختلف الفاظ پریشانی کا باعث ہوئے۔ اجماع صحابہ ہوا کہ قرآن کریم لسان القریش میں محفوظ کر دیا جائے تا کہ قیامت تک الفاظوں کا اختلاف ختم ہو جائے۔ ایسا ہی ہوا۔ سوائے ایک بدبخت سبائی گروہ کے پوری امت مسلمہ کا موجودہ قرآن پر اجماع ہے کہ یہ لسان القریش میں ہے اور مکمل محفوظ الٰہی کتاب ہے۔ یہ حضرت عثمان غنی کا وہ عظیم کارنامہ ہے جسے دوست و دشمن جھٹلا نہیں سکتے۔ الحمدللہ۔

دوبارہ وہ اعتراض لکھیں۔ پریشانی کس بات کی، میں جواب دے دوں گا۔ ان شاء اللہ

آپ کی کم علمی کئی بار ثابت ہو چکی ہے۔ بیان القرآن کی اوپر وضاحت کر چکا ہوں۔ اگر اختلاف ہے تو علمی رد لکھیں۔ اسکرین شاٹ میں کونسی غلطی ہے۔؟ اسے لکھنا چاہئے تھا۔ بس آپ نے کہہ دیا۔۔۔ ہم مان لیں؟

نامکمل جواب دیکر گفتگو الجھانے کی کوشش نہ کیا کریں۔ میں تو ہر نکتہ کھول کھول کر سمجھاتا آرہا ہوں، جتنی مرتبہ چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ بس قارئین بور ہو جائیں گے۔

آپ اب اپنی علمیت کے جوہر دکھائیں۔

سب کو بتائیں کہ * بیان القرآن سے آپ کیا سمجھ رہے ہیں؟ * اور میں نے جو وضاحت کی اس میں کیا غلطی ہے۔

وضاحت اسی جواب میں موجود ہے۔ جو جملہ انڈر لائین کیا ہے، اس کا دوسرا جملہ ہی اصل جواب ہے۔

سمجھ تو آتی نہیں۔

👇👇👇

سات حروف کا مطلب ☜ سات ہم معنی الفاظ ☜ مختلف الفاظ یا وہی لفظ لیکن ادائگی، تلفظ میں فرق وغیرہ

لسان القریش ☜ قرآن کریم کا نزول دیگر چھ حروف میں چند الفاظ پڑھنے کی آسانی ☜ سات سات آیات یا سات سات سورتیں نازل نہیں ہوئیں، چند آیات میں کچھ الفاظ لو کل ہم معنی الفاظ میں پڑھنے کی آسانی۔

تمام حروف کامل، وحی الٰہی، منزل من اللہ تھے۔

برقرار رکھنا عین رضائے الٰہی تھا کیونکہ قرآن مکمل لسان القریش میں ہی نازل ہوا ہے، اسی میں محفوظ کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام اسے بخوبی جانتے تھے۔ ہمارے پاس کئی دلائل موجود ہیں۔

☜ میں پہلے بھی اس بات کو کلیئر کر چکا ہوں، آئندہ تحریف کا ذکر کیا تو میں شیعیت کا کچہ چٹھہ کھول کر رکھ دوں گا۔ یہ بات ذہن میں بٹھالیں۔۔ عقیدہ سبعہ احرف سے اہل سنت ہرگز تحریف قرآن کا مطلب نہیں لیتے! اگر پھر بھی آپ کو اچھل کود کا شوق رکھتے ہیں تو مدعی کی حیثیت سے ہمارے اس عقیدہ کو تحریف سے ملانے کی کوشش کر کے دیکھنا۔

آپ کو اجازت ہے۔ ایسی حالت کروں گا کہ دنیا دیکھے گی۔ رہی بات ناسخ و منسوخ کی تو اس کی وضاحت بھی ہو چکی ہے۔

☜ آپ اہل سنت عقیدہ کے مطابق چھ حروف کا منسوخ ہونا دلائل سے ثابت کر کے دکھادیجئے گا۔۔ ایک ہی طرح کا بار بار رونا۔ اچھا نہیں لگتا۔

کیا اہل سنت کا سبعہ احرف پر عقیدہ تحریف قرآن کہا جاسکتا ہے؟

◆ قرآن ایک ہی حرف لسان القریش میں نازل ہوا تھا، دور عثمان میں دیگر حروف کے چند الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی تھی، یہی رضائے الٰہی تھی۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ کو اس سے اختلاف ہے، ہونا بھی چاہئے تبھی تو مناظرہ طئے کیا گیا ہے، آپ بحیثیت مدعی اپنی باتیں دلائل سے ثابت کر دیجئے گا۔

اگر اہل سنت کا سبعہ احرف کے عقیدے سے تحریف قرآن کا عقیدہ ہے تو دیر کس بات کی ہے۔؟

آپ مدعی ہو۔۔۔دلائل دیکر ثابت کیجئے گا۔ آپ کو تو پھر جلدی کرنی چاہئے۔ بے دلیل وضاحتیں دینے سے بہتر ہے دلائل کی روشنی میں گفتگو کی جائے۔۔ کیا خیال ہے؟

میں نے ضم کی اصطلاح استعمال نہیں کی تھی، یہ جہالت بھی آپ نے کی ہے عالم صاحب۔۔۔ **میں تو ضم کی اصطلاح کے خلاف ہوں۔ بیشک ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے، ایک دوسرے سے ملکر چپک کر یعنی ضم ہونے سے پاک صاف تھے۔** باقی چھ حروف کے الفاظ ہم معنی تھے، ان کی وجہ سے قرآنی احکامات پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ **ذرا تصور کریں کہ بقول آپ کے ایک ہی قرآن میں ایک ہی آیت میں ان ساتوں حروف کے الفاظ لکھنا کہاں کی عقلمندی ہے؟** یہ غیر منطقی بات ہے۔

☜ یہ سہولت عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق عرب قبائل کو الگ الگ دی گئی تھی، یہ تھوڑی ہے کہ تمام عرب قبائل نے ایک ہی وقت میں ساتوں حروف کے مطابق قرآن پڑھا اور سیکھا تھا۔

آپ بھی تو علم کے جوہر دکھائیں۔۔ صرف آپ کا کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ یہ مجلس تھوڑی ہے کہ جو دل چاہا کہہ دیا اور سامنے بیٹھے لوگ واہ واہ کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ مناظر اور علوم قرآنی پر دسترس رکھنے والے بن کر گفتگو کر رہے ہو۔۔۔ پتہ آپ کو ضم کا بھی نہیں ہے۔ میں نے کئی لغات سے اس کے معنی و مفہوم دکھا دئے، آپ نے تسلیم بھی کئے۔۔، اب اصطلاحی معنی کی آڑ میں عزت بچانے کی کوشش کر رہے ہیں تو اسے ثابت کون کرے گا؟ **دکھائیں کسی ایک کتاب سے ضم کی اصطلاحی معنی، جس میں لکھا ہو کہ ایک لفظ کی جگہ دوسرے لفظ سے بدل جائے تو اسے ضم کہتے ہیں! اللہ کی پناہ۔** اتنی لغات دیکھ اور پڑھ کر بھی منکر بنتے ہو! پھر اپنی بات کو ثابت بھی نہیں کرتے۔ آپ کی ذاتی بات خود شیعہ کے ہاں حجت نہیں ہے تو ہم خاک مانیں گے۔

☜ ثابت کریں ضم کی اصطلاحی معنی وہ ہیں جو آپ بتاتے آرہے ہو؟ میرا گذشتہ میسیج جس کا جواب شیعہ مناظر کو دینا تھا۔ ☟☟☟☟☟☟

ضم کا یہ مطلب آپ کو ثابت کرنا ہو گا کہ

☜ *ایک حروف کے الفاظ دوسرے الفاظ کی جگہ لے لیں۔*

یہ کہاں سے پڑھا ہے؟ علمی بحث ہے کوئی ذاتی انا کا مسئلہ تھوڑی ہے۔ آپ دکھائیں کسی بھی کتاب سے کہ ضم کی اصطلاحی معنی وہی ہے جو آپ سمجھا رہے ہیں، میں تو اسے پانچ حوالوں سے غلط ثابت کر چکا ہوں۔ آپ کوئی ایک حوالا ہی دے دیں۔

◆ اعتراض: جس طرح سنی مذہب میں سات حروف کا نزول، منزل من اللہ ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے، اسی طرح باقی چھ حروف کو نابود کرنا بھی منزل من اللہ ثابت کرنا ہو گا بصورت دیگر یہ عمل تحریف قرآن کی دلیل ہے۔

جواب:

باقی چھ حروف کو نابود کرنا!، اللہ کی پناہ۔۔۔ ایسے الفاظ وحی الٰہی کے لئے استعمال نہیں کئے جاتے۔

مجھے جو ثابت کرنا ہو گا وہ دوران گفتگو ثابت کروں گا۔ آپ اصل موضوع کی طرف آئیں تو سہی۔۔۔ بھول تو نہیں گئے۔۔۔ آپ مدعی ہو۔۔۔ آپ نے ایک دعویٰ بھی کیا ہوا ہے۔۔۔ اس وقت جواب دعویٰ پر بقول آپ کے تنقیحات کا سلسلہ جاری ہے۔

◆ اعتراض: باقی چھ حروف کی ضرورت کیوں نہ رہی؟ کیا وہ عرب قبائل نابود ہو گئے تھے جن کی وجہ سے سبعہ احرف میں نزول قرآن ہوا؟ پہلے بھی بارہا بتایا ہے کہ سبعہ احرف میں نزول قرآن سنیوں کے ہاں اجتہادی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اعتقادی مسئلہ ہے، وحی الٰہی کی ضرورت رہے یا نہ رہے، یہ فیصلہ وحی الٰہی سے ہی ہو گا، ناسخ منسوخ یہی ہوتا ہے۔ اجماع وحی الٰہی کو نابود نہیں کر سکتا۔۔۔ مثلاً نماز فجر کو آج اگر اجماع سے ختم کر دیں تو یہ کفر کہلائے گا، حالاں کہ نماز فجر کی دو رکعات میں وہی کچھ پڑھتے ہیں جو باقی دیگر نمازوں کی دو

رکعات میں پڑھا جاتا ہے۔ اب اگر آج کوئی نماز فجر کو ختم کرنے کی کوئی یہ توضیح پیش کرے کہ باقی نمازیں تو محفوظ رکھی گئی ہیں لہذا اجماع سے نماز فجر کو ختم کیا گیا ہے تو یہ بات سنی مناظر کی سبعہ احرف کے باقی چھ حروف کو ختم کرنے کی توضیح کے مترادف ہو گی۔

جواب:

☜ باقی چھ حروف کی اس لئے ضرورت نہ رہی کہ عرب قبائل تک قرآنی تعلیمات مکمل پہنچ گئیں اور وہ قرآنی الفاظ سے مانوس ہو گئے۔ ایمان پکا ہو گیا، علم میں اضافہ ہو گیا، تربیت کا اثر عملی طور اثر انداز ہو گیا تھا، لسان القریش کے وہ چند الفاظ بھی وقت گذرنے کے ساتھ مشکل نہ رہے۔

سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت جواب دعویٰ میں لکھ دیا گیا ہے۔ آپ دعویٰ ثابت کرنے میں جب ناکام ہو جائیں گے تو میں حجت تمام کرتے ہوئے جواب دعویٰ پر دلائل دینا شروع کروں گا۔ آپ ان کا رد کر کے دکھانا۔ نماز فجر کی مثال بھی غلط دے دی ہے عالم صاحب! کیونکہ پانچ فرض نمازوں میں سے ایک فرض کم ہو جائے گا۔ ہم سبعہ احرف کے عقیدے سے قرآن کریم میں ذرا برابر کمی کے قائل نہیں ہیں۔ اگر آپ کو اختلاف ہے تو دوران گفتگو دلائل سے ثابت کر دینا۔ سبعہ احرف کے عقیدے کو آپ کی مثال سے ہی سمجھاتا ہوں۔ ہو سکتا ہے سمجھ آجائے۔

پانچ نمازوں کی فرضیت ☜ فجر ظہر عصر مغرب عشاء

دیگر قبائل کے نزدیک ان پانچوں کے نام مختلف تھے۔

دور نبوی ﷺ میں ہر قبیلہ پانچ وقت کی نماز ہی پڑھ رہا ہے لیکن نمازوں کے نام مختلف ہیں۔ دور صحابہ میں غیر عرب لوگوں کو پریشانی ہوئی کہ ایک ہی نماز کے اتنے نام کیوں؟ بلکہ اتنے اختلافات ہونے لگے کہ اس پر تکفیر کے فتوے دئے جانے لگے، ہر کوئی کہتا کہ ہمارے نام درست ہیں دوسروں کے نام درست نہیں ہیں۔ اس مسئلے کا حل آسان تھا کہ نمازوں کے وہی نام رائج ہوں جو نبی کریم کی زبان لسان القریش میں ہیں۔ یہ حل جس قبیلے نے بھی سنا سر تسلیم خم کیا۔ اس طرح اجماع امت ہو گیا۔

محدود اس وقت کہتے جب سات سات آیات، سات قسم کی سورتیں اور سات الگ قرآن کا نزول اہل سنت کا عقیدہ ہوتا۔*

شیعہ مناظر: ☜ جی ہاں سنی مناظر کی بیان کی گئی بات بھی محدود و مقید کرنے کے دائرے میں آئے گی، جس طرح سبعہ احرف میں سے صرف ایک حرف لسان القریش کو باقی رکھنے کی بات * محدود و مقید * کرنے کے دائرے میں آرہی ہے۔ ایک حرف میں برقرار رکھنے والی بات کی بس ایک ہی صورت ہے کہ * قرآن صرف و صرف حرف واحد لسان القریش میں نازل ہوا تھا، * جب کہ یہ مکتب تشیع کا عقیدہ ہے۔۔۔۔ سنی اس عقیدے کو قبول نہیں کرتے۔

جواب:

ہرگز نہیں۔ آپ کی اردو بہت کمزور ہے محترم۔ محدود کا مطلب کسی جگہ سے ایک حصہ نکال دینا یا کمی کر دینا، یا حد بندی کرنا۔ سبعہ احرف کا عقیدہ بالکل واضح ہے۔ قرآن میں ذرا برابر کمی نہیں ہوئی۔ لسان القریش میں ہی نازل ہوا اور اسی زبان میں مکمل محفوظ بھی ہے۔ باقی چھ حروف سے مراد چند آیات کے کچھ الفاظ کا مختلف ہونا ہے جو دیگر قبائل کی زبان کے تھے۔ معنی میں کوئی فرق نہ تھا۔ آیت جس حرف کے مطابق بھی پڑھی جاتی تو معنی وہی رہتے۔ احکامات وہی رہتے۔ ایک ہی آیت میں ایک ہی وقت سات حروف کا نزول نہیں ہوا تھا۔ ایک ہی آیت سات سات مرتبہ بھی نازل نہیں ہوئی تھی۔ سات قرآن کا نزول بھی نہیں ہوا تھا۔ قرآن ایک نازل ہوا جو لسان القریش میں تھا، اس کی کچھ آیات کے چند الفاظ دیگر قبائل کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی، کوئی بھی حرف پڑھنے سے وہ آیت سمجھ آجاتی تھی۔

☜ دور عثمان میں لسان القریش کو اولیت دی گئی اور اسی میں قرآن محفوظ کر دیا گیا۔

مکتب تشیع کا قرآن کے متعلق کیا عقیدہ ہے، یہ بھی کسی سے ڈھکا چھپا تھوڑی ہے۔ تحریف قرآن پر میرے کچھ مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ آپ کے اپنے جید شیعہ علماء چیخ چیخ کر قرآن کریم میں تغیر ہونا، نقص ہونا، کمی

بیشی ہو ناوغیرہ کے اعترافات لکھ گئے ہیں۔ اپنے عقیدے کو نہ چھیڑیں ہمارے عقیدے کی طرف آئیں۔ جو موضوع ہے اسی پر گفتگو کریں، اسی میں آپ کی عافیت ہے۔

◆ اعتراض: سنی مناظر اعتراف کر رہے ہیں کہ غیر عرب صحابہ، جن کی مادری زبان عربی بھی نہیں تھی وہ صحبت نبوی کی وجہ سے لسان القریش کو بخوبی سمجھ لیتے تھے، لیکن عرب کے صحابہ جن کی مادری زبان عربی تھی وہ سمجھ نہیں پاتے تھے ، اتنی کمزور بنیاد پر سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کی بنیاد ڈال رہے ہیں مناظر صاحب!

جواب: عرب کے وہ صحابہ جو دیگر قبائل کے تھے انہیں وہ صحبت حاصل نہ ہو سکی جو نبی ﷺ کے ساتھ رہنے والے غیر عرب صحابہ کو حاصل ہوئی۔ نصیب نصیب کی بات ہے۔ یہ بے تکی بات کیسے ہے؟ یہ کمزور بنیاد ہے تو مدعی اپنے دعویٰ سے بھاگ کیوں رہا ہے؟

◆ اعتراض: یہ میسج آپ کی تضاد بیانیوں سے لبریز ہے کیونکہ یہاں آپ * سبعہ احرف سے مراد سات مختلف الفاظ لے رہے ہیں * کیوں کہ آپ لکھ رہے ہیں، * دور عثمان میں باقی چھ ہم معنی الفاظ نہیں لکھے گئے، کیوں کہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی * آگے آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ پہلے دن سے آپ یہی سمجھا رہے ہیں۔

جواب: جی بالکل۔ یہی پہلے دن سے سمجھا رہا ہوں۔ دور عثمان میں باقی حروف پر جو اختلافات ہوئے، ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ آپ اس کا رد دلائل سے کرنا۔۔۔ آپ کو میری طرف سے اجازت ہے۔ بس خوش۔

پہلے بھی یہ نکتہ کلیئر کر چکا ہوں۔۔

سات حروف ☜ لسان القریش (نبی ﷺ کی زبان) ان میں سے ایک حرف

باقی چھ حروف ☜ لسان القریش سے الگ تھے، دیگر قبائل کی زبانیں۔

ظاہر ہے یہ سب الگ زبانیں تھیں، اسی لئے تو سبعہ احرف میں نزول قرآن ہوا۔

اور کتنی بار سمجھاؤں۔۔۔؟

☜ سات آیات * مکمل * الگ لفظوں میں نازل ہونے کا انکار کیا ہے۔

* سبعہ احرف: آیات میں موجود ایک دو لفظ جو دیگر قبائل کے لئے مشکل تھے انہیں لوکل زبان میں پڑھنے کی آسانی، مکمل آیات سات سات حروف میں نازل نہیں ہوئیں تھیں۔ *

آسان اردو میں لکھا ہوا جواب بھی سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ اپنے معنی سمجھانا شروع کر دیا ہے! ظالم آدمی ہو!

اتنا آسان اردو میں لکھا گیا جواب بھی آپ کے اوپر سے گذر گیا ہے!

☜ قرآن مکمل لسان القریش میں نازل ہوا ہے۔ کچھ آیات کے چند الفاظ دیگر حروف میں نازل ہوئے تاکہ دیگر قبائل کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

کیا یہ سمجھنا بہت مشکل ہے؟ میرا ٹیگ شدہ جواب پھر پڑھیں۔

☟☟☟☟

* دور عثمان میں جب ایک لفظ بر قرار رکھا گیا تو باقی چھ ہم معنی لفظ نہیں لکھے گئے، کیونکہ ان سات الفاظ میں سے لسان القریش کے لفظ کو اولیت دی گئی۔۔ ظاہر ہے ایک حرف بر قرار رکھنے کا یہی مطلب ہے۔ باقی چھ

حروف کے وہ اختلافی الفاظ (یعنی جن پر غیر عرب لوگوں میں اختلاف ہوا، یہ مطلب نہیں کے سات الفاظ کا آپس میں کوئی اختلاف تھا) انہیں شامل نہیں کیا گیا۔ پہلے دن سے یہی تو سمجھاتا آرہا ہوں۔ *

کوئی تضاد بیانی نہیں ہے۔ آپ کے دماغ کا فتور ہے۔

1۔ سات الگ الگ الفاظوں میں مکمل قرآن نازل نہیں ہوا تھا۔ سات سات سورتیں یا سات قرآن نازل نہیں ہوئے تھے۔

2۔ قرآن مکمل لسان القریش میں نازل ہوا ہے، کچھ آیات کے چند الفاظ دیگر حروف میں بھی نازل ہوئے۔

3۔ ساتوں حروف وحی الٰہی تھے، پوری امت کے لئے سات حروف نازل نہیں ہوئے تھے، یہ آسانی دیگر عرب کے قبائل کے لئے تھی۔

4۔ ساتوں حروف کا برقرار رہنا اس وقت لازمی ہوتا جب پوری امت کے لئے نازل ہوتے۔

5۔ دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں قرآن کریم کو محفوظ کر دیا گیا، چند دیگر حروف کے الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی تاکہ پوری امت ایک حرف پر متحد ہو جائے۔

منظر کشی کا لفظ لکھ کر بھی جہالت دکھادی ہے۔۔

منظر کشی کا مطلب ہی یہ ہے کہ کسی چیز کا تصور کر کے نقشہ کھینچنا۔

اس تصویر میں *اگر کا لفظ* اردو کے سات مترادف الفاظ استعمال کرنے کی وجہ سے لگایا ہے کیونکہ وہ ساتوں الفاظ حقیقی وحی الٰہی نہیں ہیں، اردو کے سات ہم معنی الفاظ لکھ کر سبعہ احرف کے سات حروف کے الفاظ سمجھانے کی کوشش کی ہے، آپ واقعی اتنے بے سمجھ ہیں یا جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتے ہیں؟

سبعہ احرف (سات حروف) کو سمجھنے کے لئے آسان مثال

اگر یہ ساتوں وحی الٰہی ہوتے تو اپنی جگہ کامل ہوتے، اگرچہ اردو بولنے والے ان کے معنی و مفہوم بخوبی جانتے ہیں لیکن دوسری زبان بولنے والوں کے لئے ساتوں حروف بظاہر مختلف ہیں، اور ایک ایک لفظ کو الگ سے سمجھنا مشکل بھی ہے، جب تک وہ مکمل اردو نہ سیکھ لیں۔

دور عثمان میں ساتوں حروف کی تلاوت سے غیر عرب لوگوں میں یہی اختلاف ہوا، اس لئے صحابہ کرام کے اجماع سے اصل وحی الٰہی لسان القریش کے ان الفاظ کو اولیت دی گئی جن پر اختلافات ہوئے یا امکان تھا۔
مثال کے طور پر اردو کے ان الفاظ میں تپش کا لفظ اصل وحی الٰہی ہوتا تو صرف اسے برقرار رکھا جاتا۔

👈 ایک حرف برقرار رکھنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ باقی چھ الفاظ اس ایک لفظ میں ضم ہوگئے، ہر لفظ کے ایک ہی معنی و مفہوم ہیں۔ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا محتاج نہیں ہے کہ اس کے بغیر نامکمل ہو۔ایک لفظ برقرار رکھنے سے بھی وہی مقصد حاصل ہوجاتا ہے جو کہنے والا دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

♦ اعتراض: آپ نے دور عثمان میں ایک لفظ کو بر قرار رکھنے کی بات کرنے کے ساتھ ان چھ الفاظ کو لسان القریش والے قرآن میں شامل نہ کرنے کی بات لکھی ہے، * جس سے واضح ہے کہ آپ نے سات حروف سے مراد سات الفاظ میں نزول قرآن لیا ہے * بالفرض محال آپ یہ نہیں کہنا چاہتے تھے بلکہ آپ کا مطلب یہ لیا جائے کہ * لسان القریش کے صرف چند نامعلوم الفاظ ہی مشکل تھے، جو کہ چند نامعلوم آیات میں تھے * تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ بھی چھ مختلف الفاظوں میں؟؟ * یہ کام تو دو حروف میں ہو جاتا * ۔۔۔ ایک لسان القریش والے الفاظ پر مشتمل قرآن میں دوسرا ان مشکل الفاظ پر مشتمل قرآن میں جن میں نامعلوم آیات کے نامعلوم تعداد میں مشکل الفاظ شامل تھے۔

جواب:

جواب دعویٰ میں ان تمام اشکالات کا جواب موجود ہے۔ سبعہ احرف کی ضرورت، نزول کا پس منظر اور دور عثمان میں ایک حرف لسان القریش میں محفوظ ہونا۔ ایک ہی اعتراض گھوم پھر کر پوچھ رہے ہیں۔ اب آپ فرمارہے ہیں کہ **چھ حروف کا نزول کیوں ہوا۔۔۔ دو حروف نازل ہو جاتے!**

عالم صاحب! یہ اللہ و رسول ﷺ کی مرضی پر منحصر معاملات ہیں۔ جتنے حروف چاہتے ان میں وحی کا نزول کر سکتے تھے، آپ اور میں کون ہوتے ہیں اس تعداد پر اعتراض

کرنے والے۔ ہماری کیا مجال۔ پھر تو پانچ نمازوں پر بھی آپ اعتراض کریں۔۔۔ کیا ضرورت تھی پانچ نمازیں فرض ہونے کی۔۔۔ دو نمازیں کافی تھیں۔۔

معاذاللہ دین کے ہر معاملے میں اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑائے جاتے۔

سادہ باتیں کتنی بار سمجھاؤں؟؟ اللہ کے بندے ۔۔ دور عثمان میں صحابہ کرام کی جماعت اور تابعین کی جماعت بھی موجود تھی، پورا جزیرہ عرب مسلمان ہو چکا تھا، ان کے نزدیک سبعہ احرف کی موجودگی کے باوجود کوئی اختلاف نہ تھا۔

☜ اس لئے آپ کی خرافات ہی ہیں کہ غیر عرب لوگوں کے عربی سے ناواقفیت کی بنیاد پر پیدا ہونے والے اختلافات کو امت مسلمہ کے اختلاف سمجھ بیٹھے ہو۔ جب کچھ علاقوں میں یہ اختلافات ہوئے تو اس کا حل بھی نکال لیا گیا۔ * یہ اختلافات پوری امت مسلمہ کے کیسے سمجھ رہے ہیں؟ * خود سمجھتے نہیں ہو۔۔۔ دوسروں پر رعب جھاڑتے ہو کہ میں بڑا پھنے خان ہوں۔ آتی آپ کو اردو بھی نہیں ہے۔!

اب آپ کو دینا ہے۔۔، میری طرف منسوب اتنا بڑا جھوٹ۔ میرے اس میسیج کا اسکرین شاٹ پیش کریں۔ میں نے تو کوئی خیانت نہیں کی۔۔۔ آپ کے جواب کا اسکرین شاٹ دکھایا ہے۔ خیانت آپ نے کی ہے حضور۔۔۔

آپ میری طرف منسوب کر کے کہہ رہے ہیں کہ میں نے صراحت کی تھی کہ *لسان القریش والا قرآن سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے! جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے (اللہ کی پناہ)* اتنی بڑی خیانت! میرا وہ جواب دکھائیں۔۔ جھوٹ خود بولتے ہو۔۔۔ اوپر سے معصوم بھی بن جاتے ہو۔ واقعی شیعہ حضرات کی اپنی ایک لیول ہے۔ ممبرز کی خدمت میں وہی اسکرین شاٹ پیش کر رہا ہوں۔ منصف مزاج لوگ اپنے شیعہ مناظر کو پرسنل میں کہیں کہ میرے اس جواب کا اسکرین شاٹ پیش کر دے۔

👇👇👇👇👇

شیعہ مناظر کا اقرار

اہل سنت کا جواب دعوی اہل تشیع کے دعوی کا رد ہے!

شیعہ مناظر کی خیانت

اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے۔

اسکرین شاٹ پیش کرنے کا مطالبہ

اہل سنت عقیدہ بالکل واضح ہے۔ ممبرز کی یاد دہانی کے لئے اہل تشیع دعویٰ اور اہل سنت جواب دعویٰ کو دوبارہ پیش کر رہا ہوں۔ نوٹ: انڈر لائین والے جملے شیعہ دعویٰ کا رد ہیں۔

👇👇👇👇

یہی تو اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ دور عثمان میں لسان القریش کو دیگر چھ حروف پر اولیت دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی زبان میں قرآن کریم کو محفوظ کیا گیا۔ الحمدللہ

کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔۔۔ قرآن ایک حرف لسان القریش میں ہی نازل ہوا تھا۔ چند آیات میں کچھ الفاظ جو دیگر قبائل کے لئے مشکل تھے انہیں انہی کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سات سات مختلف الفاظ کی آیات نازل ہوئی تھیں۔

بس اعتراض کرنا ہی تو آپ کو آتا ہے۔ آگے آپ کی ذاتی رائے کا میں کیا جواب دوں۔ لگتا ہے علمی اعتراضات کا وقت اب ختم ہوا چاہتا ہے۔

آہ محکومی و تقلید وزوال تحقیق
خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں!

اقبال کا یہ شعر پڑھ کر اپنے ان جید علماء پر لعنت بھیج دیں جو اس کا مصداق ہیں۔ ثبوت درکار ہوں تو بتائیے گا۔ بندہ ناچیز حاضر ہے۔ نص صریح دوں گا۔

ہمارا عقیدہ ہے۔۔۔ آپ کو اختلاف ہے تو مدعی کی حیثیت سے دعویٰ ثابت کریں اور میرا رد کریں، مجھ سمیت پورے گروپ ممبرز کو کتنا ترسائیں گے۔

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ

سبعہ احرف میں نزول قرآن کا ہمارا عقیدہ ہے۔ لسان القریش نبی ﷺ کی زبان تھی جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا، اس کے ساتھ دیگر حروف کے چند الفاظ کا نزول ہوا تاکہ دیگر قبائل کو قرآن پڑھنے سمجھنے میں آسانی ہے۔ آپ کو اس عقیدے سے اختلاف ہے، اس لئے مدعی کی حیثیت کا فائدہ اٹھائیں اور ہمارے عقیدے کو ہماری ہی کتب سے باطل ثابت کر دیں۔ **میں اپنے عقیدے کا دفاع نہ صرف اہل سنت سے کروں گا بلکہ اہل تشیع کی روایات بمعہ اقرار جید شیعہ علماء سے**

دکھاؤں گا کہ قرآن کریم واقعی سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا۔ جو حق ہو گا سب کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

بالفرض میری تضاد بیانیاں بھی ہیں تو اس سے آپ کو آگے بہت مدد ملے گی۔ موضوع سے آپ نے ہٹ کر تنقیحات کی ہیں۔۔۔ میں تو ان کے جوابات دیتا آرہا ہوں۔ الٹا مجھ پر الزام۔۔۔۔

کچھ جرم نئے اور مرے نام لگا دو
باقی ہے اگر کوئی تو الزام لگا دو
کیوں کرتے ہو دربارِ عدالت کا تکلف
جو حکم لگانا ہے سر عام لگا دو
افسانہ ہمارا ہے، قلم سارے تمہارے
عنوان جو چاہو بصد آرام لگا دو
دیوانوں کو پابندِ سلاسل نہ کرو تم
ذہنوں میں بس اندیشۂ انجام لگا دو
جب آ ہی گئے بر سرِ بازار تو کیا شرم
اوروں کی طرح تم بھی مرے دام لگا دو
جل اٹھے تو جل جائے گا یہ پردۂ شب تار
پابندی چراغوں پہ سر شام لگا دو
غیرت ہی نہیں باقی تو بیکار ہیں ہتھیار
مل جائیں خریدار تو نیلام لگا دو

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر علوم قرآنی سے تو جاہل تھا ہی، اس ٹرن میں اس نے اپنے علوم تفسیر قرآن سے بھی جاہل ہونا ثابت کر دیا ہے۔ گفتگو الجھنے کی وجہ سنی مناظر کا تفسیر قرآن کی الف ب سے مکمل کورا ہونا ہے۔ اپنی اس جہالت کی بنیاد پر سنی مناظر کو قرآن مجید اور اس کی تفسیر میں معنی و مفہوم کے شدید اختلافات سمجھ نہیں آرہے۔ ز قریشی صاحب شیعہ سنی اختلافات سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں، آپ جا کر اپنے سنی بھائیوں کے اختلافات ہی سمجھ لیں کافی ہو جائے گا۔ اہل حدیث و دیوبندی اسی قرآن سے بریلیوں کا شرک ثابت کرتے ہیں غیر اللہ سے مدد کے معاملے پر ، خیر اب تو کلیئر ہو چکا ہے کہ ہمارا مخالف ان مسائل میں انتہا درجے کا جاہل ہے۔

آپ کو سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانا ہے، یہ مجھ سے نہ ہو گا۔ صرف چند علمی نکات بیان کر کے آگے نکلوں گا۔ پہلی بات آپ نے جتنی تفاسیر کے حوالے لگائے ہیں سب اجتہادی تفاسیر ہیں، کوئی روائی تفسیر نہیں ہے۔ اجتہادی تفسیر میں مفسر ہر قسم کے اقوال نقل کرتا ہے، پھر اپنی علمی حیثیت کے مطابق شاذ و اختلافی اقوال کا رد کرتا ہے یا پھر محض

اختلافی اقوال نقل کر کے چھوڑ دیتا ہے۔ **سنی مناظر نے تفسیر کے حوالے لگانے میں سب سے بڑی خیانت یہ کی کہ الصافات آیت 130 کہ تفسیر میں تمام اختلافی اقوال چھوڑ دیے اور بس اپنے مطلب کا قول جسے ان کے مفسر خود قبول نہیں کر رہے کو دلیل بنالیا۔** یعنی میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھو تھو۔۔۔۔۔

اس طرح سنی مناظر نے معنی و مفہوم کے شدید اختلافات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

یہاں ملاحظہ فرمائیں کہ سنی مناظر سے مطالبہ کیا گیا تھا سنی مفسر کی تفسیر دکھائیں جس میں وہ الیاس کی آل تفسیر کر رہا ہو، اور موصوف ہمیں اختلافی قول دکھا رہے ہیں۔ سنی مناظر کس ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہا ہے کہ ترجمہ دونوں مسالک کے علماء نے ایک جیسا کیا ہے۔

اب تک تو سنی مناظر کسی بھی ایک مترجم کا ترجمہ نہ دکھا سکا جس نے الیاس کی آل ترجمہ کیا ہو۔ تفسیر میں سب نے اختلافی اقوال لکھے ہیں جسے خود کسی نے ترجمے میں قبول کرنا تک گوارہ نہیں کیا۔

یہاں قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ تفسیر عثمانی اور تفسیر مظہری میں ان کے مفسرین احتمالات نقل کر رہے ہیں اور سنی مناظر علوم تفسیر قرآن سے جاہل ہونے کے سبب ان احتمالات کو تفسیر بنا کر پیش کر رہے ہیں۔

جب کہ شیعہ تفسیر انوار النجف میں ہائی لائٹ کی گئی عبارت میں تو مفسر اپنی تفسیر بیان ہی نہیں کر رہا وہ صاف لکھ رہا ہے جو لوگ الیاسین پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ الخ

ملاحظہ فرمائیں یہاں شیعہ مفسر نے تو اختلاف کی نشان دہی کی ہے اور سنی مناظر اسے شیعہ تفسیر کا لبادہ اوڑھانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں مفتی عثمانی تفسیر میں چار احتمالات بیان کر رہے ہیں، انہیں تو خود علم نہیں کہ ال یاسین کے درست معنی و مفہوم کیا ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کا اظہار واللہ اعلم کہہ کر کر رہے ہیں۔ لیکن مناظر اپنی جہالت کے سبب ایک احتمال کو تفسیر بنا کر پیش کر رہا ہے۔

اختلافی احتمالات کی یہی صورت تفسیر بغوی اور تفسیر مظہری میں بھی قارئین دیکھ سکتے ہیں۔ اوپر اسکین موجود ہیں میں دوبارہ لگا کر وقت ضائع نہیں کرتا۔

المختصر سنی مناظر نے اپنی روایتی خیانت سے اختلافی احتمالات میں سے من پسند احتمال کو تفسیر کا نام دینے کی کوشش کی ہے۔ کوئی صاحب علم کبھی ایسا نہ کرتا، تاہم زقریشی صاحب کا جگرا ہے کہ جھوٹ کے ساتھ خیانت بھی ڈنکے کے چوٹ پر کرتے ہیں۔

اس میسج میں آیت وضو میں موجود معنی و مفہوم کے اختلاف کو سنی مناظر نے قبول تو کر لیا ہے لیکن لفاظی کی لیپا پوتی کر کے خفت مٹا رہا ہے۔

علوم قرآنی کا معمولی طالب علم بھی آیت ولایت پر سنی و شیعہ اختلافات کی نہج سے بخوبی واقف ہے۔۔۔۔خود سنی مناظر نے گزشتہ ٹرن میں 10 سنی مترجمین اور 10 شیعہ مترجمین کے اختلافی تراجم بھیج رکھے ہیں۔۔۔۔ان تمام تراجم کے اختلافات چھوڑ کر اب دو سنی مترجم کے ترجمے بھیج رہا جنہوں نے شیعہ مترجم کی تائید کی ہے۔ مناظر صاحب اتنی علم دشمنی اچھی نہیں ہوتی ۔

حالت رکوع میں زکوۃ دینے کا ترجمہ کرنے والے اب اس حکم کو منسوخ مانتے ہیں، کیوں کہ ان کے مطابق مولا علی علیہ کے سوا کسی کو یہ فضیلت نہیں ملی۔ خیر آپ کو کیا ناسخ منسوخ سمجھانا، اسے سمجھنے کے لیے آپ کو کم از کم دس سال مزید مطالعہ کرنا ہو گا کیوں کہ علمی نکات کو درک کرنے کی آپ کی صلاحیت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب لطیفے تو نہ سنائیں مناظر صاحب۔ جب آپ کو اپنے بھیجے گئے اردو تراجم میں موجود اختلافات، باوجود اس کے کہ اختلافات کا اشارہ بھی کیا، آپ کو سمجھ نہیں آئے تو آگے کیا سمجھ آنا ہے۔

مناظر صاحب قرآن مجید کو کلام اللہ رہنے دیں، علاقوں اور قبائیلوں کی مقامی زبان نہ بنائیں مہربانی ہو گی۔۔

مناظر صاحب سبعہ احرف کا عقیدہ آپ لوگوں کا ہے تو ہمت دکھائیں **سبعہ احرف والا قرآن عوام کے سامنے لانے کی حامی بھریں جس میں ساتوں حروف اسی طرح موجود ہوں جیسے نازل ہوئے تھے۔** آپ حامی بھرنے سے گھبرا رہے ہیں تو ثابت کیا کریں گے؟ میں تو کب سے دعویٰ و شرائط کی طرف آنا چاہ رہا ہوں، آپ ہی ہیں جو ہر ٹرن میں کوئی نہ کوئی اختلافی شوشہ چھوڑ کر جان چھڑا رہے ہیں۔

1300 سال بھی میں نے زیادہ لکھ دیے ہیں کیوں کہ بخاری و مسلم 250 ہجری کے بعد کے ہیں، **سبعہ احرف میں نزول قرآن کے عقیدے کا دور عثمان میں کوئی وجود نہیں تھا، خود عثمان صرف و صرف لسان القریش میں نزول قرآن کا قائل تھا۔** سبعہ احرف کا معاملہ کتنا پیچیدہ ہے، آپ کی اپنی تضاد بیانیوں سے ثابت ہو چکا ہے، بنیادی مسئلہ آپ کی علوم قرآنی کے ساتھ سبعہ احرف کے عقیدے سے لاعلمی ہے۔ **آپ کے دین کے اولین ذرائع کو چھ حروف منسوخ کرنے کا اختیار نہیں تھا مناظر صاحب، چھ منزل من اللہ حروف جو کہ وحی الٰہی تھے کو کم کر کے آپ کے دین کے اولین ذرائع نے تحریف قرآن کے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔**

ویال جان کا صد فیصد درست استعمال کر رہا ہوں، غلط ثابت کرنے کے لیے آپ کو اپنا موقف تبدیل کرنا ہو گا۔ کیوں کہ **سبعہ احرف سنیوں کے عقیدے میں منزل من اللہ وحی الٰہی تھے، کلام اللہ تھے، کوئی بازاری زبان نہیں تھی کہ جب عوام کا دل چاہا نازل کر دیا اور جب چاہا عوام اپنی مرضی سے اسے نابود کر کے اجماع کر کے بیٹھ جائے۔۔۔۔ آپ نے تو وحی الٰہی کو سبعہ احرف کا جامہ پہنا کر تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے۔**

خر دماغ صاحب **مشکلات کے حل کے لیے وحی الٰہی کو بازاری زبان بنانے کی نوبت کبھی نہیں آسکتی۔ گزشتہ امتوں میں بھی انبیاء آئے، ان کے بھی ہر جغرافیہ سے تعلق رکھنے والے امتی تھے، ان انبیاء پر بھی کتابی صورت میں وحی الٰہی نازل ہوئی مگر مجال ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنے کلام کو تبدیل کیا ہو۔** یہ کھلواڑ بس سنیوں کے عقیدے کے مطابق امت مسلمہ کے ساتھ ہی ہوا۔

سبعہ احرف کا عقیدہ گھڑا ہی اس لیے گیا ہے تاکہ موجودہ قرآن کو مصحف عثمانی کے لقب سے مشہور کیا جاسکے، یہ سوچے بغیر کہ مصحف عثمانی کا لقب دینے کے لیے شہادت نبوی ﷺ سے دور عثمان تک لگ بھگ 20 سال تک امت مسلمہ کو موجودہ قرآن سے محروم ماننا لازم و ملزوم ہے۔ حالاں کہ اس دور میں حفاظ معدودے چند ہی تھے۔ سب کو بیان القرآن کا پتہ اسی وقف چل گیا تھا جب قرآن مجید کی آیت اور اس کے سلیس ترجمے سے میں نے بیان القرآن سمجھایا تھا۔ آپ کو سمجھانا کسی کے بس میں نہیں۔ کوشش کیا کریں اپنی خیانت کاری میں میرے الفاظ تبدیل نہ کریں۔۔

اور اپنے الفاظ کو میرے الفاظ نہ بنایا کریں۔

قرآن مجید کے سات حروف منزل من اللہ وحی الٰہی تھے، ایک جتھے نے وحی الٰہی کے چھ حروف غیر عربوں کی آسانی کے لیے ضائع کر دیے لیکن اس کے باوجود سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے، پس ثابت ہوا منزل من اللہ وحی الٰہی کو انسان نابود کر دیں

تب بھی یہ تحریف قرآن نہ ہو گی۔۔۔ کچا چٹھا تو آپ اچھی طرح کھول رہے ہیں سبعہ احرف کے عقیدے کا۔

آپ کی تضاد بیانیاں ختم ہوں تو آگے چلوں، مناظر صاحب آپ نہ ہی ان نامعلوم آیات کی تعداد بتا رہے ہیں اور نہ ان نامعلوم الفاظ کی تعداد بتا پا رہے ہے جو کہ آپ کے مطابق باقی ماندہ چھ حروف تھے۔

بار بار قبائل قبائل کی رٹ لگا رہے ہو۔ ان قبائل کی تعداد ہی بتا دو کتنی تھی؟ 6 تھی؟ 7 تھی؟ یا اس سے بھی زیادہ تھی؟

ضم کے معنی تو آپ کو اس وقت سمجھ آئیں گے جب آپ کو سبعہ احرف کے عقیدے کی روشنی میں چھ حروف جو کہ بقول آپ کے نامعلوم تعداد میں آیات میں موجود نامعلوم تعداد کے الفاظ تھے، مل جائیں گے۔ جب تک یہ چھ حروف آپ کو نہیں ملیں گے، ضم ہونا آپ کو سمجھ نہیں آنے والا، سمجھانے والا چاہے جتنا زور لگا لے۔

سبحان اللہ آپ ان نامعلوم چھ منزل من اللہ حروف کو نابود مان لیں تو کوئی مسئلہ نہیں، ہم حقیقت بیان کر دیں تو اللہ کی پناہ۔ میں نے مطالبہ کیا ہے 👇

جس طرح سنی مذہب میں سات حروف کا نزول، منزل من اللہ ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے، * اسی طرح باقی چھ حروف کو نابود کرنا بھی منزل من اللہ ثابت کرنا ہو گا بصورت دیگر یہ عمل تحریف قرآن کی دلیل ہے۔ *

اس مطالبے کو میں بھولنے نہیں دوں گا۔

جس طرح کی مکمل قرآنی تعلیمات عرب قبائل تک پہنچی تھی، اس طرح تو آج پوری امت مسلمہ تک بھی پہنچ چکی ہے تو کیا خیال ہے چھ حروف کی طرح ایک حروف کو بھی نابود کر دیا جائے؟؟ **نماز۔ فجر کی مثال بالکل درست دی ہے، جس طرح آپ نے کہا ایک فرض کم ہو جائے گا، ٹھیک اسی طرح وحی الٰہی کے چھ حروف کم ہو چکے ہیں۔* آپ نے**

یہاں پانچ نمازوں کے ناموں کی مثال انتہائی لغو دی ہے کیوں کہ سبعہ احرف کے حوالے سے سات حروف کے ناموں کا مسئلہ ہر گز نہیں

ہے * بلکہ تعداد کا مسئلہ ہے، سات حروف منزل من اللہ تھے جس میں سے چھ منزل من اللہ اب نہیں رہے۔

سنی چاہیں جتنی پردہ پوشی کرلیں، ان کے عقیدے کے مطابق دور رسالت میں سبعہ احرف والے قرآن کی جو حالت تھی، وہ موجودہ قرآن میں اب کبھی واپس نہیں لوٹ سکتی کیوں کہ موجودہ قرآن میں وحی الٰہی کے باقی ماندہ چھ حروف اب کبھی شامل نہیں ہوسکتے۔ موجودہ قرآن ان چھ منزل من اللہ حروف سے جو وحی الٰہی کا خزانہ تھے، محروم ہوچکا ہے۔ لیکن سنی اسے تحریف نہیں کہہ سکتے۔ اگر آپ کی یہ لفاظی درست ہے تو باقی چھ حروف کا اتہ پتہ بتادو، کہاں گئے؟ وہ تھے کیا؟ انہیں موجودہ قرآن میں شامل کرکے دکھادو۔ میں تسلیم ہوجاؤں گا۔ اگر آپ ایسا نہ کرسکے تو آپ تسلیم ہوجائیں۔ کیا خیال ہے؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، جب غیر عرب صحابہ لسان القریش میں مہارت حاصل کرسکتے تھے تو عرب صحابہ کے لیے تو یہ زیادہ آسان تھا، یہ مسئلہ تقوی کا ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کے لیے اللہ تعالٰی کو اپنا کلام تبدیل کرنا پڑے۔

قریشی صاحب اپنا یہ میسج پڑھیں 👆

آپ کا چوتھا نکتہ

4 ساتوں حروف کا برقرار رہنا اس وقت لازمی ہوتا جب پوری امت کے لئے نازل ہوتے۔

یہاں آپ کے مطابق ساتوں حروف پوری امت کے لئے نازل نہیں ہوئے تھے۔

اور یہاں آپ لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف امت کی آسانی کے لیے نازل کرواچکے ۔
اسے تضاد بیانی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاتا مناظر صاحب۔ مجھے تو اب ایسا محسوس ہورہا ہے کہ سنی مناظر، تضاد پہ تضاد جان بوجھ کر کررہا ہے تاکہ گفتگو شرائط و دلائل کے مرحلے میں داخل نہ ہوسکے۔

جواب نہیں دیا سنی مناظر نے۔ بس جواب دعویٰ والی کہانی سنادی۔

آپ پہلے اپنی باتیں خود تو سمجھ لیں۔ ہر ٹرن میں کوئی نہ کوئی تضاد بیانی کر کے پتلی گلی سے نکل جاتے ہیں۔

اچھا یاد دلایا۔۔۔ آپ سے اس خیانت آمیز ایڈیٹڈ اسکرین شاٹ میں لکھی عبارت کی وضاحت طلب کی تھی، جس کا جواب آپ نے اب تک نہیں دیا ہے۔

آپ نے لکھا ہے ☜

شیعہ مناظر کی خیانت، اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے

یہ خیانت موصوف نے میرے جس میسج سے متعلق کی ہے اسے پیلے رنگ سے خود نے ہائی لائٹ بھی کیا ہے، جس میں لکھا ہے ☜

لسان القریش والا قرآن، سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے، جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے

لہذا سنی مناظر صاحب جواب دیجیے، اگر لسان القریش والا قرآن، سبعہ احرف والے قرآن کا جزو نہیں ہے تو۔۔۔

1۔ آپ کیوں اب تک لسان القریش والے قرآن کو اب تک سات حروف میں سے صرف ایک حرف کہتے رہے ہیں؟

2۔ اور اگر یہ آج ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید نہیں ہے تو آپ کیوں باقی نامعلوم چھ حروف کو اس میں شامل نہیں مانتے؟

مناظر صاحب **قرآن مجید کبھی بھی لسان القریش کے سوا کسی اور زبان میں کبھی نازل ہی نہیں ہوا، حقیقت یہی ہے کہ قرآن صرف اور صرف ایک حرف میں نازل ہوا ہے۔ سبعہ احرف کا عقیدہ محض ڈھکوسلہ ہے متعدد وجوہات اس عقیدے کو گھڑنے کی بیان کر چکا ہوں۔**

جی الحمدللہ اپ کی تضاد بیانیاں ہی آگے سنیوں کے سبعہ احرف کے عقیدے کو نابود کریں گی۔ ان شاءاللہ

کوشش کیجیے اپنی اگلی ٹرن میں گزشتہ تضاد بیانیوں کا دفاع کرنے کے بجائے ان سے رجوع کر لیں تاکہ مزید تضاد بیانیوں سے بچ جائیں اور گفتگو شرائط و دلائل کے مرحلے میں داخل ہو جائے۔

جعفر صادق: وہی ذاتی خیالات۔ آپ کے اس جواب میں علمی اعتراض کیا ہے۔ جس کا جواب دوں؟

اب تو آپ کبھی ترجمہ کی طرف اور کبھی تفسیر کی طرف ہی بھاگتے رہیں گے۔۔۔ اور میں آپ کو اس وقت تک دوڑاؤں گا جبتک سیدھی طرح اپنے دعوی کی طرف نہیں آتے۔

♦ اہل حدیث و دیوبندی بلکہ تمام مسالک کے مابین اختلافات کی بنیاد بھی تفسیر میں اختلافات ہیں۔ کیا شیعہ فرقوں میں اختلافات نہیں ہیں؟ **شیعہ تاریخ پڑھیں۔ ہر امام کی وفات کے بعد نئے نئے فرقوں کی ابتدا ہوتی رہی ہے، اور مزے کی بات یہ ہے کہ اختلاف صرف یہ ہوتا تھا کہ آئندہ امام کون ہو گا!**

اب تو شیعہ اثنا عشریہ میں بھی کئی فرقے ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر عقائد اور فروع کے اختلاف سے دو فرقے مشہور ہیں۔

1۔ اخباری

2۔ اصولی

☜ شیعہ اثنا عشریہ اخباری کے نمایاں عقائد میں ترکِ تقلید مجتہد اور شیعہ کتب حدیث میں موجود تمام احادیث کو من و عن تسلیم کرنا ہے۔

☜ شیعہ اثنا عشریہ اصولی تقلید کے قائل اور اہل سنت کی طرح احادیث کو تحقیق کی بنیاد پر قبول کرتے ہیں۔

میرا ابھی یہی حال ہے۔۔ آپ کو ایک ہی اعتراضات دس بار سمجھا کر جب وہی اعتراض دوبارہ بھیجتے ہیں تو دماغ میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں جنہیں لکھنا مناسب نہیں ہے۔ (سمجھ تو گئے ہوں گے)

تفسیر سے دکھانے کا مطالبہ کرکے اب کہتے ہو اجتہادی تفسیر ہے۔

مباحثوں میں اپنے مطلب کی بات ہی اسکینز میں دکھائی جاتی ہے۔۔ یہ خیانت نہیں ہوتی۔ ورنہ تو پوری کی پوری کتاب بھیجنے کا رواج ہوتا۔ آپ نے قیامت تک کا وقت دیا تھا۔۔ مجھے صرف ایک گھنٹہ لگا۔۔۔ سنی و شیعہ مفسرین سے وہی ترجمہ اور تفسیر تلاش کرلی۔ آپ کو اجازت ہے نہ مانیں۔ زور زبردستی کا معاملہ تھوڑی ہے۔

مختلف مسالک کے مابین تفاسیر میں اختلافات کی وجہ یہی مختلف اقوال ہی تو ہیں۔ آپ اپنی خجالت چھپاتے رہیں۔۔ مجھے مخالف کو زچ کرنے کا شوق نہیں ہے۔ لیکن جو بڑھکیں آپ نے ماری تھیں ان کا بھرپور رد کرچکا ہوں۔ موضوع کی طرف کب آئیں گے مدعی صاحب۔

یہاں پر جھوٹ میں نہیں بلکہ آپ بول رہے ہیں۔ یہ آیت آپ نے پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس آیت کے ترجمہ پر سنی و شیعہ کے ہاں کوئی بہت اہم اختلاف ہے۔

میں نے تبیان القرآن (اہل سنت) اور نور ثقلین (اہل تشیع) سے ایک جیسا ترجمہ * سلام ہو آل یاسین پر * دکھا کر یہ ثابت کر دیا کہ اگر واقعی ترجمہ پر اختلاف ہوتا تو دونوں مسالک کے علماء نے ایک جیسا ترجمہ کیوں کیا ہے؟

اس پر آپ نے یوٹرن لیتے ہوئے اپنی فرمائشی دلیل کا مطالبہ شروع کر دیا کہ الیاس کی آل ترجمہ کسی نے نہیں کیا۔۔۔ وہ ترجمہ دکھاؤ! میں نے واضح کیا کہ کس نے کونسا ترجمہ کیا ہے یہ نکتہ زیر بحث نہیں ہے بلکہ دونوں مسالک کا اس آیت کے ترجمہ پر اہم اختلاف ہے کہ نہیں۔۔۔ یہ ہے اصل نکتہ۔۔۔ تبیان القرآن اور نور ثقلین کے یکساں ترجموں سے آپ کا یہ ترجمہ پر اختلاف والا مؤقف تو ہو گیا زمین بوس۔

اب رہی بات تفسیر کی تو تفسیر پر اختلافات زیر بحث نکتہ نہیں تھا۔۔ **آپ نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہوئے سنی و شیعہ کسی بھی تفسیر سے * آل الیاس * دکھانے کا مطالبہ کر دیا۔** الحمد للہ میں نے دونوں مسالک کی تفاسیر (تفسیر مظہری، تفسیر عثمانی اور شیعہ کی تفسیر انوار نجف) سے یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا۔۔ اب آپ ان

تراجم اور تفاسیر پر اس طرح جرح کر رہے ہیں جیسے میں نے بطور دلیل ان اسکینز کو پیش کیا ہو یا میرا دعوی ان کے پس منظر میں ہو۔ عالم صاحب! تفاسیر میں ہمیشہ مختلف اقوال ہی درج کئے جاتے ہیں۔ یہ بات جانتے ہوئے (اگر نہیں جانتے تھے تو آپ سے بڑا جاہل کوئی اور نہ ہو گا!)

آپ نے پر اعتماد ہو کر مجھے چیلنج کیا کہ قیامت تک کسی سنی و شیعہ مفسر سے * آل الیاس پر سلام * کی تفسیر نہیں دکھا سکتا !

الحمدللہ۔۔ میری تھوڑی دیر کی کوشش سے ہی سنی و شیعہ تفاسیر سے * آل الیاس پر سلام * کا بیان ہونا مل گیا۔۔۔ اب اس پر بھی آپ نے دو اشکال پیش کئے ہیں!

♦ اعتراض:

1۔ تفسیر میں سب اختلافی اقوال لکھے ہیں۔

2۔ ان تفسیری اقوال کو کسی نے ترجمے میں قبول کرنا تک گوارہ نہ کیا!

جواب:

1۔ تفاسیر میں اختلاف کی وجہ سے ہی تو آپ شیعہ ہیں اور میں سنی ہوں۔ آپ یہ جانتے ہوئے بھی بڑھکیں کیوں مارتے رہے؟ میں نے ان تفاسیر کے اقوال کو صحیح کہہ کر تھوڑی پیش کیا ہے، یا آپ نے صحیح روایات کا مطالبہ تھوڑی کیا تھا۔ آپ کی طرف سے کسی بھی سنی و شیعہ مفسر سے دکھا دینے کی ڈمانڈ کی گئی تھی۔ نہ اس پر آپ کا کوئی دعویٰ ہے اور نہ میں نے اس پر کوئی دعوی کیا ہے۔

2۔ دوسرا اشکال بھی آپ کی جہالت ہے، بھلا تفسیر کو ترجمے میں کون لکھتا ہے؟ تفسیر تو آیت کی تشریح ہے، ترجمہ اور تفسیر ایک تھوڑی ہوتے ہیں۔ تفسیر پر ہی تو ہمارے درمیان اختلافات ہیں۔

ارے اخروٹ ! سنی و شیعہ مفسرین آیت کے ذیل میں احتمالات، امکانات، ممکنات ہی تو بیان کرتے ہیں! باقی تفسیر میں کیا بیان ہوتا ہے؟ یہ اہل علم کا کام ہے کہ ان روایات کی چھان بین کریں تاکہ حقائق تک پہنچا جا سکے۔

* ◆ اعتراض: جب کہ شیعہ تفسیر انوار النجف میں ہائی لائٹ کی گئی عبارت میں تو مفسر اپنی تفسیر بیان ہی نہیں کر رہا وہ صاف لکھ رہا ہے جو لوگ الیاسین پڑھتے ہیں۔۔ الخ *

جواب: کس دنیا کے آدمی ہو بھائی! مفسر اپنی ذاتی تفسیر تھوڑی بیان کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شیعہ علماء ایسا کرتے ہوں، خیر۔۔۔ یہ بات بھی سمجھ لیں کہ مفسرین اس آیت کے متعلق جو روایات، امکانات، اہل علم کی رائے انہیں ملتی ہے، اسے اپنی تفسیر میں بیان کر دیتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ مفسر اس روایت سے متفق بھی ہو۔۔ ہم دونوں یہ بات بخوبی جانتے ہیں۔ میں نے تفسیر انوار النجف پیش کر کے یہ استدلال تھوڑی پیش کیا ہے کہ یہ اہل تشیع کے ہاں قابل حجت بات ہے !

آپ نے پہلے کہا

*** سنی و شیعہ کسی بھی مفسر سے * آل الیاس پر سلام * دکھادو۔۔۔***

پھر کہا

*** کنفرم بات ہے کسی نے الیاس کی آل نہ ترجمہ کیا ہے نہ تفسیر *!**

پھر کہا

*** قیامت تک نہیں دکھا سکتے *!**

پھر کہا

*** کوشش کر لیں۔۔ ناکامی یقینی ہے۔۔۔***

میری ذرا سے کوشش سے آپ کے غرور کا سر نیچا ہو گیا۔۔۔اب اس میں میرا کیا قصور! اس لئے عقلمند کہتے ہیں پہلے تولو پھر بولو۔ 👇👇👇👇👇

افففففف۔۔۔۔ بھائی۔۔۔ تفاسیر میں ہمارے درمیان اختلاف ہے، اختلاف، اختلاف ہے !

اور تفسیر زیر بحث نکتہ نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے۔

آپ کو سنی و شیعہ کے تراجم پر، تراجم پر، تراجم پر سنگین نوعیت کے اختلافات ثابت کرنے تھے، کیونکہ میری بات سے آپ متفق نہ تھے۔

☜ تفسیر انوار النجف شیعہ تفسیر ہی ہے، میں کیوں اسے لبادہ پہناؤں گا۔

☜ میں نے کب کہا کہ تفاسیر پر سنی و شیعہ کے مابین اختلافات نہیں ہیں؟

آپ کی فرمائش پر سنی و شیعہ تفاسیر سے * آل الیاس پر سلام * دکھایا گیا ہے۔ سمجھ آئی کہ نہیں۔

تمام سنی و شیعہ مفسرین اپنی اپنی تفاسیر میں اس آیت کے متعلق تمام امکانات والی روایات شامل کرتے ہیں۔ اہل علم تو یہ بات جانتے ہیں۔ آپ کا پتہ نہیں ہے کہ کس کیٹیگری میں ہیں۔

☜ میں نے اس قول کو حجت بنا کر تھوڑی پیش کیا ہے۔ نہ میرا کوئی دعویٰ ہے، اور نہ میرا استدلال !

☜ ایسی فرمائشیں کرتے کیوں ہو جسے بعد میں اگل بھی نہیں سکتے اور نگلنا بھی ممکن نہیں ہے!

کونسی خیانت کی ہے؟۔ کیا اسکینز میں الفاظ بدل دئے ہیں؟ من پسند احتمالات میرے نہیں ہیں حضور۔۔ یہ من پسند الفاظ دیکھنے کا شوق آپ کو ہی تھا۔ اس لئے ہائی لائیٹ کر کے دکھائے ہیں تا کہ آپ کے علم میں اضافہ ہو سکے۔ **میں آپ کی فرمائش پوری کروں تو مطلب یہ بھی میرا ہی قصور ہے۔۔۔** بڑے ظالم انسان ہو!

قرآت کے اختلاف پر ہمارے ہاں کئی طرح کے اختلافات ہیں۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔

میرا موقف واضح ہے کہ قرآن کریم لسان القریش میں محفوظ ہمارے پاس ہے، جس پر اجماع امت ہر دور میں متواتر چلا آرہا ہے، حتیٰ کہ قرآن کریم کے تراجم پر بھی اجماع امت ہے بشمول اہل تشیع تراجم کے، کیونکہ میری نظر سے ایسا کوئی سنگین اختلافی ترجمہ ابھی تک نہیں گذرا۔ ☜ بحر حال یہ میری ذاتی رائے ہے۔ ممکن ہے درست نہ ہو۔۔ رجوع کی گنجائش موجود ہے۔ میں کوئی بہت بڑا محقق تو نہیں ہوں، اللہ نے توفیق دی ہے تو دینی علم کے لئے کوششیں کرتا رہتا ہوں۔

میرے علوم قرآنی کے ماہر صاحب! میرا نکتہ نظر ایک ہی بار کیوں نہیں سمجھ لیتے۔

☜ سنی وشیعہ قرآنی تراجم میں ایسا کوئی اہم اختلاف نہیں ہے جو سنگین نوعیت کا ہو، جو اعتقادی مسائل کھڑا کر دے۔

☜ کیا طریقہ وضو اہل تشیع کے ہاں اعتقادی مسئلہ ہے؟ ہمارے ہاں تو ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ چلیں۔۔۔ آپ اگلی بار اس موضوع پر بھی گفتگو کر لیجئے گا۔ ہم اس رخ کو بھی تفصیل سے ڈسکس کر لیں گے۔

اختلافات کے کئی اقسام ہیں بھائی۔۔۔ میں شروع سے عرض کرتا آرہا ہوں

کہ قرآن کریم کے تراجم میں ایسے اہم نوعیت کے اعتقادی اختلافات آج تک کسی بھی مسلک کے پیچ نہیں ہیں جن کی بنیاد تراجم میں اختلافات ہوں، البتہ تفاسیر کا معاملہ الگ ہے۔

شروع کے دور اسلام میں یہ آسانی تھی۔۔ اب نہیں ہے۔ الحمدللہ۔

☜ اب شروع میں یہ آسانی تھی یا نہیں۔۔۔ اس پر ہمارے (سنی وشیعہ) درمیان اختلاف ہے، اور سبعہ احرف کی موجودگی کو میں ثابت کر کے بھی دکھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

مسئلہ یہ ہے کہ آپ مدعی ہو کر جھوٹ پر مبنی دعویٰ کر بیٹھے ہو، جس پر آپ کے پاس دلائل بھی نہیں ہیں، ورنہ مدعی خواہ مخواہ تنقیحات

کے بہانے اتنی لمبی بحث تھوڑی کرتا ہے، اسے تو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کی جلدی ہوتی ہے، اس کی کوشش ہوتی ہے کہ گفتگو موضوع سے باہر نہ جائے۔ مخالف فریق دعویٰ تک محدود رہے۔۔۔ لیکن اس مناظرے میں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔۔۔ وہی مدعی سست والا معاملہ ہے۔

پہنچی وہی پہ خاک

جہاں کا خمیر تھا!

☜ کیا ہمارہ یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن میں ساتوں حروف موجود ہیں؟

سانچ کو آنچ کیا*! آپ پہلے ہمت کر کے اہل سنت کا یہ عقیدہ ثابت کریں۔* پھر شوق سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔ فی الحال تو گروپ ممبرز آپ کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو رہے ہے!

شرائط کی طرف کب پدھاریں گے۔۔ بادشاہ سلامت؟

واہ الٹا چور، کوتوال کو ڈانٹے! میں مدعی ہوتا تو اب تک مناظرہ ختم بھی ہو چکا ہوتا۔۔، مجال ہے جو فریق مخالف کو ذرا بھی موضوع سے ادھر ادھر جانے دیتا۔۔ آپ کی مجبوری ہے۔ دلائل ہیں نہیں۔۔۔ بغیر سوچے دعویٰ لکھ بیٹھے ہو۔۔۔ اب لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔۔۔ بس اعتراضات کرنا سیکھے ہیں۔۔۔ انہی کے بل پر اچھل کود دکھا رہے ہو۔ علمی بندے ہوتے تو شرائط طئے کر کے دعویٰ کو ثابت کرنا شروع کر چکے ہوتے۔

پھر تو دیر کرنا آپ کے لئے مناسب نہیں ہے عالم صاحب۔۔۔

*** ☜ اگر حضرت عثمان غنی صرف وصرف لسان القریش میں نزول قرآن کے قائل تھے تو آپ کے پاس اس سے بھترین دلیل اور کیا ہو گی؟***

آجائیں علمی میدان میں۔ خوامخواہ اتنے دن سے اپنی عزت کا فالودہ بناتے رہے ہیں۔

☜ سبعہ احرف کا معاملہ بھی آپ پیچیدہ ثابت کر دینا، کس نے روکا ہے؟ کبھی کہتے ہو دور عثمان تک سبعہ احرف کا وجود ہی نہیں تھا، کبھی کہتے ہو دین کے اولین ذرائع کو چھ حروف منسوخ کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ (حالانکہ اس کوڑھ مغز کو بار بار سمجھایا بھی ہے کہ منسوخ وہ حکم ہوتا ہے، جسکے لئے ناسخ کا نزول ہونا لازم ہے، جبکہ سبعہ احرف سے مراد کچھ آیات میں ہم معنی الفاظ کا نزول ہے، مجال ہے جو کھوپڑی میں یہ نکتہ بیٹھے!)

آپ خود کنفیوزڈ ہیں کہ مدعی کی حیثیت سے آپ کو ثابت کیا کرنا ہے۔ عقیدہ اہل سنت کے نام پر جو دعویٰ کر بیٹھے ہو اسے کب ثابت کروگے؟ مجھ سمیت تمام ممبرز شدت سے منتظر

ہیں۔

آج مجھے ایک اور شیعہ رانا سعید کی یاد دلادی ہے، بے چارہ دوران مناظرہ اللہ کی قسمیں کھاتا رہا کہ شیعہ عقائد کو ائمہ معصومین کی صحیح شیعہ روایات سے ثابت کروں گا۔۔ لیکن افسوس آخر تک اہل سنت روایات سے ہی اپنے عقائد ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

مدعی صاحب! دعویٰ ثابت کرو۔۔ جو آپ کا کام ہے اسے تو پورا کرو۔ پھر دلائل کی روشنی میں گفتگو کرنے کا مزہ بھی ہے۔

یہ آپ کی پست سوچ ہے۔ اس کا علاج بھی خود کریں۔

اس وقت عقیدہ اہل سنت زیر بحث ہے۔

اور بد قسمتی سے آپ مدعی بن گئے ہو۔ اگر واقعی آپ کے پاس دلائل ہیں تو شرائط کی طرف آئیں۔

* ☜ **گانٹھ میں زر ہے تو نر ہے، نہیں تو خر ہے۔*** (اگر آدمی کے پاس دولت ہے تو دانا اور عقلمند ہے ورنہ بے وقوف اور بدھو ہے)

یہ بھی آپ کی اپنی ذاتی سوچ ہے۔

☜ علمی مباحث ہمیشہ دلائل کی روشنی میں ہوتے ہیں۔

ویسے آپس کی بات ہے۔ آپ کے اس جواب پر بھی کئی سوال پوچھ سکتا ہوں۔ لیکن کیا فائدہ۔۔۔ پہلے کون سے میرے سوالات کے جواب دے سکے ہو۔۔ جاؤ بادشاہو! معاف کیا۔

یہ کام آپ کا ہے حضور۔۔۔ میرے جوابات سے غلط مطالب اور جھوٹے الفاظ دیدہ دلیری سے میرے ہی طرف منسوب کر کے کئی بار لکھ چکے ہو۔۔۔!!

اسی لئے تو اسکرین شاٹ رکھنے سے قاصر ہو۔۔، مجھ سے آپ نے جب بھی اپنے الفاظ کا اسکرین شاٹ مانگا فوراً سامنے رکھ دیا ہے۔

دکھائیں ذرا وہ الفاظ جو میری طرف سے آپ کی طرف غلط منسوب ہو گئے ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو میں معذرت کرنے میں دیر نہیں کروں گا۔ ورنہ اسکرین شاٹ پیش کر دوں گا۔ آپ کی طرح چپ کا روزہ میں نہیں رکھتا۔ ہر بات ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں۔

ویسے غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔ میری غلطی ثابت ہوئی تو معافی مانگنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا۔

سبعہ احرف کے عقیدے سے اہل سنت تحریف قرآن نہیں سمجھتے! (شیعہ مناظر کا اقرار)

یہاں آپ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ * سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے *! پھر دوران مناظرہ ثابت کیا کریں گے؟

دوسری بات الفاظ کا چناؤ مناسب انداز سے کریں۔ پہلے بھی سمجھا چکا ہوں، ہم ایک دوسرے پر طنز کر سکتے ہیں، ایک حد تک علمائے کرام پر تنقید یا اعتراض کر سکتے ہیں لیکن * مقدسات کی توہین کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ * آئندہ احتیاط کیجئے گا۔ گفتگو ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھتے ہوئے کی جاتی ہے۔

آپ نے سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت جس طرح سمجھا ہے، اسے ہم تک پہنچائیں۔۔۔ پتہ تو چلے کہ کیا کیا خرافات دماغ میں رکھے بیٹھے ہو۔۔۔ اپنی پوٹلی کھولو تو سہی مدعی صاحب۔، یا مدعی کی سیٹ خالی کریں۔۔۔ خوامخواہ جگہ گھیر کے بیٹھے ہو، پیچھے ہو جائیں۔۔ میں شرائط فائنل کر کے مدعی بن جاتا ہوں اور اپنے جواب دعویٰ پر دلائل دینا شروع کرتا ہوں۔

میری تضاد بیانیوں کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنا ہو گا۔، آپ کی ذاتی رائے قابل حجت تھوڑی ہے۔

(قبائل کی تعداد) * ہمارے عقیدے کے مطابق اس کی ضرورت نہیں ہے۔ *

آپ ثابت کر دیجئے گا کہ نہیں۔۔۔ اہل سنت عقیدے کے مطابق آیات میں موجود ان الفاظ کی تعداد، قبائل کی تعداد وغیرہ کا تعین بھی لازم ہے۔

☜ جو مؤقف اختیار کریں گے، اس پر دلائل بھی آپ کو دینے ہوں گے۔ مدعی صاحب!

ضم کے اصطلاحی معنی دکھانے سے بھی عاجز ہو۔ کیا فائدہ علوم قرآنی پر مہارت کا۔۔۔ اردو تو آتی نہیں ہے۔

☜ دروغ کو فروغ نہیں! (جھوٹ میں کامیابی نہیں)

* آپ مدعی ہو، آپ پر لازم ہے کہ شرائط طئے کر کے اپنے دعوی کو دلائل کی روشنی میں ثابت کر دو۔ *

یا اعلان کر دو کہ دعویٰ پر دلائل نہیں ہیں۔

پھر میں مدعی ہو کر جواب دعویٰ پر دلائل دیتا ہوں۔

پھر جو مرضی سوال اور مطالبے کرتے رہنا۔۔۔

اس وقت مدعی ہو کر اپنے دعویٰ سے بھاگنا اور براہ راست مجھ سے مطالبے کے بہانے دلائل مانگنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔

میں کلیئر کر چکا ہوں کہ سوائے دلائل کے میں نے تفصیل سے سبعہ احرف کو سمجھا دیا ہے۔

آپ کو اب مزید تنقیحات کی ضرورت نہیں ہے۔

اب آپ شرائط کی طرف آئیں۔۔اسی میں آپ کی عافیت ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔

☜ چھ حروف ایک ہی قرآن میں ہوتے تو ایسا کہنے میں حق بجانب ہوتے۔۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔۔۔ **مختلف الفاظ مختلف قبائل کی آسانی کے لئے تھے۔۔** اہل سنت کا عقیدہ ہرگز ایسا نہیں ہے جو آپ کے ذہن میں ہے۔ اوپر تفصیل سے وضاحت کر دی گئی ہے، مزید آئندہ بحث میں دوران گفتگو دلائل کی مدد سے کلیئر ہوتا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

☜ ہماری پردہ پوشی کو عیاں کرنے کے لئے یہ موقعہ مناسب ہے۔۔ آئیں۔۔۔ شرائط فائنل کریں۔۔ اور دعویٰ ثابت کر کے پردہ اٹھا دیں۔

کئی بار وضاحت کر چکا ہوں کہ * دور عثمان میں باقی چھ حروف کے صرف ان ہم معنی الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو برقرار رکھا گیا جن پر غیر عرب لوگوں میں اختلافات ہونے لگے *۔۔۔

☜ **ہمارے عقیدے کے مطابق ان الفاظ کا تعین لازمی نہیں ہے۔ اگر آپ کی پانچ سالہ تحقیق کے مطابق ان کا تعین بھی لازمی ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے تو آپ کو اجازت ہے، دوران گفتگو ثابت کر سکتے ہیں۔**

◆ اپنی مرضی کی باتیں ثابت کرنے کے مطالبات، فرمائشی دلائل مانگنا تو اب شیعوں کی عادت سی بن گئی ہے۔

گذشتہ مناظرے (**عبداللہ ابن سبا: موجد عقائد شیعیت**) میں جب میں نے اس ملعون کو شیعیت کا بانی ثابت کر دیا تھا تو آخر میں رانا سعید

نے رونا شروع کر دیا تھا کہ صرف اس وقت مانوں گا جب ابن سبا کی زبانی وہ عقائد ثابت کر کے دکھاؤ گے!، اس پر میں نے انہیں آئینہ دکھایا تھا کہ جو عقائد آپ ائمہ معصومین کی زبانی ثابت نہیں کر سکتے، وہ ابن سبا کی زبانی آپ کی کتب سے کیسے ثابت کروں۔۔۔ سب ایک سے بڑھ کر ایک ڈرامے باز ہو۔

☜ اب آپ کی باری ہے مدعی صاحب۔ **آپ دوران گفتگو یہ بھی ثابت کر دینا کہ ہم موجودہ قرآن میں ساتوں حروف کی موجودگی کے قائل ہیں۔۔۔** بس خوش۔۔ * اہل سنت کا ایسا عقیدہ ہوتا تو ضرور ثابت بھی کرتا۔۔ * دوسری بات۔ مدعی آپ ہو۔

☜ **آپ کو اپنے دعویٰ میں بیان کیا گیا سبعہ احرف پر عقیدہ، اہل سنت کتب کے دلائل سے * مجھے * ثابت کرانا ہے تاکہ میں تسلیم کرلوں۔۔۔** الٹا خود مجھے ایسی باتیں ثابت کرنے کا کہہ رہے ہو جو ہمارا عقیدہ ہی نہیں ! اور کہہ رہے ہو کہ ثابت ہو جائے گا تو آپ تسلیم کرلیں گے، آپ کی مت ماری گئی ہے۔۔ **جو باتیں ہم خود تسلیم نہیں کرتے وہ آپ کو کیسے تسلیم کرا سکتا ہوں!!**

ٹھیک ہو گیا۔۔۔ مدعی کی حیثیت سے اب آپ کو یہ بھی ثابت کرنا پڑے گا کہ *** اہل سنت عقیدہ کے مطابق سبعہ احرف کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کو لوگوں کی آسانی کی خاطر اپنا کلام تبدیل کرنا پڑا! (معاذاللہ)** * میں تو دوٹوک اس کا انکار کرتا ہوں، آپ دلائل دیکر مجھے غلط ثابت کر دینا۔

پڑھ لیا۔۔، بلکہ دوبارہ کاپی پیسٹ بھی کر دیتا ہوں۔ 👇👇👇👇

پہلے قرآن کریم اسی حرف قریش زبان میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔۔اصل وحی الٰہی سے یہی مراد ہے۔۔۔باقی حروف امت کی آسانی کے لئے نازل ہوئے۔۔۔موجودہ قرآن وہی اصل قریش زبان میں ہمارے پاس موجود ہے۔

بالکل ہماری عقیدہ یہی ہے۔اس میں کیا غلط بات ہے؟

جی بالکل۔۔۔ساتوں حروف پوری امت کے لئے نازل نہیں ہوئے۔پہلی بھی پوچھ چکے ہو! ظالم

کتنی بار بتاؤں کہ آپ کو سمجھ آجائے اور یاد بھی ہو جائے۔۔۔

بھلکڑ آدمی بھی ہو۔ 👇👇👇👇

👇👇👇👇

اس میں * پوری امت * کا ذکر کہاں ہے؟ دوسری بات اگر یہ ابہام پیدا بھی ہوا ہے تو میں کئی میسیجز سے اس نکتہ کو کلیئر کر چکا ہوں۔ آپ کے پانچ سالہ علم کے مطابق اگر میں درست عقیدہ اہل سنت بیان نہیں کر رہا تو آپ دلائل سے مجھے غلط ثابت کر سکتے ہو۔

(تضاد بیانی) یہ بھی بھول ہے آپ کی۔۔۔

ممبرز کو بتادوں کہ شیعہ مناظر اتنے دن مسلسل اعتراضات در اعتراضات اور مطالبات اسی لئے کر تا رہا ہے تا کہ اسے کوئی لائین آف ایکشن مل سکے۔ جب تک اسے میری کوئی کمزوری نہیں مل جاتی یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا، کیونکہ خود اس کے پاس اپنے دعویٰ کے حق میں کچھ بھی نہیں ہے۔ شروع میں اسے رعایت دی تھی کہ وہ چاہے تو اپنے دعویٰ میں ترمیم کر لے لیکن اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ جذبات میں کس قسم کا دعویٰ کر بیٹھا ہے۔۔۔ خیر۔۔ اب خود ہی بھگتے۔۔ مجھے کم از کم یہ فائدہ ہو چکا ہے کہ سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ کافی تفصیل سے عام ممبرز تک پہنچ چکا ہوں۔ مزید امید ہے کہ اس مناظرے کے مکمل ہونے کے بعد شیعہ حضرات اس موضوع پر اہل سنت سے گفتگو کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے!

جواب دعویٰ اگر * کہانی * ہے تو اسے ثابت کون کرے گا؟ یا بس آپ نے کہہ دیا کافی ہے؟

اگر واقعی ایسا ہے تو ہر بار آپ کو الفاظ بدل بدل کر وہی اعتراضات پیش کرنے کی ضرورت کیوں پڑ رہی ہے؟

میری تضاد بیانیاں محفوظ کر کے شرائط کی طرف آجائیں اور دلائل سے ثابت کرتے جائیں۔۔

ہر بار اعتراضات ہی کرتے رہیں گے تو مجھے بھی مجبوراً ہر بار جوابات بھی دینے پڑیں گے، لیکن ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاتا رہوں گا کہ * آپ مدعی ہو *، جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے اعتراضات در اعتراضات کرنا مدعی کا کام نہیں ہے، وہ تو آتا ہی اس لئے ہے کہ اپنے دعویٰ پر مضبوط دلائل پیش کر کے مخالف پر حجت قائم کرے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنا ڈر خوف ختم کریں اور شرائط کی طرف قدم بڑھائیں۔

پہلے دونوں نکات کے جواب دے رہا ہوں۔

👇👇👇👇👇

1۔ ہمارا عقیدہ ہی یہ ہے کہ * موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔ * آپ متفق نہیں ہیں تو دلائل سے ثابت کر دیجئے گا کہ اہل سنت عقیدہ کچھ اور ہے۔

2۔ محدود و قیود کے الفاظ اس وقت لاگو ہوتے جب ہمارا عقیدہ یہ ہوتا کہ * قرآن کریم کا سات حروف میں نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سات الگ الگ قرآن کا نزول ہوا، یعنی ساتوں قرآن مختلف تھے، ساتوں میں الگ الگ

احکامات تھے، ساتوں میں الگ الگ سورتیں تھیں (معاذاللہ)۔* پھر تو آپ یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ صرف ایک لسان القریش میں قرآن کو محدود و قیود کر دیا گیا۔

☜ ہمارا عقیدہ ہر گز یہ نہیں ہے، لیکن آپ کے نزدیک ایسا ہی عقیدہ ہمارا ہے تو پھر آپ پر لازم ہے کے بحیثیت مدعی اس پر دلائل دیکر ہم پر حجت قائم کریں۔

اب ذرا یہ تو بتائیں کہ آپ نے جو اپنے میسیج میں میرے لئے یہ الفاظ لکھے ہیں، وہ میرا میسیج کہاں ہے؟ کس میسیج میں میری طرف سے * صراحت * سے یہ خلاف عقیدہ اہل سنت بات لکھی ہے؟ اسکرین شاٹ اب تک کیوں نہیں رکھا۔ واٹس آپ پر تلاش باکس میں یہی الفاظ لکھ کر تلاش کریں اور خود کو سچا ثابت کریں۔

کسی بھی طرح وہ میسیج ڈھونڈ کر لائیں۔ غضب خدا کا۔۔۔ جھوٹ بولتے ہوئے شرم تک نہیں آتی ، اوپر سے معصوم بن کر مجھے ہی خیانت کا مرتکب بھی کہہ رہے ہو !

یہ آپ کا عقیدہ ہے کہ لسان القریش کے سوا کسی اور زبان میں قرآن کریم نازل ہی نہیں ہوا۔ حالانکہ اہل تشیع کتب میں ائمہ معصومین اور جید شیعہ علماء سے سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید ثابت ہے۔

☜ بحر حال گفتگو تو ہمارے عقیدے پر ہے مدعی صاحب۔ کتنی بار کہہ چکا ہوں۔

یا اگر اہل سنت عقیدہ بھی یہی ہے تو دعوی بھی یہی کرنا چاہئے تھا۔ دعویٰ میں آپ سبعہ احرف کو عقیدہ اہل سنت لکھ چکے ہو، اس کے ساتھ جھوٹی بڑھک بھی مار دی ہے، جسے اب ثابت کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

ممبرز فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کون تضاد بیانیاں کر رہا ہے۔ میں اس فیصلے کا حق قارئین کے حوالے کرتا ہوں، آپ بھی یہی کیا کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بہت شکریہ قرآن مجید کے معنی و مفہوم کے شدید اختلافات کے نتائج بیان کرنے کا مناظر صاحب۔

خود ہی اوپر دو میسجز میں اختلافات ثابت کیے، اعتراف کیا۔ اب یہاں اپنے ہی دو میسجز کی تردید کر رہے ہو یہ تاثر دے کر کہ جیسے کوئی اختلاف ہی نہیں ہے۔ میں اسے تضاد بیانی کہتا ہوں تو کہو گے اسکرین شاٹ لگاؤ اور تضاد دکھاؤ۔

خر دماغ مناظر صاحب آپ کے علوم التفسیر سے جاہل ہونے کے لیے آپ کا یہ اعتراف کافی ہے 👇

* ارے اخروٹ ! سنی وشیعہ مفسرین آیت کے ذیل میں احتمالات، امکانات، ممکنات ہی تو بیان کرتے ہیں! باقی تفسیر میں کیا بیان ہوتا ہے؟ یہ اہل علم کا کام ہے کہ ان روایات کی چھان بین کریں تاکہ حقائق تک پہنچا جاسکے۔ *

علوم قرآنی کے طلباء سنی مناظر کی علوم التفسیر سے متعلق مذکورہ جہالت کو نوٹ کرلیں۔

ایک مرتبہ پھر بہت شکریہ اختلاف کے اعتراف کا۔

اور یہاں اس اعتراف کا بھی بہت شکریہ کہ آپ نے **میرے مطالبے پر مفسر کی تفسیر پیش نہیں کی بلکہ صرف احتمالات پیش کیے، جو میرا مطالبہ ہی نہیں تھے۔**

قارئین نوٹ کرلیں، سنی مناظر نے اختلاف اختلاف کرتے کرتے ایک بار پھر یہاں گلاٹی ماری ہے اور ایک نیا دعویٰ کر دیا ہے 👇

* قرآن کریم کے تراجم پر بھی اجماع امت ہے بشمول اہل تشیع تراجم کے، کیونکہ میری نظر سے ایسا کوئی سنگین اختلافی ترجمہ ابھی تک نہیں گذرا۔ *

شیعہ مناظر کی جانب سے پھکی

👈 **اگر قرآن مجید کے تراجم پر اجماع امت ہوتا تو ال یاسین کا ترجمہ آل یاسین کے سوا کچھ اور کوئی کرتا ہی نہیں۔**

قرآن مجید کے معنی و مفہوم پر اختلاف کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ آج بھی قرآن کے نت نئے تراجم کیے جارہے ہیں اور یہ عمل طویل عرصے سے جاری و ساری ہے۔ اختلاف نہ ہوتا تو کسی کو از سر نو تراجم کی ضرورت نہ ہوتی۔

یہ سوال اور ساتھ میں مطالبہ کر کے اہل سنت مناظر نے بالواسطہ اعتراف کر لیا ہے کہ * موجودہ قرآن سنی عقیدے کی روشنی میں وہ اصل قرآن نہیں ہے جو 7 حروف پر مشتمل تھا۔ الحمدللہ * لہذا اپنے جواب دعویٰ اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے سنی مناظر نے جو یہ بات کہی تھی کہ وہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے، اب اس سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔

کیوں کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف میں سے چھ منزل من اللہ وحی الٰہی سے محروم ہے، لہذا اسے سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن نہیں کہا جاسکتا۔

دلائل کے وقت یہ نص ضرور دینا کہ سبعہ احرف سے مراد کچھ آیات میں ہم معنی الفاظ کا نزول ہے۔

مناظر صاحب یہ سند ھیوں والی سوچ یہاں کام نہیں کرے گی کہ دولت ہے تو داناو عقل مند ہے۔اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔

ویسے اس دعویٰ سے سنی مناظر نے ان تمام سنی مناظرین کی غلط فہمی دور کر دی ہے جو کہتے تھے *سبعہ احرف سے مراد سات قراتیں ہیں*

قارئین نوٹ کر لیں *زقریشی صاحب کے مطابق سبعہ احرف سے مراد سات قراتیں نہیں بلکہ کچھ آیات میں ہم معنی الفاظ کا نزول ہے*

اسکرین شاٹ دوبارہ دے رہا ہوں، نشان لگا کر۔۔۔ یہ میرے الفاظ نہیں۔

میری ادھوری بات نقل کر کے خیانت نہ کریں مناظر صاحب۔ پوری بات لکھیں۔ **قرآن مجید کے سات حروف منزل من اللہ وحی الٰہی تھے، ایک جتھے نے وحی الٰہی کے چھ حروف غیر عربوں کی آسانی کے لیے ضائع کر دیے لیکن اس کے باوجود * سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے، پس ثابت ہوا منزل من**

اللہ وحی الٰہی کو انسان نابود کر دیں تب بھی یہ تحریف قرآن نہ ہو گی۔۔۔* کچا چٹھا تو آپ اچھی طرح کھول رہے ہیں سبعہ احرف کے عقیدے کا۔

میں نے کسی مقدسات کی توہین نہیں کی ہے، بہتان تراشیوں کی حد ہوتی ہے، آئندہ یہ بہتان مجھ سے منسوب نہ کرنا۔

جس عقیدے کا نہ سر ہے نہ پیر۔ جو قرآن کو مشکوک بنا رہا ہو کسی مسلمان کو اس عقیدے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ نہ جانے کیوں ایسے مغالطے کو سنیوں نے عقیدہ بنا رکھا ہے جس کی وضاحت وہ خود 1300 سال سے اب تک نہیں کر پا رہے۔

اسے وضاحت نہیں بے کار کی لفاظیاں کہا جاتا ہے مناظر صاحب۔ گولڈن آفر دے رہا ہوں۔ **چھ حروف کا اتہ پتہ بتا دو، کہاں گئے؟ وہ تھے کیا؟ انہیں موجودہ قرآن میں شامل کر کے دکھا دو۔ میں تسلیم ہو جاؤں گا**، آخر آپ کے عقیدے کے مطابق وہ چھ حروف منزل من اللہ وحی الٰہی ہیں جو منسوخ بھی نہیں ہوئے، لہذا ان کا اصل قرآن کو تحریف سے پاک ماننے کے لیے وجود تو آپ نے ہی ثابت کرنا ہے نہ، کیوں کہ میرا تو دعویٰ ہی یہ ہے کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو آپ تسلیم ہو جائیں، کیا خیال ہے؟

یہ تو آپ از خود ثابت کر چکے ہیں یہ اعتراف کر کے کہ **موجودہ قرآن مجید وحی الٰہی کے چھ منزل من اللہ حروف سے محروم ہو چکا ہے کیوں کہ بقول آپ کے غیر عرب کے لیے وحی الٰہی کے وہ چھ منزل من اللہ حروف اختلافات کا سبب بن گئے تھے، حالاں کہ یہی چھ حروف عربوں کے لیے آسانی کا سبب بنے تھے۔**

لہذا ان چھ نامعلوم حروف کو سبعہ احرف والے اصل قرآن میں سے مجبوری کے سبب نابود کرنا پڑ گیا، جس کے بعد سبعہ احرف میں سے صرف ایک حرف لسان القریش ہی باقی رہ گیا ہے۔ تو اب اس میں ثابت کرنے کے لیے بچا ہی کیا ہے؟

آپ نے دو متضاد باتیں لکھی ہیں مناظر صاحب۔

ٹیگ کیے گئے اسکرین شاٹ میں آپ لکھ رہے ہیں *باقی حروف امت کی آسانی کے لیے نازل ہوئے*

اور چوتھا نکتہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھ رہے ہیں

4۔ ساتوں حروف کا برقرار رہنا اس وقت لازمی ہوتا جب پوری امت کے لئے نازل ہوتے۔

کیا یہ دونوں باتیں متضاد نہیں ہیں؟؟

ایک جگہ آپ باقی چھ حروف کو امت کی آسانی کے لیے نازل کروا رہے ہیں تو دوسری جگہ آپ کہہ رہے ہیں ان کا برقرار رہنا اس وقت لازمی ہوتا، جب یہ پوری امت کے لئے نازل ہوتے۔ دونوں جملے ثابت کر رہے

ہیں کہ آپ متذبذب ہیں، آپ خود نہیں جانتے باقی چھ حروف امت کی آسانی کے لیے نازل ہوئے تھے؟؟ یا کسی اور وجہ سے نازل ہوئے تھے۔

اگر آپ میرے دعویٰ کا براہ راست رد، بغیر لفاظی کے لکھ دیتے تو اب تک تو مناظرہ ختم ہو چکا ہوتا۔

لیکن آپ جانتے تھے کہ سبعہ احرف پر مشتمل سنیوں کے اصل قرآن کا وجود ثابت کرنا کسی کے بس میں نہیں، اسی لیے **آپ نے ایک غلط جواب دعویٰ لکھا جس میں میرے دعویٰ کا رد ہی نہیں تھا**، پھر میں نے تنقیحات کر کے اپنے دعویٰ کے رد والے جملے آپ سے لکھوائے اور اسے جواب دعویٰ میں لکھنے کا مطالبہ کیا۔ آپ کو خطرہ لاحق تھا جبھی تو آپ نے سبعہ احرف کے مفروضہ کی جزئیات بھی جواب دعویٰ میں لکھیں، حالاں کہ یہ باتیں دلائل کے بعد زیر بحث آنے والی تھیں۔ اب یہ آپ کی بدقسمتی ہے کہ آپ اب تک ان جزئیات کی وضاحت کرنے میں ناکام ہیں، ہر تنقیح پر دو ہی بہانے بنا رہے ہیں۔

1۔ دلائل کے وقت جواب دوگے۔

2۔ اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے۔

آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو واقعی میں اسے ایسا فضول جواب دعویٰ لکھنے کی اجازت نہ دیتا۔ مجھے معلوم تھا آپ نے جو لکھا ہے اس کی وضاحت کبھی دے ہی نہیں سکو گے، جس کی وجہ سے ان سنی علماء کو تھوڑی غیرت

آئے گی جو پچھلے 5 سال سے سبعہ احرف کے موضوع سے مجھ سے بھاگ رہے ہیں۔ لیکن آپ کا اب تک جو حشر ہو چکا ہے اسے دیکھ کر کوئی سنی عالم اس موضوع پر مجھ سے مناظرہ کی جرات نہیں کرے گا۔

سات حروف کا مطلب چاہے کوئی کچھ بھی لیتا رہے، وہ ساتوں حروف سنیوں کے عقیدے میں منزل من اللہ، وحی الٰہی بر قرار رہیں گے، لہذا چھ حروف کو نابود کر کے ایک کو بر قرار رکھنے کی بات علمی نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک حرف کو باقی رکھا گیا ہے۔

پہلے یہ الفاظ میرے اسکرین شاٹ میں تو دکھائیں مناظر صاحب۔

یہ میسج دوبارہ پڑھیں آپ کی خیانت ہائی لائٹ کر کے واضح کی تھی۔

آپ بھی تو شیعہ عقیدے کے عین مطابق موجودہ قرآن کو صرف و صرف لسان القریش پر مشتمل ہی مان رہے ہیں، اسے سنیوں کے عقیدے کے مطابق اصل قرآن جو کہ سبعہ احرف پر مشتمل تھا، وہ قرآن تو نہیں مان رہے۔

میں ان شاء اللہ فارغ ہو کر شرائط بھیجتا ہوں۔ کیوں کہ آپ نے قسم کھالی ہے تنقیحات کا جواب دینے کے بجائے وہی متضاد بیانیاں کاپی پیسٹ کرنے کی۔ لہذا اب دلائل سے آپ کی تضاد بیانیوں کا علمی آپریشن کروں گا۔

شرائط برائے مناظرہ (اہل تشیع)

موضوع: سنی عقیدے کے مطابق سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کہاں ہے؟

شیعہ متکلم: سید علی حیدری، سنی متکلم: ممتاز قریشی (جعفر صادق)

1۔ مناظرہ تحریری ہو گا۔

2۔ مناظرہ کا اختتام دونوں فریقین کی باہمی رضامندی سے ہو گا، فرد واحد یک طرفہ طور پر مناظرہ ختم کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

3۔ نکتہ بہ نکتہ گفتگو ہو گی، جب تک ایک پوائنٹ کلیئر نہیں ہو گا دوسرا شروع نہیں کیا جائے گا۔

4۔ ایک ٹرن میں صرف 1 دلیل دینا ہو گی، ماسوائے قرآنی آیات کے وہ ایک سے زائد دی جا سکتی ہیں۔

5۔ کوئی فریق اگر تشبیہ، استعارہ، کنایہ کی مثال دیتا ہے، تو وہ فریق مخالف سے اس کی وضاحت طلب نہیں کر سکتا, البتہ مثال دینے والے سے مخالف وضاحت طلب کر سکتا ہے۔

6۔ سائل کو مدعی کی دلیل کا علمی و تحقیقی رد کیے بغیر الزامی جواب کی اجازت نہیں ہے۔

7۔ روایات کو بطور دلیل استعمال کرنے پر فریقین کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اسے مخالف کے اصول حدیث پر اسے قابلِ حجت ثابت کرے۔

8۔ فریقین ایک ٹرن میں صرف 3 میسجز کر سکتے ہیں، یعنی دلیل کے میسج کے علاوہ 2 مزید میسجز۔۔۔۔ تیسرے میسج کے بعد مخالف کی ٹرن کا از خود آغاز ہو جائے گا، لہذا تیسرے میسج کے بعد ختم لکھ دیں تو اچھی بات ہے، نہ لکھیں تو مسئلہ نہیں ہے۔

9۔ وقت کی قید نہیں البتہ فریقین کی ذمہ داری ہے جس دن اپنی ٹرن مکمل نہ کر سکے، اس دن مصروفیت کا اعلان کرے۔

10۔ مخالف کی کسی رائے کا حوالہ دیتے وقت، مخالف کے الفاظ کاپی پیسٹ کرنا لازم ہے، اس پر ذاتی مفہوم لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

11۔ شرط نمبر 10 کا اطلاق مناظرہ میں بنائی جانے والی پی ڈی ایف پر بھی ہو گا، مزید یہ کہ اصول مناظرہ کے تحت مدعی کی آخری ٹرن ہوتی ہے لہذا پی ڈی ایف میں بھی مدعی کی آخری ٹرن کے بعد سائل کا ذاتی بیان خیانت سمجھا جائے گا۔

12۔ کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کرنے پر شرط توڑنے والے کی شکست تسلیم کی جائے گی۔

جعفر صادق:

ذاتی تاویل ☜ جبکہ میں نے سنی وشیعہ علماء کے تراجم سے آپ کی ذاتی رائے کا رد کیا ہے۔* **اگر اتنے شدید اختلافات ہوتے تو تبیان القرآن (اہل سنت) اور نور ثقلین (اہل تشیع) کے تراجم ایک جیسے نہ ہوتے۔***

نتیجہ: اعتراض باطل۔

سنی وشیعہ قرآنی تراجم ☜ کوئی اہم اختلاف نہیں ہے۔

البتہ تفاسیر پر امت مسلمہ میں اختلاف ہے۔

شیعہ مناظر شدید اختلافات ثابت کرنے میں فیل ہو گئے۔ ذاتی رائے قابل قبول نہیں ہوتی۔

بتاتے بھی نہیں ہو اور دکھاتے بھی نہیں ہو۔۔۔ آپ نے کہہ دیا اور بس میں جاہل ثابت ہو گیا!

یہ بندہ تو مانے گا نہیں۔۔۔ **ممبرز دیکھیں خود شیعہ مفسرین نے اپنی تفاسیر میں بیان کیا ہے کہ ان کی طرف سے آیت کے ذیل میں مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں، یہ اقوال ان شیعہ مفسرین کے نزدیک اس مخصوص آیت کی تشریح ہیں، اہل علم ان کو پرکھتے ہیں پھر نتیجہ نکالتے ہیں۔**

☜ سنی و شیعہ کے تمام مفسرین نے ایسا ہی کیا ہے، انہیں جو روایات اس آیت کے متعلق ملتی ہیں وہ اسے نقل کرتے ہیں۔۔۔ اسی کو امکانات، احتمالات اور ممکنات کہا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تفاسیر پر امت میں اختلافات ہیں۔۔ اگر قرآن کریم کی یقینی تفسیر امت مسلمہ کے پاس ہوتی تو ہر مسلک نے اپنی اپنی تفاسیر کیوں تصنیف کی ہیں۔ دوسروں کو چھوڑیں۔ خود اہل تشیع کی تمام تفاسیر اٹھا کر موازنہ کر لیں۔ ہر آیت کے ذیل میں مختلف روایات پڑھنے کو ملیں گی۔ مختلف شیعہ مفسرین کی طرف سے ایک آیت کی الگ الگ تفسیر شامل کرنا ہی اس بات کی قوی دلیل ہے کہ مفسرین کو کسی ایک شرح یا روایت پر یقین کامل نہیں ہے، اس لئے اس آیت کے پس منظر جو روایات، امکانات اس کے علم میں آئے وہ اس نے اپنی تفسیر میں شامل کر دیے۔ یہ تھوڑی ہے کہ تمام شیعہ تفاسیر میں صرف نام کا فرق ہے باقی اندر سب نے ایک ہی جیسا مواد کاپی پیسٹ کر دیا ہے۔ 👇👇👇👇👇👇

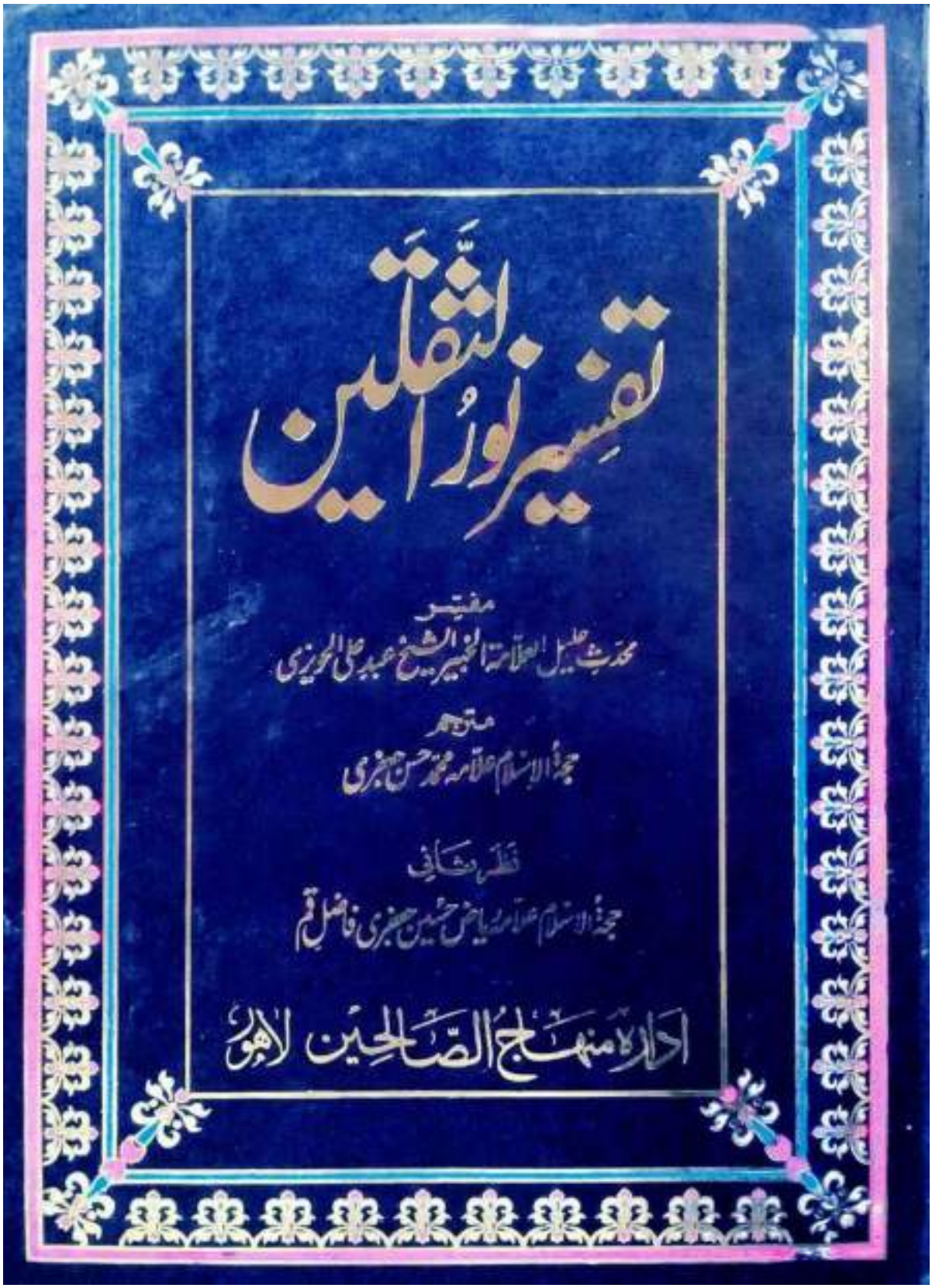
تفسیر نور الثقلین
مفتیر
محدث جلیل العلامۃ الخبیر الشیخ عبد علی الحویزی
مترجم
حجۃ الاسلام علامہ محمد حسن جعفری
نظر ثانی
حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
ادارہ منہج الصالحین لاہور

لیے ذریعہ سعادت ونجات سمجھا۔ اس کے برعکس بعض محدثین علماء نے غوامضِ قرآنی کے حل کے لیے رسول اکرمؐ اور ہادیانِ علیہم السلام کی احادیث کو نقل کیا۔ چنانچہ ایسے ہی مفسرین میں علامہ محدث شیخ عبدعلی بن جمعہ کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے۔ انھوں نے قرآن مجید کی تفسیر کے لیے صرف احادیث پیغمبر اور ہادیان دین علیہم السلام کے فرامین پر انحصار کیا۔ چنانچہ کتاب ہذا ان کی اسی کاوش کی مظہر ہے۔

تفسیر نورالثقلین قرآن مجید کی ایک بہترین تفسیر ہے اور اس کے مؤلف نے پوری کتاب میں اپنا قول پیش کرنے کی جسارت نہیں کی اور اس احتیاط پسندی کی حد یہ ہے کہ جن آیات کے متعلق ان کو معصومین کی احادیث نہ مل سکیں انھوں نے وہ آیات ہی نقل نہیں کیں' کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر انھوں نے اپنی فہم وفراست سے آیاتِ مجیدہ کی تفسیر کی تو وہ تفسیر بالرائے ہوگی اور تفسیر بالرائے ممنوع ہے۔

مگر ہم اس ترجمہ میں ان کی ترتیب سے اختلاف کرتے ہوئے تمام آیات کو نقل کریں گے اور ان کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے البتہ تفسیری بیان نورالثقلین سے ہی نقل کریں گے۔

اس مقام پر ہم اپنے قارئین کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ تفسیر ہذا میں بہت سے مقامات پر تطبیق کو تفسیر کے تحت بیان کیا گیا ہے' جب کہ قرآن مجید کے متعلق علمائے دین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ تحمل النصوص علی ظواهرها ''نصوص کو ظاہر پر محمول کیا جائے''۔

لہٰذا اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کہیں ''تطبیق''، ''تفسیر'' کے روپ میں نظر آئے تو اسے قرآن حکیم کی تنزیل کی بجائے تاویل سمجھ کر قبول کریں' کیونکہ قرآن مجید کا ایک ظاہر ہے اور اس کے ستر باطن ہیں اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی شخص اس کے باطن سے واقف نہیں ہے۔

اہل علم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ تفسیر نورالثقلین اچھی خاصی ضخیم تفسیر ہے اور اتنی بڑی کتاب کو اس دور میں لکھنا اور شائع کرانا آسان کام نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں اس سعادت کو حاصل کرنے کا مدت سے خواہش مند تھا' لیکن کوئی بھی ادارہ اتنی بڑی کتاب کو شائع کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا کہ ادارہ منہاج الصالحین کے مدیر اور مروج الاحکام حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ ریاض حسین جعفری صاحب نے بندہ کو اس کارِ خیر کی ترغیب دی اور انھوں نے کہا کہ میں ہر قسم کے نفع ونقصان سے بے نیاز ہو کر خدمت قرآن کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ اسی عظیم القدر تفسیر کا اُردو زبان میں ترجمہ کریں۔

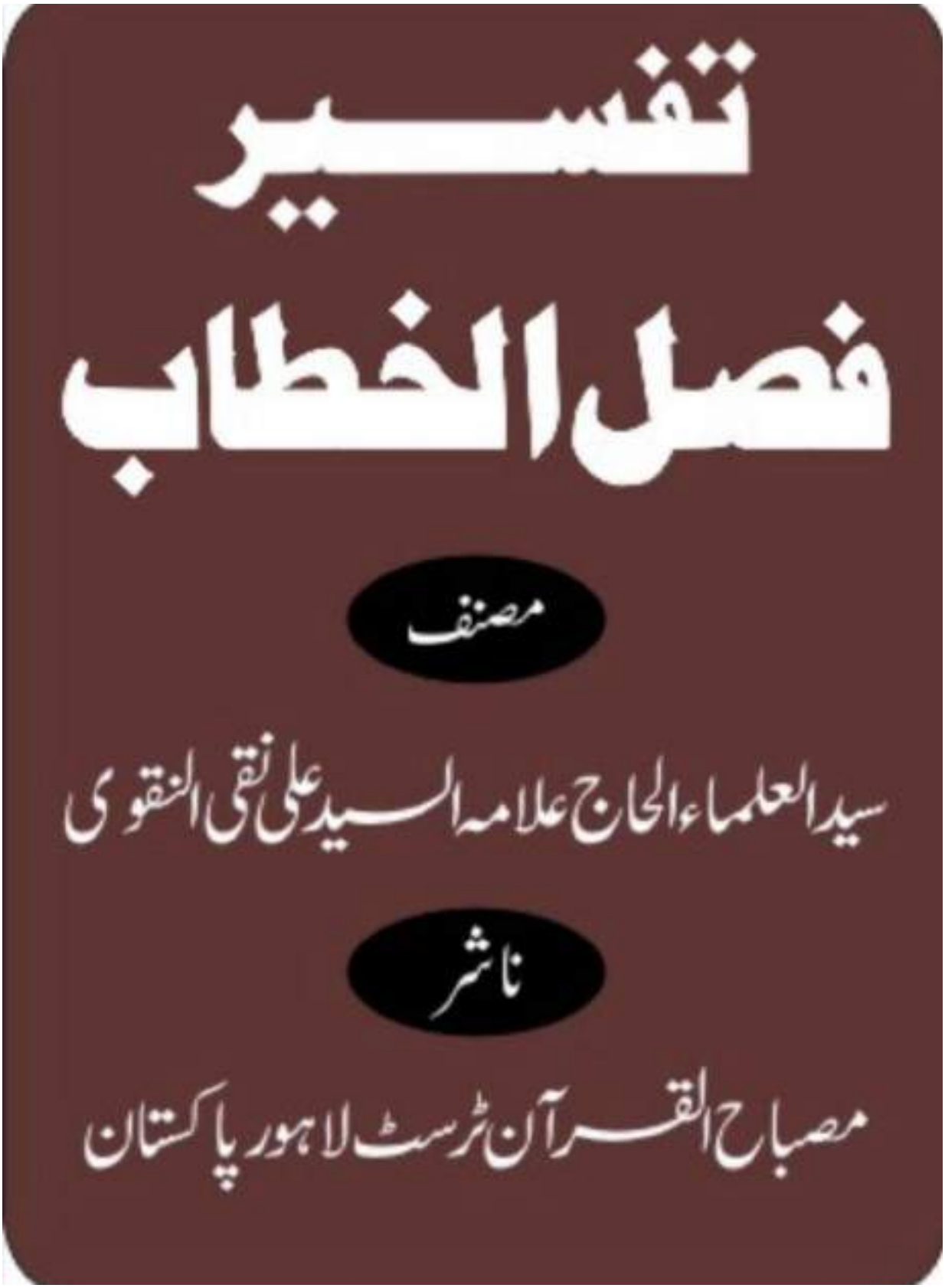
تفسیر
فصل الخطاب
مصنف
سید العلماء الحاج علامہ السید علی نقی النقوی
ناشر
مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

فصل الخطاب (جلد اول) 7 تاثرات: ڈاکٹر محسن نقوی

میں آپ لوگوں کے پاس دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب خدا (قرآن مجید) اور دوسری اپنی عترت (یعنی اہلبیت)۔

اہل بیت وعترت پیغمبرؐ کے بعد تفسیر قرآن کی ذمہ داری اُن علماء پر ہے جو انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کے حقیقی وارث اور "اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ" کے مصداق ہیں۔

انہی علماء میں سے ایک حضرت آیۃ اللہ علامہ السید علی نقی النقوی المعروف "علامہ نقن" ہیں۔ جنہوں نے تفسیر فصل الخطاب لکھ کر احسن طریقہ سے فریضۂ الٰہی انجام دیا۔

تفسیر فصل الخطاب سے قرآن مجید کا ترجمہ وحاشیہ مرتب کرتے وقت جس حد تک میں نے اس تفسیر کا مطالعہ کیا ہے تو تفسیر کی مختلف اقسام (مثلاً تفسیر رُوائی، تفسیر عرفانی اور تفسیر اجتہادی) میں سے فصل الخطاب کو تفسیر اجتہادی قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ علامہ موصوف نے اس تفسیر میں ان تمام علوم سے استفادہ کیا ہے جو ایک جامع اور اجتہادی تفسیر کے لئے ضروری ہیں۔

یہ تفسیر اگرچہ سابقہ کتابت کے مطابق چند مرتبہ مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہو چکی ہے لیکن اب خداوند عالم نے خادمین ادارہ مصباح القرآن لاہور مخصوصاً جناب محترم شیخ محمد امین صاحب کو یہ توفیق عنایت فرمائی کہ وہ اسے کمپوز کروا کر خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ کمپوز اور اصلاح کا کام جناب محترم مجاہد حسین حر صاحب کے سپرد کیا گیا انہوں نے اپنی حد تک کوشش کی لیکن اتنے بڑے کام میں نواقص اور غلطیوں کا باقی رہنا فطری امر ہے۔ قارئین محترم سے گزارش ہے کہ نواقص کے سلسلہ میں راہنمائی فرمائیں تاکہ بعد والے ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے۔

دعا ہے کہ خداوند عالم بانی ادارہ مصباح القرآن حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین مرحوم علامہ سید صفدر حسین نقوی النجفی قدس سرہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے قائم کردہ تمام ادارات کو ترقی وکمال عطا کرے مصباح القرآن و دیگر ادارات کی تاسیس میں ان کے معاون خاص محترم جناب سید نوازش صاحب دام عزہ کو صحت وسلامتی اور طول عمر عطا کرے۔

علامہ مرحوم کے قائم کردہ تمام اداروں کے سرپرست اعلیٰ اور ان کے روحانی جانشین حضرت آیۃ اللہ حافظ ریاض حسین نقوی النجفی دامت برکاتہ کو صحت وسلامتی اور طول عمر بابرکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہم سب کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ تمام معاونین وخادمین ادارہ مصباح القرآن مخصوصاً جناب محترم محمد امین صاحب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

سید فیاض حسین نقوی
جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی
ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مارچ ۲۰۱۱ء

تفسیر فصل الخطاب کو تفسیر اجتہادی بھی کہا جا سکتا ہے۔ اب شیعہ مناظر کو اجتہاد کی تعریف بھی سمجھانی ہو گی۔

چلیں۔۔ آپ کی خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔ ویسے علمی مباحث میں علمی نکات کو علمی طریقے سے ہی حل کیا جاتا ہے، ذاتی خوشی یا دکھ کو علمی مباحث سے دور رکھیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہو تو اہل سنت سے رجوع کریں۔

شیعہ مناظر کا جھوٹ، الفاظ سے خود ساختہ مفہوم نکالنے میں شیعوں کی اپنی ایک لیول ہے!

آپ نے پھر غلط بیانی اور جھوٹ لکھ دیا ہے۔۔۔

میں نے کب اور کہاں یہ اعتراف لکھا ہے کہ جو تفسیر میں نے بھیجی ہے اس کا آپ نے مطالبہ نہیں کیا تھا؟ اور میں نے صرف احتمالات بھیج دئے ہیں۔ مطلب مجھے کوئی اور کام ہی نہیں ہے۔۔ بس ایسے ہی سنی و شیعہ تفاسیر کے اسکینز تلاش کر کے فضول وقت ضائع کیا اور وہ اسکینز آپ کو بھیج دئے! حد ہے جھوٹ کی !

کیا آپ نے تفاسیر سے آل الیاس کے الفاظ کسی بھی مفسر سے دکھانے کا مطالبہ نہیں کیا تھا؟ اگر نہیں کیا تھا تو پھر۔۔

*** قیامت تک نہیں دکھا سکو گے، کوشش کر لو! ناکامی یقینی ہے * وغیرہ کے الفاظ کس مطالبے کی روشنی میں لکھے تھے؟** قسم سے بڑے ڈھیٹ ہو! میں نے تو اس ٹیگ شدہ میسیج میں آپ کے مطالبے کو * فرمائش * کہتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ایسی فرمائشیں کرتے کیوں ہو جسے نگلنا اور اگلنا ممکن نہیں ہے۔ **ممبرز فیصلہ کریں کہ * کیا یہ میرا اعتراف ہو گیا کہ بغیر شیعہ مناظر کے مطالبے کے میں نے تفاسیر بھیجی ہیں؟ ***

سمجھ آپ کو اردو جملے نہیں آتے۔ رعب ایسے جھاڑتے ہو جیسے تمام تفاسیر حفظ ہیں، اور بڑا علوم قرآنی پر عبور ہے۔

شیعہ مناظر کے مطالبات اور بڑھکیں!
شیعہ مناظر کا مطالبہ
You
چلیں الیاس کی آل کسی نے ترجمہ نہیں کیا، مفسر کی تفسیر میں ہی دکھادیں الیاس کی آل
قیامت تک نہیں دکھاسکیں گے.... سبعہ احرف کے ساتھ اگر سبعہ قرات پر تھوڑی سی محنت کرلی ہوتی تو الیاس کی آل جیسی علم دشمن بلکہ علوم قرآنی کی دشمنی یوں نہ بکھیرتے
1:38 AM
You
کوشش کرلیں... ناکامی یقینی ہے
1:39 AM
You
سنی و شیعہ نے آل یاسین کا ترجمہ کیا ہے یا نہیں ؟
آل یاسین شیعوں نے کیا ہے، سنیوں کا مجھے نہیں ملا.....
تاہم کنفرم بات یہ ہے
نہ شیعہ نہ سنی.... کسی نے بھی الیاس کی آل نہ ترجمہ کیا نہ تفسیر
1:13 AM
سنی و شیعہ تفاسیر کے حافظ
شیعہ مناظر!
سنی مناظر نے ہرگز یہ اعتراف نہیں کیا!
شیعہ مناظر کی ڈھٹائی۔۔۔
چوری اوپر سے سینہ زوری
علی ولی اللہ
only admins can send messages
تمام سنی و شیعہ مفسرین اپنی اپنی تفاسیر میں اس آیت کے متعلق تمام امکانات والی روایات شامل کرتے ہیں۔
اہل علم تو یہ بات جانتے ہیں۔ آپ کا پتہ نہیں ہے کہ کس کیٹیگری میں ہیں۔
میں نے اس قول کو حجت بناکر تھوڑی پیش کیا ہے۔ نہ میرا کوئی دعوی ہے، اور نہ میرا استدلال!
ایسی فرمائشیں کرتے کیوں ہو جسے بعد میں اگل بھی نہیں سکتے اور نگلنا بھی ممکن نہیں ہے!
12:32 AM
علی ولی اللہ
only admins can send messages
اور یہاں اس اعتراف کا بھی بہت شکریہ کہ آپ نے میرے مطالبے پر مفسر کی تفسیر پیش نہیں کی بلکہ صرف احتمالات پیش کیے، جو میرا مطالبہ ہی نہیں تھے
1:33 AM

شیعہ مناظر کی جانب سے پھکی

👈 اگر قرآن مجید کے تراجم پر اجماع امت ہوتا تو ال یاسین کا ترجمہ آل یاسین کے سوا کچھ اور کوئی کرتا ہی نہیں۔ قرآن مجید کے معنی و مفہوم پر اختلاف کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ آج بھی قرآن کے نت نئے تراجم کیے جارہے ہیں اور یہ عمل طویل عرصے سے جاری و ساری ہے۔۔۔۔۔ اختلاف نہ ہوتا تو کسی کو ازسر نو تراجم کی ضرورت نہ ہوتی۔

* شیعہ پھکی کا کافی و شافی علاج *

آل یاسین کا ترجمہ آل الیاس پر سنی و شیعہ کے ہاں اگر واقعی سنگین اختلاف ہوتا تو تبیان القرآن (اہل سنت) اور نور ثقلین (اہل تشیع) کے تراجم یکساں نہ ہوتے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے ترجمے پر کوئی شدید اختلاف موجود نہیں ہے۔ آپ کی بات ذاتی سوچ ہے جس کا رد سنی و شیعہ علماء سے دکھادیا ہے۔

قرآن کریم کے تراجم قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن ان تراجم میں شدید اختلافات ہونا ممکن نہیں کیونکہ قرآن کے الفاظ کا ترجمہ مکمل آیت کے جملے کو سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

میرا سوال اور مطالبہ بھی شیعہ مناظر کی نظر میں اعتراف ہے! شیعہ مناظر تو اپنی جہالت کی بلندیوں پر جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔

پھر سمجھ لیں۔۔۔

☜ موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے جو نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش میں نازل ہوا اور دور عثمان میں محفوظ کیا گیا۔ دیگر حروف چند آیات میں موجود ایسے الفاظ تھے جو دیگر عرب قبائل کی آسانی کے لئے نازل کئے گئے تھے، ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی تاکہ امت ایک حرف لسان القریش پر متحد ہو جائے۔

آگے پھر جھوٹ لکھ دیا ہے!!

***سبعہ احرف کے قرآن سے میں نے کیسے ہاتھ اٹھالیا ہے؟* سمجھ آپ کو آتی نہیں ہے۔ بس جو دل چاہتا ہے سمجھ لیتے ہو۔**

☜ سبعہ احرف میں قرآن کا وجود ثابت کرنا مشکل تھوڑی ہے۔ ہمارا تو عقیدہ واضح ہے۔۔ قرآن لسان القریش میں نازل ہوا، اس کی چند آیات کے کچھ الفاظ دیگر چھ حروف میں بھی نازل ہوئے۔ اس لئے موجودہ قرآن ہی سبعہ احرف والا قرآن ہے۔ سبعہ احرف میں نزول قرآن کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ سات مختلف قرآن کا نزول ہوا۔۔ معاذاللہ

☟☟☟☟☟☟☟

شیعہ مناظر جہالت کے اونچے درجہ پر!!
سید علی حیدری شیعہ مناظر
مناظر صاحب سبعہ احرف کا عقیدہ آپ لوگوں کا ہے تو بہت دکھائیں سبعہ احرف والا قرآن عوام کے سامنے لائے کی حامی بھریں جس میں ساتوں حروف...
پہنچی وہی پہ خاک
جہاں کا خمیر تھا!
کیا ہمارہ یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن میں ساتوں حروف موجود ہیں؟
سانچ کو آنچ کیا!
آپ پہلے بہت کر کے اہل سنت کا یہ عقیدہ ثابت کریں۔ پھر شوق سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔
فی الحال تو گروپ ممبرز آپ کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو رہے ہے!
شرائط کی طرف کب پدھاریں گے..بادشاہ سلامت
12:38 AM
سوال اور مطالبہ بھی شیعہ مناظر کی نظر میں اعتراف ہے!
جواب دعوی اہل سنت
قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں ، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں، پھر عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق اللہ عزوجل نے وسعت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو قریش لہجے سمیت دیگر حروف میں بھی نازل فرمایا تاکہ اہل عرب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ دور صحابہ میں اسلام کی تعلیمات جزیرہ عرب سے باہر پہنچیں تو قرآن کریم کے مختلف الفاظ کی وجہ سے غیر عرب اقوام میں اختلافات شروع ہوئے ، اسی وجہ سے قرآن کریم کو اسی پہلی زبان لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی تاکہ الفاظ کا اختلاف ختم ہوسکے۔
نوٹ: سبعہ احرف یعنی سات مختلف حروف میں نزول ہونے کے باوجود قرآن کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ مختلف الفاظ کے باوجود حلال و حرام ، کسی چیز کے جواز یا عدم جواز میں رد و بدل ممکن نہیں تھا۔
11:08 PM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
پہنچی وہی پہ خاک
جہاں کا خمیر تھا!
کیا ہمارہ یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن میں سا...
یہ سوال اور مطالبہ میں مطالبہ کرکے اہل سنت مناظر نے بالواسطہ اعتراف کرلیا ہے کہ موجودہ قرآن سنی عقیدے کی روشنی میں وہ اصل قرآن نہیں ہے جو 7 حروف پر مشتمل تھا۔
الحمدللہ
!?
الحمدللہ کے ساتھ محبوب!
کوئی اعتراف نہیں کیا!!
لہذا اپنے جواب دعوی اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے سنی مناظر نے جو یہ بات کہی تھی کہ وہ سبعہ احرف میں نازل ہونے والے قرآن کا وجود ثابت کریں گے، اب اس سے ہاتھ اٹھالیا ہے
کیوں کہ موجودہ قرآن سبعہ احرف میں سے چھ منزل من اللہ وحی الٰہی سے محروم ہے ، لہذا اسے سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن نہیں کہا جاسکتا
1:50 AM
موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے جو نبی کریم کی زبان لسان القریش میں نازل ہوا اور دور عثمان میں محفوظ کیا گیا۔ دیگر حروف چند آیات میں موجود ایسے الفاظ تھے جو دیگر عرب قبائل کی آسانی کے لئے نازل کئے گئے تھے، ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی تاکہ امت ایک حرف لسان القریش پر متحد ہو جائے۔
سبعہ احرف میں قرآن کا نزول کا مطلب یہ ہے قرآن لسان القریش میں نازل ہوا، اس کی چند آیات کے کچھ الفاظ دیگر چھ حروف میں بھی نازل ہوئے۔ اس لئے موجودہ قرآن ہی سبعہ احرف والا قرآن ہے۔ سبعہ احرف میں نزول کا مطلب سات مختلف قرآن کا نزول ہر گز نہیں ہے!

بالکل۔۔۔ ہمارا عقیدہ ہے۔۔ ہم اس پر دلائل رکھتے ہیں،

شیعوں کی طرح مخالف فرقے کی کتب سے کچھ روایات سے من پسند مفہوم نکال کر اپنے عقائد تھوڑی بناتے ہیں۔

پہلی بات یہ سندھی محاورہ ہی نہیں۔۔۔ خالص اردو کا محاورہ ہے۔ آپ کو آسان اردو کے جملے سمجھ نہیں آتے۔ محاورے خاک سمجھ آئیں گے۔ بریکٹ میں سمجھانے کی بھی کوشش کی تھی۔۔ پھر بھی جہالت دکھادی۔ محاورے موقعے مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔۔ صرف لفظی معنی مقصود تھوڑی ہوتے ہیں۔ یہاں اس محاورے سے یہ کہنا مقصود تھا کہ آپ مدعی بن کر دعویٰ تو کر بیٹھے ہو، لیکن آپ کے پاس دلائل تو موجود ہی نہیں ہیں۔ یعنی ***مدعی کے پاس دلائل ہوں تو عالم ہے ورنہ بدھو یا بیوقوف ہے۔*** میرے اس جواب کو غور سے پڑھ کر محاورہ سمجھنے کی کوشش کرتے تو شاید سمجھ آجاتا ! لیکن مجھے احساس ہے۔۔ آپ کا قصور نہیں ہے۔

سبعہ احرف سے مراد سات قرآتیں ہی ہیں۔اس پر آپ اجماع امت ثابت کر دینا۔ میں نے اپنے کسی جواب میں ایسی کوئی بات لکھی ہی نہیں جس پر علمائے اہلسنت کے اختلافات ہیں۔

مناظروں میں اختلافی مسائل پر حجت قائم نہیں کی جاتی۔۔۔

آپ کوشش کرسکتے ہیں۔ میں اس کا رد کر دوں گا۔

آپ کو سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کے صرف وہ نکات ثابت کرنے ہیں جن پر ہمارے ہاں اجماع ہے۔(جواب دعویٰ میں ان کا مختصر ذکر موجود ہیں۔)

آپ نے تو دعویٰ میں ایسی بات لکھ دی ہے جسے قیامت تک ثابت نہیں کرسکتے۔ بحر حال دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔۔

(یہاں اونٹ آپ کو نہیں کہا۔پہلے سے بتادوں۔۔ آپ کو سمجھ تو آتی نہیں۔ محاوروں کا مفہوم سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔)

میں نے پہلے بھی ایک اسکرین شاٹ رکھ کر آپ کے الفاظ دکھائے تھے، آج جہاں آپ نے نشان لگایا ہے وہ الفاظ تو میرا جواب ہے، آپ کی طرف وہ الفاظ منسوب نہیں کئے۔

ان الفاظ سے میں آپ کے اعتراض کا جواب دے رہا ہوں، جبکہ اوپر اعتراض والے الفاظ آپ کے ہیں۔ یہ لیں اسکرین شاٹ۔ اس میں اوپر آپ کا اعتراض اور نیچے میرا جواب
پھر الگ سے اپنا وہ اعتراض بھی مکمل دیکھ لیں۔

👇👇👇👇👇👇

آپ کے تفصیلی / لمبے جواب سے صرف مذکورہ اعتراض لکھ کر جواب دینا خیانت کیسے ہو گئی؟

اخروٹ کا لفظ آپ پر بالکل صادق آتا ہے!

دوسری بات آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام کی شان و عظمت کے قائل ہیں۔ وہی ہمارے مقدسات ہیں۔ اور یہ بھی آپ کو پتہ ہے کہ عقیدہ اہل سنت کے مطابق دور عثمان میں قرآن کو لسان القریش کے حرف میں قیامت تک محفوظ کرنے والی جماعت صحابہ کرام کی ہے۔ اس کے باوجود آپ اپنے مذہب کی غلاظت عیاں کرتے آ رہے ہیں۔

میں نے اشارتاً آپ کو خبر دار بھی کیا تھا کہ ہمارے مقدسات (صحابہ کرام) کے متعلق مہذب الفاظ کا استعمال کریں بصورت دیگر مجھے بھی وہی رویہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اس کے باوجود آپ نے صحابہ کرام کے لئے غیر مہذب الفاظ لکھ کر اپنی تعلیم و تربیت ظاہر کر دی ہے۔ کبھی کبھی گٹر صاف کرنے کے لئے گندگی میں بھی ہاتھ ڈالنے پڑتے ہیں، آپ نے خود مجھے موقعہ دے دیا ہے کہ میں ثبوت کے ساتھ اہل تشیع کی غلاظت عوام تک پہنچاؤں۔

پہلے آپ کو دی گئی تنبیہ اور وہ گستاخی ممبرز دیکھ لیں۔ پھر اس کا جواب اسی انداز سے دیتا ہوں، جو آپ کا اپنا انداز ہے۔

شیعہ مناظر کی اہل سنت مقدسات کی کھلم کھلا توہین!
علی ولی اللہ
only admins can send messages
You
سات حروف کا مطلب سات ہم معنی الفاظ مختلف الفاظ یا وہی لفظ لیکن ادائگی ، تلفظ میں فرق وغیرہ...
قرآن مجید کے سات حروف منزل من اللہ وحی الٰہی تھے، ایک جتھے نے وحی الٰہی کے چھ حروف غیر عربوں کی آسانی کے لیے ضائع کردیے لیکن اس کے باوجود سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے، پس ثابت ہوا منزل من اللہ وحی الٰہی کو انسان نابود کردیں تب بھی یہ تحریف قرآن نہ ہوگی... کچا چٹھا تو آپ اچھی طرح کھول رہے ہیں سبعہ احرف کے عقیدے کا...
4:40 AM
You
اس جواب سے معلوم ہوا کہ میں ایک ایسے خرد ماغ سے گفتگو کر رہا ہوں جسے خود تو سمجھ آتی نہیں لیکن دوسرے کے سمجھانے کے بعد بھی کورا کا کورا...
سبحان اللہ، سبحان اللہ..... امت مسلمہ کو منزل من اللہ قرآن ، جو وحی الٰہی تھی ، کلام اللہ تھا پر اختلاف ہوگیا
اور کیا ہی عظیم کارنامہ عثمان نے انجام دیا کہ ان منزل من اللہ حروف، وحی الٰہی کو ہی نیست و نابود کردیا ، اس صریح کفر کے ارتکاب پر بھلا کونسی امت ان کی احسان مند ہوسکتی ہے؟
اگر واقعی کسی سبائی گروہ نے منزل من اللہ حروف و وحی الٰہی کو نیست و نابود کرنے پر عثمان کے خلاف محاذ کھڑا کیا تھا، تو یہ یقیناً جہاد اکبر تھا کیوں کہ وحی الٰہی و کلام اللہ کے آگے اس کے دشمنان کو نابود کرنا ہی حقیقی اسلام ہے
4:36 AM
شیعہ مناظر کو تمیز سے بات کرنے کی تلقین کی گئی! لیکن گستاخی سے باز نہیں آیا!!
یہاں آپ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے!
پھر دوران مناظرہ ثابت کیا کریں گے؟...
میری ادھوری بات نقل کرکے خیانت نہ کریں مناظر صاحب
پوری بات لکھیں
قرآن مجید کے سات حروف منزل من اللہ وحی الٰہی تھے، ایک جتھے نے وحی الٰہی کے چھ حروف غیر عربوں کی آسانی کے لیے ضائع کردیے لیکن اس کے باوجود سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے، پس ثابت ہوا منزل من اللہ وحی الٰہی کو انسان نابود کردیں تب بھی یہ تحریف قرآن نہ ہوگی... کچا چٹھا تو آپ اچھی طرح کھول رہے ہیں سبعہ احرف کے عقیدے کا.....
2:26 AM
یہاں آپ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ سنی اسے تحریف نہیں سمجھتے!
پھر دوران مناظرہ ثابت کیا کریں گے؟
دوسری بات الفاظ کا چناؤ مناسب انداز سے کریں۔ پہلے بھی سمجھا چکا ہوں، ہم ایک دوسرے پر طنز کر سکتے ہیں، ایک حد تک علمائے کرام پر تنقید یا اعتراض کر سکتے ہیں لیکن مقدسات کی توہین کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ آئندہ احتیاط کیجئے گا۔
گفتگو ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے ہونے کی جاتی ہے۔ آپ نے سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت جس طرح سمجھا ہے ، اسے ہم تک پہنچائیں... بعد تو چلے کہ کیا کیا خرافات دماغ میں رکھے بیٹھے ہو... اپنی پوٹلی کھولو تو سہی مدعی صاحب۔
یا مدعی کی سیٹ خالی کریں... خوامخواہ جگ گھیر کے بیٹھے ہو ، بیچھے ہو جائیں...
میں شرائط فائنل کر کے مدعی بن جاتا ہوں اور اپنے جواب دعوی پر دلائل دینا شروع کرتا ہوں۔
12:46 AM

ممبرز آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دوران گفتگو شیعہ مناظر نے کئی اعتراضات ذاتی رائے سے کئے ہیں، ضم کی اصطلاحی معنی کسی کتاب سے دکھانے سی بھاگ گیا۔ میری طرف منسوب جھوٹے الفاظ کے اسکرین شاٹ دکھانے میں ناکام اور جھوٹا ثابت ہوا۔۔۔ میرے کئی اہم سوالات کے کھل کر جوابات دینے سے فرار اختیار کیا۔ اور اب ہمارے مقدسات کی توہین بھی ذاتی رائے سے کر کے گفتگو سے بھاگنے کی کوششوں میں ہے۔

میں اس کی بیماری کا علاج اہل تشیع کے مشہور و معروف فقیہ کاشف الغطاء کی کتاب جنتہ الماوی سے کرتا ہوں۔ اس خبیث شیعہ عالم نما جاہل کاشف الغطاء نے سیدہ فاطمہ کی شان میں صریح گستاخی پر مبنی ایک فتویٰ دیا ہوا ہے کہ

سیدہ فاطمہ نے سیدنا علی سے ایسے سخت الفاظ کہے کہ وہ آداب کی حدود سے باہر نکل گئیں! معاذاللہ ثم معاذ اللہ۔

اب جو خبیث شیعہ قوم اپنے مقدسات کی توہین سے باز نہ آئے وہ کیا جانے اہل بیت کرام اور صحابہ کرام کی شان و عظمت کیا ہے!

شیعہ علماء کی طرف سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کھلم کھلا گستاخی مشہور عراقی شیعہ محقق عبدالحلیم الغزی کا واضح اقرار۔

"من علماء الوهابيه الكبار ، هل سمعتم ان احداً منهم قال عن الزهراء بانها خرجت عن حدود الآداب التي لم تخرج من حظيرتها مدة عمرها!"

"وھابیوں کے اکابرین سے کبھی آپ نے یہ سنا کہ انہوں نے فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا ہو کہ وہ آداب کے حدود سے باہر نکل گئی"

واللہ میں نے وھابیوں کے کتب پڑھی ہے لیکن ایسا کچھ ان میں سے نہیں پڑھا۔ لیکن یہ میں نے اپنے مراجع کی کتب میں پڑھا ہے۔

العار والشنار وكلّه عار وشنار ، وبؤرة عهار مع بعد الع
فكيف لا يمتنع أصحاب النبيّ (ص) مع قرب العهد به
وكيف يقتحمون هذه العقبة الكؤود ولو كانوا أعتى وأعدى
فعلوا أو هموا أن يفعلوا أما كان في المهاجرين والأنصار م
فيمنعهم من مدّ أليد الأثيمة ، وإرتكاب تلك الجريمة ،
ارتكبوه واقترفوه في حقّ بعلها سلام الله عليه من العظائم
المخشوش فإنّ الرجال قد تنال من الرجال ما لا تناله من الن

كيف والزهراء ـ سلام الله عليها ـ شابّة بنت ثمانية عشر سنة ، لم تبلغ مبالغ النساء وإذا كان في ضرب المرأة عار وشناعة فضرب الفتاة أشنع وأفظع ، ويزيدك يقيناً بما أقول أنّها ـ ولها المجد والشرف ـ ما ذكرت ولا أشارت إلى ذلك في شيء من خطبها[1] ومقالاتها المتضمنّة لتظلّمها من القوم وسوء صنيعهم معها مثل خطبتها الباهرة الطويلة الّتي ألقتها في المسجد على المهاجرين والأنصار ، وكلماتها مع أمير المؤمنين (ع) بعد رجوعها من المسجد ؛ وكانت ثائرة متأثرة أشدّ التأثر حتّى خرجت عن حدود الآداب الّتي لم تخرج من حظيرتها مدّة عمرها ، فقالت له : يا إبن أبي طالب إفترست

(١) لعل عدم إشارة الصديقة الطاهرة سلام الله عليها إلى أعمال القوم من الضرب واللطم وكذا عدم إشارة أمير المؤمنين (ع) إلى تلك الأعمال الصادرة منهم في حق الزهراء البتول (ع) إنما هو من جهة عدم الإعتناء لما صدر منهم من تلك الأعمال الرذيلة فإن الأكابر والأعاظم من الرجال فضلاً عمن هو في مقام العصمة والولاية لا يعبأون بما يصدر من الأراذل والأخسة في حقهم من الوهن وعدم رعاية الإحترام بمثل الضرب واللطم فإن تلك الأشخاص في أنظارهم المقدسة كالأنعام بل هم أضل . فهل ترى أن حيواناً إذا ركض شخصاً جليلاً أن يقابله بمثل عمله وسوء صنيعه ؟ أو يأتي هذا الشخص إلى حشد من الناس وأندية قوم شاكياً من عمل هذا الحيوان ؟ بل إذا خاطبهم الجاهلون بالأقوال الشائنة والأفعال الشنيعة كالضرب واللطم والشتم وأمثالها مروا كراماً وقالوا سلاماً وكان عدم إشارة أمير المؤمنين (ع) وكذا الصديقة الطاهرة (ع) إلى أعمال القوم لهذه العلة . وأما شكواها من غصب الخلافة وغصب فدك فإن لهذين الأمرين من الأهمية والإعتناء ما ليست لغيرهما .

وقضية مالك الأشتر وسخرية رجل ووهنه عليه وعدم اعتنائه له معروفة فما ظنك بسيده وسيد الموحدين أمير المؤمنين (ع) وسيدة نساء العالمين (ع) ولكن شيخنا الأستاذ (ره) هو أعرف وأبصر بما جادت به يراعه الشريفة . عليه من الله شآبيب الرحمة .

واضح رہے یہ بات شیعوں کے فقیہ کبیر اور معروف وجید عالم کاشف الغطاء نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہی ہے۔ جب انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے تلخ کلامی کی جب وہ خلافت وفدک کے موضوع پر مسجدِ نبوی سے واپس تشریف لیکر آئیں، تو کاشف الغطاء نے سیدہ فاطمہ پر سیدھا فتویٰ بد تمیزی ٹھوک دیا۔ جب کہ فدک جیسے اختلافی مسئلے مسئلے پر کبھی علماء اہلسنت نے سیدۃ کے بارے میں ادب کا دامن نہیں چھوڑا اور ہمیشہ احترام کو ملحوظِ خاطر رکھا جس کا اعتراف خود شیعہ محقق بھی کر رہا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتے

(وڈیو سنی لائبریری ڈاٹ کام پر ملاحظہ فرمائیں۔)

شیعہ ایڈمن سید کرار حیدر زیدی کی دوڑیں!!

سنی مناظر کے میسیجز ڈیلیٹ کر دئے! جبکہ شیعہ مناظر کی طرف سے صحابہ کرام کی گستاخیوں پر جانبدارانہ رویہ دکھاتے ہوئے خاموشی اختیار کی گئی!!

سنی مناظر کے حقائق پر مبنی گستاخی سیدہ فاطمہ پر اسکین، وڈیو اور جوابات کارد کرنے کے بجائے تمام میسیجز کو ڈیلیٹ کر دیا۔ (اسکرین شاٹ)

میں شیعہ مناظر کو دوبارہ خبر دار کرتا ہوں کہ آئندہ طئے شدہ موضوع پر ادب و اخلاق کے دائرے میں گفتگو کرے۔ ہم دونوں پر مقدسات کا احترام لازمی ہے۔

☜ اگر دوبارہ صحابہ کرام کی گستاخی کی گئی تو میں ایک گستاخی کا جواب دو شیعہ کتب کی گستاخیوں سے دوں گا۔ میرے لئے یہ بہت آسان ہے۔ شیعہ کتب اس قسم کی غلاظت سے بھری پڑی ہیں۔

کونسا بہتان! آپ اتنے جاہل ہو کہ اپنے ہی جوابات کی سمجھ نہیں آتی۔ دوسروں کی باتیں خاک سمجھو گے!

میں نے اوپر آپ کی گستاخیاں بمعہ سود لوٹا دی ہیں۔۔ اگر پھر بھی نہیں سدھرو گے تو میرے پاس دوائی، انجکشن اور سرجری کے آپشنز بھی موجود ہیں! عزت سے سمجھایا تو راس نہیں آیا۔ اب جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔

وضاحت تو تفصیل سے کر دی گئی ہے۔۔ دلائل رکھنا باقی ہے۔، اپنے وقت پر پیش کرتا جاؤں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ مدعی ہو اور دعویٰ بھی آپ کا ہے۔ گفتگو آپ کے دلائل کی روشنی میں شروع ہو گی۔۔ اس کارد میں کرتا جاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

آپ کی گولڈن آفر میں بھی مدعا علیہ سے دلائل رکھنے کا مطالبہ، یعنی فرمائشی دلائل۔ میں نے کل اس کا بہترین جواب دیا تھا۔۔، وہ بھی آپ کے اوپر سے یا شاید نیچے سے گذر گیا۔۔

پھر سن لو خان صاحب! جس بات کو ہم تسلیم نہیں کرتے، جو ہمارا عقیدہ ہی نہیں ہے وہ آپ کو کیسے تسلیم کراؤں! اللہ کی پناہ

آپ کو اللہ کا واسطہ! جو مطالبہ کر رہے ہو اسے ہمارا عقیدہ تو ثابت کرو۔۔ * کیا اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق موجودہ قرآن سات حروف میں محفوظ کیا گیا ہے؟ * یہ عقیدہ ثابت کر دوگے تو پھر یہ مطالبہ بھی کرنا کہ وہ ساتوں حروف موجودہ قرآن میں شامل کرکے دکھادو یا ان کا تعین بھی کرو یا ان کا اتہ پتہ بھی معلوم ہونا لازمی ہے۔

یہ تو وہی بات ہوگئی کہ میں کہوں کہ **شیعہ کا فلاں عقیدہ ہے اور آپ کو گولڈن آفر دوں کہ اسے شیعہ کتب سے ثابت کر دو۔۔۔ آپ ہزار بار کہیں کہ وہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے تو پھر بھی میں فرمائشیں کرتا رہوں کہ شیعہ کتب سے ثابت کر دوگے تو میں تسلیم کرلوں گا۔**

ارے خر دماغ! * جب عقیدہ اہل سنت کے مطابق دور عثمان میں صرف ایک حرف لسان القریش میں موجودہ قرآن محفوظ کیا گیا ہے، تو باقی چھ حروف کا اتہ پتہ اور ان کی موجودہ قرآن میں موجودگی پر دلائل طلب کرنا جہالت نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ *

سبعہ احرف سے مراد سات قرآن ہوتے تو آپ کی سوچ درست کہتا لیکن کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے آپ کی یہ سوچ جاہلانہ قرار دی جاتی ہے۔

☜ چھ حروف کے الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔ آیات کے الفاظ، معنی و مفہوم پر کوئی فرق نہ پڑا۔ ایک ہی وقت، ایک ہی آیت میں ان ساتوں حروف کے الفاظ نہیں تھے۔ قرآن کریم لسان القریش میں ہی نازل ہوا، کچھ آیات میں دیگر حروف کے الفاظ نازل ہوئے تاکہ دیگر قبائل کو مشکل نہ ہو۔

خالی کھوپڑی میں یہ بات بیٹھ سکے! لگتا ہے کھوپڑی نہیں سر میں مٹکا لیکر گھومتے ہو۔

شیعہ مناظر: ◆ آپ نے دو متضاد باتیں لکھی ہیں مناظر صاحب

1۔* باقی حروف امت کی آسانی کے لیے نازل ہوئے۔*

2۔ساتوں حروف کا برقرار رہنا اس وقت لازمی ہوتا جب پوری امت کے لئے نازل ہوتے۔

کیا یہ دونوں باتیں متضاد نہیں ہیں؟؟

جواب:

اس کی بھی وضاحت کر چکا ہوں۔ میرے جواب پڑھ لیا کریں۔

1۔ جب چھ حروف کی آسانی دی گئی تو اس وقت اسلام جزیرہ عرب تک محدود تھا۔ وہی امت مسلمہ تھی۔ اس جملے میں پوری امت کے الفاظ بھی نہیں لکھے۔

2۔ دور صحابہ میں اسلامی فتوحات ہوئیں۔ ایران و عراق میں بھی اسلام کی تعلیمات پہنچانے کا کارنامہ صحابہ کرام کا ہے۔ شیعہ مانیں یا نہ مانیں۔۔ جو حقیقت ہے وہ حقیقت ہے۔ اس وقت غیر عرب بھی داخل اسلام ہوئے۔ ان کے لئے ایک ہی آیت میں مختلف الفاظ کی موجودگی مشکل کا باعث بنی۔ سات حروف کی آسانی غیر عرب کے لئے کیسے ہو سکتی ہے۔، ان کے لئے تو ایک ہی حرف کافی ہے، ساتوں حروف کے ہم معنی الفاظ تو عربوں کے لئے آسانی کی خاطر نازل ہوئے تھے۔ دور عثمان میں اسی لئے لسان القریش میں قرآن محفوظ کر دیا گیا۔ الحمدللہ۔

آپ کا دعویٰ اہل سنت کا عقیدہ ہی نہیں ہے، جبکہ جواب دعویٰ میں عقیدہ اہل سنت لکھا گیا ہے۔ میں جو جانتا ہوں، وہ میرا عقیدہ ہے۔

آپ نے دعویٰ کے رد کے جملے لکھوائے تو بھی ٹھیک ہے، میں نے جواب دعویٰ میں آپ کے دعویٰ کے رد والے الفاظ انڈر لائین کر کے دکھا دئے تو بھی ٹھیک ہے۔ یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔ باقی تنقیح کا بہانہ آپ کی طرف سے جاری ہے۔ آپ کو ایسے مطالبات کرنے ہی نہیں چاہئیں تھے جن کے جوابات دلائل سے دینا ممکن ہے! یہ آپ کی کمزوری کی علامات ہیں۔

فضول آپ کا دعویٰ ہے عالم صاحب۔ میں نے ہر بار آپ کے اعتراضات کی وضاحتیں دی ہیں۔۔۔ ایک ہی اعتراض کو کئی بار گھما

پھر اکے پوچھنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپ کو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ گفتگو کیسے آگے بڑھے۔ اب تک صرف آپ کی ذاتی باتیں اور بڑھکیں سب نے دیکھی ہیں۔، اگر اسے میرا حشر سمجھ رہے ہیں تو واہ واہ۔ ایسے دو تین حشر اور ہو جائیں تو شیعیت کا بوریا بستر گول ہو جائے گا۔

اچھا یہ بتائیں ایک حرف کو باقی رکھا گیا

اور

ایک حرف کو بر قرار رکھا گیا

ان دونوں میں فرق کیا ہے؟

ایسی باتیں لکھ دیتے ہو کہ پکڑ کرنے پر دوڑیں لگ جاتی ہیں۔

لگتا ہے نظر کا مسئلہ بھی لاگو ہے۔ جس تصویر کو ٹیگ کیا ہے۔۔ اسے اوپن کر کے اسکرین شاٹ دیکھنے کی زحمت کر لیتے۔ پورا میسیج اوپر سائیڈ میں آپ کا ہی لکھا ہوا ہے۔ نیچے مطلوبہ الفاظ کو مزید بڑا کر کے وہ الفاظ بھی دکھائے ہیں جو بقول آپ کے میں نے صراحت سے لکھے تھے، جبکہ میں نے ایسے الفاظ لکھے ہی نہیں ہیں۔۔ صاف جھوٹ بولا ہے آپ نے۔۔، تیسری بار وہی اسکرین شاٹ دکھا رہا ہوں، کوئی شیعہ ممبر اپنے مناظر کو پرسنل میں یہ اسکرین شاٹ ہی سمجھا دے۔۔ بالکل ہی کم عقل بندہ ہے۔

👇👇👇👇

شیعہ مناظر کا اقرار
اہل سنت کا جواب دعوی اہل تشیع کے دعوی کا رد ہے!
اسکرین شاٹ پیش کرنے کا مطالبہ
FOCUS
شیعہ مناظر کی خیانت
اہل سنت مناظر نے کبھی حرف لسان القریش کو قرآن کریم کا جزو نہیں کہا اور نہ اسی ایک حرف تک قرآن کریم کو محدود و مقید کہا ہے۔
اسکرین شاٹ پیش کرنے کا مطالبہ
FAKE NEWS
علی ولی اللہ
only admins can send messages
You
کل آپ نے اہل سنت جواب دعوی کی روشنی میں کتنی اشکالات پیش کئے، میں نے تمام اشکالات کی وضاحت کردی تھی۔
مناظر صاحب، جواب نہ دینے کے لیے اتنی لمبی اور بےتکی لفاظی کی ضرورت نہیں تھی..... صرف مجھ سے پوچھتے کہ میرا یہ سوال آپ کے جواب دعوی سے متعلق کیسے ہے؟
تو جناب آپ کا جواب دعوی ، میرے دعوی کے رد میں ہے، جس میں آپ نے سنیوں کا سبعہ احرف کا عقیدہ بیان کیا ہے.... آپ نے کل وضاحت کرتے ہوئے خود صراحت کی تھی کہ لسان القریش والا قرآن، سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے، جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے... لہذا میرا آپ سے یہ سوال کرنا صد فیصد درست ہے کہ سات میں سے ایک حرف تو لسان القریش کے نام سے سب کے پاس ہے، باقی چھ حروف کہاں ہیں؟ اور کس کس نام سے سنی ان چھ حروف کو جانتے ہے؟؟
یہاں آپ سے ثابت کرنے کا کچھ نہیں کہا ہے، صرف تنقیح کی ہے، لہذا ثابت کرنے کا بہانہ بنا کر سوال کو نظر انداز نہ کریں
12:37 AM
احرف کا عقیدہ بیان کیا ہے.... آپ نے کل وضاحت کرتے ہوئے خود صراحت کی تھی کہ لسان القریش والا قرآن، سات حروف پر نازل ہونے والے قرآنوں کا ہی ایک جزو ہے، جو کہ سات میں سے ایک حرف تک محدود و مقید ہے... لہذا میرا آپ سے یہ سوال کرنا صد فیصد
!?

افففف۔۔۔وہائی لائیٹ آپ کے جواب میں لکھے گئے الفاظ ہیں۔، میسیج آپ کا ہے، خیانت میری کیسے ہو گئی؟ میں تو انکار کرتا رہا ہوں کہ لسان القریش کو قرآن کا ایک جزو کہنا یا محدود و مقید سمجھنا ہمارا عقیدہ نہیں ہے !

آپ نے جھوٹی بات میری طرف منسوب کر دی ہے۔ **میں نے کس جگہ صراحت سے یہ الفاظ لکھے ہیں؟** میرے میسیج کا اسکرین شاٹ دکھائیں۔۔۔ آپ کو اپنے میسیجز بھی یاد نہیں رہتے۔۔۔ سمجھ اتنی کم ہے کہ بار بار اسکرین شاٹ رکھ کر

سمجھانا پڑتا ہے۔ پھر بھی دماغ مفلوج!! یہ تو حالت ہے آپ کی۔ ! واقعی عقل سے پیدل ہو۔۔ پھر جھوٹ لکھ دیا ہے۔۔

میں نے کب کہا ہے کہ اصل قرآن سبعہ احرف پر مشتمل تھا، اسے نہیں مانتا اور شیعوں کی طرح صرف و صرف لسان القریش کو مانتا ہوں؟

جب ایسی بیوقوفیاں لکھتے ہو تو دل سے گندے گندے الفاظ نکلتے ہیں۔۔ لیکن کیا کروں۔ برداشت کر لیتا ہوں۔ انسان کو صاف دل اور کھلے ذہن کا ہونا چاہیئے۔، آخر آپ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ میرے میسیجز سے الٹے سیدھے مفہوم نکال کر مجھے ہی منوا رہے ہو۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ کی دماغی سیٹنگ میں ہی گڑبڑ ہے۔ سیدھی بات کا بھی الٹا مطلب ہی نکالنا آتا ہے۔ سب ممبرز دوبارہ میرا میسیج پڑھیں۔۔ کیا کوئی صحیح الدماغ اس میسیج سے وہی مطلب نکال سکتا ہے جو شیعہ مناظر نے نکالا ہے؟

یہ آپ کا عقیدہ ہے کہ لسان القریش کے سوا کسی اور زبان میں قرآن کریم نازل ہی نہیں ہوا۔ حالانکہ اہل تشیع کتب میں ائمہ معصومین اور جید شیعہ علماء سے سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید ثابت ہے۔

☜ بحر حال گفتگو تو ہمارے عقیدے پر ہے مدعی صاحب۔ کتنی بار کہہ چکا ہوں۔

یا اگر اہل سنت عقیدہ بھی یہی ہے تو دعوی بھی یہی کرنا چاہئے تھا۔۔۔ دعوی میں آپ سبعہ احرف کو عقیدہ اہل سنت لکھ چکے ہو، اس کے ساتھ جھوٹی بڑھک بھی مار دی ہے، جسے اب ثابت کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

آپ کے اس جواب نے دل خوش کر دیا ہے۔

☜ گفتگو ہمیشہ دلائل کی روشنی میں ہی ہوتی ہے۔، تنقیحات سے کوئی کسی کو دعوی تھوڑی منواتا ہے۔ فضول میں ایک جیسے اعتراضات کر کر کے اپنی علمیت کا جنازہ نکالتے رہے ہو۔

اگرچہ موضوع نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا) طئے تھا، لیکن کوئی بات نہیں مجھے یہ سوالیہ انداز کا عنوان بھی قبول ہے۔

◆ شرط 5 کو مزید کلیئر کر دیں۔ ایک فریق نے تشبیہ، سے کوئی مثال دی ہے تو فریق مخالف اس کی وضاحت کیوں نہیں طلب کر سکتا؟ جبکہ آگے یہ بھی آپ نے لکھ دیا ہے کہ جس نے مثال دی ہے اس سے مخالف وضاحت طلب کر سکتا ہے؟ یہ کیا چکر ہے؟

◆ شرط 8 کے مطابق دو میسیجز تحریری اور ایک میسیج شاید اسکینز کا کہہ رہے ہیں۔ اسے بھی کلیئر کر دیں۔ ویسے اسکینز کم از کم دو ہونے چاہئیں، ایک کتاب کا ٹائیٹل اور دوسرا مطلوبہ عبارت کا پیج، اگر عبارت لمبی ہے تو مکمل عبارت دکھانے کے لئے تیسرا یا چوتھا پیج بھی رکھنے کی اجازت ہونی چاہئے، باقی اس بات سے سہمت ہوں کہ ہر ٹرن میں حوالا ایک ہی ہونا چاہئے۔

◆ شرط 9 کے مطابق وقت کی قید نہیں، سے مطلب جب ایک فریق ٹرن مکمل کر لے تو دوسرا جب دل چاہے جواب دے سکتا ہے؟ میرا خیال ہے ایک فریق کے جواب دینے کے بعد دوسرا فریق زیادہ سے زیادہ دو دن یعنی اڑتالیس 48 گھنٹے کے اندر جواب دینے کا پابند ہو۔ اگر اس سے زیادہ وقت درکار ہو تو گروپ میں اعلان اور رخصت کی مدت کا تعین کرے گا۔ رخصت بھی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، بصورت دیگر اس فریق کی شکست تصور کی جائے گی۔

◆ شرط 11 مناظرے سے ہٹ کر پی ڈی ایف پر کیسے لاگو کر رہے ہیں؟ دنیا بھر میں مناظرے ہوتے ہیں، بعد میں محفوظ بھی کئے جاتے ہیں۔ ان میں کمی، بیشی، ترامیم وغیرہ کی جاتی ہیں۔ تبصرے، اضافہ، ضمیمہ، تشریح بھی کی جاتی ہے۔ اس لئے شرائط صرف مناظرہ کی ہونی چاہئیں، بعد میں فریقین اسے جیسے چاہیں محفوظ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

فی الحال یہ نکات فائنل کر دیں۔ اس کے بعد میں بھی چند شرائط بھیجوں گا۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی تاویل نہیں ہے، آپ نے جو حوالے دیے ان میں تمام اختلافی احتمالات لکھے ہوئے ہیں۔ ساتھ میں آپ نے اعتراف بھی کر رکھا ہے۔ باطل کرنے کے لیے آپ کو اِلۡ یَاسِیۡنَ کا ترجمہ * الیاس * کرنے والوں کو باطل ثابت کرنا ہو گا۔

خر دماغ مناظر صاحب میں آپ کو علوم التفسیر پڑھانے نہیں آیا، آپ کی یہ بہکی بہکی باتیں علوم التفسیر سے جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جا کر کسی سنی عالم سے مفسر کی تفسیر اور مفسر کے احتمالات کا فرق پڑھ کر آجائیں پہلے پھر اس مسئلہ پر لب کشائی کریں۔

میں نے آپ کو ترجمہ اور مفسر کی تفسیر میں الیاس کی آل دکھانے کا کہا تھا نہ؟؟؟ آپ نے دونوں میں سے اب تک کسی میں نہیں دکھایا۔۔۔ صرف مفسر کے اختلافی احتمالات میں دکھایا جسے خود کسی سنی مترجم نے آج تک قبول نہیں کیا۔

الٹا آپ نے * اِلۡ یَاسِیۡنَ * کا ترجمہ * آل یاسین * پر اجماع کا دعویٰ الگ کر دیا۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جس سنی مترجم نے بھی سورہ نمبر 37 الصافات آیت نمبر 130

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾

* کا ترجمہ الیاس پر سلام ہو، کیا ہے وہ سب سنی باطل پر ہیں *

کیوں کہ سب نے اجماع کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

اب تک آپ نے نہیں دکھایا مناظر صاحب، کسی مترجم نے الیاس کی آل ترجمہ کیا ہو !ڈھونڈیں تلاش کریں شاید مستقبل میں کوئی یہ اختلافی ترجمہ بھی کر کے معنی و مفہوم میں مزید شدت لے آئے۔

کیا علاج کیا ہے۔ اب اس جاہلانہ علاج کو میں اور کیا نام دوں ۔ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔ موجودہ قرآن، سبعہ احرف کے سنی عقیدے کی روشنی میں اصل قرآن کی طرح 7 حروف پر مشتمل نہیں ہے۔ یہ بات اس ٹیگ شدہ میسج سے بھی واضح ہے۔ انکار ہے تو یہ لکھ کر دے دو اور مجھے غلط ثابت کر دو 👇

* آپ کے مطابق موجودہ قرآن 7 حروف پر مشتمل ہے *

* کیوں کہ یہاں آپ موجودہ قرآن کو سبعہ احرف پر مشتمل ہونے کا انکار کر رہے ہیں * اور مجھ پر جہالت کا بہتان عظیم الگ باندھ رہے ہیں۔

جی ہاں میں بھی دیکھوں گا آپ کے پاس وہ کونسی نصوص ہیں جن میں سبعہ احرف سے مراد چند آیات کے چند الفاظ لیا گیا ہے۔

سنی مناظر کا جہالت سے لبریز مطالبہ ملاحظہ فرمائیں 👇

سبعہ احرف سے مراد سات قرآتیں ہی ہیں۔ اس پر آپ اجماع امت ثابت کر دینا۔

جب کہ میرے میسج میں 7 قراتیں مراد لینے کا رد لکھا ہے۔

میرا میسج یہ تھا 👇

ویسے اس دعویٰ سے سنی مناظر نے ان تمام سنی مناظرین کی غلط فہمی دور کر دی ہے جو کہتے تھے * سبعہ احرف سے مراد سات قراتیں ہیں *

قارئین نوٹ کر لیں ***زقریشی صاحب کے مطابق سبعہ احرف سے مراد سات قراتیں نہیں بلکہ کچھ آیات میں ہم معنی الفاظ کا نزول ہے***

قارئین ملاحظہ فرمائیں میرے میسج میں * بیان القرآن * میں وضاحت کرنے کی بات لکھی ہے

جب کہ سنی مناظر بیان القرآن کی اصطلاح سے مکمل جاہل ہے وہ اس کا مطلب * قرآن میں بیان کرنا * لے رہا ہے پھر اس جاہلانہ مطلب کو مجھ سے منسوب کر کے مجھ پر اعتراض بھی کر رہا ہے۔ حالاں کہ میں نے اپنے اور سنی مناظر کے مذکورہ جملے اوپر کاپی پیسٹ کر کے وضاحت بھی کی تھی مگر سنی مناظر کے اوپر سے وہ وضاحت بھی گزر گئی ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

میں دوبارہ وہ میسج کاپی پیسٹ کرتا ہوں 👇

یہاں سنی مناظر نے ایک بار پھر مجھ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے یہ الفاظ مجھ سے منسوب کیے

موصوف نے جواب دعوی میں بیان کئے گئے سبعہ احرف پر اہل سنت عقیدہ کو سمجھنے کے بجائے سبعہ احرف پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ* سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد اللہ قرآن میں بیان کر سکتا تھا*!

*شیعہ مناظر کا مطالبہ * سنی مناظر ہائی لائٹ کیے گئے مجھ سے منسوب الفاظ کا اسکرین شاٹ بھیجے۔

اسکرین شاٹ میں سنی مناظر کی علم دشمنی ملاحظہ فرمائیں

یہاں میں * بیان القرآن * کی بات لکھ رہا ہوں اور سنی مناظر اسے قرآن میں بیان کرنے کا لکھ رہا ہے، یقیناً سنی مناظر نہیں جانتا بیان القرآن کسے کہتے ہیں، قرآن سے ہی بتاتا ہوں 👇

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا *بَيَانَهٗ* ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

میں تو کب کی شرائط لکھ کر بھیج چکا ہوں مناظر صاحب۔۔۔ آپ اپنی شرائط بھیجنے سے بھاگ رہے ہیں۔ آپ جب تک اپنی جہالتوں کا ازالہ نہیں کریں گے تب تک آپ کو ساتوں حروف کا اپنی اپنی جگہ کامل ہونا سمجھ نہیں آئے گا۔ یہ بات کسی پہلی جماعت کے بچے کو اتنی تفصیل سے سمجھاتا تو وہ اب تک سمجھ چکا ہوتا المختصر، اگر ساتوں حروف اپنی اپنی جگہ کامل تھے تو ان ساتوں حروف کا آج ہر سنی کے پاس موجود ہونا لازم تھا۔ ان سے محروم ہونا از خود دلیل ہے کہ وہ ساتوں حروف اپنی جگہ کامل نہ تھے۔

میں نے کب صحابہ کی گستاخی کی؟ میں تو اس جتھے سے متعلق بات کر رہا ہوں جو سات حروف جو کہ منزل من اللہ وحی الٰہی تھے میں سے چھ منزل من اللہ حروف کو نابود کر کے تحریف قرآن کے مرتکب ہوئے، آپ خود بھی تو تحریف کرنے والوں کو کافر مانتے ہیں، پھر ان کفار کو اچانک صحابہ کہہ کر اپنے مقدسات بنانے کی آپ کو حاجت کیوں پیش آگئی؟

آپ سے اوپر مؤدبانہ گزارش کی تھی کہ مجھ پر آپ ہر طرح کے بہتانات اپنے جھوٹ کی بنیاد پر باندھ چکے ہیں لیکن مقدسات کی توہین کا بہتان مجھ پر دوبارہ مت باندھنا۔ اس کے باوجود آپ اپنے جھوٹ پر مبنی بہتان سے بعض نہیں آئے دوبارہ وہی خیانت دکھائی ہے یہاں۔ میرے میسجز میں واضح ہے میں نے جتھے کا لفظ ان افراد کے لیے استعمال کیا ہے جنہوں نے منزل من اللہ وحی الٰہی کے چھ حروف نابود کر کے قرآن مجید میں تحریف کا ارتکاب کیا اور سنیوں کے اپنے عقیدے کے مطابق تحریف کے مرتکبین کافر ہیں، میرا ان لوگوں کو جتھا کہنا اگر گستاخی ہے تو سنیوں کا انہیں کافر کہنا گستاخی نہیں کیا؟؟ آپ اب بھی اگر بضد ہیں کہ میں نے یہاں گستاخی کی ہے تو اپنا یہ اعتراف لکھ کر دیں کہ 👇

*** سات * منزل من اللہ حروف میں سے وحی الٰہی کے * چھ * حروف نابود کر کے تحریف قرآن کرنے والوں کو آپ عثمان اینڈ کمپنی مانتے ہو۔** جب تک آپ یہ اعتراف لکھ کر نہیں دیتے اس وقت تک آئندہ مجھ پر توہین صحابہ کا بہتان باندھنے سے گریز کرنا۔

پہلے اپنا یہ اعتراف لکھ کر دو پھر مجھے خبر دار کرنا 👇

*** سات * منزل من اللہ حروف میں سے وحی الٰہی کے * چھ * حروف نابود کر کے تحریف قرآن کرنے والوں کو آپ عثمان اینڈ کمپنی مانتے ہو۔** جب تک آپ یہ اعتراف لکھ کر نہیں دیتے اس وقت تک آئندہ مجھ پر توہین صحابہ کا بہتان باندھنے سے گریز کرنا۔

ایڈمن شپ سے ہٹادیا جائے گا۔ شیعہ مناظر کی دھمکیوں کا آغاز

کچھ دوستان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے پرچی بازوں کی طرح سبعہ احرف کے موضوع سے بھاگ کر یہاں اسٹیکر بازی شروع کر دی تھی، جس کا بروقت سدباب کر کے تشفی سے آپ کی سرجری کر دی گئی ہے۔ **آپ کو آخری وارننگ دی جارہی ہے کہ اب سبعہ احرف سے بھاگ کر اگر آپ نے کسی اور موضوع پر اسٹیکر بازی کی تو آپ کو باعزت طریقے سے ایڈمن شپ سے ہٹادیا جائے گا۔**

قارئین نوٹ کر لیں۔ * سنی مناظرین جب کسی طے شدہ موضوع پر علمی گفتگو سے عاجز آجاتے ہیں تو پرچی بازیاں شروع کر دیتے ہیں، سنی مناظر نے بھی ایسی ہی حرکت کر کے سبعہ احرف سے بھاگ کر کسی اور موضوع پر اسٹیکر بازی کی کوشش کی تھی جسے ناکام بنادیا گیا ہے، دوبارہ یہ جاہلانہ حرکت کرنے پر سنی مناظر سے ایڈمن شپ واپس لے لی جائے گی اور ان کے رجوع کرنے تک ایڈمن شپ بحال نہیں کی جائے گی *

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ سنی مناظر تنقیح کا مطلب * دلائل رکھنے کا مطالبہ * سمجھتا ہے۔

میری گولڈن آفر میں وضاحت طلب کی گئی ہے کوئی دلائل رکھنے کا مطالبہ نہیں کیا، سنی مناظر کی تضاد بیانی دیکھیں کہ سبعہ احرف کے عقیدے کی وضاحت سے عاجز ہے لیکن دوسری موضوع پر پوسٹرز بطور دلائل پھینکے جارہا ہے۔ میری گولڈن آفر دیکھیے کہیں بھی دلائل طلب نہیں کیے 👇

یہاں دلائل کا مطالبہ کہیں نہیں ہے۔ سنی مناظر کا مجھ پر جھوٹ کی بنیاد پر لگایا گیا بہتان پھر بے نقاب۔۔

سبعہ احرف سے کیا مراد ہے، یہ ثابت کرنے کے لیے سبعہ احرف کو سامنے لانا لازم ہے، ان کے سامنے آئے بغیر تو یہ عقیدہ کبھی ثابت نہیں ہو گا۔۔ عقائد ہوا میں تیر چلانے سے ثابت نہیں ہوتے 1300 سال سے سنی پانی میں مدھانی چلا رہے ہیں، لیکن سبعہ احرف سامنے نہیں لا پا رہے، اسی لیے تو سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا وجود کوئی سنی ثابت نہیں کر سکتا۔

ایک حرف باقی رکھا گیا کا مطلب باقی چھ حروف تلف کر دیے گئے، نابود کر دیے گئے، ضائع کر دیے گئے، ایک حرف برقرار رکھا گیا مطلب صرف ایک ہی حرف تھا جسے برقرار رکھا گیا ہے۔

فرق بچہ بچہ بھی سمجھ سکتا ہے مناظر صاحب

موجودہ قرآن آپ کے مطابق صرف و صرف لسان القریش پر مشتمل ہے؟؟ یا

موجودہ قرآن ساتوں حروف پر مشتمل ہے؟؟

میرا میسج اور آپ کی لفاظی کا فرق یہاں واضح ہے اوپر میں کاپی پیسٹ کر کے فرق واضح کر چکا ہوں۔

شرط 5 بغور پڑھیں 👇

5۔ کوئی فریق اگر تشبیہ، استعارہ، کنایہ کی مثال دیتا ہے، تو وہ فریق مخالف سے اس کی وضاحت طلب نہیں کر سکتا, البتہ مثال دینے والے سے مخالف وضاحت طلب کر سکتا ہے، سادہ اردو کا مطلب بھی آپ الٹا لیتے ہو مناظر صاحب۔ یہاں ***مثال دینے والا*** * مخالف سے اپنی مثال کی وضاحت طلب نہیں کر سکتا، البتہ مخالف مثال دینے والے سے اس کی وضاحت طلب کر سکتا ہے۔ مثلاً آپ کوئی مثال دیتے ہیں تو مجھ سے اس کی وضاحت طلب نہیں کر سکتے۔۔۔ البتہ میں اس مثال کی وضاحت طلب کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ یہی صورت حال میری دی گئی مثال پر بھی ہو گی، اس کی وضاحت میں کروں گا۔

شرط 8 اور 9 متفقہ ہیں۔ **شرط 11 رکھنے کی وجہ گزشتہ مناظروں کی پی ڈی ایف میں کی جانے والی آپ کی خیانتیں ہیں، مثلاً فدک کے موضوع پر آپ نے شروع سے آخر تک وراثت انبیاء کے قرآنی دلائل کا مطالبہ کیے رکھا اور جب دلائل دیے تو بولتی بند اور پی ڈی ایف میں کوئی ایک حوالہ بھی نہ ڈالا، اپنے مطالبات تک حذف کر لیے۔۔۔۔** مدعم و کرکرہ کے مناظرے میں بھی آپ نے نہ صرف بے جا لفاظیوں کی بھرمار کی بلکہ میری آخری ٹرن کے بعد نئے حوالے بھی شامل کیے جو دوران مناظرہ آپ نے پیش ہی نہیں کیے تھے۔

یہاں تنقیحات میں بھی آپ نے اب تک میرے کئی اسکرین شاٹ جوڑ کر اپنے الفاظ کو میرے الفاظ کا جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، لہذا آپ نے جو کچھ کہنا ہے دوران مناظرہ کھل کر کہیں، آپ کو مکمل آزادی ہے لیکن جو اعتراضات دوران مناظرہ آپ نہ کریں اسے پی ڈی ایف میں شامل کر کے خیانت نہ کریں، ویسے بھی یہ شرط صرف آپ کے لیے نہیں، ہم بھی اس کی پابندی کریں گے تو آپ کو ڈر کیسا؟ کیوں آپ کمی، بیشی اور ترامیم کر کے اصل مناظرہ میں خیانت کرنا چاہتے ہیں؟

اپنی شرائط بھی بھیج دیں۔

جعفر صادق:

سنی مناظر: سنی و شیعہ تراجم یکساں ہیں۔

شیعہ مناظر: نہیں شدید اختلافات ہیں۔

سنی مناظر: اچھا دکھائیں۔

شیعہ مناظر: سورت الصافات آیت 130 کا ترجمہ سنی و شیعہ علماء نے مختلف کیا ہے۔

سنی مناظر: ایسا ہوتا تو تبیان القرآن اور نور ثقلین میں ایک جیسا ترجمہ کیوں ہے؟

شیعہ مناظر: احتمالات ہیں!

☜ ہم دونوں آخری فیصلہ ممبرز پر چھوڑتے ہیں۔۔ اب شرائط فائنل کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

تفسیر پر اختلافات زیر بحث نکتہ نہیں تھا۔ آپ نے کہا دکھاؤ۔۔ میں نے دکھا دیں۔

☜ ہم دونوں آخری فیصلہ ممبر زپر چھوڑتے ہیں۔۔اب شرائط فائنل کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

اس کا مطلب جواب دعویٰ ابھی تک سمجھ نہیں آیا۔اتنے دن تک تنقیحات اور اعتراضات کا نتیجہ بھی صفر۔ ککھ افاقہ نہیں ہوا۔

♦ موجودہ قرآن دور عثمان میں * ایک حرف لسان القریش * میں محفوظ کر دیا گیا، یہی حضرت عثمان غنی کا کارنامہ ہے۔

☜ سات حروف پڑھنے کی آسانی کا مطلب ہم معنی الفاظ کا نزول تھا، ان میں ایسے بھی الفاظ تھے جنہیں دیگر قبائل مختلف تلفظ سے پڑھتے تھے، آج بھی قرآن کریم میں عرب قبائل کے دیگر حروف کے الفاظ اور ان کے طریقہ ادائگی کی وسعت موجود ہے، اوپر ایک مثال (آیت وضو) زیر بحث آچکی ہے۔ مزید آگے بوقت ضرورت زیر بحث لائی جائیں گی، ان شاء اللہ

* شیعہ مناظر: کیوں کہ آپ موجودہ قرآن کو سبعہ احرف پر مشتمل ہونے کا انکار کر رہے ہیں * اور مجھ پر جہالت کا بہتان عظیم الگ باندھ رہے ہیں۔

موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔

موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔
موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔
موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔

میرے جوابات سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

میں نے مطلقاً انکار تھوڑی کیا ہے۔

☜ سبعہ احرف سے مراد سات قرآتیں ہیں، اس پر اجماع امت نہیں ہے۔اب جو نکات ہمارے ہاں اختلافی ہیں، انہیں بطور حجت آپ پیش کرنے کے مجاز نہیں ہو سکتے۔

مناظروں میں اختلافی معاملات سے فریق مخالف پر حجت قائم نہیں کی جاتی۔ آپ کوشش کرنا، منہ کی کھائیں گے۔

پھر جھوٹ۔۔میں نے کب لکھا ہے کہ **بیان القرآن کا مطلب صرف قرآن میں بیان کرنا ہے۔میں نے تو پوری وضاحت سے بیان القرآن کا مفہوم بتایا ہے۔** آپ کو بھی اس کا مفہوم لکھ کر نشاندھی کرنے چاہئے تھی کہ میرے مفہوم میں یہ کمی ہے یا غلطی ہے۔

اگر اللہ نے علم دیا ہے تو اسے دوسروں تک پہنچانے میں کنجوسی کیسی؟

اللہ کے بندے۔۔۔جس تصویر کو ٹیگ کرتے ہو، اسے دیکھا بھی کرو۔میں بچوں کی طرح انگلی پکڑ کر آپ کو سمجھاتا رہا ہوں۔۔پھر بھی لگتا ہے اوپر کی منزل بالکل خالی ہے۔بار بار اپنے میسیج کا اسکرین شاٹ مانگ رہے ہو۔۔اگر نہ ماننے کی قسم کھائی ہے تو بتادو۔میں زبردستی تھوڑی منوا سکتا ہوں۔اس تصویر میں جو الفاظ نظر آرہے ہیں، وہ آپ کے ہی لکھے ہوئے ہیں۔یا آپ انکار کردیں کہ میرا یہ میسیج نہیں ہے !

میں یہ فیصلہ بھی ممبرز پر چھوڑ رہا ہوں۔

👇👇👇👇

(بیان القرآن) میں نہیں جانتا تو آپ ہی بتادیں۔ صرف یک طرفہ فیصلہ دے دیتے ہو۔۔۔ ابھی تک کوئی علمہ نکتہ تو سمجھایا ہی نہیں ہے۔ آپ کی بات حجت تھوڑی ہے۔ میری جہالتیں نمبر ڈال کر لکھیں تاکہ ممبرز تک آپ کی باتیں پہنچ سکیں۔ بس آپ نے کہہ دیا۔۔ میں جاہل ہو گیا۔ **آپ نے لکھا ہے کہ " اگر ساتوں حروف اپنی جگہ کامل تھے تو ان ساتوں حروف کا آج ہر سنی کے پاس موجود ہونا لازم تھا"!** اس کا جواب کئی بار دے چکا ہوں۔

- ساتوں حروف میں سات قرآن کا نزول نہیں ہوا تھا کہ آج ہمارے پاس وہ ساتوں قرآن کا موجود ہونا لازم بھی ہو۔
- آیات میں موجود چند ہم معنی الفاظ کا نزول ہوا تھا۔
- ایک ہی وقت ایک ہی آیت میں سات سات ہم معنی الفاظ کا نزول تھوڑی ہوا تھا کہ سب الفاظ معلوم ہونا لازم ہو اور چھ حروف کی کمی سے اس آیت میں کوئی کمی ہو گئی (معاذاللہ)۔۔
- سات حروف میں قرآن کریم کا نزول نبی کریم ﷺ کی خواہش سے ہوا تھا اور یہ دور کونسا تھا اس کا تعین آگے دلائل سے ثابت کروں گا۔

اوپر کئی بار وضاحت کر چکا ہوں، یہ عقیدہ سمجھ نہیں آ رہا تو یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ فی الوقت مدعی کی حیثیت سے آپ نے اپنے دعویٰ میں جو لکھا ہے، اگر واقعی وہ سچ ہے تو اسے اہل سنت کتب سے ثابت کر کے دکھانا ہے۔

واقعی جھوٹے لعنتی ہو!

حضرت عثمان غنی کے لئے صریح کفر کے الفاظ مقدسات کی توہین نہیں ہے؟ براہ راست نامناسب الفاظ لکھ کر پوری جماعت صحابہ پر تحریف قرآن کا مرتکب کہہ رہے ہو۔۔ کفر کا فتویٰ لگا رہے ہو! لعنتی آدمی۔۔۔ دلیل دیکر اعتراض تو کرو۔، ایسا رد کروں گا کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔ میری وارننگ کے باوجود دوبارہ غلاظت نکالی ہے۔۔ میں دکھاؤں کون کافر ہے۔۔؟ کیا یہ بات ڈھکی چھپی ہے کہ **بے شمار جید معتبر شیعہ جاہل علماء تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتے تھے، کھل کر اپنی کتب میں لکھ کر جہنم رسید بھی ہو چکے ہیں! ثبوت چاہئیں تو بتاؤ۔۔،** اگلے ٹرن میں بھیج دوں گا۔

دوبارہ بے دلیل ذاتی رائے سے مقدسات کی توہین کی تو دوبارہ شیعہ گستاخیوں کے اسکینز اور وڈیوز رکھنا شروع کر دوں گا۔ علمی گفتگو میں دلیل اور استدلال کے ساتھ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ آپ کی طرح ذاتی رائے نہیں دی جاتی۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جان بوجھ کر ماحول خراب کرنا چاہتے ہو۔۔ جو اعتراض کرو۔۔، اسے دلیل سے ثابت کرو۔۔ بس بڑھکیں مارنا علمی گفتگو نہیں ہوتی۔

پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔ اپنی گھٹیا رائے اپنے پاس ہی رکھو تو بھتر ہے۔، بصورت دیگر طبیعت صاف کر دوں گا۔ سمجھ آئی ! مقدسات کی توہین پر میں کوئی نرمی نہیں کروں گا۔

مقدسات کی توہین کر کے بھی کہتے ہو گستاخی نہیں کی۔۔۔ اس معاملے میں شیعہ کی اپنی ایک لیول ہے۔

اپنے اسکرین شاٹ دیکھ کر بھی اندھے بن جاتے ہو۔۔

آئینے میں خود سے نظریں کیسے ملاتے ہو؟ شرم نہیں آتی؟ ضمیر ملامت نہیں کرتا؟ ایسے مذہب پر کیوں ہو جس میں جھوٹ بولنے پر شرمندگی کا احساس تک نہیں ہوتا!

آگے اسی میسیج میں اپنی خباثت بھی دکھادی ہے۔

1۔ کیا حضرت عثمان ہمارے مقدسات میں شامل نہیں ہیں؟

ممبرز کو بتادوں کہ یہ بندہ دعوی کر کے ایسا پھنسا ہے کہ اب کھل کر گستاخیاں کرے گا تاکہ مجھے غصہ آئے اور آگے گفتگو کرنے سے اس کی جان چھوٹ جائے۔

مجھ سے اعتراف لکھوانے کی کوشش کیوں کر رہے ہو؟

اعتراف بھی ایسا جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ سات حروف نکالنا تحریف قرآن ہے جو حضرت عثمان اور دیگر صحابہ نے کی ہے!

2۔ کیا اہل سنت کا ایسا کوئی عقیدہ ہے؟

3۔ کیا ہم سات حروف سے سات قرآن سمجھتے ہیں؟ یا لسان القریش میں محفوظ کرنے سے مراد تحریف قرآن سمجھتے ہیں؟

لعنتی آدمی! جو اعتراف کرانا چاہتے ہو یہ تم خبیثوں کا عقیدہ ہے۔۔۔ اہل سنت عقیدہ اس سے پاک وصاف ہے۔ تمہارے نزدیک اہل سنت کا بھی یہ عقیدہ ہے تو دعوی کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ ابھی سے چھلانگیں کیوں مار رہے ہو!

یہ اعتراف ہمارا عقیدہ ثابت کر دو۔۔۔ قیامت تک چیلنج ہے۔

میرے سوالات کے نمبر ڈال کر جواب لکھو۔ 👇👇👇👇

1۔ کیا حضرت عثمان ہمارے مقدسات میں شامل نہیں ہیں؟

2۔ کیا اہل سنت کا ایسا کوئی عقیدہ ہے کہ سات حروف نکالنا تحریف قرآن ہے جو حضرت عثمان اور دیگر صحابہ نے کی ہے!؟

3۔ کیا ہم سات حروف سے سات قرآن سمجھتے ہیں؟ یا لسان القریش میں محفوظ کرنے سے مراد تحریف قرآن سمجھتے ہیں؟

گستاخی کروگے تو اس کا بھرپور جواب ملتا رہے گا۔ آپ نے ہمارے مقدسات کی کئی بار توہین کی ہے۔۔۔ وارننگ بھی دی گئی۔۔ آپ نے سنجیدگی نہیں دکھائی۔ اہل سنت اہل بیت رسول کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ لیکن جوابی حملہ کرتے ہوئے میں اہل تشیع کی طرف سے کی گئی انبیائے کرام اور ائمہ معصومین کی گستاخیاں عوام تک پہنچاؤں گا۔ اس لئے بھتر ہے کہ آپ خود موضوع کے مطابق اخلاقی دائرے میں دلائل سے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اپنے ذاتی خیالات کی گندگی سے ہمیں محفوظ رکھیں۔

گروپ ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ یہ بندہ اپنے دعوی پر گفتگو کرنے کے بجائے جواب دعویٰ پر گفتگو کرکے کس طرح خیانتیں کرتا رہا ہے۔ اب گروپ ایڈمن سے ہٹانے کی دھمکیاں دینا شروع کردی ہیں۔

اس کا مطلب یہ اپنے دعویٰ پر گفتگو نہیں کرے گا اسی لئے گھما پھرا کر صحابہ کرام کے خلاف سخت زبان بولنا شروع کردی ہے۔۔۔ اسے پتہ ہے کہ میں بداخلاقی سخت ناپسند کرتا ہوں اور ایسے بداخلاقوں سے گفتگو نہیں کرتا تو اسے فرار کا اب یہی راستہ نظر آگیا ہے۔ مدعی صاحب۔، دعویٰ پر گفتگو شروع کریں۔ گولڈن آفر اپنے پاس رکھیں۔

کیا چھ حروف کا اتہ پتہ اپنی ذاتی رائے سے بتایا جاسکتا ہے؟

شیعہ مناظر اتنا جاہل ہے کہ اسے سمجھ نہیں آتی کہ جو لکھتا ہے اس کے معنی کیا ہیں؟ ظاہر ہے مجھے چھ حروف کی تفصیل کے لئے روایات ہی رکھنی پڑیں گی۔۔۔ اور یہ جاہل کہہ رہا ہے کہ گولڈن آفر میں دلائل کا کوئی مطالبہ نہیں کیا! ارے اخروٹ! چھ حروف کا اتہ پتہ بغیر حوالے یا روایت کے کیسے دیا جا سکتا ہے!؟ سوچتے ووچتے نہیں ہو ! اہل سنت عقیدہ مکمل تفصیل سے بتا دیا گیا ہے۔ جاہل، پاگل، کم عقل کیا سمجھیں گے! آپ کو سمجھ نہیں آرہا تو جو سمجھ رکھا ہے اسی کو ہمارا عقیدہ ثابت کر دیں۔

واہ واہ اخروٹ۔۔۔ اخروٹ بھی ایسا کہ بندہ کھا بھی نہ سکے !

1۔ باقی رکھا گیا۔

2۔ بر قرار رکھا گیا۔

دونوں ہی ایک معنی و مفہوم کے لئے استعمال ہوتے ہیں انکل۔ باقی رکھا گیا 👈 کچھ چیزوں میں سے ایک کو سنبھال کر باقی رکھا گیا تا کہ آگے کام آئے۔ یعنی محفوظ رکھا گیا۔

بر قرار رکھا گیا 👈 کچھ چیزوں میں سے ایک کو بر قرار رکھا گیا یعنی سنبھال کر اسی حالت میں قائم رکھا گیا تا کہ آگے کام آئے۔

پتہ نہیں کہاں سے پڑھ کے آئے ہو۔ آسان الفاظ کے معنی کا علم ہے نہیں۔، علوم قرآنی اور تفاسیر کے حافظ بنتے ہو!

جاہل، جاہل ہی رہے گا۔۔۔چاہے علم کے سمندر میں نہالے! کتنی بار وضاحت کی ہے۔ آگے بڑھ کر دعویٰ کی طرف کی آجاؤ!

☜ موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔

اس شرط 5 کو صرف اس طرح لکھنا چاہئے تھا کہ

☜ جو فریق تشبیہ استعمال کرے گا، اس کی وضاحت طلب کرنے پر خود ہی دے گا۔

ظاہر ہے میں اگر کوئی لفظ لکھوں گا تو مجھے ہی پتہ ہے کہ میں نے اسے کس معنی و مفہوم میں لکھا ہے، آپ اپنی طرف سے میرے جملے کا کوئی دوسرا مفہوم نکالنے کے مجاز نہیں ہیں، جب وضاحت درکار ہو، مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔

اسی طرح مجھے آپ کے کسی جملے پر ابہام ہوا تو میں آپ سے ہی اس کی وضاحت پوچھوں گا تاکہ مجھ تک آپ کا درست مفہوم پہنچ جائے تاکہ میرے لئے جواب دینا ممکن ہو سکے۔

مطلب ان دونوں شرائط (8,9) کے متعلق میری تجاویز سے متفق ہیں؟ کلیر کر دیں۔

☜ حق زہرا و دفاع خلفائے راشدین کے موضوع پر دلشاد شیعہ کو تاریخی شکست دی تھی، اور مجھے یاد پڑتا ہے اس میں زیر بحث موضوع سے ہٹتے ہوئے اس نے **قرآنی دلائل کی بھرمار** شروع کر دی تھی، جس پر میں نے کہا تھا اگر ایک دلیل دیتے تو اس کا رد کرتا، اب اتنا وقت تو نہیں ہے کہ ایک ساتھ پندرہ بیس دلائل بھیج کر استدلال پیش کرتے ہو کہ انبیاء کی مالی وراثت بھی ہوتی ہے۔!!

آپ اگر سید کرار حیدری ہیں تو مجھے کنفرم نہیں ہے۔ ان کے ساتھ بھی دو سال پہلے **حدیث لانورث** کے موضوع پر یادگار مناظرہ ہو چکا ہے۔ خیر آپ میری خیانتوں کے اسکرین شاٹس رکھ کر خود کو سچا کریں۔

☜ کمی، بیشی، ترامیم قارئین کو مناظرے کی اہم تفصیل اور درست ترجمانی کی غرض سے کی جاتی ہیں۔

ان سے قارئین کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں؟ آج کل اسکینز دیکھ کر بھی لوگ تسلیم نہیں کرتے اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ لفاظیوں پر لوگ یقین کر لیں گے!

میں نے دس کے قریب پی ڈی ایف بنائی ہیں، آج تک کسی مخالف نے میری کیسی خیانت کو ثابت نہیں کیا۔ الحمدللہ۔ آپ کوشش کر کے دیکھ لیں۔

آخری بات۔۔ آپ کے اسکرین شاٹس جوڑ کر میری طرف سے آپ کی طرف کوئی غلط الفاظ منسوب کئے گئے ہیں تو اس کی نشاندھی کر دیں۔ میں آپ کے جوابات سے وہی الفاظ دکھادوں گا، اگر نہیں دکھا سکا تو غلطی تسلیم کرتے ہوئے معافی مانگ لوں گا۔ آپ اپنی شرائط بمعہ ترامیم فائنل کر لیں۔ پھر اپنی شرائط بھیجوں گا۔ ایک وقت میں ایک مسئلہ حل کیا جائے تو ٹھیک رہے گا۔ ویسے بھی گفتگو کو الجھا چکے ہو۔ اسے سمیٹ لیں تو آگے بڑھتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کو کسی اچھے استاد سے علوم قرآنی اور علوم التفسیر کی بنیادی باتیں پڑھنے کی اشد ضرورت ہے، شاید آپ کو اپنے مسلک میں کوئی اچھا استاد مل نہیں رہا اس لیے آپ لٹو کی طرح گھومے جارہے ہیں۔

اس پر ہی اعتراض کیا ہے اور وضاحت طلب کی ہے۔ موجودہ قرآن، سبعہ احرف کے سنی عقیدے کی روشنی میں اصل قرآن کی طرح 7 حروف پر مشتمل نہیں ہے۔ یہ بات اس ٹیگ شدہ میسج سے بھی واضح ہے۔ انکار ہے تو یہ لکھ کر دے دو اور مجھے غلط ثابت کر دو۔

☜

* آپ کے مطابق موجودہ قرآن 7 حروف پر مشتمل ہے *

آپ کی اس بات ☟

* موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔ *

اس کا مطلب موجودہ قرآن صرف لسان القریش میں **مقید و محدود** ہے، میں درست سمجھا ہوں؟ جسے خود سمجھ نہیں آرہا وہ کیا لکھ رہا ہے وہ مجھے اپنی کہانیاں سمجھنے کا مشورہ دے رہا ہے۔ بھائی مان لیا ہے کہ آپ سبعہ احرف سے 7 قرأتیں مراد نہیں لیتے ۔ یہ بات مجھے نہ سمجھاؤ، جا کر ان سنیوں کو سمجھانا جو سات حروف سے سات قراتیں مراد لیتے ہیں۔

مجھے بخوبی علم ہے میں نے یہاں کیا لکھا ہے اوپر اسکرین شاٹ رکھ کر آپ کی خیانت واضح کر چکا ہوں ، یہ الفاظ مجھ سے منسوب کر کے آپ نے خیانت کی تھی 👇

* سات حروف میں قرآن نازل کرنے کی کیا تک تھی؟ جو الفاظ سمجھ نہیں آئے 13 سال بعد اللہ قرآن میں بیان کر سکتا تھا*

یہ میرے الفاظ نہیں ہیں۔ اسکرین شاٹ میں میرے الفاظ واضح ہیں۔ میں تنقیح کر رہا ہوں۔

پہلا مناظر دیکھا ہے جو تنقیح کرنے والے سے بھی الٹی وضاحت طلب کرتا ہے۔

آپ نے جواب نہیں دیا۔ **ساتوں منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی تھے آج کسی سنی کے پاس موجود ہیں یا نہیں؟**

میں جھوٹا لعنتی نہیں ممتاز قریشی صاحب آپ جھوٹے اور نسلی ملعون ہو۔۔۔۔ جس بات کا خود اعتراف نہیں کر رہے اسے زبردستی گستاخی بنانے پر تلے ہو۔ تحریف قرآن پر گفتگو کا اتنا ہی شوق ہے تو **ابھی کہو میں دعویٰ تبدیل کرکے تحریف قرآن پر دعویٰ لکھتا ہوں**، تم ہمارے چند علماء کو تحریف قرآن کا * قائل * دکھانے کی کوشش کروگے میں تمھارے اغلب صحابہ کو تحریف قرآن کا * فاعل * ثابت کروں گا، وہ حشر کروں گا کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہوگے، اور یاد رکھنا تمھارے بڑے سے بڑے اسلاف بھی ہمارے کسی بزرگ کو تحریف قرآن کا * فاعل * ثابت نہیں کرسکتے۔

جب تک یہ اعتراف نہیں کرسکتے 👇

*** سات * منزل من اللہ حروف میں سے وحی الٰہی کے * چھ * حروف نابود کرکے تحریف قرآن کرنے والوں کو آپ عثمان اینڈ کمپنی مانتے ہو۔** اس وقت تک مجھ پر مقدسات کی توہین کا بہتان مت باندھنا کیوں کہ میرے الفاظ گستاخی کے زمرے میں اسی وقت داخل ہوسکتے ہیں جب تم نے کہیں مذکورہ اعتراف لکھ کر دیا ہو۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ سنی مناظر کس ڈھٹائی سے جھوٹ بول کر بھاگنے کے بہانے تلاش کر رہا ہے۔

حالاں کہ میں صراحت کر چکا ہوں میں نے جتھے کا لفظ اہل سنت عقیدے کے مطابق ان کفار کے لیے استعمال کیا جنہوں نے منزل من اللہ وحی الٰہی کے چھ حروف نابود کر کے قرآن مجید میں تحریف کا ارتکاب کیا اس میں عثمان کو شامل خود سنی مناظر کرنا چاہ رہا ہے، لیکن اعتراف نہیں کر رہا۔ * صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں * **میں تو اوپر لکھ کر بھی دے چکا ہوں عثمان کا تو عقیدہ ہی نہیں تھا کہ قرآن سات حروف میں نازل ہوا، اس کے باوجود سنی مناظر سبعہ احرف کو نابود کرنے کی بات کو عثمان سے منسوب کر کے اسے سنی عقیدہ بنانا چاہتا ہے۔**

چھ حروف کا اتہ پتہ ذاتی رائے سے بتایا جا سکتا ہے!!! (شیعہ مناظر کی انوکھی منطق)

جی بالکل چھ حروف کا اتہ پتہ اپنی ذاتی رائے سے ابھی بتایا جاسکتا ہے، دلائل سے اس کی تصدیق بعد میں کی جاسکتی ہے، اس میں مشکل کیا ہے؟ جہالت سنی مناظر پر واقعی ختم ہے۔

رکھنا اور برقرار رکھنے میں فرق بھی سنی مناظر کو سمجھ نہیں آیا، چلو پھر یہ بتاؤ۔۔

* موجودہ قرآن صرف لسان القریش میں محدود و مقید ہے یا لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف بھی اس میں موجود ہیں؟ *

اس مناظرہ میں لفظ جاہل اور ممتاز قریشی عرف ز قریشی ہم معنی ہو چکا ہے، **یہ بتائیں موجودہ قرآن جسے آپ صرف اور صرف ایک حرف لسان القریش میں محفوظ بتا رہے ہیں، اس کے کسی لفظ میں اگر کوئی کمی، بیشی، تبدیلی و تغیر کرتا ہے، تو وہ شخص کافر ہو گا یا نہیں؟**

(شرائط 8،9) جی جناب متفق ہوں اسی لیے لکھا ہے۔

آپ کی خیانتوں کے اسکرین شاٹ اوپر رکھ کر ہی وضاحت کی ہے۔۔۔۔۔لہذا شرط 10 اور 11 پر کوئی نرمی نہیں ہو سکتی، دونوں شروط ایک دوسرے سے مشروط ہیں، تفصیلی وضاحت بھی مذکورہ شرط سے متعلق کر چکا ہوں،

میری شرائط فائنل ہیں، صرف آپ کی تجاویز جو کہ شرط 8 اور 9 سے متعلق ہے اس کو میں نے قبول کیا ہے۔

آپ اپنی کوئی شرط ہے تو بتا دیں۔

جعفر صادق: وہی ذاتی رائے۔ غیر علمی جوابات۔ اوپر کئی جواب دے چکا ہوں۔ ایک جملے کو چار مرتبہ بھی لکھا ہے۔۔ پھر بھی وہی سوال۔

* اہل سنت عقیدہ کے مطابق موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں ہے۔ *
اگر یہ عقیدہ اہل سنت نہیں ہے تو آپ ثابت کر دینا۔

یہ نکتہ بھی سمجھا چکا ہوں۔

محدود و مقید اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی چیز میں کمی کی جائے، قرآن کریم میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔

آپ کو اختلاف ہے تو اہل سنت عقیدہ کے مطابق ثابت کر دینا کہ ہم سبعہ احرف کے عقیدے سے قرآن کریم میں کمی کے قائل ہیں (معاذاللہ) جو بھی ثابت کرنا چاہو ہماری کتب سے ثابت کرنا ہو گا۔ اپنی ذاتی رائے سے جو چاہے مفہوم نکالنے کی ہر گز اجازت نہیں ہے۔ میں بھی آپ کے دلائل کا ذاتی رائے سے رد نہیں کروں گا، بلکہ شیعہ کی صحیح روایات بمعہ تائید علمائے شیعہ سے اپنے استدلال کو ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ

سات حروف سے مراد سات قرآت بھی ہیں، لیکن اس پر اجماع نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی بے شمار مسائل میں علماء کے مابین اختلافات ہیں (چند مثالیں)

سات حروف سے مراد سات قرآت بھی ہیں، لیکن اس پر اجماع نہیں ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی بے شمار مسائل میں علماء کے مابین اختلافات ہیں، اہل علم کی رائے میں اس طرح کے اختلاف ہونا کوئی انہونی نہیں ہے۔

- کیا خونی ماتم کرنے پر اہل تشیع کے ہاں اجماع ہے؟ ثابت کر سکتے ہیں؟
- کیا نماز کے تشہد میں علی ولی اللہ یا درود پڑھنے پر اہل تشیع کا اجماع ہے؟
- کیا اذان و اقامت میں اہل تشیع کے ہاں جملہ " اشھد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ " پر اجماع ہے؟

پہلے جا کر اپنے شیعہ علماء کی خبر لو، پھر اہل سنت علماء پر انگلی اٹھانا۔

آپ کو پتہ ہے شیخ مفید شاگرد ہے شیخ صدوق کا۔۔۔ اور اس نالائق شاگرد نے اپنے استاد شیخ صدوق کو جاہل قرار دیا ہوا ہے۔ ایسے شاگرد اور ایسے استادوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

میری نہیں آپ کی خیانت اور سمجھ کا قصور ہے۔ کمال ہے۔۔! ابھی تک نہیں مان رہے ہو۔ مجھے واقعی برا لگ رہا ہے کہ آپ کی شان میں بار بار گستاخی کروں۔۔۔ لیکن آپ کے کرتوت ہی ایسے ہیں۔ ممبرز خود فیصلہ کریں۔

☜ اپنے ہی جملے، اپنے جواب میں دیکھ کر، پڑھ کر اور سمجھ کر بھی یہ بندہ اندھا، بہرا اور گونگا بن جاتا ہے۔ اسے مزید کیا علمی نکتہ سمجھایا جائے؟ جو اپنے جملے تک تسلیم کرنے سے بھاگ رہا ہے۔ خود ہی وہ الفاظ لکھ کر، اب صریح اس کا انکار کر رہا ہے۔ کیا اس گروپ میں کوئی منصف مزاج شیعہ ممبر نہیں ہے جو اس کوڑھ مغز کو سادہ عقل کی بات ہی سمجھا سکے۔ یہ دیکھیں شیعہ مناظر کا جواب جس میں اس عالم فاضل نے وہی الفاظ لکھے ہیں۔

اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔مانو یا نہ مانو، بھاڑ میں جاؤ۔۔ لیکن کم از کم اس میسیج کو دوبارہ ٹیگ نہیں کرنا۔ میں اس پر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔ ممبرز خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔

آپ مدعی کی حیثیت سے میرے چار نکات کے جواب نہیں دے سکے۔ حتی کہ موجودہ قرآن کا تعین شیعہ مؤقف میں تو لکھ دیا لیکن اہل سنت کے متعلق پوچھا تو خارج از موضوع قرار دے دیا۔ میں نے بھی پہلا مناظر دیکھا ہے جو صرف اعتراضات کر کے گذارا کر رہا ہے، جیسے ہی کوئی جوابی سوال پوچھو تو اس کی دوڑیں لگ جاتی ہیں۔ ممبرز کی یاددہانی کے لئے دوبارہ شیعہ مناظر کی دوڑیں دکھا رہا ہوں۔ ☟☟☟☟

اہل تشیع دعوی
علی ولی اللہ
only admins can send messages
میرا دعوی
اہل سنت کا عقیدہ ہے اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا، جس کا آج وجود نہیں ہے
1:33 AM
شیعہ نے اپنا عقیدہ بتاتے ہوئے موجودہ قرآن کا تعین کر دیا!
You
مطلب موجودہ قرآن
اور اصل قرآن
دونوں الگ الگ کتابیں ہیں؟
ہمارے عقیدے کے مطابق موجودہ قرآن ہی اصل قرآن ہے کیونکہ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا الحمدللہ۔ سنیوں کے عقیدہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی سبعہ احرف والا قرآن نازل ہوا تھا
جس کا انہیں خود سنیوں کو بھی نہیں پتہ
ہاں آپ یہ لکھ دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا وہ سبعہ احرف میں نہیں تھا بلکہ موجودہ قرآن ہی تھا تو الگ بات ہے
دعوی کا پہلا حصہ درست دوسرا حصہ غلط
علی ولی اللہ
only admins can send messages
بیشک یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اور موجودہ قرآن لسان القریش سبعہ احرف کا ہی حصہ ہے۔
جبکہ وحی الہی کا نزول بھی اسی زبان میں ہوا۔ بعد میں وسعت اور آسانی دینے والے دیگر حروف کا بھی نزول ہوتا رہا۔ یہی حرف دور عثمانی میں برقرار رکھا گیا۔
اب آپ جواب دیں گے یا میں معاف کردوں؟
11:45 PM
چار سوالات سے شیعہ فرار، آخر میں صرف ایک سوال
مناظر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ آپ فضولیات سے گریز کریں اور غیر متعلقہ احکامات بالخصوص وہ باتیں جن کا نہ پوچھیں میں کا ذکر میرے دعوی۔
چلیں لکھ دیں۔۔۔
عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔
دلیل بعد میں دیجئے گا۔
بس خوش؟
شیعہ سے موجود قرآن کا تعین کرنے پر سوالات
اب آپ جواب دیں۔
👇👇👇
اگر واقعی آپ کو سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کا علم ہے تو مندرجہ ذیل چار نکات کا دو ٹوک جواب دیں۔
1 - عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اس وقت کہاں ہے؟
2- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق اصل قرآن اور سبعہ احرف الگ الگ آسمانی کتابیں ہیں؟
3- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق لسان قریش سبعہ احرف سے الگ کوئی حرف ہے؟
4- کیا عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن اچانک سے کہیں سے امت کے پاس آگیا، کیونکہ بقول دعوی اہل تشیع سبعہ احرف کا تو وجود ختم ہوچکا؟
میں آپ سے دلائل طلب نہیں کر رہا، کم از کم دعوی کو اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق بے تو ان سادہ باتوں کو کلیئر کردیں۔
11:22 PM
شیعہ کی منافقت! اپنے عقیدہ میں موجودہ قرآن موضوع بحث، اہل سنت کے لئے خارج از بحث!
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
چلیں لکھ دیں...
عقیدہ اہل سنت کے مطابق موجودہ قرآن سبعہ احرف سے باہر کی کتاب ہے۔۔۔
موجودہ قرآن خارج از مبحث ہے.....
11:26 PM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
موجودہ قرآن خارج از مبحث ہے۔۔۔
جبکہ سبعہ احرف کا براہ راست تعلق قرآن کے نزول سے ہے۔
پھر موضوع کیا ہے؟
👈کیا آپ اصول کافی کے گھڑے جانے پر گفتگو کریں گے؟
11:28 PM

ایک ایک اعتراض کے کئی جوابات دیتا آرہا ہوں۔۔۔ لیکن آپ کا رونا ہی بند نہیں ہو رہا ! **پھر لکھا ہے کہ جواب نہیں دیا۔۔۔** اللہ ہی آپ کو سمجھائے، میرے بس کی بات نہیں ہے۔

ممبرز خود فیصلہ کریں کہ شیعہ مناظر کو جواب دیا ہے یا نہیں!

👇👇👇👇👇

یہ تین جواب شیعہ مناظر سمجھنے سے قاصر!

موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا، چند آیات میں موجود کچھ الفاظ جو دیگر چھ حروف کے ہم معنی الفاظ تھے، ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔۔

میں نے آپ کو کئی بار سخت الفاظ بولے ہیں کیونکہ آپ جان بوجھ کر ایک قسم کے اعتراضات پوچھتے رہے ہو، جن کے بار بار جوابات بھی دئے جاتے رہے ہیں۔ میں نے آپ کی نسل کو برا بھلا نہیں کہا، لیکن آپ مزید ماحول خراب کرنے کے درپے ہو۔ اس بار درگذر کر رہا ہوں۔ آئندہ احتیاط کیجئے گا۔

👈 اخلاقی حدود میں رہ کر اپنا دعویٰ ثابت کریں۔ ہمیں بھی تو معلوم ہو کہ آپ نے پانچ سال کیا تحقیق کی ہوئی ہے، اور سبعہ احرف پر عقیدہ اہل سنت کو کتنا سمجھ رکھا ہے۔

تحریف قرآن پر ابو مہدی اور ابو ھشام کی جو حالت کی تھی، مجھے ابھی تک یاد ہے۔۔۔ دونوں ابھی تک زخم چاٹ رہے ہوں گے۔ آپ کس کھیت کی مولی ہیں۔ پہلے اس موضوع پر کئے گئے دعوی سے جان چھڑائیں۔

زبردستی اعتراف کراؤ گے؟ میں اعتراف نہیں کر رہا۔ کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ایسا اعتراف اہل سنت عقیدے کے خلاف ہے۔ آپ میرے سوالوں کے جواب دینا چاہیں تو دیں، یا دوران گفتگو دلائل سے ثابت کر دینا تاکہ ممبرز جان سکیں کہ آپ حق پر تھے اور مجھے اعتراف کرنا چاہئے تھا۔

👇👇👇👇

یہ اعتراف ہمارا عقیدہ ثابت کر دو۔۔۔ قیامت تک چیلنج ہے۔

1۔ کیا حضرت عثمان ہمارے مقدسات میں شامل نہیں ہیں؟

2۔ کیا اہل سنت کا ایسا کوئی عقیدہ ہے کہ سات حروف نکالنا تحریف قرآن ہے جو حضرت عثمان اور دیگر صحابہ نے کی ہے!؟

3۔ کیا ہم سات حروف سے سات قرآن سمجھتے ہیں؟ یا لسان القریش میں محفوظ کرنے سے مراد تحریف قرآن سمجھتے ہیں؟

حضرت عثمان کو میں نے نہیں آپ نے خود شامل کیا ہے! جھوٹے خیانتی اور بھلکڑ اور نفسیاتی آدمی بھی ہو! آنکھیں کھول کر یہ اپنا جواب دیکھو، یا پہلے کی طرح منکر بن جاؤ کہ یہ میرے الفاظ ہی نہیں ہیں۔۔۔ شرم تو ویسے بھی آپ کے قریب سے بھی گذر نہیں ہوتا!

👇👇👇👇👇

اب رہی بات **حضرت عثمان سات حروف میں نزول قرآن کے مخالف تھے یا نہیں۔** اسے آپ دلائل سے ثابت کیجئے گا۔

فی الحال تو یہ ایک اور تضاد آپ کے مؤقف سے واضح ہو گیا ہے۔

1۔ ایک شیعہ مؤقف 👈 حضرت عثمان نے ایک حرف لسان القریش میں قرآن محفوظ کر کے صریح کفر کیا۔ (معاذاللہ)

2۔ شیعہ کا دوسرا مؤقف 👈 حضرت عثمان سبعہ احرف میں نزول قرآن کے قائل نہیں تھے۔

میرا مشورہ ہے کہ آپ جتنی زیادہ لفاظی کریں گے اتنا ہی پھنستے جائیں گے۔ اس لئے اپنے دعویٰ تک رہیں۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔

(چھ حروف کا اتہ پتہ اور ذاتی رائے)

ذاتی رائے سے میں جو چاہے کہہ دوں آپ تسلیم کر لیں گے ؟ واہ رے شیعہ۔۔۔ تیری مت ہی نرالی ہے!

میں تو آپ کی ذاتی رائے کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں ! مدعی آپ ہو۔۔ دعویٰ ثابت کریں اور حقائق عوام تک پہنچائیں۔۔ میری ذاتی رائے آپ پر حجت نہیں ہونی چاہئے۔

علمی مباحث دلائل کی روشنی میں ہوتے ہیں۔ جواب دعویٰ پر تنقیحات کے بہانے بہت اچھل کود کر چکے ہو۔ اب شرائط فائنل ہو جائیں تو اصل موضوع شروع کرتے ہیں۔

(باقی رکھنا اور برقرار رکھنا کے معنی)

اب پھر شان میں گستاخی کروں گا تو ماحول خراب ہو جائے گا۔ سمجھ آپ کو ویسے بھی نہیں آنی۔

☜ موجودہ قرآن لسان القریش میں محفوظ ہے، محدود و مقید کی اصطلاح درست نہیں ہے۔ باقی چھ حروف کے ہم معنی الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو اہمیت دی گئی۔

آپ کو اس سے اختلاف ہے تو جو آپ سمجھتے ہیں اسے ہمارا عقیدہ ثابت کیجئے گا۔ آپ مدعی ہو، آپ کے پاؤں میں مہدی تھوڑی لگی ہوئی ہے۔۔ جس طرح چاہے ثابت کرنا۔

موجودہ قرآن میں ذرابرابر کمی بیشی، ردوبدل کا قائل تحریف القرآن کا مرتکب ہو گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ قرآن کریم براہ راست حفاظت الٰہی کے حصار میں ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

(سورت الحجر 9)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالذِّکۡرِ لَمَّا جَآءَہُمۡ ۚ وَ اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیۡزٌ ۙ

جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی۔ اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے

لَّا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ لَا مِنۡ خَلۡفِہٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ

اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اُتاری ہوئی ہے

(سورت فصلت 41,42)

تجاویز پر متفق ہیں تو اپنی شرائط میں اضافہ و ترمیم کر دیں۔

شرط 5 ☜ تشبیہ دینے والا وضاحت کا خود ذمہ دار ہو گا۔

شرط 8 ☜ ایک ٹرن میں دو تحریری میسیجز بمعہ ایک حوالا اور مکمل عبارت کے دو، تین یا چار اسکینز۔

شرط 9 ☜ فریق اپنی آسانی کے مطابق جیسے ہی اس کا ٹرن شروع ہو گا، 48 گھنٹے کے اندر جواب دینے کا پابند ہو گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو ایک ہفتے کی رخصت طلب کر سکتا ہے۔

ہم دونوں ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہیں گے، کس نے کونسی خیانتیں کی ہیں، اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیں۔

- شرط 10 پر کوئی اشکال پیش ہی نہیں کیا۔

◆ شرط 11 کی پابندی کرنے کے لئے بھی تیار ہوں لیکن اگر آپ نے اپنے آخری ٹرن میں مناظرے کے دوران کی گئی گفتگو کے علاوہ نئے دلائل، اعتراضات اور نئے اشکال لکھنے کی خیانت کی تو * از خود یہ شرط ساقط ہو جائے گی۔ *

☜ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کے دونوں مناظرین اپنے اپنے آخری ٹرن میں گذشتہ تمام دلائل اور بحث کی روشنی میں خلاصہ لکھتے ہیں۔ آپ لوگ بد قسمتی سے آخری ٹرن میں بھی نئے اعتراضات، دلائل اور اشکال لکھنا شروع کر دیتے ہو، مجبوراً ان اعتراضات کا رد بھی پی ڈی ایف میں شامل کرنا پڑتا ہے۔

◆ شرط 11 ☜ مدعی کا آخری ٹرن من و عن پی ڈی ایف میں شامل کیا جائے اور اس کا جواب نہیں دیا جائے گا، اگر مدعی نے اپنے آخری ٹرن میں گذشتہ دلائل اور بحث کا خلاصہ لکھنے کے بجائے نئے دلائل، اعتراضات اور اشکال بیان کئے تو یہ شرط از خود ساقط ہو جائے گی۔

شرائط کہاں فائنل ہوئی ہیں؟ آپ فائنل شرائط لکھیں۔ میں نے اوپر آسان کر کے نشاندھی کر دی ہے۔ جن ترامیم پر ہم متفق ہو چکے ہیں، انہیں شامل کر کے دوبارہ بھیج دیں۔ اس کے بعد میں شرائط بھیجتا ہوں۔

میرا خیال ہے باقی باتوں کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے بھی کئی بار پوچھ چکا ہوں۔ دوران گفتگو دوبارہ بھی یہی نکات زیر بحث آئیں گے۔ ان سب کو دلائل کی روشنی میں کلیئر کرتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی آپ کے مطابق **موجودہ قرآن سات حروف پر مشتمل نہیں ہے؟؟** تصدیق کر دیں۔ **موجودہ قرآن اگر صرف و صرف لسان القریش میں محدود و مقید نہیں ہے تو کیا ساتوں حروف پر مشتمل ہے؟؟!**

اجماع کے خلاف جو بھی رائے ہوتی ہے وہ باطل ہوتی ہے، تو آپ اب اجماع کے خلاف سات حروف سے مراد سات قراتیں لے کر بات کیوں گھما رہے ہیں؟ کیا آپ کو سنیوں کے اجماع پر بھروسہ نہیں یا سات قراتوں کے پردے میں چھپنے کا ارادہ ہے؟

آپ نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ میں نے کاپی پیسٹ کر دیے ہیں، وہ الفاظ میرے میسج میں نہیں ہیں۔

غور کریں اس میں آپ کی اپنی دوڑیں لگتی نظر آرہی ہیں۔

آپ نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔ساتوں منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی تھے آج کسی سنی کے پاس موجود ہیں یا نہیں؟ صرف ہاں یا ناں میں جواب دیں، کہانیاں نہ سنائیں۔۔

آئندہ میرے بارے میں بلاوجہ سخت الفاظ استعمال کرنے سے پہلے سو بار سوچنا۔۔۔۔کیوں کہ میں کسی سے بھی اپنے بارے فضولیات سننے کا عادی نہیں، وہ منہ توڑ جواب دیتا ہوں کہ اگلی پچھلی نسلیں یاد رکھتی ہیں۔

آپ جناب سے شرافت سے گفتگو کر رہا ہوں لہذا مجھے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے پر مجبور نہ کرنا۔ باقی آپ کی سبعہ احرف پر علمیت کا جنازہ تو تنقیحات میں ہی نکل چکا ہے، آپ سے زیادہ علم تو اس موضوع پر مدرسہ کے سال اول کے بچے کو ہو گا۔

اعتراف نہیں کرنا ثابت کر چکا ہوں کہ مجھ پر مقدسات کی توہین کا الزام بے بنیاد تھا الحمد للہ

عثمان کو بیچ میں، میں نہیں تم خود لائے تھے، میں نے تمھارے میسج کو ٹیگ کر کے عثمان کا نام لکھا ہے۔۔

یہ دو موقف نہیں دو احتمال ہیں۔

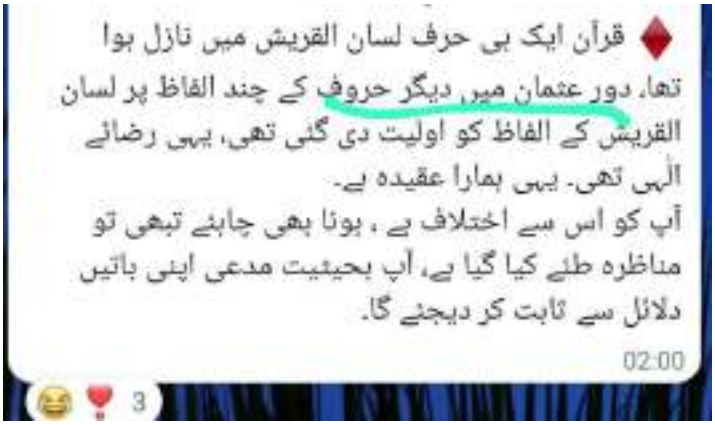

پہلے احتمال کی بنیاد آپ کی یہ رائے ہے 👆 **جس سے واضح ہو رہا ہے کہ دور عثمان میں سبعہ احرف جو کہ منزل من اللہ وحی الٰہی تھے ان میں سے چھ حروف ضائع کر دیے گئے اس لیے آج کسی سنی کے پاس وہ چھ حروف نہیں ہیں۔**

دوسرا احتمال،

منزل من اللہ وحی الٰہی ماننے کی وجہ سے ہے۔ کیوں کہ اگر عثمان کو علم ہوتا کہ ساتوں حروف وحی الٰہی ہیں تو وہ کبھی انہیں نابود کرنے کی جرات نہ کرتا، کیوں کہ یہ وحی الٰہی میں یقینی تحریف ہے اور یہ بات میں بالدلیل ثابت کر سکتا ہوں۔

آپ کی ذاتی رائے مجھ پر حجت نہیں ہو گی، ذاتی رائے ابھی جو دو گے اس پر دلائل دینا ہوں گے۔

ذاتی رائے پر دلائل نہیں دئے جاسکتے اور جن باتوں کے دلائل دئے جاسکتے ہیں وہ باتیں ذاتی رائے نہیں ہوتی ہیں۔
(اہل علم کی رائے اور ذاتی رائے کے فرق سے بھی شیعہ مناظر جاہل)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تنقیحات کے جواب میں ذاتی رائے ہی بتائی جاتی ہے جسے دلائل سے بعد میں ثابت کیا جاتا ہے ننھے میاں۔

اس لیے فی الوقت صرف باقی چھ حروف کا اتہ پتہ بتاؤ وہ کہاں ہیں؟ بعد میں اس پتہ کی تصدیق دلیل سے کر دینا، اب یہ مت کہہ دینا کہ آپ کو پتہ ہی نہیں باقی چھ منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی تھے کہاں گئے۔

ایک حرف لسان القریش میں محدود و مقید کہنا اس وقت غلط ہو گا جب باقی چھ حروف بھی موجودہ قرآن میں ہی ہوں۔ تو غلط ثابت کرنے کے لیے لکھیں 👇

موجودہ قرآن منزل من اللہ ساتوں حروف پر مشتمل ہے، باقی چھ حروف اس سے خارج نہیں ہوئے۔

ٹھیک ہو گیا - امید ہے اب دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے بعد اب ایسا کچھ کرنے والے کسی بھی فرد کو کوئی استثناء گھڑ کر دائرہ اسلام میں شامل نہیں کروگے۔

شرط 5 میں یہ بات پہلے سے لکھی ہوئی ہے، شرط 8 اور 9 پر متفق ہوں تو الگ سے کیا لکھنا؟ آپ خود ترمیم کر کے بھیج دیں میری شرائط۔

شرط 10 اور 11 آپس میں مشروط ہیں۔ لکھا ہوا بھی ہے۔۔ اور شرائط کا اطلاق فریقین پر ہوتا ہے لہذا میں وضاحت کر چکا ہوں کہ میں بھی پی ڈی ایف میں صرف اسکرین شاٹ ہی رکھوں گا۔

آپ متفقہ باتوں کو جس ترمیم کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں وہ میری شرائط میں ترمیم کر کے بھیج دیں۔

کیا موجودہ قرآن منزل من اللہ ساتوں حروف پر مشتمل ہے، باقی چھ حروف اس سے خارج نہیں ہوئے۔؟

جعفر صادق: اس کا جواب اوپر کئی بار دے چکا ہوں۔ بلکہ ایک آیت سورت المائدہ 55 میں بھی وضاحت کی تھی۔ پھر سمجھ لیں۔

دور عثمان میں نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش میں قرآن کریم کو محفوظ کر لیا گیا، امت کا اس پر اجماع ہے۔ ایک حرف میں محفوظ کرنے سے مراد جن دیگر حروف کے الفاظ پر اختلافات ہوئے یا ہونے کا امکان تھا ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔ اس کے باوجود آج بھی قرآن کریم میں وسعت ہے کیونکہ کئی دیگر چھ حروف کے ہم معنی الفاظ موجود ہیں جن میں صرف طرز ادائگی کا فرق ہے، وہ الفاظ آج بھی عرب قبائل کے مختلف لہجوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

ممبر زمیرے یہ دو میسیجز دوبارہ پڑھ لیں۔ شیعہ مناظر کو سمجھ نہیں آئے گی۔ باقی حضرات پڑھ کر اس نکتے کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ 👇👇👇👇

موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ اور دیگر حروف میں پڑھنے کی وسعت بھی برقرار
علی ولی اللہ
only admins can send messages
April 24, 2023
سید علی حیدری شیعہ مناظر
یہاں قریشی صاحب لکھ رہے ہیں
سوال: جب قرآن کی جن آیات میں 7 حروف کے ایسے الفاظ تھے جن پر اختلاف ہوا ، صرف ان الفاظ کو لسان القریش کے حرف میں برقرار رکھا گیا تو جن الفاظ میں اختلاف نہیں ہوا تھا ، وہ 7 میں سے کونسے حروف میں تھے؟؟
جواب: پھر بتادوں کہ وہ چند آیات میں موجود ایسے الفاظ تھے جن کی صرف ادائگی میں فرق تھا. یعنی زیر زبر پیش وغیرہ کا فرق، یہ وسعت آج بھی قرآن میں موجود ہے۔
جب دلائل کی روشنی میں گفتگو ہوگی تو کئی مثالیں زیر بحث لاؤں گا.
آپ کو سات حروف کے تعین کی اتنی جلدی ہے تو دعوی کی طرف آجائیں.
ہم شرائط طئے کرتے ہیں.. پھر باقائدہ علمی دلائل کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں، آپ بھی خوش اور میں بھی خوش۔
علی ولی اللہ
only admins can send messages
سید علی حیدری شیعہ مناظر
سنی مناظر کے بھیجے گئے تراجم کی طرف آجائیں۔۔۔
یہ انہوں نے المائدہ آیت 6 کا ترجمہ بھیجا ہے
اب آئے ہو لائین پر....
پہلے ہی یہ اختلاف لکھتے تو بات یہاں تک نہ پہنچتی.
یہ لیں جواب.
میں عرض کرچکا ہوں کہ سنی و شیعہ کے تراجم میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے. جس اختلاف کی طرف آپ نے نشاندھی کی ہے وہ بھی در حقیقت سبعہ احرف سے تعلق رکھتا ہے، جس سے میرے ہی مؤقف کی تائید ہوتی ہے کہ دور عثمان میں صرف ان الفاظ کو لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جن پر غیر عرب میں اختلافات ہونے کا امکانات تھے، باقی حروف کے تمام الفاظ جن کی ادائگی میں فرق تھا ، انہیں اسی طرح محفوظ کردیا گیا.
میں پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ قرآن لسان القریش میں محفوظ کیا گیا تو اس وقت اعراب نہیں لگائے گئے تھے تاکہ وسعت رہے اور زیر، زبر اور پیش میں فرق ممکنات میں سے تھا، تاکہ عرب کے دیگر قبائل کو تلفظ میں کوئی مشکل نہ ہو اور وہ اپنی اپنی زبان کے مطابق ان الفاظ کی ادائگی کر سکیں.
سورت المائدہ کی اس آیت 6 میں اسی وجہ سے سنی و شیعہ تراجم میں فرق آرہا ہے۔
شیعہ مناظر کا سوال
آپ کے مطابق موجودہ قرآن سات حروف پر مشتمل نہیں ہے ؟؟ تصدیق کردیں۔
جواب
دور عثمان میں نبی کریم کی زبان لسان القریش میں قرآن کریم کو محفوظ کرلیا گیا، امت کا اس پر اجماع ہے۔ ایک حرف میں محفوظ کرنے سے مراد جن دیگر حروف کے الفاظ پر اختلافات ہوئے یا ہونے کا امکان تھا ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔ اس کے باوجود آج بھی قرآن کریم میں وسعت ہے کیونکہ کئی دیگر چھ حروف کے ہم معنی الفاظ موجود ہیں جن میں صرف طرز ادائگی کا فرق ہے، وہ الفاظ آج بھی عرب قبائل کے مختلف لہجوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

وہی سوال، وہی اعتراض۔۔وہی اوپر والا جواب 👍👍👍👍

پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں۔ اب اوپر میرا جواب اور گذشتہ جوابات کے اسکرین شاٹ بھی دیکھ لیں۔ آپ کو اپنے جوابات تو یاد نہیں رہتے، میرے جوابات اور اسکرین شاٹ بھی دیکھتے نہیں ہو، بس ایک ہی طرح کے اعتراضات کرتے آرہے ہو۔ ان کے جوابات پڑھ کیوں نہیں لیتے۔ کوئی اور بندہ رکھ لیں جو آپ کو میرے جوابات دکھاتا اور سمجھاتا رہے۔ بس رہے نام اللہ کا۔

سبعہ احرف پر جن نکات پر اجماع ہے وہ آگے تفصیل سے سمجھاؤں گا، ضروری نہیں کہ عقائد سے متعلق کئی ذیلی مسائل پر بھی امت کا اجماع ہو، میں نے اوپر اہل تشیع کے ہاں بھی کئی مسائل کا سرسری ذکر کیا ہے۔

شیعیت کی تاریخ پڑھیں گے تو تقریباً ہر امام کی وفات کے بعد آئندہ امام کے تعین پر ہی اولاد امام میں اختلافات ہوتے رہے، اور اسی لئے شیعیت تقسیم در تقسیم ہوتی رہی! جبکہ بقول اثنا عشریہ کے بارہ اماموں کا تعین پہلے سے ہو چکا تھا۔ مطلب کسی امام نے اپنی اولاد کو بھی نہیں بتایا کہ میرے بعد فلاں امام ہو گا !

اب یا تو چوتھی صدی کی پیداوار شیعہ اثنا عشریہ سچے یا ائمہ اہل بیت سچے جو ساری زندگی اہل سنت کے مطابق زندگی گذارتے رہے اور اپنی اولاد کو بھی عقیدہ امامت کی تعلیم نہیں دیکر گئے !

امام منصوص من اللہ تھے تو یہ بات خود شیعوں کو بھی چوتھی صدی تک معلوم نہ تھی ! ! بلکہ اہل بیت کے گھرانے سے ہر امام کی وفات کے بعد دو دو دعوے کئے گئے ! !

1۔ حضرت محمد بن حنفیہ نے حضرت زین العابدین کے سامنے اپنی امامت کا دعوی امامت کیا۔

2۔ حضرت زید بن زین العابدین نے حضرت باقر کے سامنے اپنی امامت کا دعوی کیا۔

3۔ حضرت محمد بن عبد اللہ (نفس زکیہ) نے حضرت جعفر صادق کے سامنے اپنی امامت کا دعوی کیا۔

4۔ حضرت حسن بن علی بن حسن مثلث کا حضرت موسی کاظم کے سامنے اپنی امامت کا دعوی کرنا۔

5۔ حضرت محمد بن جعفر کا حضرت علی رضا کے سامنے اپنی امامت کا دعوی کرنا۔

6۔ حضرت محمد بن قاسم علوی نے حضرت امام علی تقی کے سامنے اپنی امامت کا دعوی کیا۔

7۔ یحیی بن عمر نے امام علی نقی کے مقابلے میں امام ہونے کا دعوی کیا۔

8۔ علی بن زید علوی نے امام حسن عسکری کے زمانے میں ان کے بالمقابل امامت کا دعوی کیا۔

نتیجہ یہ نکلتا رہا کہ کئی اماموں کے دو دو بیٹے دعوی امامت کرتے رہے! جب منصب امامت پر شیعہ متحد نہ رہ سکے تو باقی معاملات کا کیا حال ہو گا یہ تصور کرنا مشکل نہیں ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مناظروں میں اختلافی نکات پر حجت قائم نہیں کی جاتی۔ سبعہ احرف پر ہمارا عقیدہ بالکل واضح ہے۔ آپ نے جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے جو قیامت تک اہل سنت کتب سے ثابت نہیں کر سکتے۔

گفتگو شروع تو ہو سب کو معلوم ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

*** کیا جو الفاظ آپ نے کاپی پیسٹ کئے ہیں وہ اسکرین شاٹ میں دکھائے گئے آپ کے میسج میں نہیں ہیں؟ ***

ممبرز فیصلہ کریں شیعیت میں کتنا جھوٹ اور فریب ہے۔ یہ شیعہ مناظر اپنے زعم میں خود کو شیعہ کا نمائندہ اور بڑا عالم فاضل سمجھتا ہے اور حالت یہ ہے کہ عام بول چال کے اردو

الفاظ درست مفہوم سے استعمال نہیں کر سکتا۔۔ مجھ پر کئی جھوٹ منسوب کئے، اسکرین شاٹ ایک کا بھی نہیں دکھا سکا، مقدسات کی توہین الگ کرتا رہا ہے، حد تو یہ ہے کہ اپنے اسکرین شاٹ کو تسلیم کرنے سے بھی بھاگ رہا ہے، جن الفاظ کو ہائی لائیٹ کر کے مجھے وہ میسیج دکھانے کا کہا تو وہ دکھانے کے باوجود اس خبیث کو وہ اپنا میسیج بھی اپنا نہیں لگ رہا۔۔۔!! کیا ایسا بندہ عزت کے قابل ہے؟

تمام ممبرز کے پاس شیعہ مناظر کا وہ میسیج محفوظ ہو گا۔ میری گذارش ہے کہ سنی و شیعہ منصف مزاج ممبرز تلاش باکس کی مدد سے 17 اپریل 2023 وقت 3:06 am کے بعد شیعہ مناظر کے اس جواب کا اسکرین شاٹ لیکر مجھے پرسنل میں بھیجیں، میں یہاں اور پی ڈی ایف میں بھی ان کے نام اور شکریہ کے ساتھ شامل کر دوں گا تاکہ سب گواہ رہیں کہ یہ الفاظ اس جھوٹے شخص نے خود لکھے ہیں لیکن ڈھیٹ بنتے ہوئے انکار کر رہا ہے کہ میرے الفاظ نہیں ہیں۔

جھوٹوں پر اللہ و رسول کی بے شمار لعنت ہو،

(سنی یا شیعہ مناظر کی دوڑیں) اس کا فیصلہ بھی ممبرز کریں۔

الحمدللہ۔۔۔ہاں۔

ساتوں حروف یعنی سبعہ احرف میں قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے، دور عثمان میں دیگر حروف کے صرف ان الفاظ پر لسان القریش کے الفاظ کو برقرار رکھا گیا جن پر اختلافات ہوئے یا امکان تھا۔

آپ ایک ہی اعتراض دس بیس بار پوچھ چکے ہو۔ سمجھ تو آئے گی نہیں۔۔۔ بہتر ہے اپنے دعویٰ کو ہی ثابت کرنے کی کوشش کرلو۔

پھر کیا وجہ ہے کہ آٹھ دس دن سے مدعی ہونے کے باوجود دعوی کی طرف آکر اصل گفتگو شروع نہیں کر سکے۔

الحمدللہ کہہ کر جھوٹ بولنے کی ہمت صرف شیعہ میں ہے۔ مقدسات کی توہین آپ کو محسوس کیسے ہو گی۔۔ دن رات گناہ کرنے والے کو گناہ پر شرمساری محسوس نہیں ہوتی۔ **شیعیت کے اصول وعقائد پر کتب لکھنے والا کاشف الغطاء سیدہ فاطمہ کی شان میں صریح گستاخی کر کے بھی آپ کا جید معتبر عالم ہے! یہ کیسی منافقت ہے؟ کیا ان الفاظ سے سیدہ فاطمہ اس منحوس سے راضی ہوں گی؟ یا جو لوگ اس منحوس سے راضی ہوں ان سے سیدہ فاطمہ خوش ہوں گی؟**

تمام شیعہ ممبرز کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہیں اپنے علماء سے پوچھنا چاہئے کہ دن رات اہل سنت پر تو اعتراضات کرتے رہتے ہیں، خود شیعوں نے جو اہل بیت کی شان میں گستاخیاں کی ہیں، ان کی مذمت کیوں نہیں کی جاتی؟ منافقین پر لعنت

سبعہ احرف میں نزول قرآن اور دور عثمان میں ایک حرف میں محفوظ کرنا۔۔۔یہ ہمارے عقیدے کے اہم نکات ہیں۔ حضرت عثمان کے ذکر کے بغیر عقیدہ اہل سنت کو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے بیچ میں لانے کا سوال ہی صریح جہالت ہے۔ اس کا مطلب آپ اہل سنت عقیدہ کو مکمل جانتے تک نہیں ہیں۔

دوسری بات ☜ آپ نے میرے میسیج کو ٹیگ کر کے حضرت عثمان کا صرف نام تھوڑی لکھا ہے۔ کیوں لوگوں کو بیوقوف بناتے ہو! مقدسات کی توہین کر کے معصوم بن جاتے ہو۔ واقعی لعنت کے مستحق ہو۔!

◆ میں نے اپنے عقیدہ کی روشنی میں وضاحت کی ہے، آپ مناسب الفاظ سے کوئی علمی اعتراض کر سکتے تھے، **ذاتی رائے لکھتے ہوئے اور فیصلہ کن انداز میں کفر کا فتویٰ حضرت عثمان پر لگا دیا!**

😡 سبائی گروہ ملعون بدمعاشوں کے کرتوت آپ کے نزدیک جہاد اکبر ہے !سیدنا علی نے جن سے بیزاری اختیار کی، آگ میں جلا دیا۔۔۔اور آپ نے اسی سبائی گروہ کو دل میں بسایا ہوا ہے !

😡 پھر کہتے ہو تم سے ادب و اخلاق سے بات کی جائے !

مجھ میں بہت برداشت کا مادہ ہے، اس کے باوجود مقدسات کی توہین ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔ مدعی ہو، تمیز سے دعویٰ کو دلائل سے ثابت کرنے کی طرف آؤ۔۔ آخر میں آپ کی فائنل شرائط بھیجتا ہوں، آپ کنفرم کر دینا کہ ان پر اتفاق ہے تو میں اپنی شرائط بھیج دوں گا۔ پھر دیکھتے ہیں اپنے دعوی میں کیا دلائل تلاش کئے ہیں۔

(دو احتمال) مطلب آپ خود ابھی تک شک میں ہیں کہ کونسا مؤقف اختیار کرنا چاہئے۔ مناظروں میں احتمالات نہیں حتمی مؤقف بیان کیا جاتا ہے عالم صاحب۔

1۔ ایک شیعہ احتمال ☜ حضرت عثمان نے ایک حرف لسان القریش میں قرآن محفوظ کر کے صریح کفر کیا۔(معاذاللہ)

2۔ شیعہ کا دوسرا احتمال ☜ حضرت عثمان سبعہ احرف میں نزول قرآن کے قائل ہی نہیں تھے۔

☜ اگر دونوں احتمالات ہیں تو یقینی مؤقف اہل تشیع کا کب بیان کریں گے؟

لگتا ہے شیعہ مناظر کو احتمال لفظ کے معنی و مفہوم بھی سمجھانے ہوں گے۔ 😠

میں نے کوئی احتمال بیان ہی نہیں کیا۔ کئی بار کہہ چکا ہوں۔ جواب دعویٰ میں اہل سنت عقیدہ وہی بیان کیا ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔ عقائد میں احتمالات آپ کے ہاں رائج ہوں گے۔ میں یقینی باتیں بیان کرتا آرہا ہوں، **میری ہر بات کی تائید صحیح روایات سے ثابت شدہ ہے۔ شیعہ کتب سے بھی کچھ نکات کی تائید دکھادوں گا۔ ان شاءاللہ**

میں نے کب یہ کہا کہ موجودہ قرآن سے چھ حروف ضائع ہوگئے (معاذاللہ)، اپنی باتیں میرے طرف منسوب کرنے سے کیا فائدہ! اسکرین شاٹ رکھ کر ثابت کرنے کا کہوں گا تو چپ لگ جائے گی! جھوٹ کو ثواب سمجھ کر بولتے ہو! یہی تو آپ کا دین آپ کو سکھاتا ہے، تقیہ کی نیت کر کے جو چاہے بولنے کی کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ اللہ کی پناہ۔

ٹھیک ہے۔ اس جواب کی روشنی میں آپ مندرجہ ذیل نکات پر دلائل دینا۔

1۔ حضرت عثمان کو علم نہیں تھا کہ ساتوں حروف وحی الٰہی ہیں۔

2۔ حضرت عثمان نے لاعلمی میں چھ حروف موجودہ قرآن سے نکال دئے۔

3۔ حضرت عثمان کی طرف سے چھ حروف نکالنا تحریف قرآن ہے۔

آپ نے واضح الفاظ میں ان نکات کو دلیل سے ثابت کرنے کا ذمہ بھی اٹھالیا ہے۔ میں نے آپ کے جواب اور ثابت کرنے والے نکات کو محفوظ کر لیا ہے۔ اصل مناظرے میں آپ کے دلائل کی روشنی میں مزید گفتگو ہو گی۔ ان شاء اللہ

ذاتی رائے پر دلائل نہیں دئے جاسکتے اور جن باتوں کے دلائل دئے جاسکتے ہیں وہ باتیں ذاتی رائے نہیں ہوتی ہیں۔

عجیب قسم کے عالم ہو۔

☜ اگر کسی بات کو ذاتی رائے کہا جائے تو مطلب اس بات کو دلائل سے ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مناظروں میں ایک فریق جب کسی بات کا رد کرے تو مخالف دلیل مانگتا ہے، اگر دلیل پیش کر دی تو اس پر مزید بحث ہوتی ہے بصورت دیگر اس بات کو ذاتی رائے کہہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے کہ **تنقیحات کے جواب میں ذاتی رائے ہی بتائی جاتی ہے، جسے دلائل سے بعد میں ثابت کیا جاتا ہے؟** تنقیحات کا مطلب ہی یہ ہے کہ تحقیق و کھوج کرنا، صحیح و غلط کی تلاش کرنا۔۔۔

مناظروں میں تنقیحات کی مدد سے حقائق تک پہنچنا مقصود ہوتا ہے۔ ایک فریق جب تنقیح کرتا ہے تو مطلب ایسا کوئی اشکال، اعتراض یا سوال کرتا ہے جس سے زیر بحث کوئی اختلافی نکتہ کلیئر ہو سکے۔

دوسرا فریق اپنے علم و تجربے اور گذشتہ محققین و علمائے کرام کی تصنیفات کی روشنی میں اس اختلافی نکتے کو مزید کلیئر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ علمی مناظروں میں ذاتی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی بلکہ ایسا کرنے والے کی شکست تصور کی جاتی ہے کیونکہ وہ فریق دلائل کی روشنی میں مخالف کا رد کرنے میں ناکام رہا، اسی لئے تو ذاتی تاویلات اور رائے کا سہارا لیا ہے۔

چھ حروف کے متعلق ہمارے پاس کئی دلائل ہیں۔ یہ سوال یا اشکال نہیں بلکہ براہ راست دلائل پیش کرنے کا مطالبہ ہے۔ میں پہلے کلیئر کہہ چکا ہوں۔ جواب دعویٰ پر تنقیحات کرتے کرتے آپ دلائل تک آ پہنچے ہیں۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ اپنے دعوی کو ثابت کرنے کی طرف آئیں، اس مرحلے میں ہم ایک دوسرے کو دلائل ہی دیں گے۔

☜ یاد رہے کہ ذاتی رائے تو اس وقت بھی ممنوع ہو گی۔ میری شرائط میں یہ شرط بھی شامل ہے۔ آپ اپنی شرائط فائنل کر دیں گے تو میں اپنی شرائط پیش کر دوں گا۔ پہلے دن سے جواب دعویٰ کے ساتھ ہی شرائط بھی لکھ رکھی ہیں۔ اب پھر شروع نہ ہو جانا کہ دکھاؤ۔۔ کہاں پیش کی ہیں۔۔ صرف اپنے پاس لکھ رکھی ہیں۔

مسئلہ سبعہ احرف میں نزول قرآن کا عقیدہ نہیں ہے، مسئلہ آپ کے دماغ، علم، عقل، سمجھنے کی صلاحیت اور ہوش و حواس کا ہے۔

موجودہ قرآن میں ساتوں حروف کی وسعت موجود ہے۔ ہم ہرگز یہ نہیں سمجھتے کہ لسان القریش میں محفوظ کرنے سے مراد قرآن کریم میں کمی کرنا یا تحریف کرنا ہے (معاذاللہ) یہ آپ دعوی کی تائید میں ثابت کروگے کہ ہمارا عقیدہ ایسا ہے۔

دور عثمان میں وہ ہم معنی الفاظ جن پر اختلافات ہوئے، ان پر لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی، تاکہ امت ایک ہی قرآن پر متحد ہوجائے۔ آج دنیا کے جس کونے سے چاہے قرآن کریم اٹھا کر چیک کرلیں، آپ کو ذرا برابر کمی بیشی یا ردوبدل نظر نہیں آئے گا، کیونکہ قرآن میں تبدیلی کرنا کسی بنی بشر کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو دنیا کی دیگر کتب کی طرح اس میں بھی کئی قسم کی تبدیلیاں ہوچکی ہوتیں۔

بیشک ہم تحریف قرآن کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں آپ مجھ سے ہاتھ ملانے کے اہل نہیں ہیں۔۔ اہل تشیع کے ہاں تحریف قرآن کے قائل کو کافر تھوڑی کہا جاتا ہے بلکہ شیعیت میں ایسے لوگ تو مجتہد کہلاتے ہیں! میرے پاس شیعہ کتب کی معتبر روایات کے ساتھ ساتھ مناظروں میں کئے گئے شیعہ مناظرین کے کافی اعترافات بھی موجود ہیں۔

یہ ایک جھلک ممبرز کے لئے۔۔

👇👇👇👇👇

میں آپ کی شرائط میں مطلوبہ ترامیم کرکے پرسنل میں بھیج رہا ہوں۔ توجہ سے پڑھ کر تصدیق کرلیں اور یہاں بھیج دیں۔ ظاہر ہے آپ کی شرائط ہم دونوں پر ہی لاگو ہوں گی۔ میں بھی آج رات کو ہی اپنی شرائط

بھیج دوں گا۔ آپ میری باتوں کے جواب دینا چاہیں تو مختصر دے سکتے ہیں، اگر کوئی میسیج اہم ہوا تو اس کا جواب دوں گا، ورنہ ہر بات کا جواب نہیں دوں گا۔

☜ اب مزید گفتگو شرائط فائنل ہونے کے بعد ہی کروں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ کہانیاں سنانے کا وقت ختم ہو چکا ہے، آپ سے ہاں یا ناں میں تصدیق کا کہا ہے، آپ کے مطابق موجودہ قرآن سات حروف پر مشتمل نہیں ہے؟؟ تصدیق کر دیں، ہاں یا ناں میں جواب چاہیئے۔

موجودہ قرآن اگر صرف وصرف لسان القریش میں محدود و مقید نہیں ہے تو کیا ساتوں حروف پر مشتمل ہے؟؟

پھر وہی فضل کہانیاں اور لفاظیاں، بات کلیئر ہے کہ آپ کی رائے کے مطابق سبعہ احرف سے مراد چند آیات میں موجود کچھ الفاظ ہیں اور یہ بات آپ نص سے ثابت کر کے اجماع دکھائیں گے۔

لہذا سبعہ احرف سے سات قراتیں مراد لینا آپ کے مطابق باطل ہے۔

اس رام کتھا کا نہیں پوچھا، سوال یہ تھا ☟

ساتوں منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی تھے آج کسی سنی کے پاس موجود ہیں یا نہیں؟

صرف ہاں یا ناں میں جواب دیں، کہانیاں نہ سنائیں۔۔۔۔

تمھارے اعتراف نہ کرنے کو دلیل بنایا ہے، لہذا جھوٹ بولنا سنی کی فطرت کا جزو لاینفک ہے۔۔۔۔ البتہ دل کے حالات

تو اللہ ہی جانتا ہے، لہذا اعتراف ہونے کے باوجود اعتراف نہیں کر رہے اس لیے آگ لگی ہوئی ہے سب کو نظر آرہا ہے، بلاشبہ ہر منافق اور منافقت کرنے والے پر لعنت۔ اسکرین شاٹ سے واضح ہے کہ عثمان کو بیچ میں تم خود لائے، اب یہاں تصدیق بھی کر دی ہے۔ لہذا اپنی اس منافقت کی بنیاد پر پر مجھ پر مقدسات کی توہین کا الزام لگا کر لعنت بھیجنے کی وجہ سے تم خود نسلی ملعون ثابت ہو چکے ہو۔ الحمد للہ

دو احتمالات کی وجہ اوپر بیان کر دی ہے۔ بنیاد تمھاری اپنی تضاد بیانیاں ہیں، ایک جگہ لکھا ہے 👇

1۔ موجودہ قرآن دور عثمان میں حرف واحد لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔*

اس کا واضح مطلب ہے موجودہ قرآن باقی چھ حروف سے محروم ہے*

دوسری جگہ لکھا ہے 👇

2۔ ساتوں حروف یعنی سبعہ احرف میں قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے

* جس کا واضح مطلب ہے موجودہ قرآن میں لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف بھی موجود ہیں*

ظاہر ہے اب تک آپ کی اپنی متضاد بیانیاں بر قرار ہیں تو میرے احتمالات کی بنیاد ہی آپ کی متضاد بیانیاں ہی ہیں۔ جی یہاں آپ کے مطابق اہل سنت کا عقیدہ مذکورہ متضاد بیانیوں پر مشتمل ہے، آپ تائید دکھا کر ان متضاد بیانیوں کو سنیوں کا عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ **آپ نے چھ حروف ضائع ہو گئے نہیں لکھا اس لیے تو پوچھ رہا ہوں، وہ چھ حروف سامنے لانا، کہاں ہیں؟ دور صحابہ سے آج تک ان چھ حروف کا اتہ پتہ کسی کو نہیں ہے۔**

یہ کہنے سے کام نہیں چلے گا کہ 👇

دور عثمان میں موجودہ قرآن کو صرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا۔

* کیوں کہ اب تک تو کلیئر ہو چکا ہے کہ لسان القریش حرف واحد تھا اور سنی عقیدے کے مطابق حرف واحد لسان القریش والا قرآن تو زمانہ رسالت سے ہی محفوظ تھا کیوں کہ ہر حرف اپنی جگہ کامل بھی تو تھا*

شیعہ مناظر اپنی باتوں سے مکر گیا!

اس کو ثابت کرنے کی ذمہ داری مجھ پر اس وقت ہو گی جب آپ مذکورہ متضاد بیانیوں کو سنیوں کا عقیدہ ثابت کر دیں گے، جب وہ متضاد بیانیاں سنیوں کا عقیدہ ثابت ہی نہیں ہوں گی تو میرے احتمالات کو ثابت کرنے کی ضرورت ہی درپیش نہ ہو گی۔

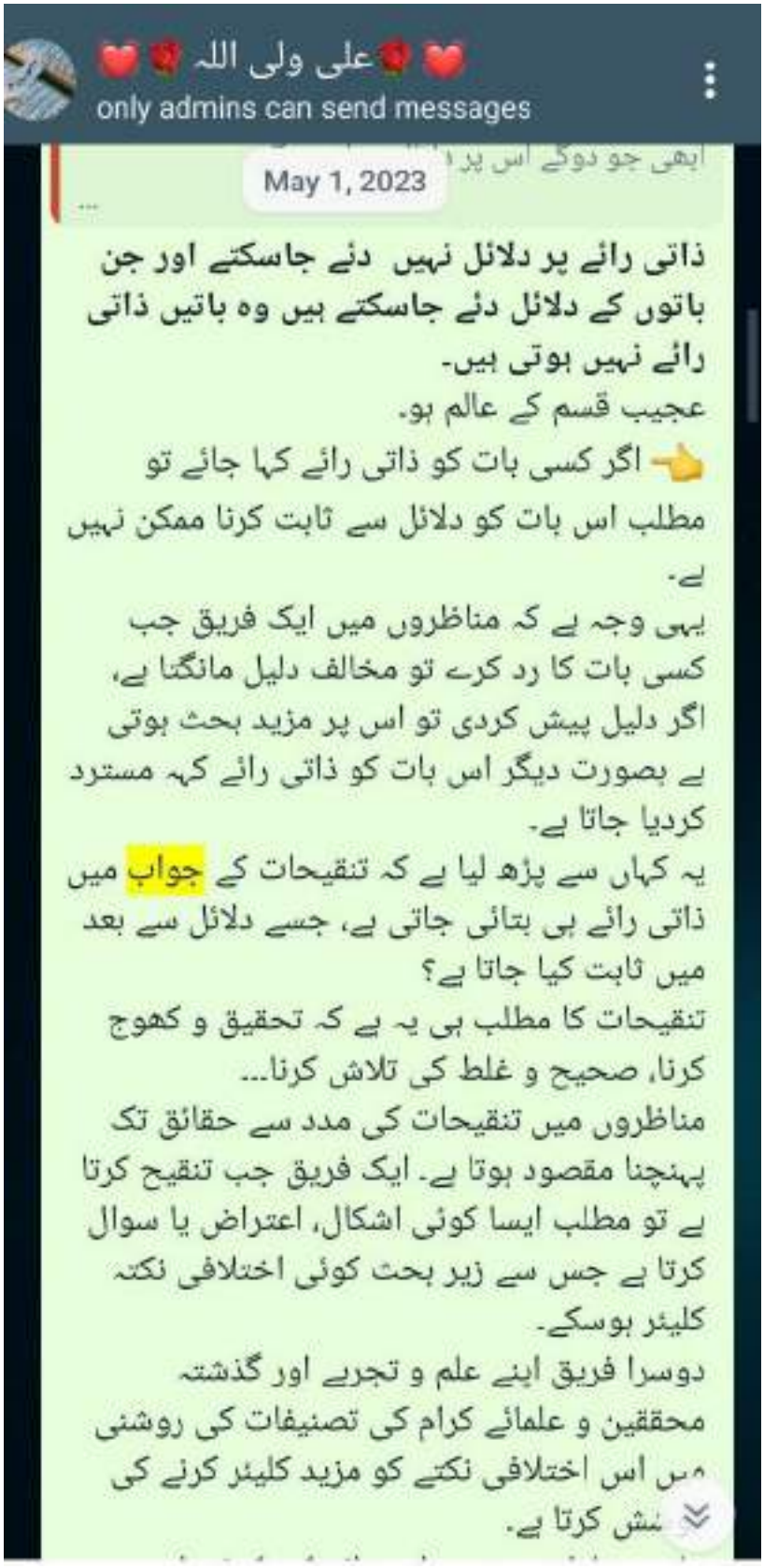

تنقیحات پر شروع روز سے اب تک ذاتی رائے دینے کے سوا اور کیا ہی کیا ہے مناظر صاحب۔

ابھی یہ لکھ کر دے دو کہ باقی چھ حروف کا اتہ پتہ نہیں بتاسکتے کیوں کہ سنیوں کے عقیدے کے مطابق بقیہ چھ منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی اور اصل قرآن تھے، وہ لاپتہ ہو چکے ہیں۔

کیا زمانہ رسالت میں اصل قرآن، حرف واحد لسان القریش محفوظ نہیں تھا؟؟

(اہل تشیع پر تحریف قرآن کا الزام اور شیعہ مناظر کا جواب)

اچھا تو یہ آپ ہی تھے جو ہمارے عزیز سے ابوتراب بن کر مناظرہ کرنے آئے تھے۔ یہ مناظرہ تو شرائط پر اختلاف میں ہی ختم ہو گیا تھا۔۔۔ خیر ہے میں نے تو آپ کو اوپر اوپن چیلنج کر رکھا ہے، تحریف قرآن پر مناظرہ کر کے دیکھ لینا، تمھارے کفر کے فتویٰ کی زد میں کتنے تمھارے مقدسات آئیں گے۔

آپ سے ہاں یاناں میں جواب طلب کیے ہیں، لفاظیاں اور لمبی کہانیاں جو سیکڑوں بار آپ کاپی پیسٹ کر چکے ہیں کو چھوڑ کر مطلوبہ تصدیق کریں، دوسرا آپشن یہ ہے کہ لکھ کر دے دیں تنقیحات کا جواب نہیں دینا چاہتے کیوں کہ خود آپ کو علم نہیں ہے۔ جیسے اوپر آپ ان مسائل پر اپنی لاعلمی ظاہر کر چکے ہیں 👇

سوال:1۔ سنی عقیدہ کے مطابق سبعہ احرف میں نزول قرآن کا آغاز کب ہوا؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا *

سوال2۔ قرآن مجید ابتدائی 13 سال مکہ میں نازل ہوا، 86 سورہ مکی ہیں، وہاں کونسے قبائل لسان القریش نہیں سمجھتے تھے؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا *

سوال3۔ ان چند نامعلوم آیات میں موجود چند نامعلوم الفاظ کی تعداد کتنی ہے جسے آپ بقیہ چھ حروف بنا رہے ہیں؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا *

قارئین نوٹ کر لیں۔ *** اہل سنت عقیدے کے مطابق اصل قرآن سبعہ احرف میں نازل ہوا تھا لہذا موجودہ قرآن میں ان ساتوں حروف کا موجود ہونا ہی اسے تحریف سے پاک ثابت کر سکتا ہے، اس میں ایک حرف کی کمی بھی اسے محرف ثابت کر دے گی، سنی مناظر خود بھی موجودہ قرآن میں ایک لفظ کی کمی، بیشی، تبدیلی و تغیر ماننے والے کو کافر سمجھتے ہیں ***

شرط 5 میں وہی الفاظ لکھیں جو میں نے لکھے ہیں۔۔۔۔ تاکہ میں آپ کا پرسنل میں بھیجا گیا میسج یہاں کاپی پیسٹ کر دوں۔

جعفر صادق: صرف ایک جواب دیتا ہوں۔ باقی جوابات میں بیان کئے گئے نکات کلیئر کر چکا ہوں اور مزید آگے دلائل کی روشنی میں کلیئر ہوں گے۔ اب شرائط فائنل کریں۔

سوال:1۔ سنی عقیدہ کے مطابق سبعہ احرف میں نزول قرآن کا آغاز کب ہوا؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا * (کذب بیانی، صریح جھوٹ)

◆ سنی مناظر: صحیح روایات کی روشنی میں مناظرے کے دوران یہ نکتہ زیر بحث آئے گا۔

سوال2۔ قرآن مجید ابتدائی 13 سال مکہ میں نازل ہوا، 86 سورہ مکی ہیں، وہاں کونسے قبائل لسان القریش نہیں سمجھتے تھے؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا * (کذب بیانی، صریح جھوٹ)

◆ سنی مناظر: سات حروف میں نزول قرآن کب شروع ہوا، مناظرے میں دلائل کی روشنی میں زیر بحث آئے گا۔

سوال3: ان چند نامعلوم آیات میں موجود چند نامعلوم الفاظ کی تعداد کتنی ہے جسے آپ بقیہ چھ حروف بنا رہے ہیں؟

* سنی مناظر: نہیں بتاؤں گا * (کذب بیانی، صریح جھوٹ)

◆ سنی مناظر: اہل سنت عقیدہ کے مطابق سات حروف نزول قرآن سے مراد چند آیات کے کچھ ہم معنی الفاظ کو دیگر عرب قبائل کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی، ان آیات اور ان الفاظ کا تعین لازم نہیں ہے، دور عثمان میں یہی اختلاف ختم کر دیا گیا۔ امت مسلمہ کا اس پر ہر دور میں متواتر اجماع ہے سوائے ایک خبیث سبائی گروہ کے، جو اجماع امت کو مانتے ہی نہیں!

آپ کی شرائط ہیں۔ ترمیم کر کے یہاں بھیج دیں۔ میں منتظر ہوں۔ اس کے بعد اپنی شرائط بھیجتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی قارئین ملاحظہ فرمائیں سوال نمبر 1 اور 2 کا جواب اس تحریر میں بھی نہیں دیا، پھر بھی سنی مناظر اسے کس کمال ڈھٹائی سے کذب بیانی، صریح جھوٹ کہہ رہا ہے، اسے کہتے ہیں دل میں قفل لگ جانا۔

جعفر صادق: شرائط بھیجیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین ملاحظہ فرمائیں منزل من اللہ وحی الٰہی کے چھ باقی ماندہ حروف سے متعلق سنی مناظر کی رائے 👇

سنی مناظر: * اہل سنت عقیدہ کے مطابق * سات حروف نزول قربان سے مراد چند آیات کے کچھ ہم معنی الفاظ کو دیگر عرب قبائل کی زبان میں پڑھنے کی آسانی دی گئی تھی، * ان آیات اور ان الفاظ کا تعین لازم نہیں ہے *، * دور عثمان میں یہی اختلاف ختم کر دیا گیا۔ *

شیعہ مناظر کا اس اسلام دشمن عقیدے پر تبصرہ

👈 سنی مناظر کے مطابق وحی الٰہی کے چھ منزل من اللہ حروف جس کا تعین سنی مذہب کے بانیان تک نہیں کر سکے، اسے وحی الٰہی بنانے کی ضرورت ہی نہیں، معاذ اللہ یہ وحی الٰہی اختلاف تھا جسے دور عثمان میں ختم کر دیا گیا، بات واضح ہے اصل قرآن کے چھ حروف کو نابود کیا گیا، اس پر اختلاف کا الزام دے کر۔۔۔۔۔ جب دور عثمان میں یہ کام کرنے والے کافر نہیں تو یقیناً آج بھی اگر کوئی ایسا کرے تو وہ بھی کافر نہیں ہو سکتا لیکن سنی مذہب کی اسلام دشمنی کا عالم یہ ہے کہ دور عثمان میں جو کام ہوا وہ ان کے مذہب کی بقاء کے لئے آج ضروری ہے لیکن وہی کام آج ہو تو کفر ہے۔ المختصر سنی مذہب کی بنیاد ہی کفر پر رکھی گئی ہے

جعفر صادق: شرائط بھیجیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی اس بات 👇

* موجودہ قرآن ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے۔ *

اس کا مطلب موجودہ قرآن صرف لسان القریش میں مقید و محدود ہے، میں درست سمجھا ہوں؟

کیا زمانہ رسالت میں اصل قرآن، حرف واحد لسان القریش محفوظ نہیں تھا؟؟

رام کتھا کا نہیں پوچھا، سوال یہ تھا 👇

ساتوں منزل من اللہ حروف جو وحی الٰہی تھے آج کسی سنی کے پاس موجود ہیں یا نہیں؟

صرف ہاں یا ناں میں جواب دیں، کہانیاں نہ سنائیں۔

جعفر صادق: شرائط بھیجیں۔، مدعی ہو۔ اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ جواب دعویٰ پر گفتگو کافی دن ہو چکی ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہاں یا ناں میں جواب چاہیئے، **موجودہ قرآن اگر صرف و صرف لسان القریش میں محدود و مقید نہیں ہے تو کیا ساتوں حروف پر مشتمل ہے؟؟**

جعفر صادق: مدعی ہو۔ اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ جواب دعویٰ پر گفتگو کافی دن ہو چکی ہے۔ شرائط بھیجیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میری کسی تنقیح کا جواب نہیں دینا چاہتے لکھ کر دے دو۔ کیوں کہ کہانیاں سنانے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ پھر میں دلائل شروع کرتا ہوں۔

جعفر صادق: نہیں دینا چاہتا۔ بس خوش، مدعی ہو۔ اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ جواب دعویٰ پر گفتگو کافی دن ہو چکی ہے۔ شرائط بھیجیں۔

13 اپریل سے گفتگو شروع ہوئی تھی اور آج 1 مئی ہے۔

مدعی کا پیٹ نہیں بھرا۔۔ جبکہ اسے اپنا دعویٰ ثابت کرنا ہوتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر اعلانیہ میری ہر تنقیح کا جواب نہ دینے کا اعلان کر کے سنیوں کے عقیدہ سبعہ احرف پر اپنی لاعلمی کا اعلان کر چکا ہے۔

جعفر صادق: اٹھارہ دن تنقیحات، دعویٰ کی طرف کہو تو بخار ہو جاتا ہے۔ اپنی فائنل شرائط بھیجو سرکار بس، دعویٰ ثابت نہیں کرو گے؟ گفتگو کرنی ہے یا بس؟

ویسے آپ کا کام تمام تو کر چکا ہوں۔ بس دلائل رہ گئے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنی مناظر نے اتنے روز لفاظیاں کیں جس کا لب لباب یہ تضاد بیانیاں ہیں 👇

1۔ موجودہ قرآن دور عثمان میں حرف واحد لسان القریش میں محفوظ کیا گیا ہے، * اس کا واضح مطلب ہے موجودہ قرآن باقی چھ حروف سے محروم ہے *

دوسری جگہ لکھا ہے 👇

2۔ ساتوں حروف یعنی سبعہ احرف میں قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے

* جس کا واضح مطلب ہے موجودہ قرآن میں لسان القریش کے علاوہ باقی چھ حروف بھی موجود ہیں *

* یعنی سنی مناظر کو خود یقین نہیں ہے موجودہ قرآن صرف لسان القریش میں محفوظ ہے یا وحی الٰہی کے ساتوں حروف پر مشتمل ہے *

جعفر صادق: مدعی ہو۔ اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ جواب دعویٰ پر گفتگو کافی دن ہو چکی ہے۔ فائنل شرائط بھیجیں عالم صاحب

ممبر زیادہ ہو گا، میں کہہ چکا ہوں کہ یہ بندہ مر جائے گا دعوی کی طرف نہیں آئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کے باوجود سنی مناظر سبعہ احرف پر مشتمل قرآن کا وجود نص سے ثابت کرنے کا ادعا اپنے جواب دعویٰ میں لکھ چکا ہے۔

قارئین ملاحظہ کریں کہ سنی مناظر نے محض اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لیے کیسی کیسی لفاظیوں کا سہارا لیا ہے۔

جعفر صادق: فائنل شرائط بھیجو۔۔ تاکہ اپنی شرائط بھیجوں، مدعی ہو۔ اپنا دعویٰ ثابت کرو۔ جواب دعویٰ پر گفتگو کافی دن ہو چکی ہے۔ اٹھارہ دن بہت ہوتے ہیں۔ اب دلائل کی طرف آنا چاہیئے۔ فائنل شرائط بھیجیں عالم صاحب۔ شرائط میں جو ترمیم کرنی ہے۔۔ کر لیں۔ پورا گروپ منتظر ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: *موضوع: سنی عقیدے کے مطابق سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کہاں ہے؟*

شیعہ متکلم: سید علی حیدری، سنی متکلم: متاز قریشی

شرائط برائے مناظرہ

1۔ مناظرہ تحریری ہو گا۔

2۔ مناظرہ کا اختتام دونوں فریقین کی باہمی رضامندی سے ہو گا، فرد واحد یک طرفہ طور پر مناظرہ ختم کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

3۔ نکتہ بہ نکتہ گفتگو ہو گی، جب تک ایک پوائنٹ کلیئر نہیں ہو گا دوسرا شروع نہیں کیا جائے گا۔

4۔ ایک ٹرن میں صرف 1 دلیل دینا ہو گی، ماسوائے قرآنی آیات کے وہ ایک سے زائد دی جا سکتی ہیں

5۔ کوئی فریق اگر تشبیہ، استعارہ، کنایہ کی مثال دیتا ہے، تو وہ فریق مخالف سے اس کی وضاحت طلب نہیں کر سکتا، البتہ مثال دینے والے سے مخالف وضاحت طلب کر سکتا ہے۔

6۔ سائل کو مدعی کی دلیل کا علمی و تحقیقی رد کیے بغیر الزامی جواب کی اجازت نہیں ہے۔

7۔ روایات کو بطور دلیل استعمال کرنے پر فریقین کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اسے مخالف کے اصول حدیث پر اسے قابلِ حجت ثابت کرے۔

8۔ فریقین ایک ٹرن میں صرف 3 میسجز کر سکتے ہیں، یعنی دلیل کے میسج کے علاوہ 2 مزید میسجز۔۔۔۔ تیسرے میسج کے بعد مخالف کی ٹرن کا از خود آغاز ہو جائے گا، لہذا تیسرے میسج کے بعد ختم لکھ دیں تو اچھی بات ہے، نہ لکھیں تو مسئلہ نہیں ہے۔

9۔ وقت کی قید نہیں البتہ فریقین کی ذمہ داری ہے جس دن اپنی ٹرن مکمل نہ کر سکے، اس دن مصروفیت کا اعلان کرے۔

10۔ مخالف کی کسی رائے کا حوالہ دیتے وقت، مخالف کے الفاظ کاپی پیسٹ کرنا لازم ہے، اس پر ذاتی مفہوم لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

11۔ شرط نمبر 10 کا اطلاق مناظرہ میں بنائی جانے والی پی ڈی ایف پر بھی ہو گا، مزید یہ کہ اصول مناظرہ کے تحت مدعی کی آخری ٹرن ہوتی ہے لہذا پی ڈی ایف میں بھی مدعی کی آخری ٹرن کے بعد سائل کا ذاتی بیان خیانت سمجھا جائے گا۔

12۔ کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کرنے پر شرط توڑنے والے کی شکست تسلیم کی جائے گی۔

نوٹ: شرط 8 اور 9 پر سنی مناظر کی تجاویز پر اتفاق کیا گیا ہے

جعفر صادق: شرط 11 میں ترمیم کیوں نہیں کی؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی ہاں فائنل شرائط لکھ دی ہیں،

اب میں دلائل کی طرف آتا ہوں، اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ابھی کہہ لیں تاکہ میں دلائل دینا شروع کر دوں۔۔۔

جعفر صادق: یہ ترمیم کیوں قبول نہیں ہے؟

11۔ شرط نمبر 10 کا اطلاق مناظرہ میں بنائی جانے والی پی ڈی ایف پر بھی ہو گا، مزید یہ کہ اصول مناظرہ کے تحت مدعی کی آخری ٹرن ہوتی ہے لہذا پی ڈی ایف میں بھی مدعی کی آخری ٹرن کے بعد سائل کا ذاتی بیان خیانت سمجھا جائے گا۔ (یہ شرط اس وقت از خود ساقط سمجھی جائے جب مدعی اپنے آخری ٹرن میں نئے دلائل، نئے اعتراضات و اشکالات زیر بحث لائے گا۔)

میری شرائط سے پہلے دلائل، واہ رے شیعہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیوں کہ شرط 11 کے ساتھ اصول مناظرہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے، اصول مناظرہ نہیں معلوم کیا؟

جعفر صادق: **آپ نے آخری ٹرن میں نئے دلائل نئے اعتراضات بیان کئے تو یہ شرط ختم سمجھی جائے گی۔**

اسے کلیئر کریں۔ پھر میں شرائط بھیجتا ہوں۔ واضح لکھیں۔ اصول مناظرہ سے باہر کی شرط تھوڑی ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تین دن سے آپ کی شرائط سامنے نہیں آئیں۔۔۔ بار بار یہ میسج کاپی پیسٹ کر رہے تھے تو مجھے لگا میری شرائط کافی ہیں جبھی بار بار یہ میسج کاپی پیسٹ کیے جا رہے ہو۔ اب اپنی شرائط پر بھی کہانیاں لکھو گے؟؟

جعفر صادق: اسے تسلیم کریں۔ **آپ نے آخری ٹرن میں نئے دلائل نئے اعتراضات بیان کئے تو یہ شرط ختم سمجھی جائے گی۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بات اصول مناظرہ کے خلاف ہے، آپ کے علم میں نہیں، مناظرین سب جانتے ہیں۔

جعفر صادق: میں صرف چار شرائط بھیجوں گا۔ پریشان نہ ہوں۔ کونسی بات اصول مناظرہ کے خلاف ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بھیج دو انتظار کس بات کا ہے؟ **آخری ٹرن میں نئے دلائل اور اعتراضات رکھنا اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔**

جعفر صادق: میں یہی تو کہہ رہا ہوں۔ تسلیم کر لو۔۔ اس کی پابندی نہیں کی جاتی اس لئے لکھا ہے۔ آپ پابندی کرنا۔۔ میں پی ڈی ایف میں اس کا رد نہیں کروں گا۔

11- شرط نمبر 10 کا اطلاق مناظرہ میں بنائی جانے والی پی ڈی ایف پر بھی ہو گا، مزید یہ کہ اُصول مناظرہ کے تحت مدعی کی آخری ٹرن ہوتی ہے لہذا پی ڈی ایف میں بھی مدعی کی آخری ٹرن کے بعد سائل کا ذاتی بیان

خیانت سمجھا جائے گا۔ (یہ شرط اس وقت از خود ساقط سمجھی جائے جب مدعی اپنے آخری ٹرن میں نئے دلائل، نئے اعتراضات و اشکالات زیر بحث لائے گا۔)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اسی لیے تو کہا آپ اصول مناظرہ نہیں جانتے اس لیے اس پر عمل بھی نہیں کرتے۔۔۔۔ **میں جانتا ہوں اور عمل بھی کرتا ہوں۔**

جعفر صادق: چلیں ٹھیک ہو گیا۔ میں اپنی شرائط بھیجتا ہوں۔ 👇👇👇

موضوع: نزل القرآن علی سبعۃ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا) *اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین*

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3۔ ذاتی تاویلات مسترد کی جائیں گی۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا، ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری شرط کی وضاحت کریں، چوتھی شرط اس وقت پیش کرنا جب اس موضوع پر گفتگو شروع ہو گی۔

جعفر صادق: تیسری شرط میں کونسی بات سمجھنا مشکل ہے؟ چوتھی شرط کو تسلیم کریں گے تو اس موضوع پر گفتگو شروع ہو گی۔ ابھی سے ٹینش نہ لیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مجھے لگ رہا ہے کہ تیسری شرط میں آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ پر صحیح سند روایات حجت نہیں ہیں بلکہ صرف ان کی شروحات حجت ہیں۔ چوتھی شرط میں لکھیں کہ شیعہ مناظر کی جانب سے سبعہ احرف کے موضوع کو ختم کرنے کے اعلان کے بعد مصحف فاطمہ پر گفتگو شروع ہو گی۔

جعفر صادق: کمال ہے۔۔ بالکل سادہ شرط ہے۔۔

*** ☜ کیا شیعہ کی کسی بھی صحیح روایت سے میں اپنی مرضی کا استدلال پیش کروں تو آپ تسلیم کر لیں گے؟**

اس کا مطلب آپ نے طئے کر لیا ہے یہ گفتگو کبھی بھی ختم نہیں ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: صحیح روایت کی صحت اصول حدیث سے دیکھی جاتی ہے، شارح کی تشریح سے نہیں۔۔۔۔ شارحین تو ضعیف روایات کی بھی تشریح کر دیتے ہیں۔

(گفتگو کبھی ختم نہیں ہو گی) یہ آپ نے کیسے سمجھ لیا؟

جعفر صادق: میرا سوال سمجھ کر جواب دیں۔

☜ * کیا شیعہ کی کسی بھی صحیح روایت سے میں اپنی مرضی کا استدلال پیش کروں تو آپ تسلیم کر لیں گے؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی شرط پر اعتراض ہے اسے کلیئر کریں۔

جعفر صادق: ☜ *** کیا شیعہ کی کسی بھی صحیح روایت سے میں اپنی مرضی کا استدلال پیش کروں تو آپ تسلیم کر لیں گے؟** اگر آپ تسلیم کریں گے تو لکھ دیں۔ میں شرط میں ترمیم کر دیتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کا استدلال اگر شیعہ اصول حدیث کے مطابق ہو گا تو بلا شک قبول کروں گا، اگر خلاف ہوا تو رد کر دوں گا۔ اب اپنی شرط کلیئر کریں گے یا وقت ضائع کرنے کا ہی ارادہ ہے؟

جعفر صادق: عقائد و نظریات صحیح روایات کی روشنی میں علمائے کرام بیان کرتے ہیں۔ ہم اہل سنت عقیدہ پر بحث کریں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنیوں کے اصول حدیث کیا کچرا ہیں؟ ان کی کوئی اوقات نہیں یا آپ سنیوں کے اصول حدیث سے پیدل ہو؟ شرط کلیئر نہیں کر سکتے تو خارج کر دیں اس شرط کو۔

جعفر صادق: روایات سے جو معنی و مفہوم اس مسلک کے علمائے کرام نے بیان کیا ہے وہی قابل حجت سمجھا جائے گا۔ اب کسی روایت سے آپ نے ایسا مفہوم بیان کر دیا جو ہم اس روایت سے سمجھتے ہی نہیں تو آپ کی بات قابل حجت تھوڑی ہو گی۔ میں بھی کسی دلیل کا رد اپنی رائے سے ہر گز نہیں کروں گا۔ یہ شرط دونوں پر لاگو ہو گی۔ حتیٰ کہ **شیعہ روایات بھی پیش کروں گا تو اس کا مفہوم شیعہ علماء سے ہی دکھاؤں گا۔ اپنی مرضی کا مفہوم ہم دونوں پیش کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔**

(اصول حدیث کچرا) غیر علمی جواب۔

میری شرط تو کلیئر ہے عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علمی وجہ بیان کریں۔

جعفر صادق: عقائد و نظریات علمائے کرام کے استدلال سے ثابت کئے جاتے ہیں۔ براہ راست صحیح روایات سے اپنی مرضی کا استدلال قبول نہیں ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیسے کلیئر ہے؟ آپ کی شرط کے مطابق سنیوں کے اصول حدیث پر پوری اترنے والی حدیث کو آپ نہ ماننے کا کہہ رہے ہیں۔

جعفر صادق: **صحیح روایت کی صحت اس وقت زیر بحث نہیں ہے۔ صحیح روایت سے استدلال کی بات ہو رہی ہے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں آپ کے شارحین کا مقلد نہیں ہوں مناظر صاحب۔

جعفر صادق: (صحیح حدیث کا انکار) یہ میں نے کب کہا؟

آپ مقلد نہیں ہیں، ہم تو ہیں۔ عقیدہ ہمارا ہے۔ ہم اپنے شارحین کو مانتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: صحیح روایت میں جو لکھا ہے، وہی استدلال ہو گا۔ آپ فکر نہ کریں۔

جعفر صادق: ***اگر وہ استدلال اہل سنت علماء کے بیان کئے گئے استدلال کے خلاف ہوا تو دلیل باطل سمجھی جائے گی۔***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو آپ اپنے شارحین سے میرے استدلال کا رد کرنا، پھر دیکھ لینا، حدیث کے الفاظ میں اور آپ کے شارحین کے خیال میں کیا فرق ہے۔ دلیل تو قابل حجت روایت ہو گی، وہ باطل ہو جائے گی؟

جعفر صادق: (حدیث کے الفاظ اور شارحین میں فرق) جو بھی فرق ہو۔ جس روایت سے ہم جو سمجھتے ہیں وہی ہم پر حجت ہو گا۔

آپ کی دلیل قابل حجت اس وقت ہو گی جب اس کی تائید علمائے اہل سنت سے دکھائیں گے۔ میں رد نہ کر سکا تو حجت قائم ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کے لیے آپ لکھ کر دیں کہ قابلِ حجت روایت آپ پر حجت نہیں۔

جعفر صادق: استدلال باطل ہو گا۔ واقعی اخروٹ ہو۔

شیعہ مناظر دلیل کے لوازمات (روایت، سند، متن اور استدلال) سے بھی جاہل، فحش گالیوں پر اتر آیا!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں دلیل کو باطل لکھ رہے تھے۔۔۔ **واقعی چوتیے ہو۔**

جعفر صادق: استدلال کی تائید دکھانی ہو گی خان صاحب۔ ورنہ استدلال باطل۔ ہم دلائل رکھتے وقت شیعہ کی صرف روایات نہیں پیش کرتے بلکہ شیعہ علماء سے وہی مفہوم بھی دکھاتے ہیں کہ اس روایت سے یہی استدلال آپ کے ہاں لیا جاتا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: استدلال کی تائید قابل حجت روایت سے دکھاؤں گا، **آپ پر کمپاؤڈر خان کے اثرات کچھ زیادہ ہی ہیں چوتیے صاحب۔**

جعفر صادق: دلیل میں صرف روایت تھوڑی ہوتی ہے۔ بس لفظ پکڑنا ہی شیعہ کو آتا ہے۔۔۔ آگے پیچھے سوچنا شیعہ کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔

گالیاں شروع، ممبرز دیکھ لیں۔

یہ ہے شیعہ عالم دین!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آگے پیچھے سے پھر سوچ لو۔۔ دماغ تو ہے نہیں جو سوچ سکو

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر تو اخروٹ بھی گالی ہو گی؟

جعفر صادق: پھر بتاؤ، دلیل کے لوازمات کیا ہوتے ہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے بتانا ہے، شرط آپ نے رکھی ہے۔

جعفر صادق: اخروٹ کم عقل کم فہم کو کہتے ہیں۔ آپ نے فحش گالی دی ہے۔

دلیل صحیح روایت اس کے ساتھ استدلال

تائید علمائے کرام

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **چوتیا بھی آپ جیسے کم عقل، احمق کو کہتے ہیں۔**

جعفر صادق: مطلب علی میلانی کی طرح گفتگو سے بھاگ رہے ہو۔ آپ کو پتہ ہے ایسی گالیوں کے بعد میں گفتگو ختم کر دیتا ہوں۔

شیعہ مناظر کی جہالت: روایت کی حجیت مشکوک ہو تو تائید علماء کی ضرورت ہوتی ہے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **مناظروں میں تائید علماء اس وقت دکھائی جاتی ہے جب روایت کی حجیت مشکوک ہو۔ حجیت مشکوک ثابت کرنا، میں علماء کی تائید دکھادوں گا۔**

آپ بھی پھر گالم گلوچ سے پرہیز کریں۔۔۔ ابتداء خود کرتے ہو پھر رونا دھونا شروع کر دیتے ہو۔

فحش گالیاں اور ملعون و لعنتی الفاظ میں تفریق سے بھی شیعہ مناظر جاہل!

جعفر صادق: روایت کی صحت الگ معاملہ ہے، روایت کا مفہوم الگ معاملہ ہے۔

ظاہر ہے آپ ہماری روایت سے اپنا مفہوم کیسے بیان کر سکتے ہیں۔۔۔ جس روایت سے ہم جو مراد لیتے ہیں وہی ہمارے لئے قابل حجت ہے۔

آپ کی فحش گالی ریکارڈ ہو چکی۔ میری تربیت ایسی نہیں ہے کہ میں نسلوں کو برا بھلا کہوں یا فحش الفاظ کو استعمال کروں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: روایت کا مفہوم اگر آپ کے علماء غلط لیں گے تو کیا اس پر عقیدہ بنالو گے؟

او بھائی مفہوم کے اختلافات سے ہی تو سنیوں کے سیکڑوں فقہ بنے ہیں۔ ان اختلافات کی قید مخالف پر لگانا جہالت ہے۔ آپ اپنے کسی عالم کے اجماعی بیان سے ثابت کر دینا میرا کسی روایت پر لیا گیا مفہوم علمی طور پر غلط ہے۔ **فحش الفاظ تو اوپر آپ نے استعمال کر رکھے ہیں ملعون و لعنتی جیسے۔**

جعفر صادق: عقیدہ سبعہ احرف پر جو روایات پیش ہوں گی بمعہ تائید علمائے کرام پیش کرنی ہوں گی۔

میں بھی جورد کروں گا اپنی ذاتی رائے سے نہیں کروں گا۔ ہم دونوں اپنی مرضی کے مفہوم ایک دوسرے کو تسلیم نہیں کرائیں گے۔ ہر بات کی تائید علمائے کرام سے دکھائی جائے گی۔

شیعہ مناظر کی جہالت: شرط 3 میں ذاتی تاویلات مسترد ہونا علم دشمنی ہے!!

موضوع: نزل القرآن علی سبعۃ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا)

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3۔ ذاتی تاویلات مسترد کی جائیں گی۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا، ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

ذاتی تاویلات ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ علم دشمن شرط قبول نہیں۔

جعفر صادق: سیدھی اور آسان بات، قابل فہم بھی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی تاویل بغیر دلیل کے مسترد۔

جعفر صادق: مطلب آپ کے ذاتی استدلال کو قابل حجت سمجھا جائے

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی استدلال اگر دلیل کے ساتھ ہے تو قبول ہو گا مخالف کے اصول حدیث کے مطابق۔

جعفر صادق: دلیل صرف روایت نہیں ہوتی۔ دلیل سے استدلال بیان کیا جاتا ہے۔ استدلال پر ہی بحث کی جاتی ہے۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد ہو گا چاہے میرا ہو یا آپ کا۔۔

ذاتی استدلال ہر گز قبول نہیں ہو گا۔ آپ کی بات آپ کے اپنوں کے لئے حجت ہو گی۔۔ ہمارے لئے نہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دلیل کے ساتھ اگر کوئی استدلال ہو گا تو دلیل سے رد کرنا ہو گا، علمی و تحقیقی رد کی شرط میں نے اسی لیے لگائی ہے۔ آپ نہ کرو قبول۔۔۔ علمی و تحقیقی رد پیش کر دینا بس۔

جعفر صادق: ظاہر ہے۔۔ آپ کے استدلال کا رد میں کروں گا۔ مطلب **اس صحیح روایت سے جو استدلال آپ نے پیش کیا ہے اس کا رد میں علمائے اہل سنت سے ہی کروں گا۔**

☜ **لیکن ذاتی استدلال ہم دونوں کا قابل قبول نہیں ہو گا۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں آپ کے علماء کا مقلد نہیں، ان کا رد ہی میرا موضوع ہے لہذا میں آپ کے علماء کا ہی رد پیش کروں گا، قرآن اور سنیوں کی قابل حجت روایات سے۔

جعفر صادق: شرط 3 دونوں پر لاگو ہو گی۔ پریشان کیوں ہو گئے ہیں۔ لگتا ہے اپنے مفہوم کو ہی حرف آخر سمجھتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین ملاحظہ فرمائیں جن کا رد میں قرآن و حدیث سے کر رہا ہوں سنی مناظر مجھ سے کہہ رہا ہے وہ رد خود سنی علماء سے بیان کرنا ہو گا۔ ایسے ایسے لوگ مناظر بن کر آجاتے ہیں

جعفر صادق: افففف، ہمارا عقیدہ ہمیں منوانا ہے تو ہمارے علماء سے ہمارا استدلال تو دکھاؤ گے یا نہیں؟

اب ایسا استدلال آپ نے رکھ دیا جو ہمارا عقیدہ ہی نہیں, نہ ہمارے کسی عالم نے اس روایت سے وہ مطلب لیا ہے۔۔نہ ہمارے فرشتوں کو اس کا پتہ ہے۔۔۔تو ہم کیسے اس استدلال کو تسلیم کر لیں!

قرآن و حدیث کے جو مطالب ہم سمجھتے ہیں وہی ہمارے لئے حجت ہوں گے۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ لکھ کر دے دو نہ، قرآن و حدیث سے آپ کے عقائد نہیں بنتے بلکہ شارحین کے اختلافی بیانات پر عقیدے بنتے ہیں۔ آخر تیسری شرط منوانا ہے نہ؟؟

آپ اپنے مطالب قرآن و حدیث سے ثابت کر دینا۔۔۔ڈر کیوں رہے ہو؟

ذاتی استدلال بنا دلیل مسترد، دلیل کے ساتھ قبول۔

سمجھ آیا علمی نکتہ ☜ یا اوپر سے گزر گیا؟؟

جعفر صادق: **قرآن و حدیث کی روشنی میں علمائے اہل سنت جو تشریح کی ہے ہمارے لئے وہی حجت ہے۔ آپ نے اپنے دعویٰ میں جو لکھا ہے وہ ہمارا عقیدہ اس وقت ثابت ہو گا، جب ہماری کتب میں اس کی تفصیل ویسی ہی لکھی ہو۔۔۔** یہ تھوڑی ہے کہ جس روایت سے جو مرضی استدلال نکال کر کہنا شروع کر دو کہ یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

استدلال بمعہ تائید علمائے کرام ☜ قبول یا مزید بحث

میں شیعہ روایات سے ذاتی استدلال کبھی پیش نہیں کرتا بلکہ من و عن وہی مفہوم شیعہ علماء سے ثابت کرتا ہوں۔ اسے کہتے ہیں تحقیق۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **سبعہ احرف کے معنی و مفہوم پر سنی علماء کے شدید اختلافات ہیں جن کی موجودگی میں اس پر عقیدہ قائم ہو ہی نہیں سکتا لہذا کسی پڑھے لکھے بندے پر یہ معنی و مفہوم حجت نہیں**

ہوسکتے۔لہذا میری ذمہ داری قرآن وحدیث سے حقائق سامنے لانا ہیں، سنی علماء کے اختلافات کو بطور حجت پیش کرنا میری ذمہ داری نہیں۔

جعفر صادق: اپنی ذاتی رائے سے رد کروگے تو نامنظور۔ استدلال ذاتی ہو اتو نامنظور۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ جو کرنا چاہتے ہیں کریں اصول مناظرہ کے مطابق۔ میں بھی اس کا پابند ہوں۔

جعفر صادق:

دلیل ☜ صحیح روایت

استدلال ☜ تائید علمائے اہل سنت

ذاتی استدلال ☜ آخ تھو

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اگر میں قرآن وحدیث سے دلیل نہ دوں تو بلاشبہ نامنظور کر دینا۔

جعفر صادق: * علمی مباحث میں ذاتی تاویلات یا ذاتی استدلال ہر گز قبول نہیں کئے جاتے۔ *

قرآن وحدیث سے نکالا گیا ذاتی استدلال ☜ مسترد

ہم دونوں اپنے علمائے کرام سے علمی رد کرنے کے پابند ہوں گے۔

کل تک سوچ لیں۔ باقی گفتگو کل۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

دلیل ☜ قرآن و صحیح روایت

استدلال ☜ قرآن وحدیث کا حقیقی مفہوم

ذاتی استدلال ☜ آخ تھو

جی بالکل اگر بغیر دلائل کے ہوں تو کوئی حیثیت نہیں۔

جعفر صادق: یہ حقیقی مفہوم علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا۔ آپ کے علم کا سب کو پتہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں آپ کے علماء کا رد قرآن وحدیث سے کروں گا ان شاء اللہ

جعفر صادق: آرام سے سوچ کر کل بتانا۔ جو چاہے کرنا۔۔۔ ذاتی استدلال مسترد ہو گا۔ آپ کی اوقات کیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: حقیقی مفہوم قرآن وحدیث میں ہی لکھا ہو گا فکر نہ کریں، آپ کے علما کا ایسا رد کروں گا کہ ان کا مفہوم ماننے والے قرآن وحدیث کے منکر بن جائیں گے۔

جعفر صادق: زبردستی ہمیں وہ عقیدہ منواؤ گے جو آج تک کسی سنی عالم نے بیان ہی نہیں کیا۔۔۔ ظالم آدمی !

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری شرط قبول نہیں، چوتھی شرط کا اطلاق میرے مناظرہ کے اختتام کے اعلان سے مشروط ہے ۔

جعفر صادق: اللہ کے بندے۔۔۔ عقیدہ کیسے ثابت کرو گے ؟ اگر علمائے اہل سنت نے وہ عقیدہ بیان ہی نہیں کیا تو آپ کا دعوی تو زمین بوس ہو گیا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن وحدیث میں جو عقائد بیان ہوئے ہیں ان کا زبردستی انکار کرنا چاہتے ہو نالائق انسان۔ عقیدہ کی بنیاد قرآن وحدیث ہوتی ہے، علما کی ذاتی رائے نہیں۔

جعفر صادق: اس سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے پاس دعویٰ کے حق میں دلائل نہیں ہیں۔ ظاہر ہے جو عقیدہ ہمارا نہیں ہے اس پر تائید کہاں سے لاؤ گے۔ کھینچ کھانچ کر اپنی کہانیاں سناؤ گے۔ قرآن وحدیث کے ساتھ شرح بھی ہوتی ہے۔ مناظر صاحب

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس سے ثابت ہو گیا کہ آپ میرا دعویٰ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کسی سنی عالم کو بھیجیں جس کو قرآن وحدیث پر بھروسہ ہو اور وہ اپنے عقائد قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

جعفر صادق: ذاتی استدلال سے شیعہ مناظر اتنے دن سے اچھل کود مچا رہا تھا۔۔ اسے پوچھتا کون ہے۔۔ اس کی بات اس کے اپنوں کے لئے بھی قابل حجت نہیں ہو گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **شرح سے عقائد نہیں بنتے اس میں اختلاف ہوتے ہیں، دیوبندی و بریلوی دونوں ہی ابو حنیفہ کے مقلد ہو کر قرآن و حدیث کے معنی و مفہوم میں اختلاف کرتے ہیں۔**

جعفر صادق: ذاتی استدلال سے عقیدہ اہل سنت ثابت کرنے والا شیعہ مناظر آخ تھو ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن و حدیث کو ذاتی استدلال سمجھنے والا جاہل سنی مناظر

جعفر صادق: کل سوچ کر بتانا، میں اسی وقت سمجھ گیا، جب گالیاں دینا شروع کر دی تھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن و حدیث سے عقیدہ نا ماننے والا سنی مناظر آخ تھو

جعفر صادق: اتنے دن سے لفاظیاں کرتے رہے ہو۔ دلائل کی باری آنے لگی تو ذاتی استدلال سے عقیدہ اہل سنت ثابت کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں فیصلہ سنا چکا ہوں۔۔۔۔ مرضی ہے۔ گالم گلوچ کی ابتدا خود تم نے ہی کی۔

جعفر صادق: پھر گفتگو اختتام پذیر کرتا ہوں۔ اہل سنت و اہل تشیع کتب سے دلائل پی ڈی ایف میں شامل کر دوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **قرآن و حدیث کو ذاتی استدلال کون جاہل کہتا ہے؟؟**

جعفر صادق: اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر قرآن و حدیث کا نام سن کر ہی بیچ مناظرہ سے بھاگ گیا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر متفقہ شرط کو توڑ کر از خود اپنی شکست کا اعلان کر چکا ہے الحمد للہ موصوف زبردستی قرآن و حدیث کو چھوڑ کر علماء کے ذاتی استدلال کو عقیدہ سمجھتے ہیں۔

یہ غیر علمی مطالبہ اصول مناظرہ کی کسی ایک کتاب سے نہیں دکھا سکتے، لیکن پھر بھی زبردستی مجھے ایسا کرنے کا کہہ رہے ہیں حالاں کہ میں کئی بار وضاحت کر چکا کہ میں مناظرہ میں سنی علماء کا ہی رد کر رہا ہوں۔ زقریشی کی متضاد بیانیاں تو از خود رد ہو چکی ہیں۔

آپ کو کل تک کا وقت دیتا ہوں۔ **اگر آپ متفقہ شرائط توڑ کر بھاگنا چاہتے ہیں تو آپ پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔** اہل سنت میں سے اگر کوئی عالم سبعہ احرف کے موضوع پر گرفت رکھتا ہے یا ممتاز قریشی کے مؤقف سے متفق ہے تو سامنے آجائے۔ اوپن چیلنج ہے۔

شرط 3۔ ذاتی تاویلات مسترد کی جائیں گی۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہوگا، ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہوگا۔

قارئین، سنی مناظر کی تیسری شرط ملاحظہ فرمائیں 👇

جس کو قرآن ان الفاظ سے رد کر رہا ہے 👇

سورہ لقمان

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوۡ كَانَ الشَّيۡطٰنُ يَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے: جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں: ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، خواہ شیطان ان (کے بڑوں) کو بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو۔

سورہ المائدہ

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو دستور اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں: ہمارے لیے وہی (دستور) کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور ہدایت پر بھی نہ ہوں۔

سورہ توبہ

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا رب بنالیا ہے اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ذات ان کے شرک سے پاک ہے۔

اس آیت کی تفسیر نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے خود فرمائی ہے، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (جو اسلام قبول کرنے سے قبل عیسائی تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہم نے ان کی کبھی بھی عبادت نہیں کی اور نہ ہم مولویوں اور درویشوں کو رب مانتے تھے تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

اما انهم لم يكونوايعبدونهم ولكن هم اذا احلو الهم شيئا استحلو واذاحرمواعليهم شيئا حرموه

وہ اپنے علماء کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کے علماء کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ اسے حلال کر لیتے اور جب وہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے تو وہ بھی اسے حرام تسلیم کر لیتے۔
(سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوزی ص:۷۱۱ج۴)

سورہ النسا

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۶۵﴾

۶۵۔(اے رسول)* تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں* پھر آپ کے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی رنجش نہ آئے بلکہ وہ (اسے) بخوشی تسلیم کریں۔

موصوف اپنی علم دشمنی کی وجہ سے قرآن وحدیث کو ذاتی استدلال کا نام دے کر بھاگ رہے ہیں، سنی مناظر قرآن وسنت کو منصف بنانے کا منکر ہے، وہ صرف سنی احبار وعلماء کو منصف مانتا ہے۔ حالاں کہ اصول میں تقلید حرام ہے۔ لیکن سنی مناظر قرآن وحدیث کی مخالف شرط منظور کروانے پر بضد ہے اور شرط تسلیم نہ کرنے پر متفقہ شرائط توڑ کر اپنے بھاگنے کا اعلان کر چکا ہے۔

جعفر صادق: شیعہ اور لفاظی نہ کرے۔ ممکن ہی نہیں ہے۔ ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ شیعہ مناظر نے واضح اپنے جوابات سے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ اہل سنت عقیدے کے متعلق جو خرافات دس بارہ دن سے بیان کرتا رہا ہے انہیں وہ ذاتی استدلال سے ثابت کرے گا۔

اسے یہ علم ہی نہیں ہے کہ مناظروں میں صرف صحیح روایات بطور دلیل پیش نہیں کی جاتیں بلکہ ان کے پس منظر میں استدلال بھی پیش کیا جاتا ہے، اس کے بغیر دلیل مکمل ہی نہیں ہوتی۔

دوران مناظرہ فریقین پہلے روایت کی سند پھر متن اور آخر میں متن کے پس منظر میں پیش کئے گئے استدلال پر بحث کر کے اپنے اپنے موقف کو حق پر ثابت کرتے ہیں۔ **یہ پہلا مناظر ہے جو فریق مخالف کی روایات سے**

ذاتی استدلال بیان کر کے وہ عقیدہ ثابت کرے گا جسے زمانہ قدیم سے جدید تک کسی سنی عالم نے کبھی بیان ہی نہیں کیا! جسے یہ خود اپنے گذشتہ جوابات میں تسلیم بھی کر چکا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اہل سنت عقیدہ بھی ہو اور اہل سنت کتب میں بیان ہی نہ کیا گیا ہو؟

شیعہ مناظر کے یہ جوابات ہی اس کی واضح شکست کی علامت ہیں۔

وہی شیخ حسن نجفی کی طرح۔۔۔ آپ بھی اسی خوش فہمی کا شکار ہیں کہ شرائط ایک بار پیش کر دی جائیں تو اسی وقت لاگو ہو جاتی ہیں۔۔ چاہے باقی شرائط پر گفتگو جاری ہو۔۔۔ یا انہیں تسلیم نہ کیا گیا ہو۔۔۔ یہ اصول مناظرہ کی کس کتاب میں پڑھا ہے؟

میرے علم و تجربے کے مطابق سب شیعہ مناظرین جہالت کے الگ الگ درجے پر فائز ہیں۔

اللہ کے بندے۔۔۔ شرائط مناظرے پر لاگو ہوتی ہیں۔

ہمارا باقاعدہ مناظرہ شروع نہیں ہوا تھا۔ گفتگو ابھی شرائط کے مرحلے پر تھی۔

جب مناظرہ شروع ہوتا ہے تو مدعی اپنے دعویٰ پر دلائل دینا شروع کرتا ہے۔ بارہ دن سے آپ میرے جواب دعویٰ پر بغیر شرائط کے گفتگو کرتے رہے۔۔۔ اپنے دعویٰ پر گفتگو دوران مناظرہ آپ کو شرائط کی روشنی میں کرنی تھی۔ شرائط فائنل کرنے کے مرحلے پر آپ نے رونا شروع کر دیا کہ صرف صحیح روایات پیش کروں گا اور اپنے ذاتی استدلال سے ثابت کروں گا کہ یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اب اپنے گروپ میں دھونس جماتے ہوئے سادہ لوح قارئین کو سمجھا رہے ہو کہ دونوں فریقین کی شرائط فائنل کئے بغیر مناظرہ شروع ہو گیا، شرائط لاگو بھی ہو گئیں اور انکی خلاف ورزی بھی ہو گئی اور مناظرہ ختم بھی ہو گیا۔ ذاتی استدلال آپ کا اور میرا ہو گا۔

علمائے کرام کی رائے ذاتی استدلال نہیں کہلاتا۔

بلکہ جمہور علمائے کرام کی رائے کو زیادہ قابل حجت تسلیم کیا جاتا ہے۔

اصول مناظرے کی کتب پڑھ بھی لیا کریں۔ دلائل کی اقسام کا باب پڑھیں۔ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ فریق مخالف دلیل دیکر ذاتی استدلال سے حجت قائم کرے گا۔ شیعہ کے ہاں جہالت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ مناظرے کی ایک کتاب سے میں نے کافی عرصہ پہلے کچھ نوٹس بنائے تھے۔ اس میں سے چند نکات پیش کرتا ہوں۔

✅ مناظرے سے پہلے ایک ایسی بنیاد مقرر ہو جس کی طرف بوقت اختلاف رجوع ہو گا۔ یعنی اپنے دعوی کے اثبات میں جس بنیاد پر اور جن کتابوں سے دلیل دینی ہے وہ پہلے سے مقرر ہوں۔

✅ اور اس بنیاد پر دونوں فریقوں کا اتفاق بھی ہو، یہ نہ ہو کہ ہر کوئی اپنے نزدیک کوئی بنیاد مقرر کرلے اور فریق مخالف اس پر اتفاق نہ کرتا ہو کہ اس صورت میں مناظرہ بے سود ہے بلکہ مناظرہ ہو ہی نہیں سکتا۔

✅ اگر فریق مخالف کسی بنیاد پر اتفاق نہ کرے تو پہلے اس پر ایسے عقلی دلائل قائم کرے جن سے وہ کسی نہ کسی بنیاد پر اتفاق کرنے پر مجبور ہو جائے۔

✅ مناظرے میں صرف وہی احادیث قبول کی جائیں جن کو ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے۔

✅ آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح میں ثقہ و معتمد علیہ ائمہ کی وضاحت کا ہی اعتبار کیا جائے۔

✅ دلائل کے سلسلے میں پہلے آیات قرآنی پھر احادیث نبوی ﷺ سے دلیل دی جائے۔

✅ مناظرہ میں حاضر دماغی بے حد ضروری ہے۔

🔴 مناظرہ کرنے والے کسی بھی فریق پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہونی چاہئے کہ ان کے درمیان ایک ایسی اصل (یعنی بنیاد) لازمی طور پر مقرر ہو جس کی طرف وہ بوقت اختلاف رجوع کریں گے اور اس اصل پر ان دونوں کا اتفاق ہو۔

اوپن چیلنج تو میں کئی بار کر چکا ہوں۔

قیامت تک اہل سنت کا یہ عقیدہ اہل سنت کتب سے ثابت نہیں کر سکتے جو دعویٰ میں لکھ بیٹھے ہو۔۔۔

قارئین کو یہ بھی بتادوں کہ ذاتی استدلال خود شیعہ مناظرین بھی قبول نہیں کرتے کیونکہ انکے ہاں بھی کچھ مسلمہ اصول ہیں جو ان صحیح روایات پر لاگو کر کے مخالف کے ذاتی استدلال کا رد کرتے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: لفاظیاں نہیں چلیں گی مناظر صاحب، میرا استدلال قرآن و حدیث سے ہو گا۔ میری شرائط قبول کر کے ہی آپ نے خود فائنل کی ہیں، اس کے بعد اپنی شرائط بھیجی ہیں۔

جعفر صادق: میرا مؤقف عقیدہ اہل سنت کے عین مطابق ہے۔۔ سبعہ احرف کا اہل سنت عقیدہ بالکل واضح کر چکا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: استدلال قرآن و حدیث سے ہو گا، چاہیں تو اس کی تائید میں علماء کے اقوال بھیجیں مسئلہ نہیں۔

جعفر صادق: **کیا ان آیات میں یہ لکھا ہے کہ اجماع امت کو چھوڑ کر آج شیعہ رافضی جو ذاتی استدلال پیش کر کے ہمیں ہمارا عقیدہ سمجھائیں تو ہم وہ آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیں۔** کیا قرآن کی یہ آیت فاسد کی غلط خبر پر تحقیق کی تلقین نہیں کرتی؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾

مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

(سورت الحجرات 6)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں تو دلائل کل ہی شروع کر رہا تھا آپ ہی بھاگ نکلے۔

جعفر صادق: کونسی علم دشمنی؟ **آپ نے خود شرط 3 کو قبول نہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہی نہیں ہے جو دعویٰ میں لکھ دیا ہے۔۔۔ورنہ ذاتی استدلال کے بجائے پر اعتماد ہو کر تسلیم کرتے کہ اہل سنت علماء سے تائید بھی دکھاؤں گا۔** میں تو کھلم کھلا کہتا آرہا ہوں کہ سبعہ احرف میں نزول قرآن کو شیعہ کی صحیح روایات بمعہ تائید شیعہ علماء دکھاؤں گا۔۔۔جب میں خود ذاتی استدلال سے آپ پر حجت قائم نہیں کروں گا تو آپ کونسے پھنے خان ہو یا ہمارے لئے حجت ہو!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **عقیدہ اہل سنت قرآن وحدیث سے الگ ہے کیا؟**

جعفر صادق: آپ ثابت کیجئے گا۔* ہم دونوں کو اپنی ذاتی رائے دینے کا اختیار نہیں ہو گا۔*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن وحدیث کے خلاف بھی اجماع امت ہوتا ہے سنیوں کے ہاں۔

سنی مناظر کی اسلام دشمنی دیکھ لیں قارئین۔

جعفر صادق: شرائط فائنل تو کرو۔ احتمالات، ذاتی رائے، ذاتی استدلال اور اتنے سارے ڈرامے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط 3 میں قرآن وحدیث کے بجائے شارح کے اقوال کو مانگا گیا ہے اس لیے قبول نہیں۔

جعفر صادق: * امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ (متفق علیہ حدیث نبوی) *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بالکل میں قرآن وحدیث سے ثابت کروں گا۔

اکثریت گمراہ ہے۔ القرآن

جعفر صادق: **شرط 3 میں قرآن وحدیث کے ساتھ بطور تائید علمائے کرام کی رائے کا کہا ہے۔** پھر پڑھو اور سمجھو۔

شرط 3۔ ذاتی تاویلات مسترد کی جائیں گی۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا، ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اکثریت گمراہ ہے۔ القرآن، شرائط رات سے فائنل ہیں۔ میری ذمہ داری قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی ہی اصول مناظرہ کے عین مطابق۔

جعفر صادق: (اکثریت گمراہ ہے۔ القرآن)

* قرآن میں کل انسانوں کی اکثریت کا ذکر ہے۔ * * حدیث میں مسمانوں کی اکثریت کا ذکر ہے۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ لکھ دینا آپ کے علماء نے میری بھیجی گئی قرآن وحدیث کی تائید نہیں کی اس لیے آپ قرآن وحدیث کو نہیں مان سکتے۔

(اکثریت گمراہ ہے۔ القرآن)

* قرآن میں کل انسانوں کی اکثریت کا ذکر ہے۔ * * حدیث میں مسمانوں کی اکثریت کا ذکر ہے۔ *

آپ کی خام خیالی ہے۔

جعفر صادق: میں نے آپ کی شرائط کچھ ترامیم کے ساتھ قبول کی ہیں۔ میری شرائط فائنل کرو۔۔ میں تو تیاری کر کے بیٹھا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: رات کو ہی فائنل کر چکا ہوں، اب کیا فائنل کرنا ہے، شرائط میں بتادو۔

جعفر صادق: افففففف۔۔میری شرائط قبول ہیں یا ذاتی استدلال سے ہمیں ہمارا عقیدہ منوانا ہے۔

موضوع: نزل القرآن علی سبعتہ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا)

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3۔ ذاتی تاویلات مسترد کی جائیں گی۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا، ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

رات کو مزید گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ذاتی استدلال نہیں قرآن وحدیث سے استدلال کروں گا۔**

تیسری شرط میں لکھیں ذاتی استدلال قبول نہیں، قرآن وحدیث سے استدلال قبول ہو گا۔

جعفر صادق: *** اور اگر اس استدلال کا رد علمائے کرام سنی وشیعہ سے کر دیا تو مانو گے یا بس آپ کا ذاتی استدلال حرف آخر سمجھا جائے گا؟ * قرآن وحدیث سے نکالا گیا استدلال سنی وشیعہ علماء سے رد ہو جائے تو ؟**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ قرآن وحدیث کے استدلال کا رد علماء سے پیش کر سکتے ہیں مجھے مسئلہ نہیں یہ تو دلیل سامنے رکھنے کے بعد ہی بتایا جا سکتا ہے۔

جعفر صادق: مسئلہ تھوڑی پوچھا ہے۔ آپ کے استدلال کی ایسی تیسی سنی و شیعہ علماء سے کر دی تو تسلیم کرو گے یا ڈرامے کرو گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا استدلال قرآن و حدیث ہو گا۔ آپ جیسے چاہیں اس کی ایسی تیسی کریں۔

جعفر صادق: افففففف۔۔ تسلیم کرو گے یا اسی طرح اچھل کود مچاتے رہو گے، جو پوچھوں صرف اس کا جواب دیا کرو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جناب قرآن و حدیث میرا استدلال ہو گا، میں اس کی تائید میں آپ کے علما کی ایسی تیسی کروں گا، آپ مانو گے؟؟؟ آپ تو زبردستی اپنی خام خیالیوں کو منوانا چاہتے ہیں۔

جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

لا اکراہ فی الدین

جعفر صادق: **آپ کب سے اتنے بڑے عالم بن گئے ہو۔۔۔ اپنا قد دیکھ کر بات کریں۔ میں ہر گز ذاتی استدلال سے کوئی بات نہیں منواتا۔۔۔ آپ کلیئر لکھو کہ سنی و شیعہ علماء سے آپ کو باطل ثابت کر دیا تو تسلیم کرو گے یا ڈرامے بازی جاری رہے گی۔**

سادہ سی بات پوچھ رہا ہوں۔ جواب دے دو۔۔ باقی گفتگو رات کو فارغ ہو کر کرتے ہیں۔

میں رات کو حاضر ہوتا ہوں۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ میرے دلائل دیکھ کر قارئین فیصلہ کریں گے کہ کون کتنا بڑا عالم ہے۔۔ میں کلیئر لکھ چکا ہوں **مجھے باطل ثابت کرنے کے لیے آپ کو قرآن وحدیث کی ایسی تیسی کرنا ہو گی، آپ علما سے یہ ایسی تیسی کرنے کی کوشش کرنے میں آزاد ہیں لیکن آپ کی رائے سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ میں اصول مناظرہ کے مطابق قرآن وحدیث سے آپ کے علماء کی ایسی تیسی کروں گا۔۔۔۔۔** اسے ماننا یا نہ ماننا آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ میرا کام زبردستی منوانا نہیں، صرف حق پہنچانا ہے۔

جعفر صادق: **کیا آپ کو معاذاللہ وحی آتی ہے یا آپ خود کو عقل کل سمجھتے ہوئے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ کو باطل ثابت کرنے سے معاذاللہ قرآن وحدیث باطل ہو جائیں گے۔۔** دلائل بمعہ استدلال سے قارئین فیصلہ کریں گے کس فریق کا موقف قرآن واحادیث نبوی ﷺ کے مطابق ہے۔ میں پہلے ہی آپ کو آپ کی اوقات کئی بار دکھا چکا ہوں۔ پھر بھی سدھرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اب آپ کے اس میسیج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث اور آپ معاذاللہ برابر ہیں۔۔ آپ دوران گفتگو باطل ثابت ہو گئے تو معاذاللہ قرآن وحدیث کی ایسی تیسی ہو جائے گی۔ لعنت تیری سوچ پر۔۔۔ لعنت تیری عقل پر۔۔۔

میری شرائط فائنل کریں۔ **شرط 3 میں یہ رعایت دے سکتا ہوں کہ آپ جو بھی استدلال پیش کریں وہ * اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکیں تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھا دیجئے گا** * اس گروپ کے شیعہ ممبرز یہ تو جان سکیں کہ ہمارا شیعہ مناظر اہل تشیع کا مؤقف ہی بیان کر رہا ہے۔

دوسری بات۔۔۔ آپ نے ابھی تک یہ کلیئر نہیں کیا ہے کہ **میری طرف سے اہل سنت واہل تشیع علماء کے اقوال پیش کر کے آپ کا دلائل کا رد کیا گیا تو اسے تسلیم کریں گے یا بس آپ کا ذاتی استدلال ہی حرف آخر سمجھا جائے گا؟**

☜ اصول مناظرہ سے ثابت کریں کہ فریقین دلائل کے ساتھ ذاتی استدلال پیش کر کے فریق مخالف پر حجت تمام کرتے ہیں۔ یا میں ثابت کروں کہ اصول مناظرہ کے مطابق فریقین دلائل دیکر فریق مخالف پر کس طرح حجت تمام کرتے ہیں؟

شیعہ مناظر کی طرف سے فحش گالیوں کا سلسلہ جاری

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **یہ آپ اس وقت کہتے جب میں اپنی ذاتی رائے سے استدلال کرتا۔۔۔میرا استدلال قرآن وحدیث سے ہوگا ذاتی رائے سے نہیں۔۔**لہذا ایسی تیسی آپ نے قرآن و حدیث کی ہی کرنی ہوگی میری نہیں ۔اتنی سادہ بات سمجھ نہ آنے پر **تیری اگلی پچھلی نسلوں پر لعنت، چوتیے**

میرا استدلال قرآن وحدیث ہوگا لہذا اگر کوئی عالم قرآن و حدیث کا منکر ہے تو قرآن وحدیث کی ایسی تیسی کرکے اپنی ذاتی رائے دے سکتا ہے۔

آپ کو بھی کسی عالم کے ذاتی قول سے قرآن وحدیث کی ایسی تیسی کی اجازت نہیں ہے۔

ذاتی استدلال بغیر دلیل کے کسی کا قابل قبول نہیں۔۔۔

شیعہ مناظر کا مطالبہ

آپ اصول مناظرہ سے دکھائیں کہ دعویٰ پر قرآن وحدیث سے دلیل کے بعد شرح بھی لازم ہوتی ہے۔

جعفر صادق: قرآن وحدیث سے جو استدلال بیان کریں گے وہ کس کا ہوگا؟ اگر اس استدلال کا رد سنی وشیعہ علماء سے کر دیا تو تسلیم کریں گے یا ڈرامے کریں گے۔ صرف ترجمہ کی روشنی میں دلائل دیں گے؟ اس ترجمہ کا رد بھی سنی وشیعہ علماء سے کر دیا تو ؟؟

آخری فیصلہ قرآن و حدیث کا ہوگا، کسی عالم کا نہیں ہوگا!
(شیعہ مناظر تمام سنی و شیعہ علماء کا منکر)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: استدلال ہی قرآن و حدیث سے ہو گا، ضروری ہوا تو علماء کی توثیق دے دوں گا وگرنہ قرآن و حدیث کافی ہے۔ آپ بتادیں کیا قرآن و حدیث سے عقائد نہیں بنتے؟ مکمل سند و متن بھی دوں گا۔

جعفر صادق: جو پوچھا جا رہا ہے۔۔اس کا جواب کیوں نہیں دے رہے؟ **آخری فیصلہ سنی و شیعہ علماء کا ہو گا یا ہمارے شیعہ مناظر عقل کل اور حرف آخر قرار پائیں گے ؟**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آخری فیصلہ قرآن و حدیث کا ہو گا، کسی عالم کا نہیں ہو گا۔

جعفر صادق: **مطلب آخری فیصلہ آپ کے نکالے گئے استدلال سے ہو گا!! ممبرز کو یہی دکھانا مقصود تھا کہ شیعہ مناظر اہل سنت و اہل تشیع علماء کی نہیں مانتا۔۔بلکہ خود کو ہی قابل حجت سمجھتا ہے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن و حدیث کا متفقہ ترجمہ حرف آخر ہو گا، آپ اسے میری ذاتی رائے کہہ رہے ہو۔

جعفر صادق: **اگر شیعہ مناظر کا رد اس کے اپنے علماء نے بھی کیا ہو گا تو یہ بندہ اسے بھی مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔**

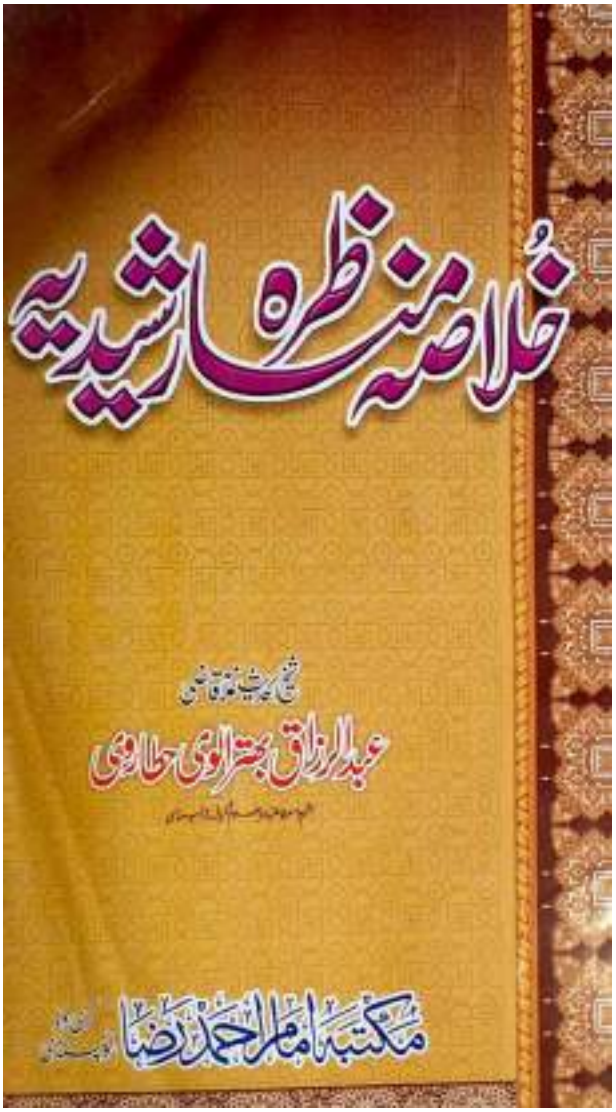

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اگر قرآن وحدیث میری ذاتی رائے ہے تو آپ دنیا بھر کے علماء لے آئیں اسے رد کرنے ڈر کس بات کا ہے؟

جعفر صادق: **اس متفقہ ترجمے کو ہمارا شیعہ مناظر ہی سمجھ سکا ہے باقی سنی و شیعہ علماء تو سب جاہل تھے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: وہ تو جب دلائل دوں گا تو سمجھ آئے گا، ابھی پانی میں مدھانی کیوں چلا رہے ہو مناظر صاحب۔

جعفر صادق: اوپر خود لکھ چکے ہو کہ ذاتی رائے نہیں دوں گا۔ اب کہہ رہے ہو کسی کی نہیں سنوں گا۔۔بس رہے نام اللہ کا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس لیے کہ قرآن وحدیث میرے مطابق میری ذاتی رائے نہیں ہے۔ تمھارے مطابق قرآن وحدیث میری ذاتی رائے ہے ؟

جعفر صادق: چھوڑیں۔ میرا مقصد پورا ہو چکا۔ آگے بڑھیں۔ میری شرائط فائنل کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری شرط ختم کریں یا تبدیل کریں۔

جعفر صادق: میں نے رعایت دینے کی بات کی ہے۔ قرآن کریم احادیث اور ثقہ اہل علم کے اقوال دوران مناظرہ قابل حجت ہوتے ہیں۔ (خلاصہ مناظرہ رشیدیہ)

ضمیر "مکابرۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس میں تاء تانیث پائی گئی ہے، مذکر کی ضمیر کا مؤنث کی طرف لوٹنا کیسے صحیح ہے؟

جواب: مکابرۃ" میں تاء تانیث کی نہیں بلکہ تاء مصدریت کی ہے۔ مصدر میں تذکیر وتانیث برابر ہیں۔ حقائق الاشیاء تعرف باضدادھا کے قانون کے مطابق پہلے مناظرہ کی تعریف کی گئی، پھر اس کی دو ضدوں یعنی مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف بیان کی۔

نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جھگڑے زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے۔ تو اس وقت اسے نقل کہا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلا "قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ النیۃ فی الوضوء لیست بفرض" امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا نیت وضوء میں فرض نہیں۔

اقتباس:

جب کوئی شخص غیر کا قول پیش کرے لیکن یہ ظاہر نہ کرے نہ صراحۃ، نہ اشارہ، نہ ضمنا اور نہ کنایۃ کہ یہ قول غیر کا ہے۔ متخاصمین کو اہل مناظرہ کی اصطلاح میں مدعی کہتے ہیں۔ یعنی مجیب نہیں۔

تنبیہ:

متخاصمین سے کوئی ایک اقوال علماء سے قول نقل کرے، اگر وہ واقع کے مطابق ہو اور دوسرے کو بھی معلوم ہو تو اس کی تصحیح کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ طلب تصحیح کرنے والا مکابر یا مجادل کہلائے گا، ہاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہو تو پھر اس کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تصحیح طلب

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو میں نے کب انکار کیا؟ تبدیل کر لیں رعایت ہی ہے۔

جعفر صادق: آپ بحیثیت مدعی ذاتی رائے سے قابل حجت نہیں ہوں گے۔ میری شرائط فائنل کریں۔

شرط 3 میں یہ رعایت دے سکتا ہوں کہ آپ جو بھی استدلال پیش کریں وہ * **اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکیں تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھا دیجئے گا** * تا کہ اس گروپ کے شیعہ ممبرز یہ تو جان سکیں کہ ہمارا شیعہ مناظر اہل تشیع کا مؤقف ہی بیان کر رہا ہے۔

ذاتی رائے یعنی قرآن وحدیث ! شیعہ مناظر کی جاہلانہ منطق !

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ذاتی رائے یعنی قرآن وحدیث** دیے بغیر کوئی استدلال قائم کرنا، یہ کسی پر بھی حجت نہیں ہوتا۔ میں جو بھی استدلال پیش کروں گا اس پر اللہ ورسول ﷺ کی رائے دکھاؤں گا، علماء تو بہت چھوٹی چیز ہیں۔

جعفر صادق: واہ کیا منطق ہے۔

ذاتی رائے کی تعریف یہ ہے 👈 قرآن وحدیث کی اپنی رائے سے شرح کرنا جو جمہور (سنی / شیعہ) علماء کے خلاف ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: خلاف ہو؟ یہ دعویٰ کیسے کر دیا؟ اللہ ورسول ﷺ کے خلاف جمہور سنی مذہب میں جا سکتے ہوں گے۔

جعفر صادق: زبردست اب آئے ہو لائین پر

*** مطلب آپ خود سے اس روایت سے کوئی من پسند مفہوم بیان نہیں کریں گے۔؟**

یہ دعویٰ نہیں۔۔ذاتی رائے کو سمجھانے کی کوشش ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن وحدیث کا جب سلیس ترجمہ بھیجوں گا تو مفہوم بچہ بچہ سمجھ جائے گا، سوائے آپ کے۔

جعفر صادق: یہاں آپ نے علماء کے اقوال کا انکار کیا ہے۔

اور یہاں آپ علماء کے اقوال کو تسلیم کر رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن وحدیث کے خلاف انکار ہی ہوگا علماء کا۔

جعفر صادق: افففففف

دلیل ☜ قرآن وحدیث اور ثقہ علماء کے اقوال

شیعہ مناظر: آخری فیصلہ قرآن وحدیث کا ہوگا، کسی عالم کا نہیں ہوگا۔

(خلاصہ مناظرہ رشدیہ اسکین دیکھنے کے بعد)

قرآن کریم احادیث اور ثقہ اہل علم کے اقوال دوران مناظرہ قابل حجت ہوتے ہیں۔

شیعہ مناظر: تو میں نے کب انکار کیا؟

پھر پوچھ رہا ہوں۔ **آپ کی رائے کے خلاف سنی و شیعہ علماء کی رائے پیش کر دی تو نتیجہ کیا نکلے گا؟**

آپ کی رائے مقدم ہو گی یا اپنے علماء کو عزت بخشیں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اصول مناظرہ میں تینوں چیزیں ایک ساتھ پیش کرنے کا نہیں لکھا۔۔ ایک بھی پیش کر دو کافی ہے۔ نتیجہ قارئین نکال لیں گے۔

جعفر صادق: واقعی کوڑھ مغز ہو۔

تینوں دلائل قابل حجت ہیں۔

* رد بھی تینوں سے کرنا قابل حجت ہو گا کہ نہیں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: حدیث سے قرآن کا رد نہیں ہوتا، علما سے قرآن و حدیث کا رد نہیں ہوتا۔

جعفر صادق: شرائط فائنل کریں۔ شرط 3 قبول ہے ترمیم کے ساتھ؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دلائل شروع نہیں کرنے دے رہے، نتیجہ پہلے چاہیے۔

جعفر صادق: (حدیث سے قرآن کا رد نہیں ہوتا، علما سے قرآن و حدیث کا رد نہیں ہوتا۔) بیشک۔۔ لیکن آپ کے ذاتی استدلال کا رد تو ہو سکتا ہے عالم صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جو ترمیم میں نے کی وہ لکھی، ذاتی استدلال کی گنجائش ہی نہیں تو رد کیسا۔

جعفر صادق: نتیجہ نکلنے کا تعین کر رہا ہوں کہ اس کی بنیاد کس پر ہو گی۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی سمجھنے سے قاصر ہو۔ اس خوف کی وجہ کیا ہے؟ چلیں شرط 3 کو ترمیم کے ساتھ لکھیں۔ میں چیک کرتا ہوں۔ قارئین تک وہ اہم نکتہ پہنچ گیا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

شرط 3

فریقین قرآن یا حدیث یا مخالف علماء سے استدلال کر سکتے ہیں، خلاف قرآن، حدیث یا علماء کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں، اسی طرح خلاف حدیث بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

ٹھیک ہو گیا پھر آگے چلیں؟ سمجھ نہیں آئی تو وضاحت کے لیے تیار ہوں۔

جعفر صادق: **کر سکتے ہیں کی جگہ لکھیں * کریں گے ***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اب ٹھیک ہے؟

شرط 3 فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے۔ خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے۔ اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

جعفر صادق:

موضوع: نزل القرآن علی سبعۃ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا)

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3۔ ذاتی تاویلات / استدلال مسترد ہوں گے۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

رعایت * : شیعہ مناظر اگر اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکا تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھائے گا * ذاتی رائے کسی فریق کی قبول نہیں ہو گی۔

♦ شیعہ مناظر کی ترمیم:

فریقین قرآن و حدیث اور مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن و حدیث اور علماء کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی، اسی طرح خلاف حدیث بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

چوتھی شرط بھی تسلیم ہے نہ؟ آرام و سکون سے غور و فکر کر لیں۔ مناظرہ کل رات سے شروع ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

شرائط مناظر از سنی مناظر

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

شرط-3

فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے، اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے اور شیعہ مناظر کے مناظرہ ختم کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنی شرائط دوبارہ پڑھ لیں متفقہ باتیں لکھی ہیں، جن پر اتفاق نہیں حذف کر دی ہیں۔

جعفر صادق: *** قرآن یا حدیث یا مخالف علماء ***

اس سے مفہوم یہ نکلتا ہے کہ آپ براہ راست قرآن و حدیث سے اپنا ذاتی استدلال پیش کریں گے۔

کیا میں درست سمجھ رہا ہوں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر وہی رونا۔

جعفر صادق: کیا میں درست سمجھ رہا ہوں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں جو لکھا ہے وہی بات شرط میں وضاحت کے بعد لکھی ہے

جعفر صادق: * قرآن یا حدیث یا مخالف علماء *

اس سے مفہوم یہ نکلتا ہے کہ آپ براہ راست قرآن و حدیث سے اپنا ذاتی استدلال پیش کریں گے۔

کوئی بھی نکتہ کلیئر نہ کرنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کا مطلب سمجھائیں براہ راست اپنا ذاتی استدلال سے آپ کا مطلب کیا ہے؟ کوئی مثال بھی دیں۔

جعفر صادق: آیت، ترجمہ اور آپ کا ذاتی مفہوم۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (شرط 3) اسے آپ نے قبول کیا ہے نہ؟

جعفر صادق: (شرط 3) اسی کو تو کلیئر کر رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی مثال دیں زرا

جعفر صادق: آیت سے جو مفہوم پیش کرو گے اس کی تائید شیعہ مترجم یا مفسر سے دکھاؤ گے یا اپنی کہانیاں سناؤ گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آیت لکھیں اس کا ترجمہ لکھیں اور ذاتی استدلال لکھیں اور بتائیں اپنی بات کا مطلب۔

جعفر صادق:

امن خلق سورہ القصص : آیت 56

اِنَّکَ لَا تَہۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ:

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے (۱)

ذاتی استدلال: نبی کریم کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ (معاذاللہ)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تفسیر بالرائے متفقہ طور پر حرام ہے۔۔ اصول تفسیر کے تحت استدلال کیا جاتا ہے۔ اب کوئی حدیث لکھیں، اس کا ترجمہ لکھیں اور استدلال لکھیں۔

جعفر صادق: ***کیا آپ ایسا استدلال بیان کریں گے جو آج تک سنی و شیعہ نے کبھی بیان ہی نہیں کیا؟***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن کے حوالے سے یا حدیث کے حوالے سے؟

جعفر صادق: قرآن کی آیت زیر بحث ہے۔ اسی کے استدلال کے متعلق پوچھ رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کا جواب دے دیا ہے تفسیر بالرائے متفقہ طور پر حرام ہے اصول تفسیر کے تحت استدلال کروں گا۔۔ کیا اصول تفسیر آج تک شیعہ سنی علماء نے بیان نہیں کیے؟

جعفر صادق: جواب نہ دینے کی قسم واقعی کھائی ہوئی ہے۔ جو سوال پوچھتا ہوں اس کا صاف صاف جواب کیوں نہیں دیتے۔ * کیا آپ ایسا استدلال بیان کریں گے جو آج تک سنی و شیعہ نے کبھی بیان ہی نہیں کیا؟

جواب دے دیں اور گفتگو ختم کرتے ہیں۔

* قرآن یا حدیث یا مخالف علماء *

☜ اس سے مفہوم یہ نکلتا ہے کہ آپ براہ راست قرآن و حدیث سے اپنا ذاتی استدلال پیش کریں گے۔

بس یہ نکتہ اٹکا ہوا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کو علمی نکات سمجھ نہیں آتے میرا قصور نہیں ہے، قرآن سے متعلق میں ذاتی رائے دے ہی نہیں سکتا کیونکہ حرام ہے متفقہ طور پر۔ اب کوئی حدیث لکھیں، اس کا ترجمہ لکھیں اور استدلال لکھیں۔

جعفر صادق: * مطلب جو مفہوم پیش کریں گے اہل سنت یا اہل تشیع علماء سے تائید دکھائیں گے؟ آیت دے چکا ہوں۔ کافی ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ضروری نہیں ممکن ہے آیت کی تفسیر میں حدیث پیش کر دوں، اس کا اطلاق حدیث پر نہیں ہو سکتا۔

جعفر صادق: تو شرط میں ترمیم کر کے لکھیں کہ قرآنی آیت کی تائید حدیث سے اور حدیث کی تائید اقوال علماء سے پیش کی جائے گی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ تو متفقہ بات ہی نہیں ہے

جعفر صادق: جو شرائط بھیجی تھیں۔ ان میں ترمیم کر لیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اب کوئی حدیث لکھیں، اس کا ترجمہ لکھیں اور استدلال لکھیں۔

جعفر صادق: آپ خود کہہ رہے ہیں کہ **قرآنی آیت کی تائید حدیث سے دکھائیں گے۔ ظاہر ہے حدیث کی تائید اقوال علماء سے دکھانی ہو گی ذاتی استدلال تو ممنوع ہے۔۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ میں نے نہیں کہا، یہ کہا ہے۔۔

ضروری نہیں، ممکن ہے آیت کی تفسیر میں حدیث پیش کر دوں، اس کا اطلاق حدیث پر نہیں ہو سکتا۔

جعفر صادق: (حدیث، ترجمہ اور استدلال) اس سے کیا دکھانا مقصود ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اور یہ بھی کہا ہے۔

اس کا اطلاق حدیث پر نہیں ہو سکتا۔

جعفر صادق: **ممکن ہے!!!** مطلب لازمی نہیں ہے یعنی ذاتی استدلال لازمی ہو گا !

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اصول تفسیر میں ذاتی رائے شامل ہے کیا؟؟؟؟؟

جعفر صادق: پھر حدیث سے جو مفہوم بتائیں گے اسے کسی سنی و شیعہ عالم سے ثابت کرنا بھی لازمی نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس کے لیے ہی کہہ رہا ہوں، اب کوئی حدیث لکھیں، اس کا ترجمہ لکھیں اور استدلال لکھیں۔

جعفر صادق: اصول تفسیر میں روایات اور اقوال علماء شامل ہیں۔ آپ ذاتی رائے کو بیان ہی نہیں کر سکتے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اقوال علما، اختلافی احتمالات کو نہیں کہتے، اسے بھولنا نہیں۔

جعفر صادق: (حدیث، ترجمہ اور استدلال) اس سے کیا فائدہ۔ سیدھی اور آسان بات کو الجھا رہے ہیں۔

قرآن و حدیث اور ثقہ علماء کے اقوال

قابل حجت یہی ہوں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ مثال دیں تو حدیث کا سمجھاؤں۔

اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

جعفر صادق:

متفق علیہ حدیث نبوی ﷺ متعہ حرام ہے۔

استدلال: متعہ کو نبی کریم ﷺ نے حرام کر دیا ہے سنی و شیعہ کتب سے ثابت ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: خلاف قرآن حدیث ہے، کوئی حیثیت ہی نہیں اس کی۔

جعفر صادق: قرآن میں متعہ النساء کا ذکر دکھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: متفق علیہ بات ہے متعہ کی حلیت قرآن سے ثابت ہے جسے حدیث رد نہیں کر سکتی۔

جعفر صادق: آیت سے اس حدیث کا رد دکھا دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جب اس موضوع پر مناظرہ کروں گا تو دکھادوں گا ان شاء اللہ

جعفر صادق: میرا اس موضوع پر دوبار مناظرہ ہو چکا ہے۔ قرآن میں متعہ النساء کا ذکر ہی نہیں ہے۔ حدیث متفق علیہ اور دونوں کے ہاں ثابت شدہ ہے۔

استدلال ☜ باطل

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری بار مجھ سے کر لینا، یاد رکھو گے۔

جعفر صادق: جسے اردو بھی سمجھانی پڑتی ہے۔ آگے بڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط میں لکھا ہوا ہے، **خلاف قرآن حدیث قابلِ استدلال نہیں۔ آپ کے لیے آسانی ہے پھر تو۔۔۔۔ میں کوئی حدیث بھیجوں تو خلاف قرآن ثابت کر کے رد کر دینا۔**

جعفر صادق: تو شرط 3 میں ترمیم کر کے لکھیں کہ قرآنی آیت کی تائید حدیث سے اور حدیث کی تائید اقوال علماء سے پیش کی جائے گی۔

احادیث قرآن کی شرح میں ہیں۔ قرآن احادیث کی شرح میں نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (شرط 3 میں ترمیم) اس پر تو اتفاق ہی نہیں ہے۔ **قرآنی آیت کی تفسیر اصول حدیث سے کروں گا۔۔۔۔ حدیث وہ بھیجیں جو اس شرط کی تائید کرے۔**

شرح میں مخالفت نہیں ہوتی۔

جعفر صادق: افففف۔۔ صاف صاف کہہ دو کہ ذاتی مفہوم کے علاوہ آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں، آپ خود بھی مان رہے ہو کہ ذاتی رائے ممنوع ہو گی تو سیدھا تسلیم کرنے میں کیا قباحت ہے کہ جو مفہوم لکھو گے اسے اہل سنت علماء یا کم از کم شیعہ علماء کی تائید سے پیش کرو گے۔۔۔ اس کے بغیر تو وہ مفہوم ذاتی رائے سمجھا جائے گا۔ اس میں کیا مشکل لگ رہی ہے۔

(شرح میں مخالفت نہیں ہوتی) تو ساتھ میں دکھاؤ گے نہ؟ تمام قدیم و جدید سنی و شیعہ علماء ایک طرف اور ہمارے شیعہ مناظر صاحب ایک طرف۔ کل سوچ سمجھ کر آنا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ حدیث قابلِ استدلال ہے یا علماء کی رائے کے بغیر اس حدیث کو قبول نہیں کروگے ؟؟

صحیح بخاری حدیث 8

حدثنا عبيد الله بن موسى، قال: اخبرنا حنظلة بن ابي سفيان، عن عكرمة بن خالد، عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ":بني الإسلام على خمس، شهادة ان لا إله إلا الله وان محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان."

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کی بابت حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی۔ انہوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

ابھی پتہ لگ جائے گا کونسے نامعلوم شیعہ سنی علماء ہیں جو میرے مخالف ہیں۔

جعفر صادق: اس میں علماء کی رائے موافقت میں ہی ملے گی۔۔۔ علماء ہیں آپ کی طرح جاہل تھوڑی ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ان کی رائے کے بغیر یہ حدیث قابلِ استدلال نہیں ؟؟؟ اب مزید جہالت نہ پھیلانا۔

جعفر صادق: نامعلوم نہیں ہیں تو آپ اپنے مفہوم کے ساتھ ان کی رائے بطور تائید دکھا دینا۔۔۔ بصورت دیگر ساری خدائی ایک طرف، شیعہ مناظر ایک طرف۔

(اب مزید جہالت نہیں پھیلانا) چلو پھر دکھاؤ اپنی علمیت، اس حدیث سے کس عالم نے مخالف مفہوم بیان کیا ہے۔ اوپن چیلنج۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی سنی مناظر کے مطابق علماء کی شرح کے بغیر یہ حدیث کچرا ہے۔ قارئین سنی مناظر کی جہالت نوٹ کر لیں۔

جعفر صادق: یہ کس نے کہا۔۔۔ تمام علماء اس پر متفقہ رائے دیں گے۔ اس حدیث کی شرح پڑھی ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مجھے کیا ضرورت ہے دکھانے کی؟؟ میرے مطابق علماء کی رائے کے بغیر بھی یہ حدیث قابلِ حجت ہے۔ علماء کی رائے کی شرط تم رکھ رہے ہو، تم دکھاؤ۔ اور اگر رائے نہ دیں؟

(حدیث کی شرح) ضرورت ہی نہیں ہے۔

جعفر صادق: **ضروری تھوڑی ہے تمام احادیث بغیر شرح کے سمجھ آجائیں۔ کئی قرآنی آیات اور احادیث آپس میں متعارض ہوتی ہیں۔ شرح کے بغیر انہیں سمجھنا ممکن نہیں ہے۔**

(اگر علماء رائے نہ دیں) تو وہ علماء تھوڑی ہوں گے، آپ جیسے ہوں گے۔

امن خلق سورہ القصص : آیت 56

اِنَّکَ لَا تَہۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ:

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے (ا)

ذاتی استدلال: نبی کریم کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

الیہ یرد سورہ الشوری : آیت 52

وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَ لَا الۡاِیۡمَانُ وَ لٰکِنۡ جَعَلۡنٰہُ نُوۡرًا نَّہۡدِیۡ بِہٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّکَ لَتَہۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾

ترجمہ:

اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، (۱) آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے (۲) لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں بیشک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

یہ دونوں آیات آپس میں متعارض ہیں۔ تطبیق کیسے کریں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تمھیں صحیح بخاری کی حدیث سمجھ آئی یا اوپر سے گزر گئی؟ تعارض ثابت کرنا تمھارا کام ہو گا۔

جعفر صادق: جواب دے چکا ہوں۔ سمجھ تو آپ کو نہیں آتی۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **علماء کی ذاتی رائے کے بغیر حدیث ہی قابل حجت نہیں۔ یہ اصول کہاں لکھا ہے؟**

جعفر صادق: تعارض نہیں میں براہ راست سنی و شیعہ علماء کے اقوال سے رد کروں گا۔۔۔ جنہیں آپ تسلیم کرنے سے بھاگ رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہاں بغیر علماء کی رائے کے **سادہ و عام فہم قابل حجت حدیث** بھی تمھارے لیے کچرا ہے۔

جعفر صادق: حدیث کا قابل حجت ہونا یا نہ ہونا ، یہ اس وقت زیر بحث نکتہ نہیں ہیں۔ لگتا ہے دیوار سے باتیں کر رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جب تعارض نہیں تو رد کیسا، خیر اصول مناظرہ کے تحت تمھیں پوری آزادی ہو گی میرے دلائل کا رد کرنے کی۔

جعفر صادق: پھر جھوٹ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جھوٹ کیسے؟

جعفر صادق: **تعارض مفہوم کا دکھاؤں گا۔۔۔** پھر کچھ کہوں گا تو شان میں گستاخی ہو جائے گی، سمجھ تو آپ کو آتی نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو میں نے تعارض دکھانے سے کب منع کیا ہے؟

جعفر صادق: قابل حجت حدیث جب زیر بحث نکتہ نہیں ہے تو کچرہ کیسے مفہوم نکال لیا۔۔ آپ کے ساتھ یہی مسئلہ ہے۔ میرے جوابات سے غلط مفہوم نکال لیتے ہو۔ قرآن واحادیث کا کیا حال کروگے؟ اللہ معافی۔ اس لئے پابند کر رہا ہوں کہ جو مفہوم پیش کروگے اس کی تائید کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھا دینا۔۔ پھر بھی آپ کی دوڑیں لگ گئی ہیں۔۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس حدیث کے تحت میرا استدلال ہے اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے۔ میں کسی عالم کی شرح نہیں دکھا رہا۔۔۔ کرو میرے استدلال کا رد بسم اللہ

جعفر صادق: استدلال سے متفق ہوں۔ آگے بڑھو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میرا استدلال رد کرو۔

جعفر صادق: کل سوچ سمجھ کر شرائط فائنل کرنا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بغیر علماء کی تائید کے متفق ہو گئے نہ؟؟

جعفر صادق: **ہم دونوں کی ذاتی رائے ☜ ممنوع**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں فائنل کر چکا ہوں، تم دوبارہ سوچ لو۔ **استدلال میری ذاتی رائے ہے۔ اس سے متفق کیوں ہو گئے؟**

جعفر صادق: **کیونکہ علماء کی رائے بھی یہی ہے۔ جہاں مخالفت ہو گی۔۔۔ وہاں اولیت علماء کرام کو دی جائے گی۔۔۔ پھر آپ کی رائے ردی میں جائے گی۔** یہ تمام علماء کی رائے ہے۔ یا دکھاؤ کس نے مخالفت کی ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مخالفت دکھانا پھر رد کرنا، ابھی تو متفق ہو گئے۔ اور میں کیوں دکھاؤں مخالفت؟

جعفر صادق: یہی تو سمجھا رہا ہوں عالم صاحب۔ شرائط میں لکھ دو کہ جو مفہوم لکھو گے وہ علمائے کرام سے دکھاؤ گے یا چلو یہ لکھ دو کہ آپ کے مفہوم کے خلاف سنی و شیعہ علماء کی رائے مقدم سمجھی جائے گی۔ بس خوش، (استدلال سے متفق) مطلب اتفاق ہے۔ مسئلہ ختم۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مخالفت مخالفت کارونا روتے روتے میری ذاتی رائے سے متفق ہو گئے لیکن اس کے خلاف شرط رکھنے پر زبردستی تلے ہوئے ہو۔

جعفر صادق: آپ کی رائے سے نہیں اس حدیث پر تمام علماء کا ایک ہی مؤقف ہے۔ پتہ نہیں کس دنیا کے باسی ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء کی رائے تو اوپر حدیث میں میں نے دکھائی ہی نہیں۔۔۔ پھر بھی اتفاق کیا، یعنی علماء کی رائے دکھانا ضروری نہیں اس کے بغیر بھی صرف حدیث سے استدلال اصول مناظرہ کے تحت درست ہے۔

جعفر صادق: آپ سادہ سی شرط پر بھی فضول بحث کرتے آرہے ہو۔ اصول مناظرہ سے بھی دکھادیا پھر بضد ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (علماء کی آراء) وہ تو کسی نے نہیں دکھائی۔

جعفر صادق: (علماء کی آراء) مجھے علم ہے۔۔ مسئلہ ختم ہو گیا۔ علم کس چڑیا کا نام ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: حدیث سے مثال دے کر بھی علماء کی رائے فارغ کر چکا ہوں۔

جعفر صادق: عقل سے بالکل فارغ ہو۔۔ کام کی بات کرنی ہے تو بتاؤ۔ شرائط کل فائنل کر کے دلائل دیجئے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چلیں اس چڑیا کی ہی مان لیں اور حدیث سے بغیر علماء کی رائے کے استدلال کو اصول مناظرہ کے تحت قبول کر لیں۔

جعفر صادق: ذاتی رائے نا قابل قبول، نہ میری نہ تیری۔۔ علمی گفتگو دلائل کی روشنی میں ہو گی۔ ان شاء اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میری طرف سے شرائط فائنل ہیں۔۔۔۔ مسئلہ آپ کے جہل کا ہے، اس کا علاج کروا کر آئیں تب ہی آپ کی فالتو شرط ختم ہو گی۔

شرائط مناظر از سنی مناظر

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

شرط-3

فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے، اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے اور شیعہ مناظر کے مناظرہ ختم کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

علاج کروانے کے بعد شرائط پر غور کرنا تب ہی سمجھ آئے گی۔ جو بات سنی مناظر کی سمجھ سے باہر ہے وہ قارئین بھی یقیناً سمجھ چکے ہیں کہ **شرائط کا اطلاق دونوں فریقوں پر ہوتا ہے، سنی مناظر نہ جانے کونسے خوف میں مبتلا ہے جو وہ اصول مناظرہ کے خلاف شرط بنا کر زبردستی تھوپنے میں لگا ہے۔**

قارئین غور کریں اس حوالے میں کہیں نہیں لکھا کہ بغیر علماء کے قول کے حدیث بطور دلیل پیش نہیں کی جاسکتی۔۔۔۔ بلکہ اس کا الٹ لکھا ہے کہ **کتاب اللہ، یا سنت رسول اللہ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت نقل کر کے پیش کرنا**۔۔۔۔۔ لیکن سنی مناظر اپنے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کی مٹی پلید کر کے اس کے خلاف شرط بنا کر زبردستی تھوپنے میں لگا ہے دو دن گزر چکے ہیں تیسرا دن جاری ہے۔ زقریشی کے لیے اپنے شیخ الحدیث کا بیان کردہ اصول مناظرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا جو قرآن، یا حدیث یا ثقہ علماء کے قوال کا مفہوم بھی نقل کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔۔۔۔۔ ساری دنیا ایک طرف زقریشی کی جہالت دوسری طرف۔

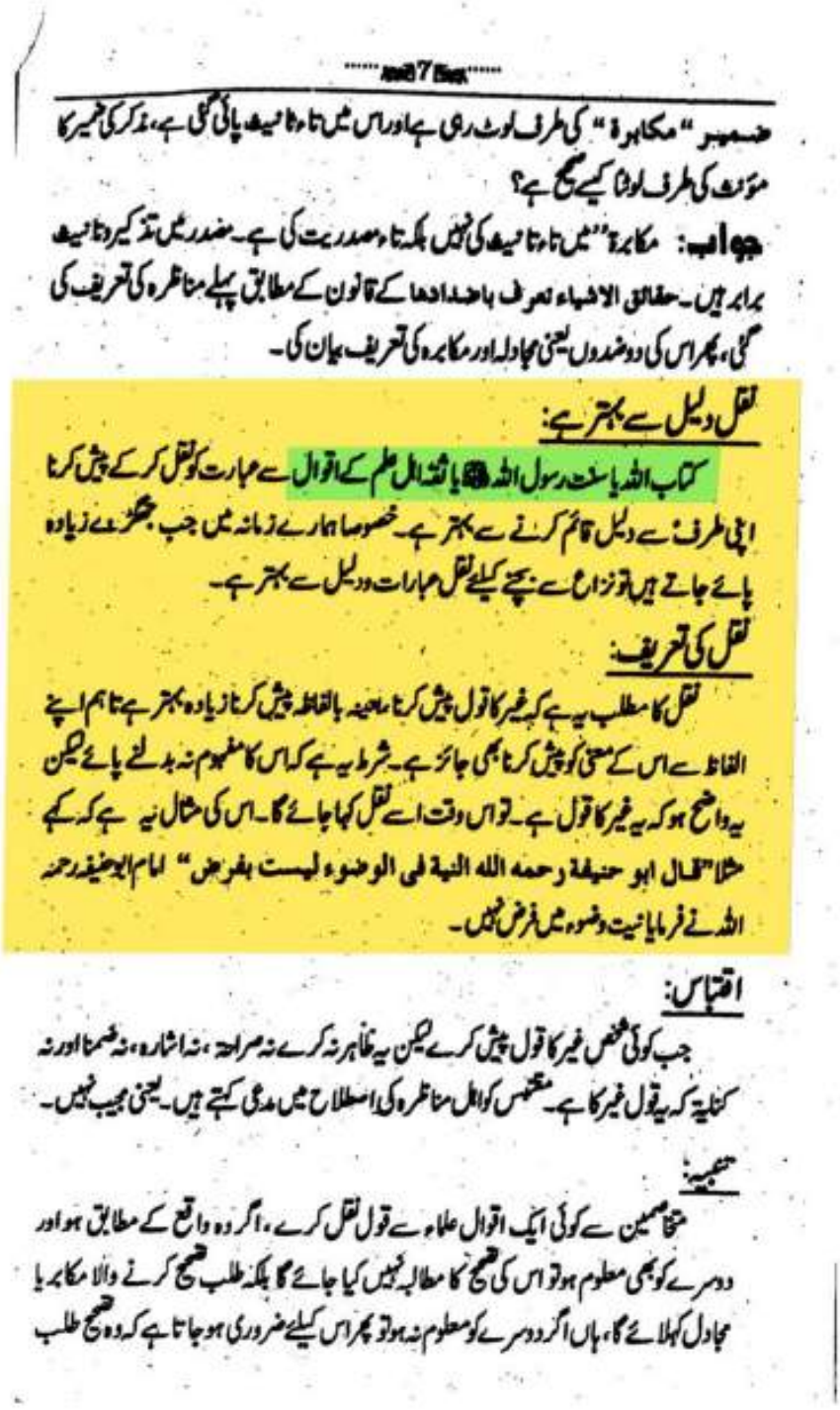

.....and 7 Days.....

ضمیر "مکابرۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس میں تانیث پائی گئی ہے، مذکر کی ضمیر کا مؤنث کی طرف لوٹنا کیسے صحیح ہے؟

جواب: مکابرۃ" میں تانیث کی نہیں بلکہ تاء مصدریت کی ہے۔ مصدر میں تذکیر وتانیث برابر ہیں۔ حقائق الاشیاء تعرف باضدادھا کے قانون کے مطابق پہلے مناظرہ کی تعریف کی گئی، پھر اس کی دو ضدوں یعنی مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف بیان کی۔

نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جگہ جگہ زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا، لفظیہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے۔ تو اس وقت اسے نقل کہا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلا "قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ النیۃ فی الوضوء لیست بفرض" امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا نیت وضوء میں فرض نہیں۔

اقتباس:

جب کوئی شخص غیر کا قول پیش کرے لیکن یہ ظاہر نہ کرے نہ صراحۃ، نہ اشارہ، نہ ضمنا اور نہ کنایۃ کہ یہ قول غیر کا ہے۔ متقدمین کو اہل مناظرہ کی اصطلاح میں مدعی کہتے ہیں۔ یعنی مجیب نہیں۔

تنبیہ:

متخاصمین سے کوئی ایک اقوال علماء سے قول نقل کرے، اگر وہ واقع کے مطابق ہو اور دوسرے کو بھی معلوم ہو تو اس کی تصحیح کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ طلب تصحیح کرنے والا مکابر یا مجادل کہلائے گا، ہاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہو تو پھر اس کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تصحیح طلب

جعفر صادق: میں ذاتی رائے سے گفتگو کرنے کا سخت مخالف ہوں۔ نہ خود کرتا ہوں اور نہ سامنے والے کو کرنے دیتا ہوں! **آپ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ ذاتی استدلال مسترد کیا جائے گا۔**

اصول مناظرہ سے بھی دکھا چکا ہوں کہ دلائل قرآن واحادیث اور ثقہ اہل علم کے اقوال ہوتے ہیں۔ شاید آپ کے خیال میں یہ تینوں ذرائع ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قرآن کی شرح حدیث کرتی ہے تو حدیث کی شرح علمائے کرام کرتے ہیں۔ تینوں ذرائع دلائل کی بنیاد ہیں اور مناظروں میں علمی گفتگو انہی تینوں کے ارد گرد گھوم رہی ہوتی ہے، کیونکہ تینوں ذرائع ایک دوسرے کی تائید ہی کر رہے ہوتے ہیں۔

پہلی ترجیح قرآن ☜ اگر پھر بھی کوئی ابہام ہو تو دوسری ترجیح حدیث سے مدد لی جاتی ہے۔۔۔ اس میں کلیئر نہ ہو تو تیسری ترجیح اقوال علماء سے حجت قائم کی جاتی ہے۔۔ آپ جب کوئی آیت یا حدیث پیش کریں گے تو اس کے ساتھ جو بھی استدلال پیش کریں گے وہی ہمارے درمیان اختلافی معاملہ ہو گا، **بحث کا محور آپ کا استدلال ہو گا، اگر اس کی تائید سنی وشیعہ علماء سے نہ دکھائی تو اس وقت میرا رد قابل حجت ہو جائے گا کیونکہ میں آپ کی طرح ذاتی رائے سے رد نہیں کروں گا، بلکہ قرآن واحادیث کے ساتھ سنی وشیعہ علماء سے تائید بھی دکھاؤں گا**، پھر سوچیں آپ کا کیا حال ہو گا۔۔

اس لئے پہلے سے پابند کر رہا ہوں کہ آپ بھی کم از کم **شیعہ علماء سے** اپنی تائید ہی دکھائیں تاکہ قارئین اس عقیدے کے متعلق اہل تشیع مؤقف کو بھی سمجھ سکیں۔۔

☜ اہم بات کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے ایک یا دو روایات سے نتیجہ نکالنا جہالت ہے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ اس مسئلے کے متعلق دوسری آیات، دوسری احادیث، اقوال علمائے کرام کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

میری شرط 3 عین اصول مناظرہ کے مطابق ہے۔

آپ کو اپنے دلائل کے ساتھ پیش کئے گئے استدلال کی تائید اگرچہ اہل سنت علماء سے دکھانا چاہئے کیونکہ عقیدہ اہل سنت زیر بحث ہے، اس کے باوجود میں یہ بھی رعایت دے چکا ہوں کہ آپ کم از کم اپنے شیعہ علماء

سے ہی اس کی تائید دکھادینا تاکہ مجھ سمیت تمام سنی وشیعہ ممبرز یہ جان سکیں کہ آپ کے پیش کئے گئے استدلال سے دیگر جید شیعہ علماء متفق ہیں۔

آپ کا شرط 3 سے بھاگنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ دوران گفتگو جو مفہوم پیش کریں گے وہ سنی وشیعہ علماء نے کبھی بیان ہی نہیں کیا۔۔۔ قارئین فیصلہ کریں کہ شیعہ مناظر کے ایسے استدلال کو کیسے زیر بحث لایا جائے جو خود اس کے اپنے علماء سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

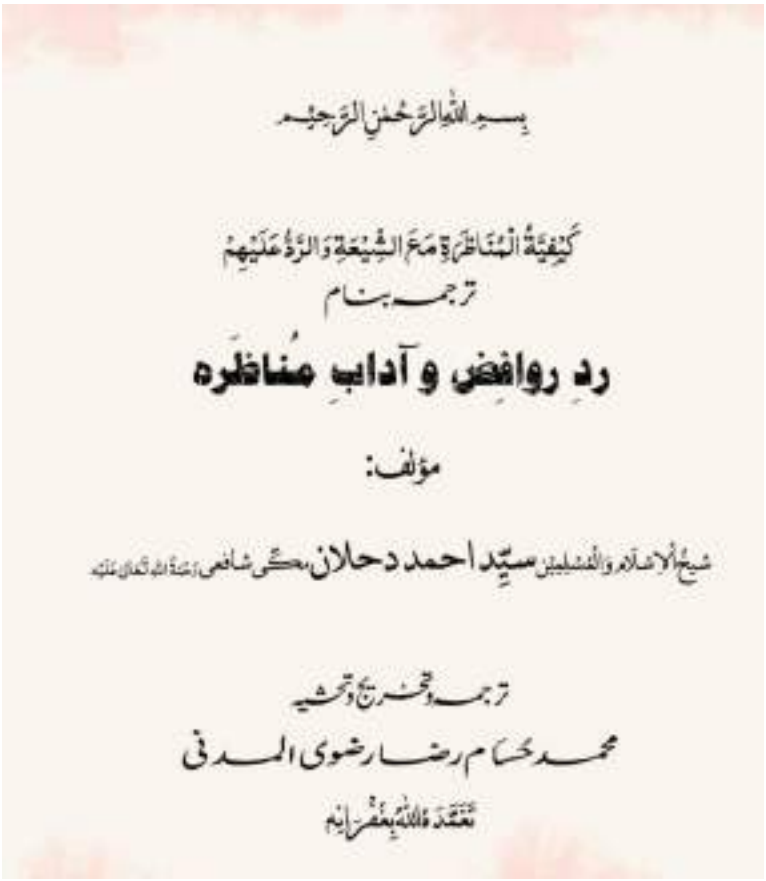
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیفیۃ المناظرۃ مع الشیعۃ والرد علیہم

ترجمہ بنام

رد روافض و آداب مناظرہ

مؤلف:

شیخ الاسلام والمسلمین سید احمد دحلان مکی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ وتخریج وتحشیہ

محمد حسام رضا رضوی المدنی

تغمدہ اللہ بغفرانہ

جس طرح گذشتہ کئی دنوں سے شیعہ مناظر نے بار بار ایک ہی قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔۔۔ میری طرف کھلم کھلا جھوٹ منسوب کئے ہیں۔۔۔ اپنے میسیجز کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔۔۔ اردو کے عام فہم الفاظ کے استعمال میں بھی غلطیاں کی ہیں۔۔۔ قارئین گواہ ہیں کہ میں نے اپنی باتوں کی تائید میں مختلف سنی وشیعہ تفاسیر، مختلف لغات، مختلف سنی وشیعہ کتب کے اسکینز بلکہ اصول مناظرہ کی کتب سے بھی وہی ثابت کیا ہے جو میرا موقف ہے،

دوسری طرف شیعہ مناظر نے سوائے ذاتی رائے، تاویلات اور ہٹ دھرمی کے اپنی کسی بات کی تائید ثابت نہیں کی ہے، بس خود کو حرف آخر سمجھتا ہے۔

اب شرائط کے مرحلے میں بھی موصوف ایسی ضد پر آڑ گئے ہیں جو اخلاقی و منطقی طور پر بھی درست نہیں ہے بلکہ اصول مناظرہ کے بھی سخت خلاف ہے۔ میں ایک اور کتاب سے شرط 3 کی تائید دکھا رہا ہوں۔

وہ شخص جو ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تصانیف کی معرفت اور ان پر اِطّلاع رکھتا ہے وہ رافضیوں کے تمام دلائل کا کھوٹا ہونا خوب اچھی طرح سمجھتا ہے جس سے وہ مذہب اہلسنت کے خلاف اِستِدلال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان پر خوب واضح و روشن دلائل و براہین قائم کرتا ہے۔ پس عقلمند شخص کو صورتِ مذکورہ کی تمہید سے پہلے ان کے ساتھ مُناظرہ کرنے میں اپنے نفس کو نہیں تھکانا چاہئے۔

مُناظرے کا ایک اور اُصول:

مُناظِر پر لازِم ہے کہ مُخالِف پر یہ بات مُقرّر کردے کہ جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنٰی میں اِختِلاف واقع ہوگا تو آیت کی تفسیر اور حدیث کی شرح میں ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تفاسیر وشروح کی طرف رُجوع کیا جائے گا جو علم، معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ **آیات واحادیث کو ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام سے سمجھے بغیر ان کے ظاہر سے اِستِدلال کرنا کفر کے اُصولوں میں سے ایک اُصول ہے** جیسا کہ کثیر ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام سنوسی نے "اُمّ البراہین" کی شرح میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

لہٰذا کسی آیت وحدیث کی اپنی رائے سے تفسیر وشرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو باِعتماد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیثِ نبی امین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عارف ہیں۔ پس ہمیں معتمد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل کئے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اِجتہاد اور اِستنباط کے اہل نہیں۔

عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کے زمانے کے بعد مرتبۂ اِجتہاد ختم ہوگیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اِجتہادِ مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن جریر طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مُجتہِدِ مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه چوتھی صدی کے عظیم اِمام تھے؛ اس کے باوُجود عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے ان کا مُجتہِدِ مطلق کے مرتبے کو پہنچنا تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی عُلُوم میں سے کامل حصّہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم اِمام کی طرف

تمام منصف مزاج گروپ ممبرز غور و فکر کریں کہ میری شرط 3 جو کہ عین اصول مناظرہ کے مطابق ہے، علمی، اخلاقی اور منطقی بھی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ شیعہ مناظر اسے تسلیم نہیں کر رہا۔ شرط 3 عین اصول مناظرہ کے مطابق ہے۔ میں پہلے بھی ایک مناظرہ کی کتاب سے دکھا چکا ہوں اور آج بھی ایک اور حوالا پیش کر دیا ہے۔ آپ نے پہلے دن سے آج تک جو کہا جھوٹ کہا، جو اعتراض کیا اسے نہ سمجھ سکے اور نہ اپنی منطق کو کسی کتاب سے ثابت کر سکے، نہ آپ کو اردو کے جملے سمجھ آتے ہیں، نہ آپ کو اپنے جملے سمجھ آتے ہیں، حتی کہ سمجھانے کے باوجود، دکھانے کے باوجود بھی منکر بن جاتے ہو۔۔۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جو آپ نے کہہ دیا بس وہی صحیح ہے، باقی پوری دنیا غلط ہے۔ علاج کی ضرورت آپ کو ہے مجھے نہیں۔

☜ اگر شرط 3 اصول مناظرہ کے واقعی خلاف ہے تو پہلے اس پر دلیل دیں صرف آپ کا کہنا حجت نہیں ہے، دوران گفتگو بھی آپ یہی ڈرامے کریں گے، آپ کی یہ طرم خانی مناظرے میں نہیں چلے گی۔ **شرط 3 کو تسلیم کرنا لازمی ہے یا ثابت کریں کہ یہ شرط اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔** اللہ کے بندے۔ **اس حوالے میں یہ کہاں لکھا ہے کہ ایک فریق اپنے ذاتی استدلال سے مخالف پر حجت قائم کرے گا؟ عقل ہے نہیں۔۔ منہ اٹھا کر مناظر بن گئے ہو۔۔** اس حوالے میں دلائل کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی فریق کو اپنی لفاظیاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آیات، احادیث اور روایات کا مفہوم اپنے الفاظ میں سمجھانے کی اجازت ہے لیکن جو مفہوم بیان کریں گے اس کی تائید علمائے کرام سے دکھانی ہو گی۔ آپ ایک آیت پیش کر کے کوئی بھی من پسند مفہوم لکھ کر یہ کہنے کا حق نہیں رکھتے کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے، آپ کو وہ عقیدہ اہل سنت کتب سے ثابت بھی کرنا پڑے گا۔ یہ نکتہ اپنی خالی کھوپڑی میں بٹھا لیں، سمجھ آئی۔

1- دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2- مقدسات کی توہین ممنوع ہوگی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3- ذاتی تاویلات / استدلال مسترد ہوں گے۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہوگا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہوگا۔

ترمیم: * شیعہ مناظر اگر اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکا تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھائے گا * ذاتی رائے کسی فریق کی قبول نہیں ہوگی۔

4- گفتگو برابری کی بنیاد پر ہوگی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

اہل سنت شرائط
عین اصول مناظرہ کے مطابق۔
سُنی و شیعہ علماء کو تسلیم نہیں کروں گا! قرآن و حدیث سے ذاتی استدلال پر آخری فیصلہ ہو گا!(شیعہ مناظر)
شرط 3 پر شیعہ مناظر کی نیندیں حرام!
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
مطلب آپ کے ذاتی استدلال کو قابل حجت سمجھا جائے۔
ذاتی استدلال اگر دلیل کے ساتھ ہے تو قبول ہوگا
مخالف کے اصول حدیث کے مطابق
12:09 AM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
استدلال ہی قرآن و حدیث سے ہوگا ضروری ہوا تو علماء کی توثیق نہ دوں گا وگرنہ قرآن و حدیث کافی ہے۔
جو پوچھا جا رہا ہے۔اس کا جواب کیوں نہیں دے رہے؟
آخری فیصلہ سنی و شیعہ علماء کا ہوگا
یا
ہمارے شیعہ مناظر عقل کل اور حرف آخر قرار پائیں گے
11:28 PM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
آخری فیصلہ قرآن و حدیث کا ہوگا ، کسی عالم کا نہیں ہوگا
مطلب آخری فیصلہ آپ کے نکالے گئے استدلال سے ہوگا
ممبرز کو یہی دکھانا مقصود تھا کہ شیعہ مناظر اہل سنت و اہل تشیع علماء کی نہیں مانتا... بلکہ خود کو ہی قابل حجت سمجھتا ہے۔
11:31 PM
سید علی حیدری شیعہ مناظر
You
جو پوچھا جا رہا ہے۔اس کا جواب کیوں نہیں دے رہے؟
آخری فیصلہ سنی و شیعہ علماء کا ہوگا ...
آخری فیصلہ قرآن و حدیث کا ہوگا ، کسی عالم کا نہیں ہوگا
11:29 PM
شرط 3 ذاتی تاویلات / استدلال مسترد ہوں گے۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔
ترمیم:۔ شیعہ مناظر اگر اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکا تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھائے گا۔ ذاتی رائے کسی فریق کی قبول نہیں ہو گی۔

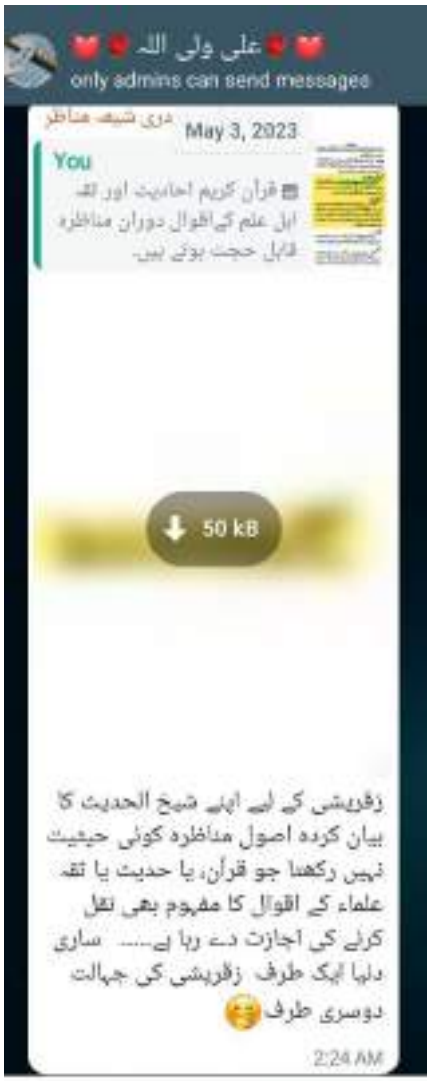

کمال ہے میری دلیل مجھے ہی دکھا کر اپنی کہانیاں سنا رہے ہو!

میں نے شرط 3 میں یہی تو لکھا ہے کہ آپ قرآن، حدیث یا ثقہ علماء کے اقوال کی روشنی میں اپنے دعویٰ کو ثابت کر سکتے ہیں۔ یہ تھوڑی لکھا ہے کہ فریق کسی بھی روایت سے جو چاہے مفہوم لکھ دے تو دوسرا فریق پابند ہے کہ اسے قبول کرے۔

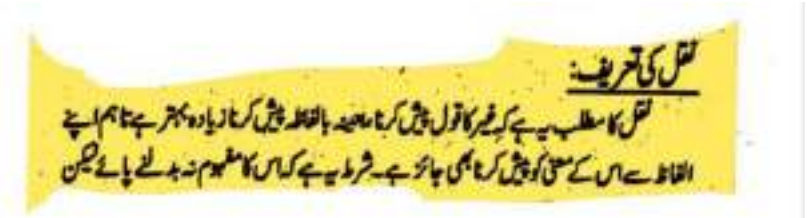
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ہو بہو بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط 3 اس اصول کے مطابق لکھیں مناظر صاحب۔ فضول کی لفاظیاں اور وقت کا ضیاع نہ کریں۔

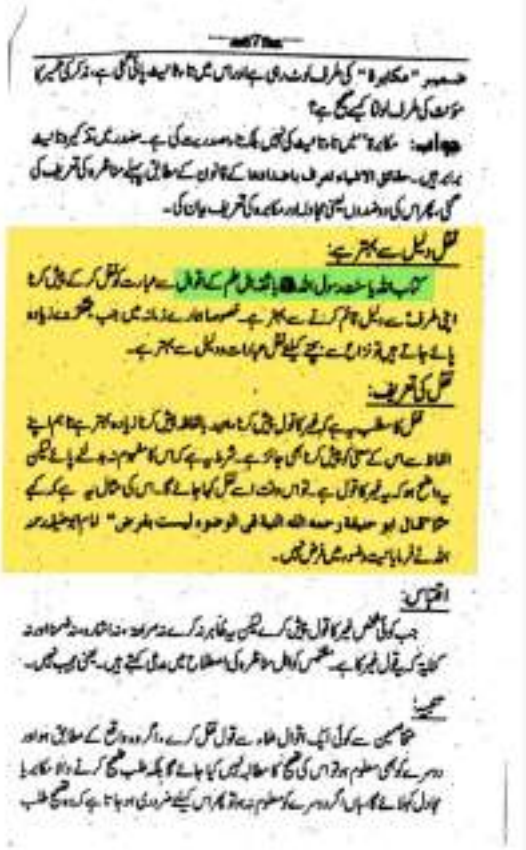
نقل دلیل سے بہتر ہے:
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ہو بہو بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن
تنبیہ:

یہ آپ کے شیخ الحدیث کا اصول خود آپ نے بھیجا تھا، اب اس کی مخالفت کیوں کر رہے ہو؟

شرط 3 کو اپنے بھیجے گئے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کے مطابق لکھیں۔۔ آپ حنفی ہو کر حنفیوں کے شیخ الحدیث کی مخالفت کر کے اب شافعی کے مقلد بن رہے ہیں کیا؟

جعفر صادق: شرط 3 میں نقل کا ہی ذکر ہے۔۔ذاتی استدلال مسترد ہو گا۔ آپ جو کہیں گے، کسی روایت یا قول کو نقل کر سکتے ہیں۔یہی اصول اس عبارت سے واضح ہوتا ہے۔ مخالفت (شیخ الحدیث کی) کیسی۔ وضاحت کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں تو نقل یعنی قرآن، سنت نبوی اور ثقہ علما کی رائے کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کرنے کا کہا جا رہا ہے۔

جعفر صادق: اپنے الفاظ میں لکھنے سے یہ تھوڑی مطلب نکلتا ہے کہ اپنی کہانیاں سناؤ گے ، آپ کو مفہوم بدلنے کی اجازت نہیں ہے۔الفاظ بدل سکتے ہیں۔

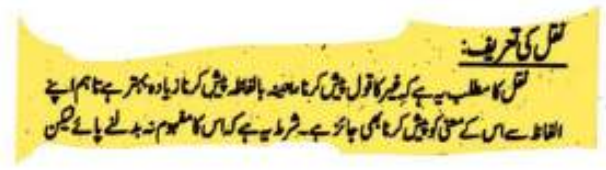
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

اس عبارت میں صاف لکھا ہوا ہے کہ مفہوم بدلنا ممنوع ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنی کہانی سنانے کا کس نے کہا ہے؟ میں اپنے الفاظ میں حدیث کا درست مفہوم ہی لکھوں گا۔ درست بات میں اپنے الفاظ سے مفہوم تھوڑی بدلوں گا۔

جعفر صادق: *جو مفہوم لکھیں گے وہ اہل سنت کتب سے ثابت بھی کرنا ہو گا۔یہی شرط 3 میں لکھا ہے۔*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔

جعفر صادق: کسی کتاب سے دکھائیں گے، یا بس آپ نے کہہ دیا، ہم تسلیم کر لیں۔ کل تک کا وقت دیتا ہوں۔ اصول ثابت کر دیں کہ ***دوران مناظرہ فریقین کے ذاتی استدلال قابل حجت ہوتے ہیں۔***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے شیخ الحدیث نے ہی لکھا ہے کہ **اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے، اگر مخالف کے علما سے توثیق دکھانا لازم ہوتا تو اجازت کس بات کی دی ہے؟**

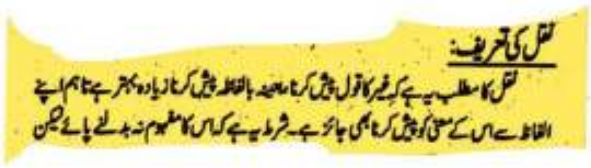
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

جعفر صادق: آج میرا نیٹ سلو ہے۔ گفتگو باقائدگی سے کرنا ممکن نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط 3 اپنے شیخ الحدیث کے اصول کے مطابق لکھیں۔

جعفر صادق: یہ نقل کی تعریف ہے جس کی روشنی میں مناظرہ ہوتا ہے۔ اس میں ذاتی استدلال کی ذرابرابر گنجائش نہیں ہے۔

☜ کیا اس سے آپ کا ذاتی استدلال قابل حجت ہو جائے گا۔ عقل نہ ہو تو موجاں ہی موجاں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نقل میں تین چیزیں لکھی ہیں آپ کے شیخ الحدیث نے

1۔ قرآن

2۔ سنت نبوی ﷺ

3۔ ثقہ عالم کا قول۔

نقل کے الفاظ کو میں اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں یہ آپ کے شیخ الحدیث کے مطابق جائز ہے۔ اس نے نقل کے الفاظ کے مفہوم کو بھی علما کے الفاظ سے دکھانے کی شرط کہاں لکھی ہے؟

نقل کا مفہوم ذاتی استدلال ہوتا ہی نہیں ہے مناظر صاحب۔ موجاں چھوڑیں، شرط 3 اپنے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کے مطابق لکھیں۔

قریشی کی شرط کے مطابق اگر میں کسی ایک سنی عالم کا قول نقل کرتا ہوں تو مجھے اس کے لیے بھی دوسرے سنی عالم کا قول دکھانا ہو گا۔ یہ کس اصول مناظرہ کی کتاب میں لکھا ہے؟؟

جعفر صادق: یہ کس نے کہا۔۔۔ ذاتی استدلال ☜ مسترد

*** نقل کو اپنے الفاظ میں اس طرح لکھنے کی اجازت ہے کہ جس کو نقل کر رہے ہیں اس کا مفہوم وہی رہے اس میں ہرگز تبدیلی نہ ہو۔***

ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الحمدللہ میں ایسا ہی کروں گا۔

جعفر صادق: پھر شرط 3 میں کیا اعتراض باقی رہا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے اب شرط 3 کو شیخ الحدیث کے اصول کے مطابق لکھ دو

شرائط مناظر از سنی مناظر

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

شرط-3

فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے، اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے اور شیعہ مناظر کے مناظرہ ختم کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

چیک کر لو یہاں شرط 3 عین آپ کے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کے مطابق لکھی ہے، منظور ہے تو آگے چلیں؟

جعفر صادق: **اس سے آپ کا ذاتی استدلال حجت ہو جائے گا یا مسترد۔۔۔یہ کلیئر کر دیں۔**

آپ ہیں لفظوں کے غلام۔۔۔ سمجھ تو آتی نہیں۔۔۔اب شیخ کے الفاظ سے پتہ نہیں کیا سمجھ بیٹھے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی استدلال کوئی نہیں کر سکتا نقل سے استدلال ہو گا۔

جعفر صادق: تو محترم عالم صاحب۔ شرط 3 پر یہی تو آپ کا رونا تھا۔ باقی شرط 3 میں کیا اعتراض بچا ہے۔ شرط 3 ہم دونوں پر لاگو ہو گی۔ ہم دونوں ذاتی استدلال پیش نہیں کریں گے۔ باقی اس میں کیا نئی بات لکھی ہے۔

موضوع: نزل القرآن علی سبعتہ احرف (سات حروف میں قرآن کریم کا نازل ہونا)

* اہل سنت عقیدہ کی روشنی میں سبعہ احرف پر مشتمل اصل قرآن کا تعین *

1۔ دونوں فریق گفتگو کے شروع میں اپنے اپنے مسلک کی روشنی میں واضح لکھیں گے کہ نزل القرآن علی سبعہ احرف (سات حروف میں نزول قرآن) کے قائل پر کیا حکم لگے گا؟

2۔ مقدسات کی توہین ممنوع ہو گی اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست فاش سمجھی جائے گی۔

3۔ ذاتی تاویلات / استدلال مسترد ہوں گے۔ فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہو گا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہو گا۔

رعایت * : شیعہ مناظر اگر اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھا سکا تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھائے گا * ذاتی رائے کسی فریق کی قبول نہیں ہو گی۔

♦ شیعہ مناظر کی ترمیم:

فریقین قرآن و حدیث اور مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن و حدیث اور علماء کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی، اسی طرح خلاف حدیث بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

4۔ گفتگو برابری کی بنیاد پر ہو گی، شیعہ کی مرضی کے مطابق پہلے سبعہ احرف کا عقیدہ زیر بحث لایا جائے گا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے کے بعد مصحف فاطمہ کے متعلق شیعہ نظریہ بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس کا دفاع شیعہ مناظر کرے گا۔

* شرط 3 ☜ ذاتی استدلال مسترد *

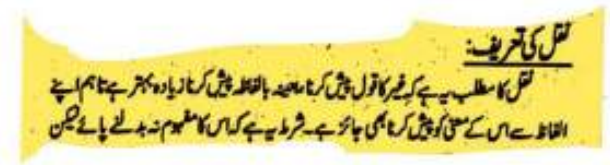
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

سید علی حیدری شیعہ مناظر : تناقض دیکھ لیں اپنی شرط 3 اور آپ کے شیخ الحدیث کے اصول میں۔

جعفر صادق: میں نے آپ کی ترمیم بھی شامل کر دی ہے۔

اب کیا تناقض ہے۔؟ ہم دونوں نقل کے پابند ہوں گے۔ مفہوم ہر گز بدلنے کا اختیار نہیں ہو گا۔ تحریر میں لکھیں وہ تناقض۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (آڈیو) آڈیو سن لیں تفصلی وضاحت کی ہے۔

شرط-3 فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے، اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہو گی۔

چیک کر لو یہاں شرط 3 عین آپ کے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کے مطابق لکھی ہے، منظور ہے تو آگے چلیں؟

جعفر صادق: (آڈیو میں جواب)

(کچھ دیر دونوں فریقین کے مابین آڈیو میں گفتگو کی جاتی رہی۔۔ آڈیوز سننے کے لئے سنی لائبریری کا وزٹ کریں)

قرآن، حدیث، اقوال علماء

آپ کی دلیل ان تینوں سے باہر نہیں ہونی چاہئے اور کیا شیعہ علماء سے آپ کے مفہوم کا رد کیا جائے تو آپ تسلیم کریں گے؟ تحریر میں بات کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بالکل یہی 3 سے میں استدلال کروں گا۔ تاہم ان تینوں کی توثیق بھی علما سے دکھانے کا میں پابند نہیں اصول مناظرہ کے تحت۔

جعفر صادق: قرآن، حدیث، اقوال علماء۔۔ آپ کی دلیل ان تینوں سے باہر نہیں ہونی چاہئے۔

اور کیا شیعہ علماء سے آپ کے مفہوم کا رد کیا جائے تو آپ تسلیم کریں گے؟

مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں احمد سے مراد اپنی شخصیت قرار دی ہے۔ کیا ہم اس استدلال کو تسلیم کر سکتے ہیں؟ معاذ اللہ

جعفر صادق: تحریر، تحریر، تحریر (آڈیو میں جواب سے روکنے کی کوشش)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تفسیر بالرائے متفقہ طور پر حرام ہے۔

جعفر صادق: *یعنی آپ آیت کی تفسیر کے ساتھ استدلال پیش کریں گے؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کل بتا چکا ہوں میں اصول تفسیر کے مطابق استدلال کروں گا۔ نہیں سمجھ آیا نہ؟

جعفر صادق: *اصول تفسیر میں آپ کی ذاتی رائے شامل ہو گی؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ کس نے کہا؟

جعفر صادق: ہاں یا ناں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ناں

جعفر صادق: پھر شرط 3 کلیئر ہو گئی، ذاتی استدلال مسترد۔ ہم دونوں نقل کے پابند ہوں گے۔

دلیل: قرآن، حدیث، اقوال علماء

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں ذاتی رائے کی گنجائش نہیں ہے۔

(نقل کی پابندی) ٹھیک ہے۔

جعفر صادق: * جو مفہوم بیان کیا جائے گا۔۔اس کی تائید تینوں ذرائع سے کی جائے گی۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: الٹی کھوپڑی ہے کیا؟

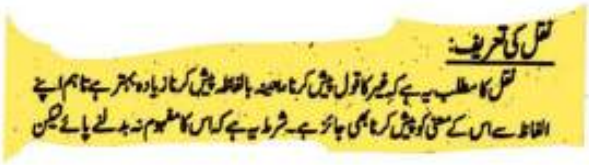
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماعدہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

جعفر صادق: * اس میں * یا * * سے گنجائش رکھی گئی ہے کہ ایک فریق آیت رکھ کر جو چاہے استدلال پیش کر سکتا ہے۔ * کل بھی یہ اشکال بتا چکا ہوں۔

(الٹی کھوپڑی) کیا صرف قرآن کی آیت رکھ کر استدلال پیش کر دو گے۔؟

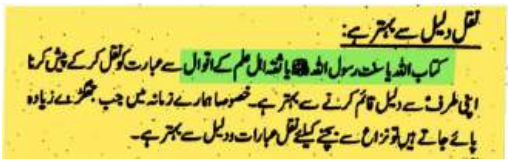
نقل دلیل سے بہتر ہے:
کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جھگڑے زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

مناظرے کا ایک اور اصول:

سید علی حیدری شیعہ مناظر: (نقل دلیل سے بہتر اسکین) یہاں یا لکھا ہوا ہے۔

جعفر صادق: قرآن، حدیث، اقوال علماء۔ آپ کی دلیل ان تینوں سے باہر نہیں ہونی چاہئے۔ **اور کیا شیعہ علماء سے آپ کے مفہوم کا رد کیا جائے تو آپ تسلیم کریں گے؟** یہاں نقل کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ اسے بھی پڑھیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں نقل کے ذرائع کے لیے ہی یا لکھا ہے۔

یہی ہیں نہ نقل کے ذرائع آپ کے شیخ الحدیث کے مطابق۔

جعفر صادق: ہماری بحث آیت یا حدیث کے ذیل میں آپ کے استدلال پر ہو گی۔ وہ استدلال اہل سنت یا کم از کم شیعہ علماء سے دکھانا ہو گا تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ آپ کا ذاتی استدلال نہیں ہے۔ یاد رکھیں ہمارا موضوع براہ راست اہل سنت عقیدہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر وہی رونا شروع۔ عقائد میں علماء کی رائے کی کوئی حیثیت ہوتی ہے؟

جعفر صادق: ہم ذاتی استدلال پر بحث کر رہے ہیں۔ **اچھا یہی تسلیم کر لیں کہ آپ کے *ذاتی استدلال* کا رد علمائے اہل سنت یا علمائے اہل تشیع سے کر دیا تو آپ کی دلیل کا رد ہو جائے گا۔**

براہ راست اقوال علماء پیش کرنے کی بات کس نے کی۔۔۔؟

دلیل (قرآن یا حدیث) اس کے ساتھ تائید میں اقوال علماء

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یوں لکھیں، قرآن و حدیث چھوڑ کر خالی علماء کی رائے بھیج دوں۔

جعفر صادق: دیکھیں بالکل سادہ سی بات ہے۔

میں اگر کوئی عقیدہ آپ کی طرف منسوب کروں گا تو مجھے شیعہ کتب سے دکھانا پڑے گا۔ یہ تھوڑی ہے کہ کوئی بھی آیت یا حدیث رکھ کر دعویٰ کر دوں گا کہ بس شیعہ عقیدہ ثابت ہو گیا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن و حدیث ذاتی استدلال نہیں ہوتا جناب۔۔۔۔ آپ یہ کہیں کہ آپ کے کسی عالم کی ذاتی رائے پر میں ذاتی رائے نہیں دے سکتا۔ پھر اسے اصول مناظرہ پر پرکھیں۔

جعفر صادق: شرط 3 پر اعتراضات باطل کر دئے ہیں۔ یا* کسی اصول مناظرے کی کتاب سے دکھائیں کہ ذاتی استدلال مخالف پر حجت ہوتا ہے۔*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: عقائد میں علماء کی رائے کی کوئی حیثیت ہوتی ہے؟

جعفر صادق: قرآن وحدیث پیش کر کے آپ خاموش ہو جائیں گے، اس کے بعد جو کہانیاں لکھیں گے وہ اصل مسئلہ ہے عالم صاحب

(عقائد اور علماء) یہ میں نے کب کہا۔

دلیل: قرآن وحدیث بمعہ تائید علماء

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اسے کہانیاں ثابت کرنا آپ کا کام ہو گا۔۔۔ اسے قرآن وحدیث ثابت کرنا میری ذمہ داری۔۔۔ ٹھیک ہے؟

جعفر صادق: پہلے کہانیوں کو سچا آپ نے ثابت کرنا ہے مدعی صاحب۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بمعہ تائید علما باطل ہے آپ کے شیخ الحدیث کے مطابق۔ قرآن وحدیث کرے گی ان شاء اللہ۔

جعفر صادق: ہرگز نہیں۔ کل تک سوچ لیں۔ اسے پڑھیں۔

مرقاۃ الروافض وآدابِ مناظرہ

وہ شخص جو ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تصانیف کی معرفت اور ان پر اِطّلاع رکھتا ہے وہ رافضیوں کے تمام دلائل کا کھوٹا ہونا خوب اچھی طرح سمجھتا ہے جس سے وہ مذہبِ اہلسنت کے خلاف اِستدلال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان پر خوب واضح و روشن دلائل و براہین قائم کرتا ہے۔ پس عقلمند شخص کو صورتِ مذکورہ کی تمہید سے پہلے ان کے ساتھ مُناظرہ کرنے میں اپنے نفس کو نہیں تھکانا چاہئے۔

مُناظرے کا ایک اور اُصول:

مُناظِر پر لازم ہے کہ مُخالِف پر یہ بات مُقرّر کردے کہ جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنی میں اِختلاف واقع ہوگا تو آیت کی تفسیر اور حدیث کی شرح میں ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تفاسیر وشروح کی طرف رُجوع کیا جائے گا جو علم، معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ آیات واحادیث کو ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام سے سمجھے بغیر ان کے ظاہر سے اِستدلال کرنا کفر کے اُصولوں میں سے ایک اُصول ہے جیسا کہ کثیر ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام سنوسی نے "اُمّ البراہین" کی شرح میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

34

اسے بھی پڑھیں۔

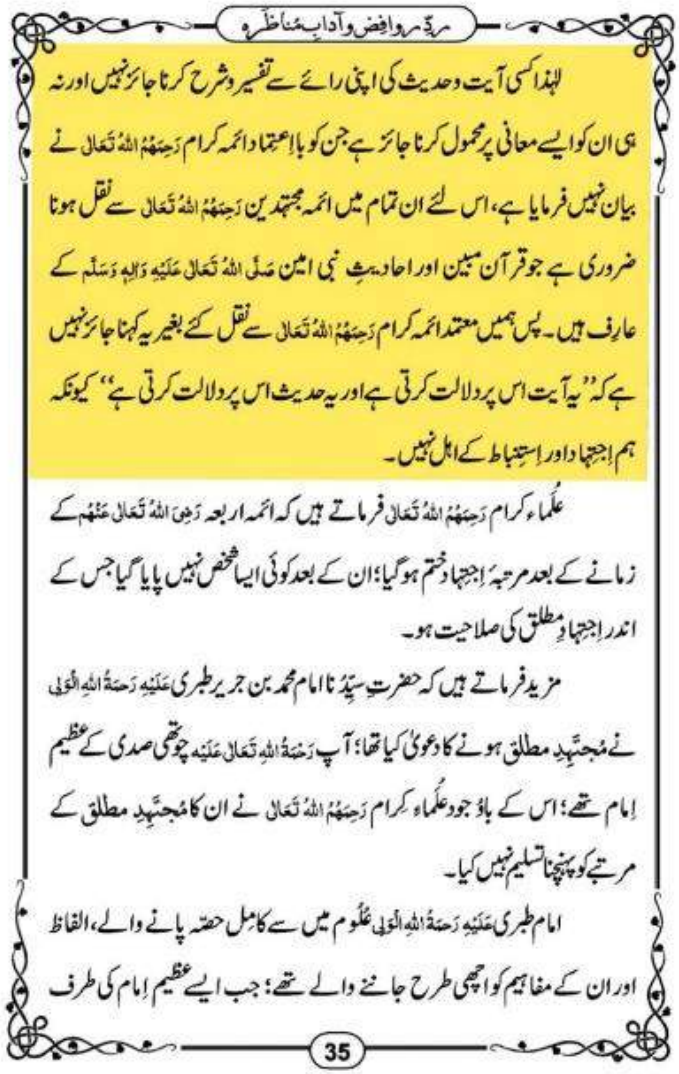

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تائید علماء دکھانا میری ذمہ داری نہیں۔

جعفر صادق: اور اپنے اعتراض پر اصول مناظرہ سے دلیل لا کر میرا رد کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ بھی پڑھ لیں۔

جعفر صادق: مطلب آپ کی ہر کہانی سچی مانی جائے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں اس اصول مناظرہ کے مطابق دلائل دوں گا۔ قارئین دیکھ سکتے ہیں ہیں کہ کس طرح آج ایک حنفی اپنے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کو چھوڑ کر شافعی کے اصول مناظرہ میں منہ چھپا رہا ہے۔ آپ قرآن وحدیث کو کہانی ثابت کر دینا۔۔۔۔ڈر کس بات کا ہے؟

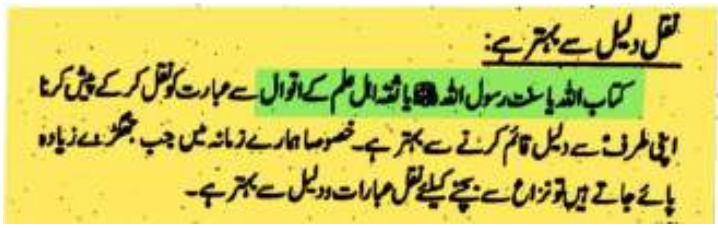

جعفر صادق: اس میں پہلا جملہ لکھا ہے نقل دلیل سے بہتر ہے۔ یعنی ذاتی کہانی قبول نہیں ہو گی۔ نقل (قرآن حدیث اور اقوال) پیش کئے جائیں گے۔ آپ کو ذاتی استدلال کے متعلق اصول مناظرہ سے دلیل لانی ہو گی۔ میں اپنے

مؤقف کی تائید دکھا چکا ہوں۔ اس کا رد لائیں۔ میں اصول مناظرہ پر تمام کتب کو قابل قبول سمجھتا ہوں۔ اصول کے مطابق گفتگو کریں گے تو میں حاضر ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی بالکل میں نقل سے ہی استدلال کروں گا اور مجھے نقل کا مفہوم بیان کرنے کے لیے علما کی ذاتی رائے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

جعفر صادق: میں ذاتی استدلال بیان نہیں کرتا اور نہ ہی آپ کو اجازت دوں گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کریں پھر اپنے شیخ الحدیث کے اصول مناظرہ کے مطابق گفتگو۔۔۔۔ بسم اللہ ذاتی استدلال کی اجازت میں بھی نہیں دوں گا۔

جعفر صادق: جو بھی مفہوم بیان کریں گے وہ براہ راست قرآن سے آپ بیان نہیں کریں گے۔ اس مفہوم کو سنی یا شیعہ علماء سے دکھانا ہو گا۔ قبول ہے تو بتا دیں۔

جعفر صادق: (ذاتی استدلال کی اجازت نہیں دوں گا) پھر شرط 3 سے کیوں بھاگ رہے ہیں۔

مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں احمد سے مراد اپنی شخصیت قرار دی ہے۔ کیا ہم اس استدلال کو تسلیم کر سکتے ہیں؟ معاذ اللہ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قرآن و حدیث کا جو بھی مفہوم بیان کروں گا اپنے الفاظ میں کروں گا، آپ کے شیخ الحدیث نے یہ اصول بنا کر مجھے اختیار دیا ہے

جعفر صادق: اس کا رد کیسے کریں گے؟

مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں احمد سے مراد اپنی شخصیت قرار دی ہے۔

کیا ہم اس استدلال کو تسلیم کر سکتے ہیں؟ معاذ اللہ اس کا رد کیسے کریں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بتا چکا ہوں۔

جعفر صادق: ٹیگ کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نیا بہانہ بنائیں۔

جعفر صادق: مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں احمد سے مراد اپنی شخصیت قرار دی ہے۔

کیاہم اس استدلال کو تسلیم کرسکتے ہیں؟ معاذاللہ

اس کارد کیسے کریں گے؟

ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آڈیو سن لیں۔

ذاتی استدلال کسی کا بھی قبول نہیں نہ میرا، نہ آپ کا، نہ کسی سنی عالم کا نہ کسی شیعہ عالم کا۔

متفق ہیں؟

جعفر صادق: مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں احمد سے مراد اپنی شخصیت قرار دی ہے۔

کیاہم اس استدلال کو تسلیم کرسکتے ہیں؟ (معاذاللہ) اس کارد کیسے کریں گے؟

اس کا جواب دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں اس کا جواب ہی ہے

جعفر صادق: (ذاتی استدلال سنی وشیعہ علماء کے مسترد) ہرگز نہیں۔

فریقین کا ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کسی کا بھی ذاتی استدلال قبول نہیں۔

جعفر صادق: چلیں۔۔۔یہ اصول مناظرہ سے ثابت کردیں، دلیل دیں۔ ویسے یہ کہاں سے پڑھا ہے۔؟

آپ کی تو پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی شرط کے مطابق یہ شرط ہے۔۔۔۔

جیسا کہ آپ کی شرط میں ایک عالم کے قول کی توثیق دوسرے عالم سے دکھانا ضروری ہے تو میری بھی یہ شرط ہے۔

جعفر صادق: اصول کے مطابق گفتگو کرنی ہے تو میں حاضر، باقی لفاظیوں کے لئے وقت نہیں نکال سکتا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر :

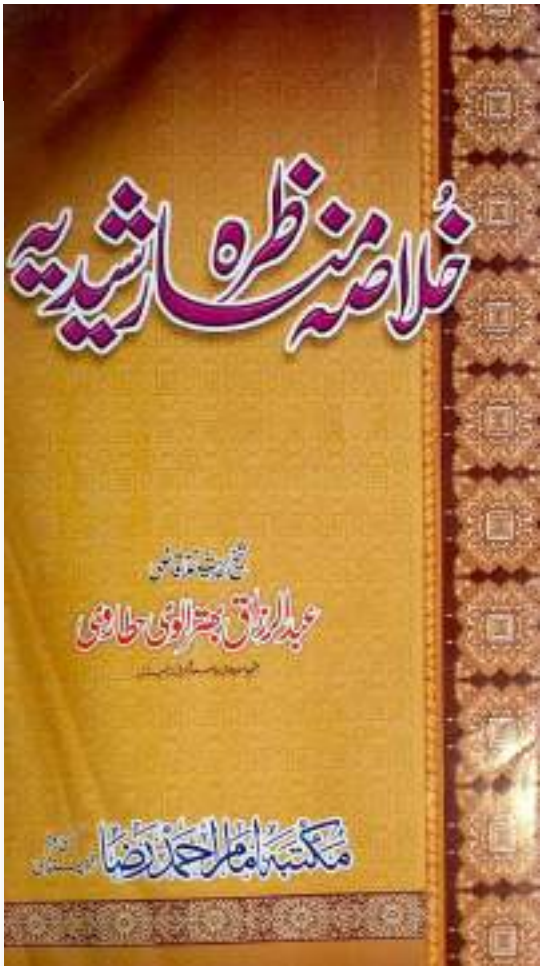

اس کو کچرے میں ڈال دیں کیا؟ شرط 3 اس اصول کے مطابق لکھیں۔

جعفر صادق: کل تک سوچ کر بتائیے گا۔ میں اپنا نکتہ نظر تفصیل سے پہنچا چکا ہوں۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں بھی اپنا نقطہ نظر دلیل سے اور وضاحت سے بیان کر چکا ہوں۔۔۔

جعفر صادق: یہی اصول ہے۔

ذاتی استدلال ☜ ردی

نقل ☜ قبول

ٹھیک ہو گیا۔ قارئین اس جواب کو پڑھ کر فیصلہ کر لیں۔ بس رہے نام اللہ کا

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نقل کی تائید کسی عالم کی ذاتی رائے سے پیش کرنا ضروری نہیں۔ تائید میں قرآن وحدیث ہی پیش کرنے کی اجازت ہے۔

جعفر صادق: * آپ ہمارے لئے قابل حجت نہیں ہیں۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: فیصلہ یہ اصول پڑھ کر کرنا بہت آسان ہے۔ قرآن وحدیث بھی آپ کے لیے حجت نہیں؟ قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر قرآن وحدیث سے کس طرح بھاگ کر علماء کی ذاتی رائے کو تھوپنے کی کوشش میں لگا ہے۔

جعفر صادق: بھاگ کون رہا ہے۔ فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

* دلیل: قرآن وحدیث بمعہ تائید علماء *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: او بھائی کتنی بار جواب دوں؟ اگر تائید علمانہ ہو تو؟؟

لفاظیاں سن لیں بس سنی مناظر کی۔۔۔۔ بار بار وہی کاپی پیسٹ جس کا تفصیلی جواب دے چکا ہوں۔

جعفر صادق: کہاں جواب دیا ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ایسا سنی مناظر پہلے کبھی کسی نے دیکھا ہے جو خود اصول مناظرہ اپنے ہی شیخ الحدیث سے بھیجتا ہے پھر خود ہی اس اصول کے مطابق مناظرہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

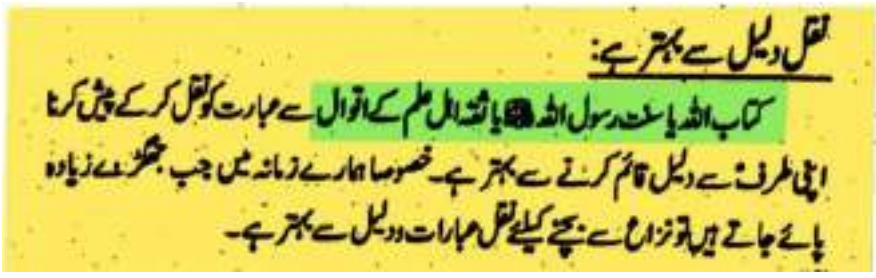

قارئین نوٹ کریں۔ **شرط 3 میں سنی مناظر مجھے نقل یعنی کتاب اللہ یا سنت رسول سے استدلال کی اجازت نہیں دے رہا ہے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آڈیو اور تحریر دونوں ٹیگ کیے ہوئے ہیں

جعفر صادق: (اگر تائید علماء نہ ہو۔ شیعہ مناظر) تو مطلب وہ عقیدہ اہل سنت کا نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی قرآن و حدیث پر اہل سنت کا عقیدہ ہی نہیں ہے۔

جعفر صادق: **ذاتی استدلال ممنوع ہے۔** آپ اصول مناظرہ سے دلیل دیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اصول مناظرہ کے مطابق ہی دلیل دوں گا۔

جعفر صادق: (یعنی قرآن و حدیث پر اہل سنت کا عقیدہ ہی نہیں ہے۔ شیعہ مناظر) **قرآن و سنت سے براہ راست مرزا قادیانی نے احمد سے مراد خود کو لیا ہے۔ آپ اس کا رد کیسے کریں گے؟**

پہلے اصول مناظرہ سے ثابت تو کرو کہ آپ ذاتی استدلال دینے کا اختیار رکھتے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنیوں کی سنت سے لیا ہوگا جو ہم پہ حجت نہیں۔ ذاتی استدلال کا حق کسی کو نہیں۔

جعفر صادق: آپ بھی تو مرزا والا کام کر رہے ہیں۔ سنی و شیعہ علماء کسی کو نہیں مان رہے۔

پھر شرط 3 میں کیا قباحت ہے۔ جو مفہوم لیں گے اسے علماء سے دکھا دیجئے گا۔ میں یہی تو سمجھا رہا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنی و شیعہ علما کو اصول تفسیر اور اصول حدیث میں ماننے کا کل ہی کہہ چکا ہوں۔

جعفر صادق: ماننے یا نہ ماننے کو بعد میں دیکھیں گے۔

ذاتی استدلال 👈 جوتے کی نوک پر

جعفر صادق: (مرزا/سوال) اس کا رد ٹیگ کریں۔

سنی و شیعہ کسی عالم کو نہیں مانوں گا!! (شیعہ مناظر مرزا قادیانی پارٹ 2 کیونکہ مرزا قادیانی بھی علماء کو تسلیم نہیں کرتا تھا!)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **اگر علماء نے مفہوم بیان کیا ہو گا تو دکھادوں گا گو کہ اصول مناظرہ کے تحت میں اس کا پابند نہیں۔**

جعفر صادق: عقیدہ ثابت کر رہے ہو یا کوئی عام سا مسئلہ۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ہر کسی کا ذاتی استدلال جوتے کی نوک پر۔**

جعفر صادق: ہمارا عقیدہ ۔۔ اور ہمارے علماء نے بیان نہیں کیا ہو گا۔۔ واہ کیا منطق ہے!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے یا عالم کی ذاتی رائے سے۔ قرآن و حدیث نے نہیں کیا؟؟

جعفر صادق: یہ ہر کسی کا (ذاتی استدلال)۔۔۔ مطلب مرزا قادیانی پارٹ 2 ہو!

مرزا بھی کسی کو نہیں مانتا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں حنفی نہیں ہوں۔

جعفر صادق: آج کے بعد شیعہ بھی تمہاری عزت نہیں کریں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے خود کہا۔ ذاتی استدلال جوتے کی نوک پر

جعفر صادق: (حنفی نہیں ہوں) شیعہ بھی نہیں ہو۔۔۔ پتہ نہیں کیا چیز ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنی فکر کرو۔ اپنے شیخ الحدیث کے اصول کی دھجیاں اڑا چکے ہو۔

جعفر صادق: شیعہ ممبرز اپنے عالم کا یہ جواب پڑھ کر فیصلہ کریں کہ یہ بندہ کس مسلک کا ہے۔ شیعیت سے ہاتھ اٹھا چکا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری شرط میں اور کوئی بات منوانی ہے؟ خود تو جوتے کی نوک پر رکھ چکے۔۔ میں نے تائید کی تب بھی سنی مناظر کو مسئلہ۔

جعفر صادق: *شیعہ مناظر نے شیعہ علماء کا ہی انکار کر دیا ہے۔*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: عقائد میں یہی اصول ہے۔

جعفر صادق:

ذاتی استدلال ☜ گٹر میں۔

دلیل: قرآن و حدیث بمعہ علمائے کرام

یا کل تک اصول مناظرہ سے اپنے مؤقف کو ثابت کرنا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء سے قرآن میں اصول تفسیر اور حدیث میں اصول حدیث میں تائید دکھانا فریقین کے لیے لازم ہے۔

جعفر صادق: کیا شیعہ عقائد پر لکھی گئی کتب میں براہ راست قرآن و حدیث کا بیان ہوتا ہے۔ صرف ایک شیعہ عقائد کی کتاب دکھادیں۔ اوپن چیلنج۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میری شرط نمبر 7 دوبارہ پڑھ لیں۔

جعفر صادق: صرف ایک شیعہ کتاب

شیعہ عقائد ☜ اور اس میں صرف قرآن و حدیث ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی رائے دکھادیں، ہماری کسی بھی عقائد کی کتاب میں اوپن چیلنج ہے۔

جعفر صادق: ذاتی رائے کے حمایتی آپ ہو۔۔ میں تو لعنت بھیجتا ہوں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں بھی ذاتی رائے پر لعنت بھیج رہا ہوں۔

جعفر صادق: آپ نے اپنے علماء کی رائے بھی ذاتی کہہ کر ہوا میں اڑادی ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: متفق ہیں؟؟

جعفر صادق: ہر گز نہیں۔ **علمائے کرام ہمارے سروں کے تاج ہیں۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **ذاتی رائے جس کی بھی ہو کوئی حیثیت نہیں عقائد میں ، کیا سنی علما کی ذاتی رائے سے عقیدہ بن جاتا ہے؟** جبھی قرآن و حدیث کے دشمن بنے ہوئے ہو۔

جعفر صادق: کل اصول مناظرہ سے دکھانا کہ علماء کے اقوال بھی ذاتی رائے ہیں اور قابل حجت نہیں ہوتے۔ میں دو حوالے دے چکا ہوں۔ آپ ایک حوالا ہی دکھا دینا۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کل آپ نے اصول مناظرہ سے یہ باتیں دکھانا ہیں۔

1۔ علما کی ذاتی رائے سے عقیدہ بن جاتا ہے۔

2۔ اصول دین میں تقلید جائز ہے۔

3۔ علماء کی رائے قرآن وحدیث کی طرح حجت ہے۔

علماء سے قرآن میں اصول تفسیر اور حدیث میں اصول حدیث میں تائید دکھانا فریقین کے لیے لازم ہے۔

اب تو تیسری شرط فائنل کرلو، یا اب بھی بھاگنا ہے؟

جعفر صادق:

1۔ کیا علماء کی ذاتی رائے سے عقیدہ بن جاتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ عقائد قرآن وسنت سے بنتے ہیں البتہ اس کی تشریح علمائے کرام کرتے ہیں، ایسے کئی عقائد ہیں جو اہل سنت بلکہ اہل تشیع کے ہاں بھی احادیث اور علماء کرام کی تشریح کے محتاج ہیں۔

آسان الفاظ میں ☜ تمام عقائد کی بنیاد قرآن واحادیث نبوی ﷺ ☜ ان کی شرح اقوال علمائے کرام

اسی لئے تو آپ کو پابند کیا جارہا ہے کہ براہ راست قرآن وحدیث سے جو مفہوم بیان کرکے اہل سنت عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، آپ کو وہی عقیدہ اہل سنت علماء سے بھی ثابت کرنا ہوگا، بلکہ اب یہ بات بھی کھل چکی ہے کہ آپ کے پاس اپنے استدلال کی تائید میں اپنے ہی شیعہ علماء کے اقوال بھی موجود نہیں ہیں۔

اب جو عقیدہ اہل سنت کتب میں بیان نہیں کیا گیا اسے آخر صرف آپ کے کہنے پر عقیدہ اہل سنت کیسے تسلیم کیا جائے؟ کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی حیا ہوتی ہے!

2۔ اصول دین میں تقلید جائز ہے؟

جواب: ہر گز نہیں۔ تقلید عقائد پر نہیں کی جاتی۔ تقلید کا تعلق اصول سے نہیں بلکہ فروعی مسائل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو پابند کیا جارہا ہے کہ جب دلیل قرآن وحدیث سے پیش کریں گے تو اپنے مفہوم کی تائید اقوال علماء سے دکھانا لازمی ہو گی، اس تائید سے ثابت ہو گا کہ آپ نے درست مفہوم پیش کیا ہے اور دعویٰ میں لکھا گیا عقیدہ واقعی اہل سنت کا ہے۔

3۔ کیا علماء کی رائے قرآن وحدیث کی طرح حجت ہیں؟

جواب: یہ متفقہ بات ہے کہ علماء کرام کی رائے قرآن وحدیث کے مطابق ہی ہوتی ہے، اس لئے حجت ہے۔ اگر خلاف قرآن وسنت ہو تو اس پر عمل واجب نہیں ہے۔

☜ ہم دوران گفتگو سبعہ احرف کے عقیدے کو آپ کے پیش کئے گئے استدلال کے پس منظر میں زیر بحث لائیں گے اور دیکھیں گے آپ کا استدلال علمائے کرام سے ثابت ہے یا اس کی نفی ثابت ہے اور قرآن و سنت سے کس کا مؤقف مطابقت رکھتا ہے۔

دلیل ☜ مناظرے میں نقلی دلیل (قرآن، حدیث اور اقوال علماء) پیش کر کے دعوی ثابت کرنا ہو گا۔ اصول مناظرہ کے مطابق تینوں ذرائع سے پیش کئے گئے دلائل کا مفہوم بدلنا خیانت ہے، اس لئے ممنوع ہو گا۔

میں گذشتہ پندرہ دنوں سے آپ کے اعتراضات کے تفصیلی جواب دیتا آرہا ہوں۔ آپ سوائے ذاتی رائے کے ابھی تک اپنی باتوں کی تائید نہیں دکھا سکے۔

- دعوی پر میرے چار اہم سوال ☜ جواب نہیں دے سکے۔
- آخر میں صرف ایک اشکال پوچھا ☜ جواب نہیں دے سکے۔
- دوران گفتگو آپ نے میری کئی باتوں سے اختلاف کیا، ہر اعتراض کو مختلف کتب سے ثابت کیا گیا ☜ آپ نے سب کو اپنی ذاتی رائے سے مسترد کر دیا۔

- آپ کی طرف سے کئی الفاظ کا غلط استعمال کیا گیا جسے لغات سے ثابت بھی کیا گیا ☜ آپ نے ذاتی رائے سے مسترد کر دیا۔
- سنی و شیعہ تفاسیر سے آپ کی کئی باتوں کا رد کیا گیا ☜ آپ نے ذاتی رائے سے مسترد کر دیا۔
- دوران گفتگو آپ نے اپنے ہی مسیجز کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

اس کے باوجود گفتگو جاری رکھی گئی تاکہ قارئین تک آپ کی حقیقت پہنچائی جائے۔ بالآخر آپ شرائط تک آ پہنچے ہیں۔ آپ کی شرائط بھی معمولی تبدیلی کے ساتھ تسلیم کر لی گئیں۔ اس کے بعد اہل سنت کی طرف سے چار شرائط پیش کی گئیں۔ آپ کی وہی روش برقرار ہے کہ ذاتی رائے سے شرط 3 کا انکار کر رہے ہیں۔

آپ کو اصول مناظرہ کتب سے تائید دکھائی گئی ☜ آپ نے ذاتی رائے سے مسترد کر دیا۔

قارئین فیصلہ کریں کہ شیعہ مناظر سے آگے گفتگو کس طرح کی جائے۔۔۔ ان سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کے ذاتی مفہوم کا رد سنی و شیعہ علماء سے دکھایا جائے تو آپ تسلیم کریں گے، **موصوف نے دوٹوک سنی و شیعہ علماء کی آراء کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔**

پہلے دن سے آج تک شیعہ مناظر اپنے آپ کو ہی عقل کل سمجھتے آ رہے ہیں اور اپنی بات کو حرف آخر کا درجہ دیتے ہیں جبکہ مناظروں میں فریقین اپنی آراء کی تائید فریق مخالف کی کتب سے دکھانے کے پابند ہوتے ہیں، یہ پہلے مناظر ہیں جو سنی و شیعہ علماء کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دو دن سے آپ کو سوچنے کا وقت دے رہا ہوں اب تک سوچ کر نہیں بتایا؟ پرسوں آپ اپنے شیخ الحدیث کے اصول کو آخ تھو کر کے چلے گئے اور کل جوتی کی نوک پر رکھ کر چلے گئے؟ ایسا ہی کرنا تھا تو ان کے حوالے بھیجے ہی کیوں؟ آخر کیا وجہ ہے جو اپنے بڑوں کے اصول مناظرہ کو کبھی آخ تھو تو کبھی جوتی کی نوک پر رکھ رہے ہو؟ میری تنقیحات کا جواب دینے سے تو انکار کر دیا۔

جعفر صادق: وہی آپ کی ذاتی رائے۔ اصول دکھائیں کہ فریقین براہ راست قرآن و احادیث سے ایسا مفہوم بیان کرنے کا حق رکھتے ہیں جو فریق مخالف کے ہاں کبھی کسی نے بیان ہی نہیں کیا ہو۔ بلکہ خود اسی فریق کے

علماء نے بھی کبھی بیان نہ کیا ہو۔۔ **آپ کیا مرزا قادیانی کی طرح کسی نئے دین کی تبلیغ کرنا چاہ رہے ہیں۔ کھل کر بتادیں۔**

پندرہ دن میں اپنی تنقیحات کے جوابات خود کو ہی دے رہا تھا۔۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے شیخ الحدیث اصول بیان کر رہے ہیں کہ نقل کو درست مفہوم کے ساتھ اپنے الفاظ سے بیان کرنا جائز ہے۔ یہ ناجائز کیوں بنا رہے ہو؟ وہ بھی جوتی کی نوک پر رکھ کے؟

(پندرہ دن تنقیحات) مجھ سے پوچھ رہے تھے۔

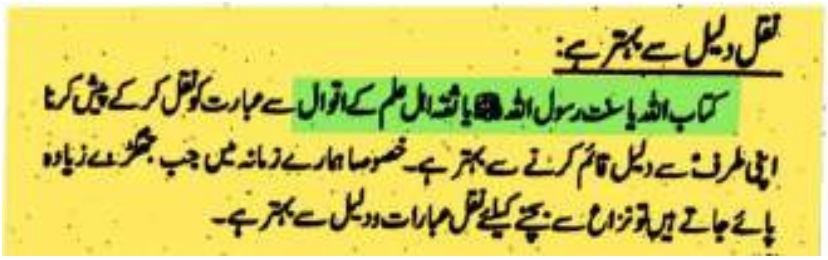
نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ائمہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جھگڑے زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

جعفر صادق: شرط 3 یہی تو ہے۔۔

نقل (قرآن حدیث اور علماء کے اقوال) ☜ اس کا مفہوم

آپ کا ذاتی مفہوم ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پہلا مناظر دیکھا جو تنقیحات پر الٹی وضاحت طلب کر رہا تھا۔

جعفر صادق: (مجھ سے تنقیحات پوچھ رہے تھے۔ شیعہ مناظر) نہیں قارئین کو بتا رہا ہوں۔

* اصول دکھائیں کہ فریقین براہ راست قرآن و احادیث سے ایسا مفہوم بیان کرنے کا حق رکھتے ہیں جو فریق مخالف کے ہاں کبھی کسی نے بیان ہی نہیں کیا ہو۔۔۔ * بلکہ خود اسی فریق کے علماء نے بھی کبھی بیان نہ کیا ہو۔۔ * آپ کیا مرزا قادیانی کی طرح کسی نئے دین کی تبلیغ کرنا چاہ رہے ہیں۔ کھل کر بتادیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: نقل قرآن * یا * حدیث * یا * ثقہ علماء کے اقوال لکھا ہے۔ تینوں دینا ضروری نہیں۔

جعفر صادق: بالکل۔۔۔ جو ایک نقل کریں گے مفہوم بھی اسی کا لکھنا ہے۔۔

ذاتی مفہوم ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے الفاظ میں **درست مفہوم** بیان کر سکتا ہوں جناب۔

جعفر صادق: یہی تو کل سے سمجھا رہا ہوں، **اللہ کا واسطہ ہے۔۔یہ دکھاؤ کہ اس میں کہاں لکھا ہے کہ فریق ذاتی مفہوم دیکر حجت قائم کر سکتا ہے۔؟** اس **درست مفہوم** کا رد سنی و شیعہ علماء سے دکھا دیا تو تسلیم کرو گے یا آخری فیصلہ آپ کی رائے پر ہو گا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر:

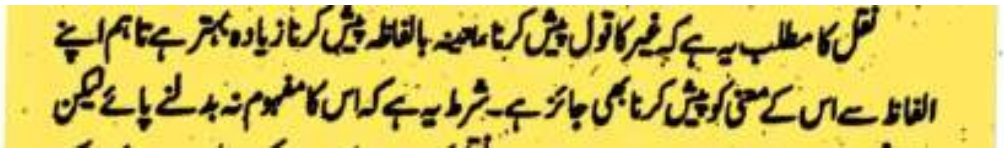
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماعینہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

جعفر صادق: * اس میں مفہوم بدلنے سے منع کیوں کیا گیا ہے؟

سنی و شیعہ کسی عالم کو بھی نہیں مانوں گا!

آخری فیصلہ اہل علم کا ہوگا (شیعہ مناظر کے دو متضاد مؤقف)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آخری فیصلہ **اہل علم** کا ہو گا، وہ خود فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔ مناظرہ میں مناظر فیصلے نہیں سناتے، دلائل رکھتے ہیں۔

جعفر صادق: سنی و شیعہ علماء اہل علم نہیں ہیں۔؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کیوں کہ درست مفہوم بیان کرنا ضروری ہے۔

(سنی و شیعہ علماء) تو وہ فیصلہ کر لیں گے، آپ کو کیا ڈر ہے ابھی سے، ابھی تو دلائل دیے ہی نہیں ہے فیصلہ پہلے سنا دوں؟

جعفر صادق: اس **درست مفہوم** کا رد تسلیم کرو گے یا دنیا کے پہلے اور آخری اہل علم آپ خود ہو۔ جس کا آخری فیصلہ مانو گے۔؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: درست مفہوم کا رد کہاں سے کرو گے؟

جعفر صادق: (سنی و شیعہ علماء) وہ فیصلہ کر چکے ہیں۔۔۔ آپ تسلیم کرو گے یا بس آپ ہی سب کچھ ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہاہاہاہا بغیر دلائل دیے فیصلہ ہو گیا؟

جعفر صادق: اس آپ کے **درست مفہوم** کا رد سنی و شیعہ علماء نے کیا ہو تو تسلیم کرو گے یا ڈرامے کرو گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء درست مفہوم کا رد کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرتے ہیں؟

جعفر صادق: گفتگو شروع کہاں ہوئی ہے۔ پہلے پتہ تو چلے موصوف اصول کے تحت گفتگو کریں گے یا ذاتی رائے سے ڈرامے کرتے رہیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں تو اصول مناظرہ کے مطابق گفتگو کروں گا۔

جعفر صادق: اور وہ اصول مناظرہ آپ کے اپنے دماغ میں ہے۔

* اصول دکھائیں کہ فریقین براہ راست قرآن و احادیث سے ایسا مفہوم بیان کرنے کا حق رکھتے ہیں جو فریق مخالف کے ہاں کبھی کسی نے بیان ہی نہیں کیا ہو۔۔۔ * * بلکہ خود اسی فریق کے علماء نے بھی کبھی بیان نہ کیا ہو۔۔ * آپ کیا مرزا قادیانی کی طرح کسی نئے دین کی تبلیغ کرنا چاہ رہے ہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب دو کاپی پیسٹ صاحب۔

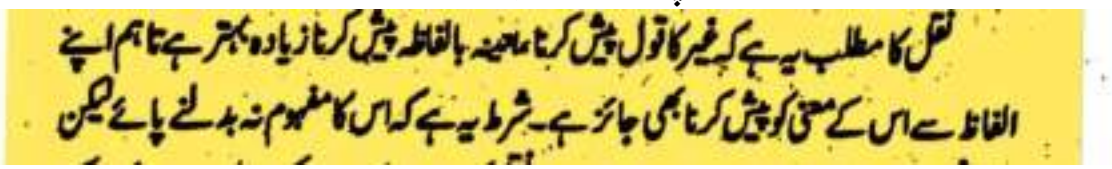
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

جعفر صادق: * کل تک شرائط تسلیم کریں یا کسی اصول مناظرہ کتاب سے ثابت کر دیں کہ شرط 3 خلاف اصول شرط ہے۔ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء درست مفہوم کا رد کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرتے ہیں؟

آج جواب دیے بغیر بھاگ گئے۔ تین دن سے دکھا رہا ہوں۔۔۔ پرسوں اس اصول کو آخ تھو کر کے بھاگے، کل اس اصول کو جوتی

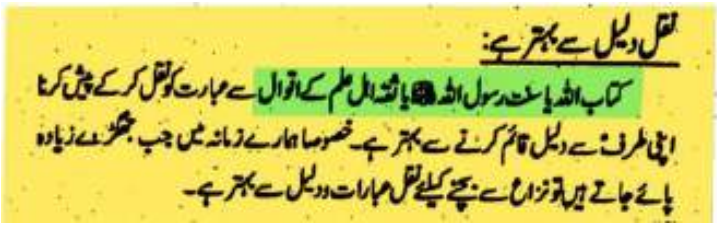
نقل دلیل سے بہتر ہے:
کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ائمہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصاً ہمارے زمانہ میں جب جگہ جگہ زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

کی نوک پر رکھ کر بھاگے، حالاں کہ یہ اصول آپ کے شیخ الحدیث کا ہے۔۔۔جب اس کو جوتی کی نوک پہ رکھ رہے ہو تو باقی کا کیا کرو گے؟؟

اس لیے دو دن سے کہہ رہا تھا سوچ کر آنا۔۔اپنے ہی بھیجے گئے حوالوں کو پڑھے بغیر آ گئے آج بھی اسی لیے آدھے گھنٹے میں ہی بھاگنا پڑ گیا۔

پندرہ نہیں جناب 20 واں دن تھا آج۔۔میں خلاصہ کر دیتا ہوں۔ 13 اپریل کو آپ نے اس موضوع کا انتخاب کیا، اور مجھے مدعی بنایا۔ میں نے اسی وقت اپنا دعویٰ لکھ کر بھیج دیا۔ 13 اپریل کو تقریبا 12 گھنٹے آپ کی تنقیحات چلیں۔ پھر 14 اپریل کو بھی لگ بھگ 10 گھنٹے آپ نے تنقیحات کیں۔ اور یہ جواب دعویٰ لکھا جس میں میرے دعویٰ کا رد ہی نہیں تھا۔ آپ کے جواب دعویٰ کے غیر علمی ہونے پر جب میں نے اشکالات اٹھائے تو آپ اس طرح انہیں ٹال رہے تھے۔

پندرہ تاریخ کو آپ نے رات سوا ایک بجے اپنے دعویٰ میں یہ ترمیم کی، اسکرین شاٹ بھی دیتا ہوں 👇

اس پر میرے دو بنیادی اشکالات تھے جس کا جواب آپ نے آخر تک نہیں دیا اور لکھ کر دے دیا کہ آپ میری تنقیحات کا جواب نہیں دیں گے

اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں 👇

جس کے بعد میں نے اپنی شرائط پیش کیں، اس پر سنی مناظر نے اپنی ترامیم کروائیں، ان کی ہر قابل قبول ترمیم کو شرط میں شامل کر لیا گیا۔ جس کے بعد سنی مناظر نے 4 شرطیں پیش کیں، جہاں میں نے

چوتھی شرط ترمیم کروا کے قبول کرلی لیکن تیسری شرط میں جو میں نے اصول مناظرہ کے عین مطابق ترمیم کرکے بھیجی اسے سنی مناظر قبول کرنے سے انکاری ہے۔ خود سنی مناظر کی تیسری شرط اس کے اپنے بھیجے گئے اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔ تو بھلا میں کیسے اس شرط کو قبول کروں؟؟

سنی مناظر کی اپنے ہی بھیجے گئے اصول مناظرہ کے خلاف لکھی گئی تیسری شرط یہاں ٹیگ شدہ میسج میں پڑھ سکتے ہیں۔

* حالاں کہ میں نے اس شرط کو اصول مناظرہ کے عین مطابق اس طرح ترمیم کرکے پیش کیا ہے 👇 *

شرط-3

فریقین قرآن * یا * حدیث * یا * مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے، اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہوگی۔

اب سنی مناظر تین دن سے بے بس ہے، نہ ہی وہ میری ترمیم شدہ تیسری شرط کو اصول مناظرہ کے خلاف ثابت کرپارہا ہے اور نہ ہی اپنی تیسری شرط کو اصول مناظرہ کے مطابق ثابت کرپارہا ہے۔

تین دن سے اس نے بھاگنے کی مکمل تیاری کر رکھی ہے، آکر لفاظیاں کرتا ہے اور الٹے سیدھے سوالات اور مطالبات چھوڑ کر پتلی گلی سے نکل جاتا ہے حالاں کہ اصولی طور پر اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھیجے گئے اصول مناظرہ کے مطابق اپنی شرط ثابت کرے، لیکن وہ اپنے بھیجے گئے اصول مناظرہ کو چھونے سے بھی یقیناً گھبرا رہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں آج کیسا علم دشمن سوال مجھ سے کر کے رفو چکر ہوا

کیا کسی پڑھے لکھے شخص نے ایسے علماء دیکھے ہیں جو درست مفہوم کا بھی رد کرتے ہوں؟؟

لیکن سنی مناظر مجھے درست مفہوم کا رد کرنے والے علماء سے حوالے دے کر زبردستی اسے تسلیم کرنے کی شرط منوانا چاہ رہا ہے۔

اسی لیے سنی مناظر وضاحت کرنے میں اب تک ناکام ہے کہ علماء درست مفہوم کا رد کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرتے ہیں؟

جعفر صادق: علماء کرام درست مفہوم ہی بیان کرتے ہیں اسی لئے آپ کو شرط 3 کا پابند کیا جارہا ہے۔ اگر آپ کا بیان کیا گیا مفہوم علماء کرام سے رد ہو گیا تو آپ کو تسلیم کرنا ہو گا۔

قارئین غور کریں۔۔ یہ بندہ اب اتنا میرے قابو میں ہو چکا ہے کہ ہل بھی نہیں سکتا۔۔۔ جس مفہوم کو شیعہ مناظر دلیل کی روشنی میں بیان کریں گے، اس مفہوم کا رد اہل سنت سے کر دیا تو شیعہ دعویٰ تو باطل ہو جائے گا، اس کے ساتھ ہی میں اتمام حجت کرتے ہوئے شیعہ علماء سے بھی تائید دکھاؤں گا۔ ان شاء اللہ

اب سوال یہ ہے کہ کیا شیعہ مناظر اپنے جید علماء کو بھی اپنی ذاتی رائے سے رد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

یہ فیصلہ قارئین خود کر سکتے ہیں۔ میں ایک بار پھر خبر دار کر رہا ہوں۔

بقول آپ کے شیعہ دعویٰ میں * عقیدہ اہل سنت * بیان کیا گیا ہے تو اس کی تائید اہل سنت کتب سے دکھانا آپ پر لازم ہے۔ میں اگر اس کا رد نہ کر سکا تو ظاہر ہے آپ کا دعویٰ حق پر ثابت ہو جائے گا۔

تین دن سے آپ نہیں میں یہ اسکین دکھاتا آرہا ہوں۔

*** آپ کا ذاتی استدلال ☜ آخ تھو***

میں نے آپ کے ذاتی استدلال پر تھوکا ہے اور تھوکتا رہوں گا، کیونکہ آپ اصول

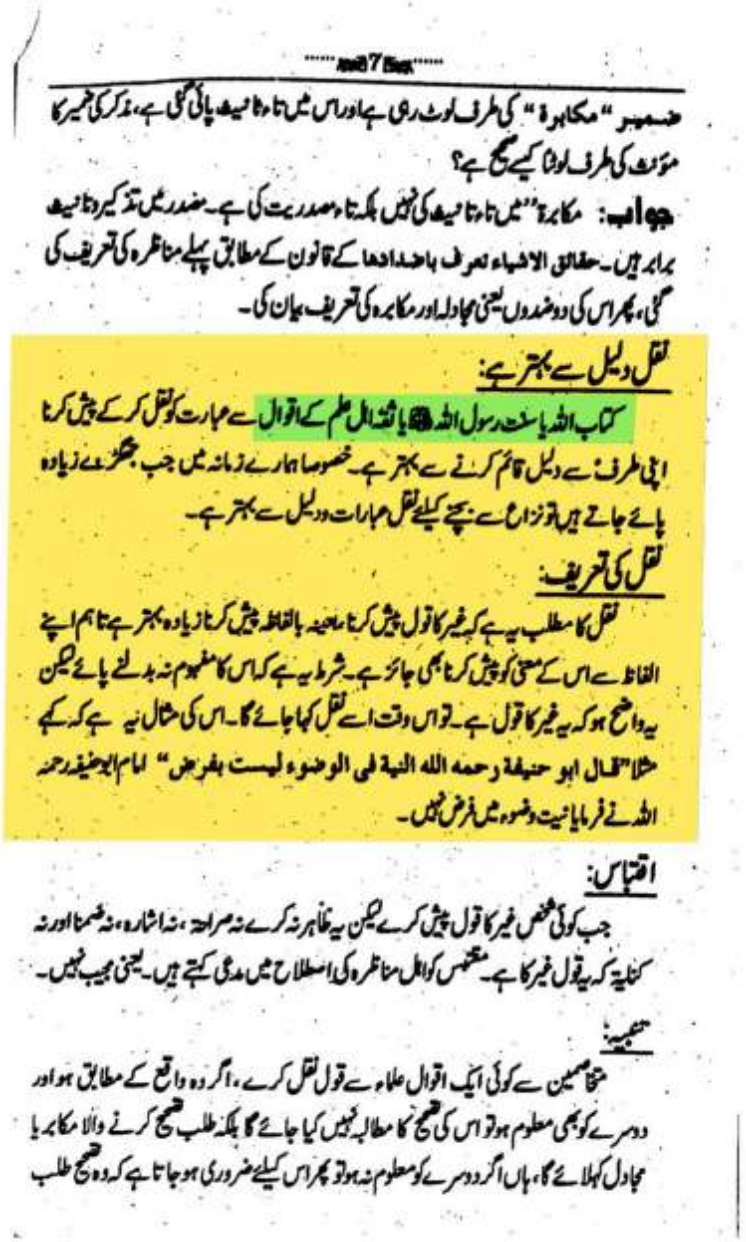

.....and 7 Lines.....

ضمیر "مکابرۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس میں تانیث پائی گئی ہے، مذکر کی ضمیر کا مؤنث کی طرف لوٹنا کیسے صحیح ہے؟

جواب: مکابرۃ "میں تانیث کی نہیں بلکہ تاء مصدریت کی ہے۔ مصدر میں تذکیر و تانیث برابر ہیں۔ حقائق الاشیاء تعرف باضدادھا کے قانون کے مطابق پہلے مناظرہ کی تعریف کی گئی، پھر اس کی دو ضدوں یعنی مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف بیان کی۔

نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جھگڑے زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات و دلیل سے بہتر ہے۔

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماعینہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے۔ تو اس وقت اسے نقل کہا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلا "قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ النیۃ فی الوضوء لیست بفرض" امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا نیت وضوء میں فرض نہیں۔

اقتباس:

جب کوئی شخص غیر کا قول پیش کرے لیکن یہ ظاہر نہ کرے نہ صراحۃ، نہ اشارۃ، نہ ضمنا اور نہ کنایۃ کہ یہ قول غیر کا ہے۔ متقدمین کو اہل مناظرہ کی اصطلاح میں مدعی کہتے ہیں۔ یعنی معیب نہیں۔

تنبیہ:

متاخرین سے کوئی ایک اقوال علماء سے قول نقل کرے، اگر وہ واقع کے مطابق ہو اور دوسرے کو بھی معلوم ہو تو اس کی تصحیح کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ طلب تصحیح کرنے والا مکابر یا مجادل کہلائے گا، ہاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہو تو پھر اس کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تصحیح طلب

مناظرہ سے یہ دکھانے میں ناکام رہے ہیں کہ * دوران مناظرہ فریقین کو قرآن و سنت سے براہ راست مفہوم بیان کرنے اور حجت قائم کرنے کی اجازت ہے *، جبکہ میں اصول مناظرہ کتب کے دو حوالے دکھا چکا ہوں کہ * ذاتی مفہوم کوئی بھی فریق پیش کر کے حجت قائم نہیں کر سکتا۔ *

قارئین کو بتادوں کہ شیعہ مناظر بلکہ تمام شیعہ حضرات کو مخصوص جملوں کے الفاظ سے من پسند مفہوم نکالنے کے سوا کچھ نہیں آتا۔۔اب یہ اسکین میں نے پیش کیا ہے تو اس سے بھی شیعہ مناظر اپنے مطالب دکھانے کی کوششوں میں ہے۔ اس اسکین میں نقل کے تین ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ قارئین کو الگ الگ کر کے اور آسان انداز میں سمجھاتا ہوں۔

1۔ قرآن کریم ☜ دلیل دیتے وقت کسی بھی آیت کا متن و ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی آیت کا ہو۔۔اسے بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

* نتیجہ: ذاتی استدلال مسترد ہے۔ *

2۔ حدیث ☜ دلیل دیتے وقت حدیث کا متن اور ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی حدیث کا ہو۔۔اس مفہوم کو بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

* نتیجہ: ذاتی استدلال مسترد ہے۔ *

3۔ ثقہ علماء کے اقوال ☜ دلیل دیتے وقت عالم کے قول کا متن اور ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی قول کا ہو۔۔اس مفہوم کو بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

* نتیجہ: ذاتی استدلال مسترد ہے۔ *

خلاصہ مناظرہ رشیدیہ

نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا، حرفیہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

1 قرآن کریم: دلیل دیتے وقت کسی بھی آیت کا متن و ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی آیت کا ہو۔۔ اس مفہوم کو بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

نتیجہ ذاتی استدلال مسترد ہے۔

2 حدیث: دلیل دیتے وقت حدیث کا متن اور ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی حدیث کا ہو۔۔ اس مفہوم کو بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

نتیجہ ذاتی استدلال مسترد ہے۔

3 ثقہ علماء کے اقوال: دلیل دیتے وقت عالم کے قول کا متن اور ترجمہ من و عن پیش کیا جائے یا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔۔۔

شرط یہ ہے کہ وہ مفہوم اسی قول کا ہو۔۔ اس مفہوم کو بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔

نتیجہ ذاتی استدلال مسترد ہے۔

آپ کو وقت دینا بھی آپ کی رائے کے مطابق بھاگنا ہوا۔۔۔

قارئین یہ شیعہ مناظر صرف اپنی دنیا میں مست آدمی ہے۔

- شیعہ مناظر کو دلائل کا علم نہیں کہ مناظروں میں دلائل دینے کا طریقہ کیا ہے۔
- شیعہ مناظر کو یہ بھی علم نہیں کہ قرآن وحدیث اور علماء کرام کی شرح سے دلیل مکمل ہوتی ہے۔
- شیعہ مناظر کے نزدیک قرآن و حدیث سے براہ راست ایسا مفہوم پیش کرنا درست اور اصول مناظرہ کے مطابق ہے جسے کبھی کسی سنی و شیعہ عالم نے بیان ہی نہیں کیا۔
- شیعہ مناظر خود کو بہت بڑا عالم سمجھتا ہے، تمام سنی و شیعہ علماء کرام کی رائے کو مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
- شیعہ مناظر کے نزدیک قرآن وحدیث سے وہ جیسا مفہوم بیان کرے گا وہی اہل سنت کا عقیدہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

آیئے دوبارہ اصول مناظرہ کی کتب سے شیعہ مناظر کی کہانیوں کا رد دیکھتے ہیں۔

👇👇👇👇👇

خلاصہ مناظرہ رشیدیہ
مناظروں میں فریقین ذاتی استدلال پیش نہیں کر سکتے!
نقل دلیل سے بہتر ہے:
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ یا اقوال علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصاً ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا بعینہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے۔ تو اس وقت اسے نقل کیا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلاً قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی الوضوء لیست بفرض" امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا نیت وضوء میں فرض نہیں۔
اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث کی شرح نہیں کی جائے گی۔
معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ
لہٰذا کسی آیت و حدیث کی اپنی رائے سے تفسیر و شرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو باجماع ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل ہونا
شرط 3 عین اصول مناظرہ کے مطابق!
كَيْفِيَّةُ الْمُنَاظَرَةِ مَعَ الشِّيْعَةِ وَالرَّدُّ عَلَيْهِمْ
ترجمہ بنام
رد روافض و آداب مناظرہ
ترجمہ فضیلۃ الشیخ
محمد غلام رضا رضوی المدنی
مناظرے کا ایک اور اصول:
34

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس اصول پر آخ تھو کر کے کیوں گئے پھر؟

جعفر صادق: مطلب بیس دن سے شیعہ مناظر بحیثیت مدعی اپنے ہی دعویٰ پر گفتگو کرنے سے بھاگتا رہا ہے۔۔

قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ شروع کے دو تین دن شیعہ مناظر نے میرے اشکالات کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

اس کے بعد سے آج تک صرف جواب دعویٰ اور اہل سنت شرائط پر ہی گفتگو ہوتی رہی ہے۔۔

اس سے بری حالت میں نے کسی شیعہ مناظر کی نہیں کی۔

آپ نے میری تنقیحات کا جواب کیا دیا تھا وہ آپ خود قارئین کو بتائیں گے یا میں بتاؤں۔

کبھی کہا ☜ خارج از موضوع

کبھی آپ کی مجرمانہ خاموشی

کبھی میری طرف جھوٹی باتیں منسوب کر دیں، اسکرین شاٹ دکھانے میں ناکام۔۔

آسان الفاظ کا درست استعمال کرنے سے عاری، ضم کی اصطلاح غلط، محدود و مقید کی اصطلاح غلط، سبعہ احرف اور ناسخ و منسوخ کو آپس میں جوڑ دیا !بس رہے نام اللہ کا

ترمیم کا مطلب پہلے کہی گئی بات میں ایسی تبدیلی کرنا کہ معنی و مفہوم بدل جائیں۔اب آپ پر لازم ہے کہ میرے جواب دعوی اور اس میسیج سے اس ترمیم کی نشاندھی کریں۔

قارئین کو بتائیں کہ میں نے جواب دعویٰ میں بیان شدہ کس بات کو ترمیم کر کے یعنی معنی و مفہوم بدل کے یہ اسکرین شاٹ والا میسیج لکھا ہے۔

یہ بیس دن مسلسل آپ نے جواب دعویٰ پر اسی لئے تو گفتگو کی ہے تا کہ میرے جوابات میں تعارض ہو سکے اور پھر آپ اس بنیاد پر اپنی کہانیوں کو حقیقت کا روپ دے سکیں۔

آسانی کے لئے میں جواب دعویٰ اور شیعہ مناظر کے اسکرین شاٹ میں میرا میسیج آمنے سامنے رکھ کر پیش کر رہا ہوں، سب قارئین پڑھیں اور پھر ہم سب انتظار کرتے ہیں کہ شیعہ مناظر اس نکتے کی نشاندھی کب کرتے ہیں جس میں میری طرف سے ترمیم کی گئی ہے۔

شیعہ مناظر اہل سنت کا
جواب دعوی اور
وضاحتوں کو سمجھنے سے
قاصر!
علی ولی اللہ
only admins can send messages
جعفر صادق
عقیدہ اہل سنت سات حروف میں نزول قرآن۔
لسان قریش ساتوں حروف میں شامل بلکہ...
پندرہ تاریخ کو آپ نے رات سوا ایک بجے اپنے دعویٰ میں یہ ترمیم کی اسکرین شاٹ بھی دیتا ہوں
11:58 PM
+48 48 888 02 07
جواب دعویٰ میں اس بات کی وضاحت مطلوب ہے
عقیدہ اہل سنت سات حروف میں نزول قرآن۔
لسان قریش ساتوں حروف میں شامل بلکہ اصل وحی الہی کا ایک حرف
موجود قرآن لسان القریش وہی سبعہ احرف والا قرآن ہے۔ صرف دوسری زبانوں کے مختلف الفاظ کو قریش زبان کے اصل وحی کے مطابق برقرار رکھا گیا ہے۔
یعنی آج وہی سبعہ احرف والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے۔
یہی ہمارہ عقیدہ ہے۔
اب آپ کو اپنا دعوی یعنی وہ عقیدہ اہل سنت سے ثابت کرنا ہے جس کے مطابق آج سبعہ احرف والے قرآن کا وجود نہیں ہے۔
یہ عقیدہ ہماری کتب سے اپ کو ثابت کرنا ہوگا۔
سمجھ شریف میں بات آئی یا نہیں۔
01:11
یہ ترمیم آپ نے اپنے جواب دعویٰ میں کی
12:00 AM
جواب دعوی اہل سنت
قرآن کریم پہلے نبی کریم ﷺ کی زبان قریش لہجے میں نازل ہونا شروع ہوا، اس وقت عرب کے مختلف قبائل میں مختلف لہجے اور زبانیں رائج تھیں ، اس لئے تبلیغ دین میں مشکلات ہونے لگیں، پھر عین خواہش نبی ﷺ کے مطابق اللہ عزوجل نے وسعت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو قریش لہجے سمیت دیگر حروف میں بھی نازل فرمایا تاکہ اہل عرب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ دور صحابہ میں اسلام کی تعلیمات جزیرہ عرب سے باہر پہنچیں تو قرآن کریم کے مختلف الفاظ کی وجہ سے غیر عرب اقوام میں اختلافات شروع ہوئے ، اسی وجہ سے قرآن کریم کو اسی پہلی زبان لسان القریش میں برقرار رکھا گیا جو نبی کریم ﷺ کی اپنی زبان تھی تاکہ الفاظ کا اختلاف ختم ہوسکے۔
نوٹ: سبعہ احرف یعنی سات مختلف حروف میں نزول ہونے کے باوجود قرآن کے معنی و مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ مختلف الفاظ کے باوجود حلال و حرام ، کسی چیز کے جواز یا عدم جواز میں رد و بدل ممکن نہیں تھا۔
11:08 PM
ترمیم کہاں ہے؟
شیعہ مناظر سے ترمیم دکھانے کا مطالبہ!

سید علی حیدری شیعہ مناظر : پہلے اسے کلیئر کرلو۔ پھر دوسرے پر بھی آپ کی علمی چھترول کرتا ہوں۔۔ نقل کا درست مفہوم میں اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں، آپ کے شیخ الحدیث نے جائز قرار دیا ہے۔ آپ جوتی کی نوک پہ رکھ کرنا جائز کیوں بنا رہے ہو؟

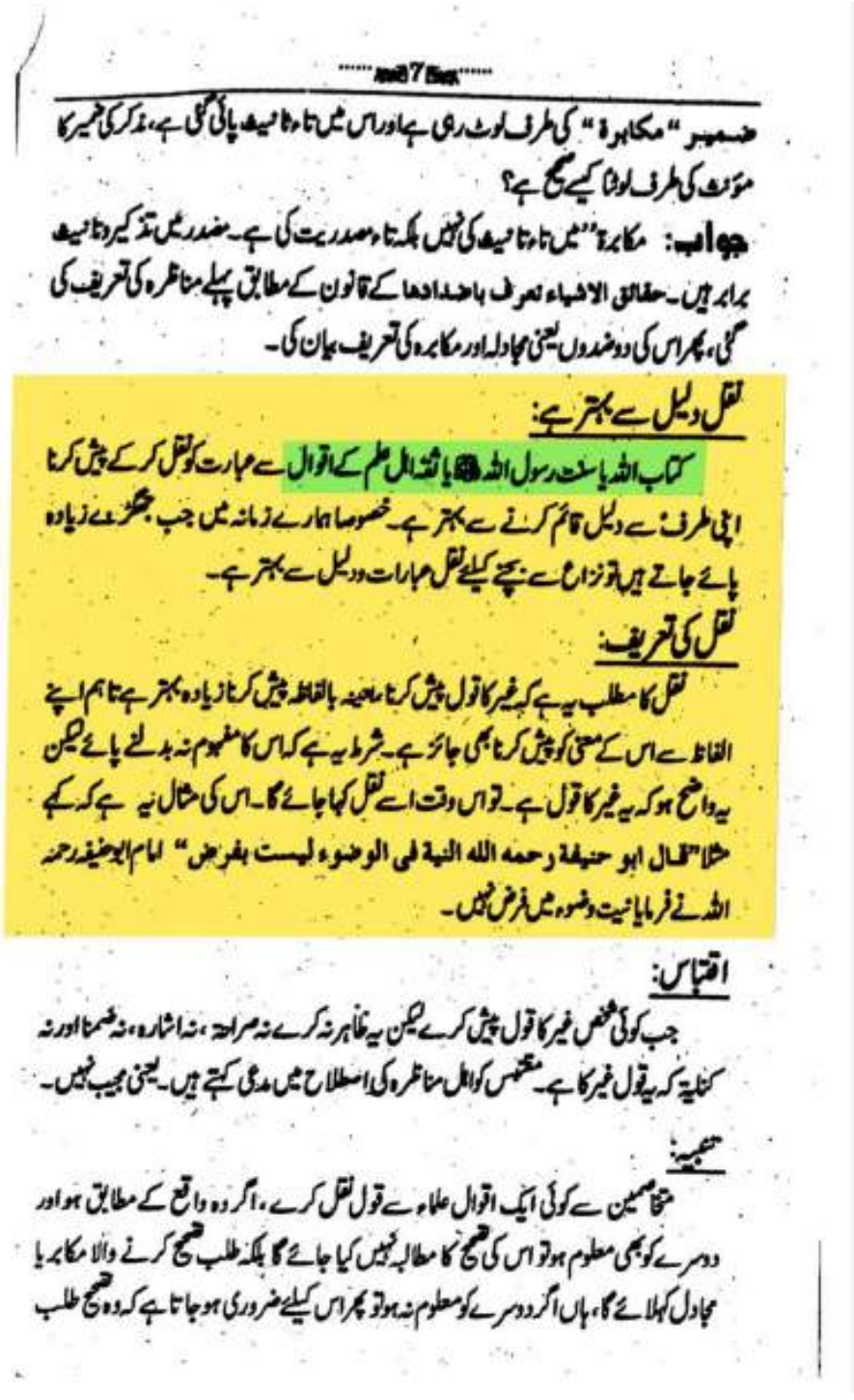

.....and 7 Days.....

ضمیر "مکابرۃ" کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس میں تانیث پائی گئی ہے، مذکر کی ضمیر کا مؤنث کی طرف لوٹانا کیسے صحیح ہے؟

جواب: مکابرۃ" میں تانیث کی نہیں بلکہ تاء مصدریت کی ہے۔ مضمر میں تذکیر وتانیث برابر ہیں۔ حقائق الاشیاء تعرف باضدادھا کے قانون کے مطابق پہلے مناظرہ کی تعریف کی گئی، پھر اس کی دو ضدوں یعنی مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف بیان کی۔

نقل دلیل سے بہتر ہے:

کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا ثقہ اہل علم کے اقوال سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصا ہمارے زمانہ میں جب جھگڑے زیادہ پائے جاتے ہیں تو نزاع سے بچنے کیلئے نقل عبارات دلیل سے بہتر ہے۔

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخوذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے۔ تو اس وقت اسے نقل کہا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلا "قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ النیۃ فی الوضوء لیست بفرض" امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا نیت وضوء میں فرض نہیں۔

اقتباس:

جب کوئی شخص غیر کا قول پیش کرے لیکن یہ ظاہر نہ کرے نہ صراحۃ، نہ اشارہ، نہ ضمنا اور نہ کنایۃ کہ یہ قول غیر کا ہے۔ متقدمین کو اہل مناظرہ کی اصطلاح میں مدعی کہتے ہیں۔ یعنی مجیب نہیں۔

تنبیہ:

متخاصمین سے کوئی ایک اقوال علماء سے قول نقل کرے، اگر وہ واقع کے مطابق ہو اور دوسرے کو بھی معلوم ہو تو اس کی تصحیح کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ طلب تصحیح کرنے والا مکابر یا مجادل کہلائے گا، ہاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہو تو پھر اس کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تصحیح طلب

جعفر صادق: آپ کے صرف یہ دو نہیں بلکہ مسلسل کئی دنوں تک کئی اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں اور سب کے ہی الفاظ بدل بدل کر جوابات بھی دئے جاتے رہے ہیں۔

جن تنقیحات کا جواب دینے سے انکار کیا تھا ان تنقیحات کی پہلے سے وضاحت کر دی گئی تھی۔ اب بار بار ایک ہی رونا روتے رہیں گے تو بار بار وہی دودھ تھوڑی پلایا جائے گا۔۔ دونوں اشکالات کے کئی بار جواب دئے جا چکے تھے۔ یہ لیں ثبوت

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سب کو ترمیم نظر آ رہی ہے۔ (لیکن بتانے سے قاصر!)

جعفر صادق: 👇👇👇👇👇👇

👈 سات حروف سے مراد ایک ہی قرآن جو لسان القریش میں نازل ہوا، اس کی چند آیات کے کچھ الفاظ دیگر چھ حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی۔

* ایک ہی وقت ایک ہی قرآن میں، ایک ہی آیت میں لسان القریش سمیت باقی چھ حروف کے ہم معنی الفاظ ہر گز پڑھے نہیں جاتے تھے۔ *

♦ لسان القریش سمیت دیگر چھ حروف ایک ہی قرآن میں تمام مسلمان تلاوت نہیں کرتے تھے، ہر کوئی اپنی آسانی کے مطابق ان الفاظ کو تلاوت فرماتا تھا۔

قارئین غور کریں۔ اس جواب میں سبعہ احرف کا انکار بیان نہیں کیا بلکہ اہم نکتہ سمجھایا ہے، اہل سنت سات حروف سے سات قرآن کا نزول ہر گز نہیں سمجھتے۔ قرآن تو ایک نازل ہوا جو نبی کریم ﷺ کی زبان لسان القریش میں نازل ہوا۔ اس میں بھی صراحت سے چھ حروف کا اقرار موجود ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ لفاظیاں کر کے پھر آج بھاگو گے۔۔۔ مگر اپنے شیخ الحدیث کے اصول پر بات نہیں کرو گے۔

جعفر صادق: اس جواب میں بھی دیگر چھ حروف کا اقرار موجود ہے اور صراحت سے ذکر کیا ہے کہ دور عثمان میں لسان القریش کے الفاظ کو اولیت دی گئی۔

قارئین فیصلہ کریں کہ میں نے چھ حروف پر شیعہ مناظر کے ایک ہی اعتراض پر الگ الگ جوابات دئے ہیں تو پھر 1 مئی کو دوبارہ وہی اشکال رکھنے کی کیا تک بنتی ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس پر جو وضاحت طلب کی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

شرط 3 کو اصول مناظرہ سے ثابت کرو مناظر صاحب

جعفر صادق: آپ نے کہہ دیا اور ہم تسلیم کر لیں کہ تیسری شرط اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔

دلیل کہاں ہے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کتنی بار دلیل دوں تو اپنے شیخ الحدیث کا اصول مانیں گے؟ اب تک اس پر آخ تھو کر رہے ہو؟ جوتے کی نوک پر رکھا ہوا ہے؟

جعفر صادق: ذاتی استدلال 👈 مسترد۔۔ اسے تسلیم کریں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جو اصول آپ کے شیخ الحدیث نے لکھا ہے اس میں ذاتی استدلال والی بات ہی نہیں ہے۔

جعفر صادق: * نقل کا وہی مفہوم بیان کر سکتے ہیں جو اس نقل کی اصل عبارت میں بیان کیا گیا ہو۔ جس کا رد جید علماء سے نہ ہو سکے بلکہ تائید موجود ہو۔ *

(ترمیم نظر آرہی ہے) کونسی ترمیم؟ اسے لکھیں۔ شاباش، پورا گروپ منتظر ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء درست مفہوم کا رد کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرتے ہیں؟

جعفر صادق: ذاتی استدلال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

نقل ☜ قرآن حدیث یا اقوال علماء

مفہوم بھی انہی کا لکھنا ہو گا۔۔ اسی لئے تو لکھا ہے کہ * شرط یہ ہے مفہوم تبدیل نہ ہو *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تیسری شرط کلیئر کر لو۔۔۔ تین دن سے سوچنے کا کہہ رہا ہوں اس پر۔۔۔ پھر بھاگ رہے ہو۔

جعفر صادق: مطلب اوپر جواب پڑھا ہی نہیں۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: درست مفہوم اپنے الفاظ میں لکھنا جائز ہے۔۔۔ کاپی پیسٹ کر دو۔

جعفر صادق:

علماء کرام درست مفہوم ہی بیان کرتے ہیں اسی لئے آپ کو شرط 3 کا پابند کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ کا بیان کیا گیا مفہوم علماء کرام سے رد ہو گیا تو آپ کو تسلیم کرنا ہو گا۔

قارئین غور کریں۔۔ یہ بندہ اب اتنا میرے قابو میں ہو چکا ہے کہ ہل بھی نہیں سکتا۔۔۔ جس مفہوم کو شیعہ مناظر دلیل کی روشنی میں بیان کریں گے، اس مفہوم کا رد اہل سنت سے کر دیا تو شیعہ دعویٰ تو باطل ہو جائے گا، اس کے ساتھ ہی میں اتمام حجت کرتے ہوئے شیعہ علماء سے بھی تائید دکھاؤں گا۔ ان شاء اللہ

اب سوال یہ ہے کہ کیا شیعہ مناظر اپنے جید علماء کو بھی اپنی ذاتی رائے سے رد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

یہ فیصلہ قارئین خود کر سکتے ہیں۔ میں ایک بار پھر خبردار کر رہا ہوں۔

☜ بقول آپ کے شیعہ دعوی میں * عقیدہ اہل سنت * بیان کیا گیا ہے تو اس کی تائید اہل سنت کتب سے دکھانا آپ پر لازم ہے۔ میں اگر اس کا رد نہ کر سکا تو ظاہر ہے آپ کا دعویٰ حق پر ثابت ہو جائے گا۔

شیعہ مناظر کی طرف سے ایک بار پھر فحش گالیاں!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں میرے سوال کا جواب نہیں ہے، صرف یہ بتاؤ۔ علماء درست مفہوم کارد کرتے ہیں یا اسے تسلیم کرتے ہیں؟

جعفر صادق: * اور وہ مفہوم جو آپ کے نزدیک درست ہے۔۔ اس کارد علماء سے ثابت ہو جائے تو کونسا مفہوم درست ہو گا؟*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: علماء کبھی درست مفہوم کارد نہیں کرتے۔ آپ کوشش کر کے دیکھ لینا مسئلہ نہیں ہے۔ فی الوقت مسئلہ یہ ہے۔ درست مفہوم اپنے الفاظ میں لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟؟

جعفر صادق: علماء درست مفہوم بیان کرتے ہیں۔ اسے تسلیم کرتے ہیں۔

*جوابی سوال: کیا آپ جید علماء کے بیان کئے گئے مفہوم کو تسلیم کریں گے یا اپنے مفہوم کو ہی درست سمجھ کر آخری فیصلہ کریں گے؟ *اب آپ کی باری، ہمت کرو، مجھے جواب دو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ رہا جواب۔۔ علماء کبھی درست مفہوم کارد نہیں کرتے۔

جعفر صادق: آپ کے مفہوم کے متعلق سوال پوچھا ہے۔ پھر اخروٹ کہوں گا تو ناراض ہو جاؤ گے۔ علماء درست مفہوم بیان کرتے ہیں۔ اسے تسلیم کرتے ہیں۔

جوابی سوال: کیا آپ جید علماء کے بیان کئے گئے مفہوم کو تسلیم کریں گے یا اپنے مفہوم کو ہی درست سمجھ کر آخری فیصلہ کریں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ نے جواب ہی نہیں دیا پھر چوتیہ بولوں گا تو روؤ گے۔

جعفر صادق: ممبرز دیکھئے گا۔۔یہ مر جائے گا سیدھا جواب نہیں دے گا۔بس گالیاں ہی دے گا۔ علماء درست مفہوم بیان کرتے ہیں۔اسے تسلیم کرتے ہیں۔

جوابی سوال: کیا آپ جید علماء کے بیان کئے گئے مفہوم کو تسلیم کریں گے یا اپنے مفہوم کو ہی درست سمجھ کر آخری فیصلہ کریں گے؟

جواب دو۔ پوری گفتگو میں جواب میں نے ہی دئے ہیں۔ آپ تو بس احتمالات، ممکنات، جھوٹ اور اب ذاتی استدلال سے دعویٰ ثابت کرنے کا رونا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تم نے جواب نہیں دینا؟؟لو اس کا جواب بھی دے دیتا ہوں کیا یاد رکھو گے۔

جب تم جید علماء سے درست مفہوم کا رد پیش کر دو گے تو اس کے بعد میں بھی جید علماء سے تمھارے درست مفہوم کو رد کرنے والے علماء کا رد پیش کر دوں گا۔ اب اصول پر بات کرو اپنے شیخ الحدیث کے۔

جعفر صادق: یہ دلائل اصول مناظرہ کتب سے۔۔

شیعہ مناظر بضد ہے کہ میں جو استدلال پیش کروں گا۔۔بس وہی درست ہو گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سوچا نہیں اب تک۔۔وہی لفاظیاں، درست مفہوم اپنے الفاظ میں لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟؟۔

جعفر صادق: (جب تم جید علماء سے درست مفہوم کا رد پیش کر دو گے تو اس کے بعد میں بھی جید علماء سے تمھارے درست مفہوم کو رد کرنے والے علماء کا رد پیش کر دوں گا) بالکل۔۔کس نے روکا ہے۔یہی تو علمی گفتگو میں ہوتا ہے۔ آپ ہمت تو کرو۔شرط 3 میں صرف ذاتی استدلال کی ممانعت ہے۔دلائل کا رد دلائل سے کر سکتے ہیں۔ (درست مفہوم اپنے الفاظ میں لکھنا) بالکل جائز ہے۔

میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے۔ دلائل کا رد دلائل سے۔ ذاتی استدلال نہ آپ کا اور نہ میرا۔ یہی تو شرط 3 میں لکھا ہے۔ ہم دونوں اس کی پابندی کریں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: بس جب جائز ہے تو میں نقل کا درست مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں۔ اب اگلے اصول پر آجاؤ۔

جعفر صادق: میرا نکتہ اور سوال رہ گیا۔

وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں نقل کی اصل عبارت بھی پیش کروں گا اور اس کا درست مفہوم اپنے الفاظ میں بھی بیان کروں گا۔ آپ کے شیخ الحدیث نے کسی ایک کو بھی جائز قرار دیا ہے میں دونوں کام کروں گا۔۔

جعفر صادق: یہ سوال ہی نہیں پوچھا۔۔، جواب دینے میں اتنی مشکل کیوں؟ سوال تو بہت آسان سا ہے۔

وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے۔

سوال سمجھ لیں۔ آرام و سکون سے پڑھیں۔ پھر جواب دیں۔ کوئی جلدی نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر : اب آجاؤ اگلے مرحلے کے اصول پر۔۔۔۔ اسے مانتے ہو یا یہ بھی آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پہ رکھو گے ؟

اس کا جواب اگلے مرحلے کے اصول میں آجائے گا۔

مرآۃ الروافض وآدابِ مُناظرہ

وہ شخص جو ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تصانیف کی معرفت اور ان پر اِطّلاع رکھتا ہے وہ رافضیوں کے تمام دلائل کا کھوٹا ہونا خوب اچھی طرح سمجھتا ہے جس سے وہ مذہب اہلسنت کے خلاف اِستدلال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان پر خوب واضح و روشن دلائل و براہین قائم کرتا ہے۔ پس عقلمند شخص کو صورتِ مذکورہ کی تمہید سے پہلے ان کے ساتھ مُناظرہ کرنے میں اپنے نفس کو نہیں تھکانا چاہئے۔

مُناظِر ے کا ایک اور اُصول:

مُناظِر پر لازم ہے کہ مُخالِف پر یہ بات مُنقّح کر دے کہ جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنٰی میں اِختلاف واقع ہو گا تو آیت کی تفسیر اور حدیث کی شرح میں ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تفاسیر و شروح کی طرف رُجوع کیا جائے گا جو علم، معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ آیات و احادیث کو ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام سے سمجھے بغیر ان کے ظاہر سے اِستدلال کرنا کفر کے اُصولوں میں سے ایک اُصول ہے جیسا کہ کثیر ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام سنوسی نے "اُمُّ البراہین" کی شرح میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

34

جعفر صادق: (آجاؤ اگلے مرحلے کی طرف) میں نے دو حوالے دئے ہیں۔ اور دونوں سے ذاتی استدلال کی نفی ثابت ہے۔

ذاتی استدلال ☜ آخ تھو

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہاں لکھا ہے جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنیٰ میں اختلاف واقع ہو گا ۔۔۔۔الخ۔۔یہ اختلاف ثابت کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

جعفر صادق: **آپ کے استدلال سے میرا اختلاف ہو گا۔۔آیت اور حدیث کا رد نہیں کیا جاتا۔۔۔مناظروں میں اصل اختلاف فریق مخالف کے استدلال پر ہوتا ہے۔اسی پر گفتگو ہوتی ہے۔**

مرۃ مرواقض وآداب مناظرہ

وہ شخص جو ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تصانیف کی معرفت اور ان پر اِطّلاع رکھتا ہے وہ رافضیوں کے تمام دلائل کا کھوٹا ہونا خوب اچھی طرح سمجھتا ہے جس سے وہ مذہب اہلسنت کے خلاف اِستدلال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان پر خوب واضح و روشن دلائل و براہین قائم کرتا ہے۔ پس عقلمند شخص کو صورتِ مذکورہ کی تمہید سے پہلے ان کے ساتھ مُناظرہ کرنے میں اپنے نفس کو نہیں تھکانا چاہئے۔

مُناظرے کا ایک اور اُصول:

مُناظِر پر لازِم ہے کہ مُخالِف پر یہ بات مُقرّر کردے کہ جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنیٰ میں اِختلاف واقع ہوگا تو آیت کی تفسیر اور حدیث کی شرح میں ان ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تفاسیر وشروح کی طرف رُجوع کیا جائے گا جو علم، معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ **آیات واحادیث کو ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے کلام سے سمجھے بغیر ان کے ظاہر سے اِستدلال کرنا کفر کے اُصولوں میں سے ایک اُصول ہے** جیسا کہ کثیر ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام سنوسی نے "اُمّ البراہین" کی شرح میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

34

سید علی حیدری شیعہ مناظر: معنی کے اختلاف کی بات لکھی ہے مناظر صاحب۔۔ اپنا بھیجا حوالہ بغور پڑھ کر جواب دو۔۔ اختلاف ثابت کون کرے گا میرے بیان کردہ مفہوم پر؟؟

جعفر صادق: معنی سے مراد صرف معنی نہیں ہوتی بلکہ اس سے مراد مفہوم بھی ہوتا ہے عالم صاحب۔۔۔اسی لئے تو تفسیر اور شرح سے اس کا حل تلاش کیا جائے گا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی جناب نقل کے معنی یا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کرنا میری ذمہ داری ہے، اب اس سے ظاہر ہے اختلاف آپ کو ہو گا۔۔۔تو اس اختلاف کو ثابت کیسے کرو گے؟

جعفر صادق: جب آپ آیت اور تفسیر سے اپنے مطالب بیان کریں گے تو میں اختلاف کروں گا۔۔ پھر اس کا حل تفسیر اور شرح سے نکالا جائے گا۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

(اختلاف کیسے ثابت ہو گا) سنی و شیعہ علماء سے، اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں۔

☟☟☟

*** وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے۔***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے بھیجے گئے اصول میں اختلاف ثابت کرنے کے لیے تفسیر یا شرح کس کی قبول کی جائے گی اس کا بھی لکھا ہوا ہے، پڑھ کر بتائیں زرا۔

(سنی و شیعہ علماء سے اختلاف) یہ نہیں لکھا اس میں۔ اپنی قیاس آرائیاں چھوڑو۔۔۔۔ جو لکھا ہے اصول کی کتاب میں وہ بتاؤ۔

جعفر صادق: اہل سنت کا عقیدہ آپ کو ثابت کرنا ہے۔ اس لئے اہل سنت کتب اولیت رکھتی ہیں۔ آپ اہل سنت کتب سے دلائل دیں گے۔ میں دفاع بھی اہل سنت کتب سے کروں گا۔ یہ تو عام فہم بات ہے۔

(نہیں لکھا) کس میں؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ عام فہم بات آپ کے اصول بنانے والے علما شاید نہیں جانتے تھے، ایسا ہی ہے؟

جعفر صادق: (جو لکھا ہے، اصول کی کتاب میں دکھاؤ) میں بتا بھی چکا، دکھا بھی چکا اور سمجھا بھی چکا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اپنے بھیجے گئے اصول نہیں پڑھے نہ؟ چلو میں پڑھاتا ہوں۔

جعفر صادق: مطلب آپ اپنا دعویٰ اہل تشیع کتب سے ثابت کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ یہ اہل سنت عقیدہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر : اس صفحہ کو پورا پڑھ لو سکون سے اور بتاؤ اس اصول پر عمل کرو گے ؟

جعفر صادق: لفاظیاں، ڈرامے اور کہانیاں اور آپ کو کچھ نہیں آتا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے بھیجے گئے اصول پڑھوا رہا ہوں

جعفر صادق: * اس میں ذاتی استدلال کی نفی ہے یا تائید ؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اس میں میرے اپنے الفاظ میں بیان کردہ مفہوم سے اختلاف ثابت کرنے کا اصول لکھا ہوا ہے۔۔۔

جعفر صادق:

مرآۃ روافض وآدابِ مناظرہ

لہٰذا کسی آیت وحدیث کی اپنی رائے سے تفسیر وشرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو باِعتماد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیثِ نبی امین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عارف ہیں۔ پس ہمیں معتمد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل کئے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اِجتہاد اور اِستنباط کے اہل نہیں۔

عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کے زمانے کے بعد مرتبۂ اِجتہاد ختم ہوگیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اِجتہادِ مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن جریر طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْوَلِی نے مُجتہِدِ مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه چوتھی صدی کے عظیم اِمام تھے؛ اس کے باوُجود عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے ان کا مُجتہِدِ مطلق کے مرتبے کو پہنچنا تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْوَلِی عُلُوم میں سے کامل حصّہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم اِمام کی طرف

35

سنی مناظر: اہل سنت کا عقیدہ آپ کو ثابت کرنا ہے۔ اس لئے اہل سنت کتب اولیت رکھتی ہیں۔ آپ اہل سنت کتب سے دلائل دیں گے۔ میں دفاع بھی اہل سنت کتب سے کروں گا۔ یہ تو عام فہم بات ہے۔

شیعہ مناظر: یہ عام فہم بات آپ کے اصول بنانے والے علما شاید نہیں جانتے تھے، ایسا ہی ہے ؟

سنی مناظر: مطلب آپ اپنا دعوی اہل تشیع کتب سے ثابت کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ یہ اہل سنت عقیدہ ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کہانیاں چھوڑو۔۔۔اصول پر بات کرو مناظر صاحب

جعفر صادق: پہلا جملہ ہی صراحت سے بتا رہا ہے کہ ذاتی استدلال کی اجازت نہیں ہے۔ کہاں سے پڑھ کے آئے ہو۔۔۔ نشہ وشہ بھی کرتے ہو کیا۔

(کہانیاں چھوڑو) یہ آپ کی واقعی کہانیاں ہیں۔۔

میرا مفہوم حرف آخر! اختلاف کی گنجائش نہیں ہے!

(شیعہ مناظر جہالت کی بلندیوں پر!!)

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جی بالکل آپ **ذاتی استدلال** سے اختلاف نہیں کرسکتے میرے بتائے مفہوم پر۔

جعفر صادق: آج تو بہت ہنسایا ہے۔ **یعنی آپ کا بتایا گیا مفہوم ذاتی مفہوم نہیں کہہ سکتے۔**

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تفسیر و شرح میں اختلاف بھی آپ نے صرف آئمہ مجتہدین سے ثابت کرنا ہے، فخر الدین رازی جیسے عالم سے ثابت نہیں کرنا۔

جعفر صادق: اچھا یہ بتاؤ۔۔ دعویٰ پر دلائل اہل سنت کتب سے دوگے یا اہل تشیع کتب سے؟ سچ سچ بتانا۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اب اس اصول کو بھی لگتا ہے آخ تھو کرکے جوتے کی نوک پہ رکھ لیا ہے، جبھی بولتی بند ہے۔

جعفر صادق: (تفسیر و شرح میں اختلاف اور آئمہ مجتہدین) جمہور علماء کی رائے دیکھی جائے گی۔ یہ بھی عام فہم بات ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: کہاں لکھا ہے جمہور علماء کی رائے؟

جعفر صادق: میں نے آپ کے ذاتی استدلال پر تھوکا ہے۔ کیوں لفاظیاں کر رہے ہو۔۔۔ اس کا مطلب بس لفظی ہیر پھیر کے ماہر ہو۔۔ باقی آتا جاتا کچھ نہیں ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ملاحظہ فرمائیں قارئین اب اس اصول کو بھی آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پر رکھ دیا سنی مناظر نے۔ میں تو آپ کے شیخ الحدیث کے اصولوں کو نقل کر رہا ہوں۔

جعفر صادق: جہاں اختلافی معاملہ ہو گا وہاں جمہور کی رائے دیکھی جاتی ہے۔ آپ تو بس اس پیج کو ہی پوری دنیا سمجھ بیٹھے ہو۔ باہر نکلو، دنیا بہت بڑی ہے، اسے بھی دیکھو۔

مرآۃ الفیض والآداب مناظرہ

وہ شخص جو ان ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصانیف کی معرفت اور ان پر اطلاع رکھتا ہے وہ رافضیوں کے تمام دلائل کا کھوٹا ہونا خوب اچھی طرح سمجھتا ہے جس سے وہ مذہب اہلسنت کے خلاف استدلال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان پر خوب واضح و روشن دلائل و براہین قائم کرتا ہے۔ پس متعلقہ شخص کو صورت مذکورہ کی تمہید سے پہلے ان کے ساتھ مناظرہ کرنے میں اپنے نفس کو نہیں تھکانا چاہئے۔

مناظرے کا ایک اور اصول:

مناظر پر لازم ہے کہ مخالف پر یہ بات متکشف کر دے کہ جب کسی آیت یا حدیث شریف کے معنی میں اختلاف واقع ہو گا تو آیت کی تفسیر اور حدیث کی شرح میں ان ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تفاسیر و شروح کی طرف رجوع کیا جائے گا جو علم، معرفت اور اتقان میں مشہور ہیں؛ ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو جانے بغیر اپنی رائے سے کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث شریف کی شرح نہیں کی جائے گی کیونکہ آیات و احادیث کو ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام سے سمجھے بغیر ان کے ظاہر سے استدلال کرنا کفر کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے جیسا کہ کثیر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام سنوسی نے "اُمّ البراہین" کی شرح میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

34

جعفر صادق: * کیا اس میں ذاتی استدلال کی تائید ہے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی واقعی اخ تھو کر دیا۔

جعفر صادق: شرط 3 پر آپ کو ذاتی استدلال سے ہی الرجی ہوئی ہے۔ اسے حل کریں حضور

ذاتی استدلال ☜ آخ تھو

سید علی حیدری شیعہ مناظر: شرط 3 کو ان اصولوں کے مطابق لکھو اب۔

جعفر صادق: کل تک دوبارہ اصول مناظرہ سے شرط 3 پر دلیل دیں۔ میں دو حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: پھر بھاگ رہے ہو کیا اپنے بھیجے اصولوں سے؟ آج پھر آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پر رکھ دیا شیخ الحدیث کے اصولوں کو۔

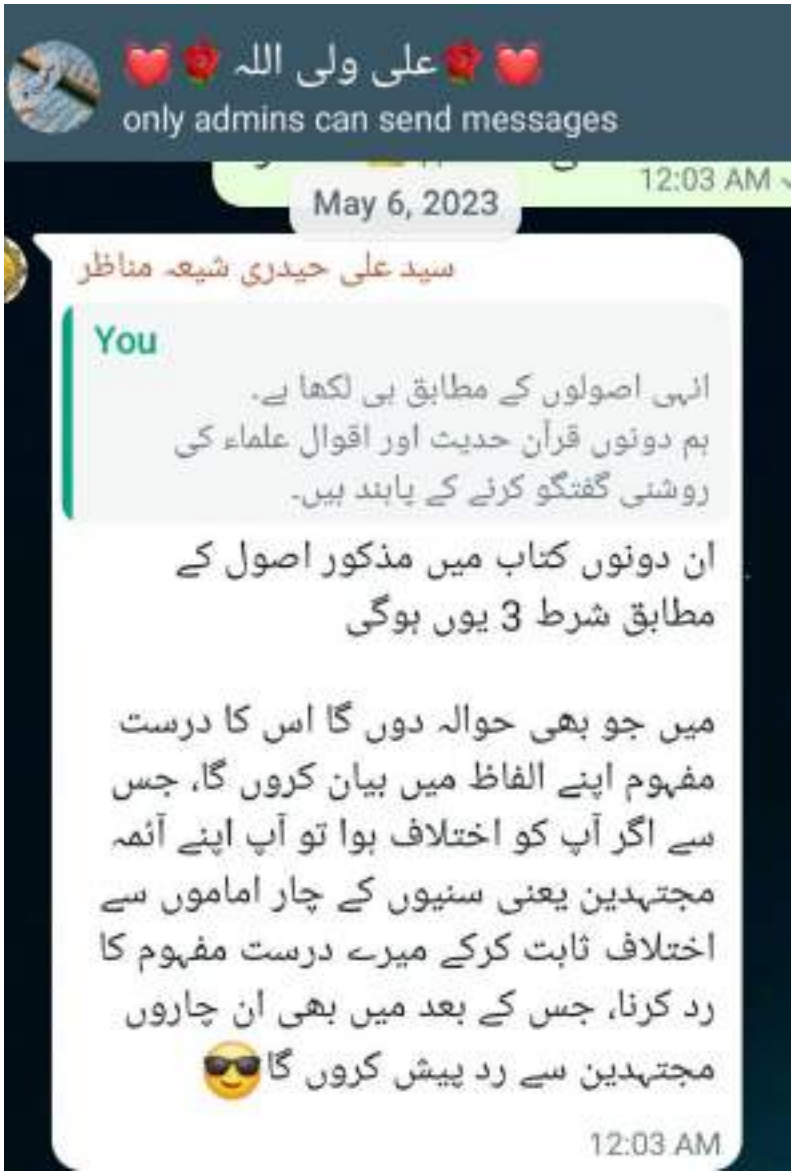

جعفر صادق: انہی اصولوں کے مطابق ہی لکھا ہے۔ **ہم دونوں قرآن حدیث اور اقوال علماء کی روشنی میں گفتگو کرنے کے پابند ہیں۔** یہ تھوڑی ہے کہ کسی بھی آیت یا حدیث سے آپ نے جو چاہا استدلال پیش کر دیا اور ہم مان لیں کہ یہی اہل سنت عقیدہ ہے۔ کوئی عقل و قل ہے یا بس بھوسہ بھرا ہوا ہے۔ سامنے کی بات بھی کھوپڑی میں نہیں گھس رہی۔ دلیل کا رد دلیل سے ہو گا۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ان دونوں کتاب میں مذکور اصول کے مطابق شرط

3 یوں ہو گی، **میں جو بھی حوالہ دوں گا اس کا درست مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کروں گا، جس سے اگر آپ کو اختلاف ہو تو آپ اپنے آئمہ مجتہدین یعنی سنیوں کے چار اماموں سے اختلاف ثابت کر کے میرے درست مفہوم کا رد کرنا، جس کے بعد میں بھی ان چاروں مجتہدین سے رد پیش کروں گا۔** شرط 3 پڑھ لو۔

جعفر صادق: میرے ہی اسکینز سے مجھے منوا رہے ہو کہ آپ کے **ذاتی استدلال** کو حجت تسلیم کر لیا جائے۔۔۔ حد ہے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: میں تو صرف اصول منوا رہا ہوں۔

جعفر صادق: اگر مگر کیا، مجھے آپ کے ذاتی استدلال سے اختلاف ہی ہو گا۔ دوسری بات ہر معاملے پر چاروں ائمہ سے دلائل ملنا لازمی تھوڑی ہے۔ ہم جس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں۔۔۔ اس کے دلائل اہل سنت معتبر کتب اور جید علماء سے دئے جائیں گے۔ آپ کی طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی۔

(اصول منوا رہا ہوں) کونسا اُصول؟ آپ کا ذاتی استدلال حجت مان لیا جائے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: اختلاف ہو گا تو ثابت کرنا بھی تمھاری ذمہ داری ہو گی۔۔۔ باقی چاروں آئمہ سے دلائل ملنا لازمی آپ کے بھیجے اصول میں لکھا ہے۔ حتیٰ کہ فخر الدین رازی جیسے مفسر کی رائے بھی حجت نہیں، پھر آج کل کے علماء کیا بیچتے ہیں فخر الدین رازی کے آگے؟

ہم اجتہاد اور استنباط کے اہل نہیں۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے کے بعد مرتبۂ اجتہاد ختم ہو گیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اجتہاد مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ الباری علیہ نے مجتہد مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چوتھی صدی کے عظیم امام تھے؛ اس کے باوجود علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان کا مجتہد مطلق کے مرتبے کو بھی تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری رحمۃ اللہ الباری علیہ علوم میں سے کامل حصہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم امام کی طرف

35

جعفر صادق: * آپ کو تسلیم کرنا ہو گا کہ مناظروں میں ذاتی استدلال سے فریق مخالف پر حجت قائم نہیں کی جاتی۔ * کچھ بھی کر لیں۔ جتنا چاہے زور لگا لیں۔ فضول وقت ضایع ہی کرتے رہیں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یہ اصول۔

جعفر صادق: افففف، ارے عالم فاضل صاحب۔۔ یہ اصول شرط 3 کی تائید کے لئے دکھایا ہے۔

ذاتی استدلال ☜ مسترد

میں نے شرط 3 میں یہ پابندی تھوڑی لگائی ہے کہ چاروں ائمہ سے دلائل دینے ہوں گے۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تفسیر و شرح آئمہ مجتہدین سے نقل ہونا ضروری ہے۔

جعفر صادق: اس میں نیچے کونسا اصول ہے جس پر خوش ہو رہے ہو۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کے ہر علماء کی رائے کا رد ہے تفسیر و شرح میں۔ جب اصول کو آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پر رکھا جاتا ہے تو سمجھ کچھ نہیں آتا۔

جعفر صادق: * اگر جو مسئلہ زیر بحث ہو اس پر چاروں ائمہ کی آراء نہ ہوں تو شیعہ مناظر کا ذاتی استدلال قابل حجت ہو جائے گا۔ *

ذاتی استدلال ☜ مسترد

اسے تسلیم کر لیں حضور

سرۃ مروانض وآداب مناظرہ

لہٰذا کسی آیت وحدیث کی اپنی رائے سے تفسیر وشرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو بالاعتماد ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیث نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عارف ہیں۔ پس ہمیں معتمد ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل کئے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اجتہاد اور استنباط کے اہل نہیں۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے کے بعد مرتبہ اجتہاد ختم ہو گیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اجتہاد مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام محمد بن جریر طبری علیہ رحمۃ اللہ الولی نے مجتہد مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چوتھی صدی کے عظیم امام تھے؛ اس کے باوجود علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان کا مجتہد مطلق کے مرتبے کو پہنچنا تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری علیہ رحمۃ اللہ الولی علوم میں سے کامل حصہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم امام کی طرف

35

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی استدلال تو میں خود کسی کا قبول نہیں کروں گا تین دن سے کہہ رہا ہوں۔

بھول گئے کیا؟

جعفر صادق: ذاتی استدلال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ نقل ☜ قرآن حدیث یا اقوال علماء

نقل کی تعریف:

نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا ماخذہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن

مفہوم بھی انہی کا لکھنا ہو گا۔۔اسی لئے تو لکھا ہے کہ *شرط یہ ہے مفہوم تبدیل نہ ہو*

سید علی حیدری شیعہ مناظر: مفہوم صرف چار مجتہدین کا باقی سب مسترد۔

جعفر صادق : 👇👇👇

***وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے۔ ***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: قارئین ملاحظہ فرمائیں اصول مناظرہ وہ بھی سنیوں کا آخ تھو۔۔۔جوتی کی نوک پہ آ گیا سنی مناظر کے۔

میں جو بھی مفہوم کسی آیت یا حدیث کا لکھوں تو اسے من و عن تسلیم کرنا ہوگا! کیونکہ وہی درست مفہوم ہوگا، اسے رد کرنے کی ضرورت ہی نہیں!
(جہالت کے نئے ریکارڈ بناتے ہوئے شیعہ مناظر)

جعفر صادق: اچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ جو چاہیں ذاتی استدلال لکھیں۔۔۔اسے تسلیم کر لیا جائے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ذاتی استدلال کسی کا قبول نہیں۔

جعفر صادق: مطلب آپ نے ایک مفہوم لکھا۔۔۔اب میں اس کا رد کیسے کروں گا؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: **آپ نے قرآن وحدیث کے درست مفہوم کو رد کرنا ضروری ہے؟ قبول نہیں کرسکتے؟**

جعفر صادق: ہو سکتا ہے جید سنی و شیعہ علماء نے اس کے خلاف مفہوم لکھا ہو۔ پھر اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ہو سکتا ہے کی بات ہو گی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی اپنی رائے اختلافی ہو اور ان کے خلاف بھی علما نے لکھا ہوا ہو۔

جعفر صادق: *** آپ کا مفہوم اور دیگر سنی و شیعہ علماء کا مفہوم الگ الگ ہو۔۔۔ تو کس کا مفہوم زیادہ قابل حجت ہونا چاہئے؟***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: دیگر سنی شیعہ کا مفہوم بذات خود مختلف فیہ ہو تو کیا کیا جائے گا؟

جعفر صادق: * فرض کریں ایسا نہ ہو۔۔۔ اختلاف صرف آپ کے مفہوم اور سنی و شیعہ علماء کے مفہوم میں ہو تو کس کا مفہوم قابل حجت ہونا چاہئے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: فرض کرنے پر تو شرط نہیں رکھ سکتے۔ شرط رکھنے کے لیے لازم ہے یقینی بات۔

جعفر صادق: یہ جواب نہیں ہے۔ * جب ایسی صورتحال ہو تو کس کا مفہوم درست سمجھا جائے؟ *

سید علی حیدری شیعہ مناظر: تو پھر پہلے اس صورت حال کا جواب دیں

دیگر سنی و شیعہ کا مفہوم بذات خود مختلف فیہ ہو تو کیا کیا جائے گا؟

جعفر صادق: یہ آپ ثابت کرنا۔ میں دوسری صورتحال پوچھ رہا ہوں۔۔۔ جو مجھے ثابت کرنی ہے۔

*** آپ کا مفہوم اور دیگر سنی و شیعہ علماء کا مفہوم الگ الگ ہو۔۔۔ تو کس کا مفہوم زیادہ قابل حجت ہونا چاہئے؟***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ویسے یہ صورت حال اس وقت درپیش ہو گی جب آپ کے بزرگ کے بتائے اصول مناظرہ کو آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پر رکھ لیا جائے۔۔ تو آپ ایسی صورتحال چاہتے ہی کیوں ہیں؟

جعفر صادق: جواب دیں، یہ آپ ثابت کرنا۔ میں دوسری صورتحال پوچھ رہا ہوں۔۔۔ جو مجھے ثابت کرنی ہے۔

👇👇👇

*** آپ کا مفہوم اور دیگر سنی و شیعہ علماء کا مفہوم الگ الگ ہو۔۔۔ تو کس کا مفہوم زیادہ قابل حجت ہونا چاہئے؟***

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جو جواب تمھارا وہی میرا، یہ آپ ثابت کرنا۔

جعفر صادق: میرا جواب تو کلیئر ہے۔ میں خود کو طرم خان نہیں سمجھتا۔۔ اگر میری رائے کے خلاف علماء کی رائے ہو گی تو میں رجوع کر لوں گا۔ آپ کیا کریں گے؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: آپ کی ذاتی رائے کا نہیں پوچھا۔ ذاتی رائے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ **قرآن و حدیث کے درست مفہوم سے متعلق پوچھا ہے۔**

جعفر صادق: میرے نزدیک درست مفہوم بھی علماء کا ہی قابل حجت ہے۔ آپ کے نزدیک؟؟

سید علی حیدری شیعہ مناظر: چار مجتہدین کا یا ہر کسی کا؟

جعفر صادق: جمہور علماء کرام کی رائے موجود ہوئی تو ان سب کا حجت ہے۔۔ ہر معاملے کے مطابق دیکھا جائے گا۔ اور آپ ؟

آپ جواب دینے سے گھبرا کیوں رہے ہیں؟ مشکل سوال تو نہیں ہیں۔ میں تو فوراً جواب دے رہا ہوں۔

میرا جواب تو کلیئر ہے۔ میں خود کو طرم خان نہیں سمجھتا۔۔۔ اگر میری رائے کے خلاف علماء کی رائے ہو گی تو میں رجوع کر لوں گا۔ آپ کیا کریں گے؟ میرے نزدیک درست مفہوم بھی علماء کا ہی قابل حجت ہے۔ آپ کے نزدیک؟؟ جمہور علماء کرام کی رائے موجود ہوئی تو ان سب کا حجت ہے۔۔ ہر معاملے کے مطابق دیکھا جائے گا۔ اور آپ ؟؟ جواب نہیں دیا تو آج کی گفتگو ختم۔

سید علی حیدری شیعہ مناظر: یعنی آپ نے اپنے بزرگ کے اصول مناظرہ پر آخ تھو کر کے اسے جوتے کی نوک پر رکھ دیا ہے۔۔ جمہور علماء کی رائے ثابت کرنا آپ کی ذمہ داری ہو گی لیکن اگر ایسا ہوا کہ درست مفہوم کے خلاف آپ کے کسی عالم کی کوئی رائے ہی آپ نہ دے سکے تو کیا کرو گے؟

جعفر صادق: آپ نے جواب نہیں دیا۔ خوش رہیں۔ اللہ حافظ

سید علی حیدری شیعہ مناظر: جواب آپ نے دینا ہے، کیوں کہ احتمالات آپ کے ذاتی ہیں۔۔ ان احتمالات سے مزید احتمالات پیدا ہو رہے ہیں۔

آپ اپنے علماء کی ابھی نہیں مان رہے تو آگے کیا مانو گے۔۔ اب بتاؤ آپ کے مولوی لکھ رہے ہیں کہ * **آیت یا حدیث کی تفسیر یا شرح اگر نہیں کی گئی تو ان تمام میں آئمہ مجتہدین سے نقل ہونا ضروری ہے** * اور آپ اسے آخ تھو کر کے جوتے کی نوک پر رکھ چکے۔

جعفر صادق: چلیں ٹھیک ہو گیا۔ ہم دونوں اسی اصول مناظرہ کی کتاب کی روشنی میں گفتگو کریں گے۔ ان اصولوں کی پابندی ہم دونوں پر لاگو ہو گی۔ آپ شاید سمجھ رہے ہیں لفاظیاں کر کے عزت بچا لیں گے۔

میں اس پیج میں ہائی لائیٹ کی گئی عبارت کو سمجھاتا ہوں۔ پھر نیچے کی عبارت پر بھی غور و فکر کرتے ہیں۔

پہلے پیراگراف میں دو باتیں اہم ہیں۔

1۔ کسی بھی آیت و حدیث کی شرح ذاتی رائے سے نہیں کی جائے گی۔

◆ نتیجہ: آپ کا ذاتی استدلال۔۔ آخ تھو۔

2۔ * بااعتماد ائمہ کرام * سے آیت و حدیث کی شرح بیان کی جائے گی، اور ان میں سے ائمہ مجتہدین سے نقل ہونا ضروری ہے۔ اس لئے متعدد ائمہ کرام سے اس تفسیر یا شرح کو نقل کرنا ہو گا۔

آدابِ مناظرہ

لہٰذا کسی آیت وحدیث کی اپنی رائے سے تفسیر وشرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو بااعتماد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیثِ نبی امین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عارف ہیں۔ پس ہمیں معتمد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل کے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اجتہاد اور استنباط کے اہل نہیں۔

علماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے زمانے کے بعد مرتبۂ اجتہاد ختم ہو گیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اجتہادِ مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام محمد بن جریر طبری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مجتہدِ مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ چوتھی صدی کے عظیم امام تھے؛ اس کے باوجود علماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے ان کا مجتہدِ مطلق کے مرتبے کو پہنچنا تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی علوم میں سے کامل حصہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم امام کی طرف

35

(نوٹ: غور فرمائیں صاف لکھا ہے کہ ائمہ مجتہدین کو ترجیح دی جائے گی، اب ائمہ مجتہدین سے مراد کون ہیں؟ مصنف نے آگے * مجتہدین کی اقسام * میں اسے بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔)

◆ نتیجہ: خود مصنف کے نزدیک ائمہ مجتہدین کی رائے قابل حجت ہے۔

* دوسرا پیراگراف *

نیچے کی عبارت میں بھی دو باتیں قابل غور ہیں۔

1۔ * علمائے کرام کی رائے * کے مطابق اجتہاد کا زمانہ ائمہ اربعہ کے بعد ختم ہو گیا ہے۔

◆ نتیجہ: خود مصنف کے نزدیک جمہور علمائے کرام کی رائے قابل حجت ہے، انہی کی رائے پر اجتہاد کا زمانہ ختم ہونا بھی بیان کیا ہے۔

2۔ آگے امام طبری کے دعوے * مجتہد مطق * کو اس لئے تسلیم نہ کرنے کا بیان کیا ہے کیونکہ * علمائے کرام * کے نزدیک امام طبری اس مرتبہ کو نہیں پہنچے تھے۔

◆ نتیجہ: خود مصنف کے نزدیک جمہور علمائے کرام کی رائے قابل حجت ہے، اسی لئے علمائے کرام نے امام طبری کے دعوے کو قبول نہیں کیا تو مصنف بھی ان علمائے کرام سے متفق ہے۔

(نوٹ: اسی کتاب میں مجتہدین کی اقسام بھی آگے مذکور ہیں)

قارئین۔ شیعہ مناظر کے پاس کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ اس کے باوجود یہ بندہ مر جائے گا لیکن اپنے دعوی کی طرف نہیں آئے گا کیونکہ اس کے پاس دعویٰ کے حق میں اصول مناظرہ کے مطابق دلائل نہیں ہیں۔ کیا ہم شیعہ مناظر کے ذاتی استدلال کو تسلیم کر لیں؟

جس عقیدہ کا اہل سنت کتب میں نام و نشان نہ ہو، اس عقیدے کو مخالف کے صرف ذاتی استدلال سے کس طرح مان لیا جائے؟

لہٰذا کسی آیت وحدیث کی اپنی رائے سے تفسیر وشرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو باِعتماد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیثِ نبی امین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عارف ہیں۔ پس ہمیں معتمد ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے نقل کئے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اِجتہاد اور اِستنباط کے اہل نہیں۔

عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کے زمانے کے بعد مرتبۂ اِجتہاد ختم ہو گیا؛ ان کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کے اندر اِجتہادِ مطلق کی صلاحیت ہو۔

مزید فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن جریر طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مُجتہِدِ مطلق ہونے کا دعویٰ کیا تھا؛ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه چوتھی صدی کے عظیم اِمام تھے؛ اس کے باوُجود عُلَماء کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے ان کا مُجتہِدِ مطلق کے مرتبے کو پہنچنا تسلیم نہیں کیا۔

امام طبری عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی عُلُوم میں سے کامِل حصّہ پانے والے، الفاظ اور ان کے مفاہیم کو اچھی طرح جاننے والے تھے؛ جب ایسے عظیم اِمام کی طرف

مجتہدین کی اقسام

علماء کرام رحمھم اللہ تعالی نے مجتہدین کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں:

1۔ مجتہد فی الشرع (اس کو مجتہد مطلق مستقل بھی کہتے ہیں۔) ☜ ائمہ اربعہ

2۔ مجتہد فی المذھب (اس کو مجتہد مطلق غیر مستقل بھی کہتے ہیں۔) ☜ اصحاب ائمہ اربعہ

3۔ مجتہد فتوی (اصحاب ترجیح)

تمام ائمہ اربعہ کے جید معتبر ثقہ علمائے کرام

مرقاۃ مروافض وآداب مناظرہ

وابستہ رہنا لازم ہے کہ بھیڑیا ریوڑ سے دور ہونے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔

سوادِ اعظم بڑی جماعت کو کہتے ہیں اور بڑی جماعت صرف اہلسنت وجماعت ہے لہٰذا تمہیں ان سے جدائی اختیار کرنے سے بچنا چاہئے کہ اگر تم ان سے جدا ہوئے تو ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

مجتہدین کی اقسام

عُلَماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی نے مُجْتَہِدین کی تین اَقسام بیان فرمائی ہیں:

(۱)..... مُجْتَہِدْ فِی الشَّرْع (اس کو مُجْتَہِدِ مطلق مستقل بھی کہتے ہیں۔)

(۲)..... مُجْتَہِدْ فِی الْمَذْہَب (اس کو مُجْتَہِدِ مطلق غیر مستقل بھی کہتے ہیں۔)

(۳)..... مُجْتَہِدِ فتوٰی

مُجْتَہِدْ فِی الشَّرْع کی تعریف:

مُجْتَہِدْ فِی الشَّرْع (مجتہدِ مطلق مستقل) وہ ہوتا ہے جس کے اندر ہر مسئلہ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاسِ صحیح سے اِستنباط کرنے کا مَلَکہ واہلیت ہو جیسے ائمہ اربعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم۔

مُجْتَہِدْ فِی الْمَذْہَب کی تعریف:

مُجْتَہِدْ فِی الْمَذْہَب (مجتہدِ مطلق غیر مستقل) وہ ہوتا ہے جس کے اندر اپنے

47

شیعہ مناظر سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ **اہل سنت شرائط عین اصول** مناظرہ کے مطابق درست ثابت کر دی گئی ہیں۔ انہیں قبول کرتے ہوئے اقرار کریں کہ دعویٰ میں بیان کئے گئے اہل سنت عقیدے کو اہل سنت کتب سے ثابت کر کے دکھائیں گے،

یا

پورے گروپ کے سامنے رجوع کرے کہ انہوں نے اپنے ذاتی استدلال کو بنیاد بنا کر ایسا عقیدہ **اہل سنت** کی طرف منسوب کر دیا ہے جو آج تک کسی جید اہل سنت عالم نے بیان ہی نہیں کیا۔ اس کے بعد اپنے دعویٰ میں ضروری ترمیم کرے تاکہ اصل موضوع سبعہ احرف پر اہل سنت کے اجماعی عقیدے کو زیر بحث لایا جائے۔ یاد رہے کہ یہی بات شیعہ مناظر کو دعویٰ بھیجنے کے بعد سے بار بار سمجھائی جاتی رہی ہے۔

گروپ کے شیعہ ممبرز بھی اپنے مناظر کو سمجھائیں کہ فضول میں اپنے مذہب کی مٹی پلید کرنے کے بجائے دعویٰ کو عین اہل سنت عقیدے کے مطابق لکھے اور اہل سنت شرائط کی روشنی میں اپنے دعویٰ پر دلائل دینے کی طرف آجائے۔

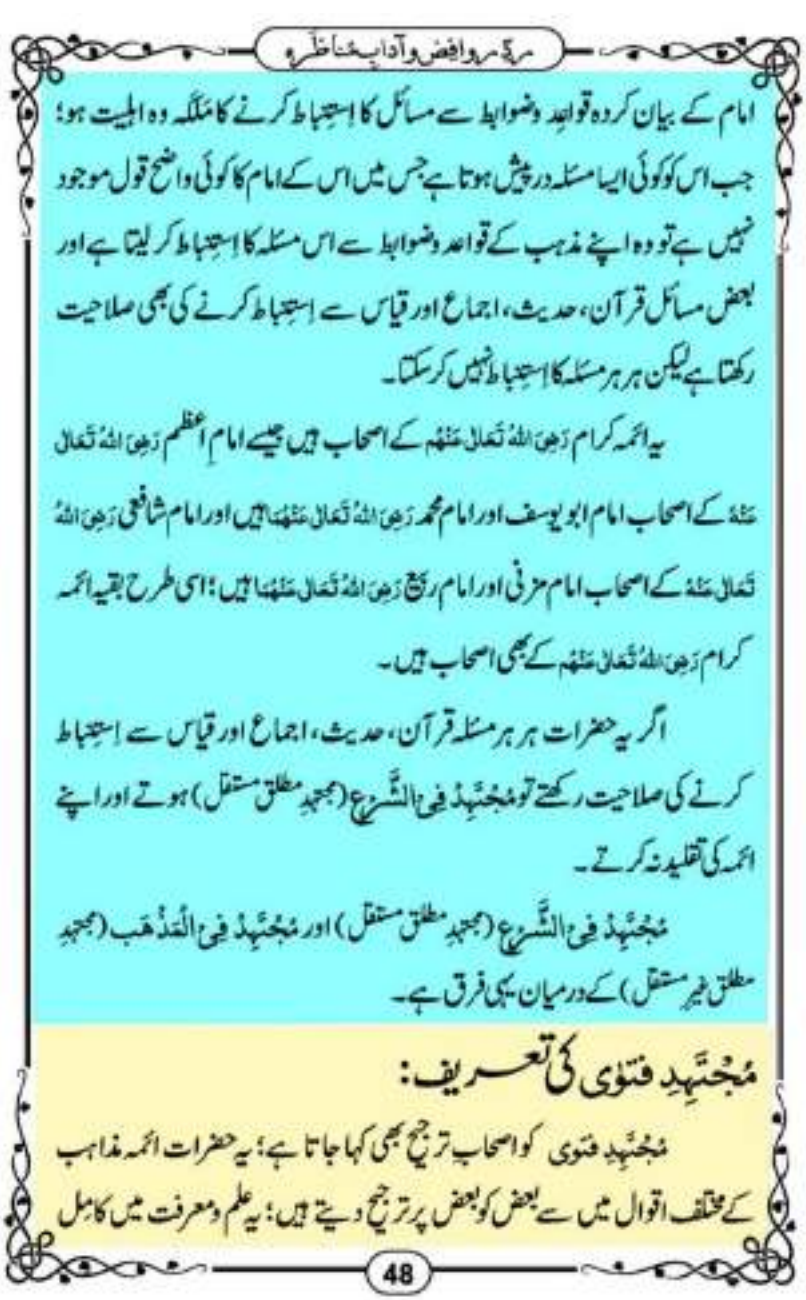
مرقاۃ مروافض وآداب مناظرہ

امام کے بیان کردہ قواعد وضوابط سے مسائل کا استنباط کرنے کا ملکہ وہ اہلیت ہو؛ جب اس کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوتا ہے جس میں اس کے امام کا کوئی واضح قول موجود نہیں ہے تو وہ اپنے مذہب کے قواعد وضوابط سے اس مسئلہ کا استنباط کر لیتا ہے اور بعض مسائل قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے استنباط کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے لیکن ہر ہر مسئلہ کا استنباط نہیں کر سکتا۔

یہ ائمہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اصحاب ہیں جیسے امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اصحاب امام ابو یوسف اور امام محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں اور امام شافعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اصحاب امام مزنی اور امام ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں؛ اسی طرح بقیہ ائمہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بھی اصحاب ہیں۔

اگر یہ حضرات ہر ہر مسئلہ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے استنباط کرنے کی صلاحیت رکھتے تو مُجْتَہِدْ فِی الشَّرْع (مجتہد مطلق مستقل) ہوتے اور اپنے ائمہ کی تقلید نہ کرتے۔

مُجْتَہِدْ فِی الشَّرْع (مجتہد مطلق مستقل) اور مُجْتَہِدْ فِی الْمَذْہَب (مجتہد مطلق غیر مستقل) کے درمیان یہی فرق ہے۔

مُجْتَہِدِ فتوی کی تعریف:

مُجْتَہِدِ فتوی کو اصحابِ ترجیح بھی کہا جاتا ہے؛ یہ حضرات ائمہ مذاہب کے مختلف اقوال میں سے بعض کو بعض پر ترجیح دیتے ہیں؛ یہ علم ومعرفت میں کامل

48

شیعہ مناظر تو مانے گا نہیں۔۔۔ میں قارئین کو شیعہ و سنی اہل علم کے دو حوالے بھی دکھاتا ہوں کہ ذاتی استدلال علمی مباحث میں ہر گز قابل حجت نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرائط برائے موضوع فدک

اہل تشیع مناظر: بخش حسین حیدری

اہل سنت مناظر: مولانا علی معاویہ صاحب

1. مناظرہ تین دن تک چلے گا ایڈمن تین ہونگے ایک گروپ کا کریٹ (بنانے) کرنے والا اور وہ مناظر۔
2. اہل سنت مناظر اسی بات پر گفتگو کرے گا جس کو اہل تشیع مناظر بنیاد بنائے جو بات دعوی میں موجود نہیں اس کا جواب نہیں دیا جائے گا اور وضاحت بھی طلب نہیں کی جائے گی، گفتگو فوری پوائنٹ ہوگی، دعوی سے ہٹ کر کسی بات کا جواب نہیں دیا جائے گا۔
3. اہل سنت مناظر اپنے دفاع میں اہل تشیع کی دی ہوئی دلیل کو قطعی طور پر رد کرے گا۔
4. جب تک دعوی کا رد نہیں کیا جائے گا اہل سنت مناظر الزامی جواب پیش نہیں کرے گا۔
5. اہل سنت مناظر دفاع میں جو بھی تاویلات پیش کرے گا اس کو ثابت کرنا ہوگا مستند دلیل یعنی اپنے محققین یا شارحین حقدمین کے قول کے مطابق پابند ہوگا اس کی اپنی تاویل قابل قبول نہیں ہوگی۔
6. جب تک ایک نقطہ پر گفتگو مکمل نہیں ہوگی بات آگے نہیں بڑھے گی۔
7. اگر شرائط کی خلاف ورزی کی تو شکست تسلیم کی جائے۔
8. مناظرہ 27 تاریخ بروز جمعہ شام 9 بجے شروع ہوگا اور تین دن تک چلے گا جب ٹائم لکھا جواب دیا جائے اس درمیان گروپ کا کریٹ (بنانے) کرنے والا بات نہیں کرے گا۔
9. اہل سنت مناظر کوئی بھی حوالہ صرف اس نقطے پر پیش کرے گا جس پر بحث چل رہی ہوگی اور جو شیعہ مناظر کا وجہ اعتراض ہوگا بلاوجہ حوالہ نہیں پیش کرے گا تمام شرائط پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا خلاف ورزی کرنے والے کو وارننگ کے بعد نکال دیا جائے گا۔

ذاتی استدلال آخ تھو

2

3۔ابوعبدالرحمان سلفی صاحب کے جواب کو پڑھیں۔

4۔ہمارے اس جواب دفاع عن الحدیث کا مطالعہ کریں۔

ان چاروں تحریرات کو پڑھ کر کسی نتیجہ تک پہنچیں، انشاءاللہ مفید پائیں گے۔آپ کو مذہب حقہ خیر البریہ شیعہ اثنا عشریہ کی حقانیت کا اندازہ ہو جائے گا۔

اس تحریر کو شروع کرنے سے پہلے ہم ایک بات بات قارئین کرام کے گوش گذار کرنا چاہتے ہیں کہ جب شیعی روایات کی بات آئے گی تو اس میں شیعہ علم رجال کی بات معتبر مانی جائے گی کسی مخالف کا اپنے مزعوم مبانی کی بنا پر اعتراض کرنا اصلا باطل ہے کیونکہ اس علم مصطلح الحدیث کی آبیاری تشیع نے کی ہے لہذا علمائے تشیع کو اس علم کے قیل وقال کے بارے میں منصف ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی پندرویں صدی کا مزعوم محقق اٹھے اور اپنے قواعد کا اطلاق کرنے لگے تو یہ قابل التفات نہیں۔یہ اصول ہم نے کہاں سے وضع کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ خالد محمود منچسٹری کی کتاب سے لیا ہے۔علامہ خالد محمود دیوبندی مولانا ہے جو پاکستان کے صف اول مذہب اہلسنت کے مدافعین میں شمار ہوتے ہیں، جنہوں نے علامہ محمد حسین نجفی ڈھکو کی کتاب تجلیات صداقت کا جواب 50 سال بعد تجلیات آفتاب

قارئین! شیعہ مناظر نے کئی بار کہا ہے کہ وہ بھی ذاتی استدلال کو مسترد سمجھتا ہے، لیکن یہ اس کے منافقانہ جوابات ہیں کیونکہ اگر واقعی وہ اپنی بات میں سچا ہے تو شرط 3 کو تسلیم کرنے میں کیا قباحت ہے؟

اچھا وہ قباحت بھی ممبرز کو بتا دیتا ہوں۔

شرط 3 میں دونوں فریقین کو پابند کیا گیا ہے کہ دلائل اور استدلال پیش کرتے وقت ذاتی استدلال کی نفی دکھائی جائے گی، یعنی فریقین کی کتب سے پیش کیے گئے استدلال اور اس مفہوم کی تائید بھی دکھانی ہو گی۔

اب یہ تسلیم کرنا شیعہ مناظر کی موت ہے کیونکہ اس نے دعویٰ میں ایسی بڑھک مار دی ہے جسے قیامت تک اہل سنت کتب سے دکھانا ممکن نہیں ہے، اسی لئے شرط 3 میں اپنی مرضی کے الفاظ شامل کر کے اصل پابندی سے بھاگ رہا ہے تاکہ اس کے لئے گنجائش پیدا ہو سکے کہ وہ براہ راست آیات و احادیث سے اپنی مرضی کا مفہوم پیش کر کے حجت قائم کر سکے!

بس یہی نکتہ اس کے گلے میں اٹک گیا ہے، اس لئے بے چارہ سانس لینے میں دشواری محسوس کر رہا ہے۔

مندرجہ ذیل آپشن میں سے کسی ایک پر شیعہ مناظر کو عمل کرنا ہو گا۔ بصورت دیگر کل رات گیارہ بجے گفتگو ختم کرنے کا اعلان کر دوں گا۔

1۔ شرط 3 کو خلاف اصول مناظرہ ثابت کرے۔ سنی و شیعہ کسی بھی کتاب سے شیعہ مناظر اسکین پیش کر کے ثابت کرے کہ **فریقین پر ایک دوسرے کا * ذاتی استدلال * قابل حجت ہوتا ہے۔**

2۔ شرط 3 کو قبول کرے اور اس میں دی گئی رعایت سے بھی استفادہ کرتے ہوئے دعویٰ پر اصل گفتگو شروع کرے۔

شیعہ مناظر سے کئی بار پوچھا گیا ہے کہ سنی و شیعہ علماء کی رائے کو تسلیم کرے گا یا اپنے مفہوم پر ہی آخری فیصلہ نکالے گا تو ڈھکے چھپے انداز میں اپنے مفہوم کو ہی اولیت دینے کا اظہار کرتا رہا ہے، ان سے دوٹوک اس پر سوالات پوچھے گئے پھر بھی کھل کر وضاحت نہیں دی، جس سے صاف ظاہر ہے کہ شیعہ مناظر اصول مناظرہ کے مطابق گفتگو کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔

میں دوسرے اہل علم شیعہ حضرات کو گذارش کرتا ہوں کہ اس بندے کو باندھ کر رکھیں۔ یہ اسی طرح کھلا گھومتا رہے گا تو شیعیت کا جنازہ نکال کر دم لے گا۔

میرے ایک قریبی عزیز کی ایک حادثے میں شہادت ہو گئی ہے (اناللہ وناالیہ راجعون)، اس لئے آج رات میرے لئے وقت نکالنا ممکن نہیں ہے۔ کل گیارہ بجے تک شیعہ مناظر نے علمی انداز سے شرط 3 کو خلاف اصول مناظرہ ثابت کرنے پر دلیل بھیج دی تو میں کل رات گفتگو کے لئے حاضر ہو جاؤں گا، لیکن اگر گذشتہ بیس دنوں کی طرح اپنی رائے اور تاویلات یا لفاظیاں بھیج دیں تو ان کے جوابات دینا مجھ پر لازم نہیں ہے، پہلے ہی انہیں تفصیل سے ہر بات کے جوابات، وضاحتیں بمعہ اسکینز بھی دئے جا چکے ہیں۔

حالت یہ ہے کہ شیعہ مناظر کو اردو کی آسان عبارات بھی مجھے ہی سمجھانی پڑتی ہیں!! جہالت کا کوئی علاج نہیں۔ وقت سب کا قیمتی ہوتا ہے۔ کل تک شیعہ مناظر کے پاس وقت ہے۔ علمی انداز اپنایا تو مناظرہ کل ہی شروع ہو جائے گا، بصورت دیگر آخری فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ وما علینا الالبلاغ المبین

سید علی حیدری شیعہ مناظر: ٹھیک ہے پھر اسی اصول مناظرہ کے مطابق شرط نمبر 3 لکھیں تاکہ آپ کی اس اصول کو آخ تھو کر کے جوتے پر رکھنے والی بات سے آپ کا رجوع ہو جائے۔

یہ اصول مناظرہ کے مطابق تیسری شرط لکھی تھی جسے سنی مناظر اب تک اصول مناظرہ کے خلاف ثابت نہیں کر سکا، میرے مطابق علماء درست مفہوم کو تسلیم کرتے ہیں، سنی مناظر کے مطابق علما درست مطلب کو رد کر دیتے ہیں۔ یہاں بڑی مشکل سے سنی مناظر نے اصول قبول کیا۔۔۔ لیکن آگے محض احتمال کی بنیاد پر دوبارہ گلاٹی ماری۔

تیسری شرط مذکورہ دونوں اصول مناظرہ کے مطابق بھی لکھ کر دے چکا ہوں۔ اسے بھی اصول مناظرہ کے خلاف ثابت نہیں کر سکا سنی مناظر

مناظر صاحب سنی مذہب کا جنازہ نہ نکالیں۔ میں نے شرط 3 مختلف الفاظ کے ساتھ آپ کے بھیجے گئے اصول مناظرہ کے مطابق نقل کر کے بھیج دی ہے، اب یا تو ان دونوں میں سے اپنی مرضی کے الفاظ والی شرط قبول کرلیں یا انہیں مذکورہ اصول مناظرہ کے خلاف ثابت کرکے رد کریں۔

مجتہدین کی اقسام

فضول لفافیاں کر کے وقت برباد کرنے کے لیے یہ اسکین بھیجا ہے؟ اس کا ہمارے زیر بحث نکتہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ اگر ہے تو بتاؤ ان تین میں سے سنیوں کا مفسر کبیر فخر الدین رازی کس کیٹیگری میں آتا ہے، جس نے خود بھی مجتہد ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟؟

اہل سنت مناظر کا آخری ٹرن، جسے شیعہ مناظر نے بغیر جوابات دئے اپنے گروپ سے ہی ڈیلیٹ کر دیا!

جعفر صادق: اصول مناظرہ کے مطابق ہی شرط 3 پہلے سے شامل کی گئی ہے۔ **آپ کے شرط 3 پر کئے گئے تمام اعتراضات کو میں نے اپنی ذاتی رائے سے رد نہیں کیا بلکہ دو اصول مناظرہ کی کتب سے دلائل دیکر ثابت کر دیا ہے کہ فریقین مناظروں میں قرآن و حدیث اور اقوال علمائے کرام کی روشنی میں دلائل دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ دو مزید حوالے سنی و شیعہ مناظروں کی کتب سے دیکر بھی فریقین کے ذاتی استدلال کی نفی دکھادی ہے۔**

◆ شرط 3 کے مطابق فریقین دلائل میں ذاتی استدلال ہر گز پیش نہیں کر سکتے۔ آپ کو بار بار وقت دیا گیا کہ * کسی بھی سنی و شیعہ اصول مناظرہ کتب سے دکھائیں کہ قرآن و حدیث سے براہ راست فریقین اپنے اپنے استدلال پیش کر سکتے ہیں، آپ سوائے ذاتی رائے کے کوئی ایک اسکین پیش نہیں کر سکے۔ *

آپ کو اس شرط 3 میں یہ رعایت بھی دی گئی کہ اہل سنت کتب سے اپنے استدلال پر کوئی تائید نہ مل سکے تو شیعہ کتب سے شیعہ علمائے کرام کے اقوال سے ہی اپنے استدلال کی تائید دکھا سکتے ہیں، حالانکہ **ایک عام فہم بھی سمجھ سکتا ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ اہل سنت کتب سے ثابت ہونا چاہئے، اس کے باوجود قارئین گواہ ہیں کہ آپ نے اپنی ذاتی رائے کے سوا تمام سنی و شیعہ علماء کی رائے ماننے کا انکار کر دیا ہے۔**

میری طرف سے حجت تمام ہو گئی ہے۔ میں آج ایک بار پھر شیعہ مناظر کے اس * **ذاتی استدلال** * پر تھوکتا ہوں جو نہ صرف اہل سنت بلکہ اہل تشیع علمائے کرام کے بھی خلاف ہے۔ در حقیقت ایسے شر پسند لوگ ہی امت مسلمہ کو گمراہ کرتے ہیں۔

ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ مدعی شیعہ مناظر قریب ایک ماہ تک اپنے دعویٰ پر گفتگو کرنے سے بھاگتا رہا ہو اور جواب دعویٰ پر ہی کئی دن ضائع کر دئے ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی دس سے اوپر شرائط منوا کر آخر میں اہل سنت کی چار شرائط پیش کرنے کے بعد ایک شرط پر ڈھیر ہو گیا ہو۔ مدعی ہمیشہ بے چین رہتا ہے کہ کب اسے

دعویٰ پر دلائل دینے کا موقعہ ملے، یہاں پہلے دن سے مدعی کو منتیں ہی کی گئیں کہ دعویٰ کب ثابت کریں گے۔ اس پوری گفتگو کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اہل تشیع حضرات واٹس آپ گروپس میں سبعہ احرف کے حوالے سے اہل سنت پر جو اعتراضات کرتے رہتے ہیں ان میں ذرابرابر حقیقت نہیں ہے، بصورت دیگر شیعہ مناظر کے پاس موقعہ تھا کہ وہ شیعہ دعویٰ کو حق پر ثابت کرتا۔

شیعہ مناظر اس خوش فہمی میں تھا کہ **سبعہ احرف پر سنی علمائے کرام کے جو اختلافات ہیں، انہیں بنیاد بنا کر وہ کوئی حجت قائم کریں گے، لیکن جب میں نے یہ نکتہ کلیئر کر دیا کہ سبعہ احرف پر کئی نکات پر اہل سنت کا اجماع ہے، اختلافی نکات غیر اہم ہیں اور ان پر مناظرے نہیں ہوتے** تو شیعہ مناظر سمجھ گئے کہ ان کی دال نہیں گلے گی، تابوت میں آخری کیل اس وقت ٹھوک دی جب اہل سنت عقیدہ کو اہل سنت کتب سے ثابت کرنے کا شرط 3 میں لکھ دیا، اب ظاہر ہے شیعہ مناظر اپنے دعویٰ میں جس عقیدے کو اہل سنت عقیدہ لکھ بیٹھا تھا وہ اہل سنت کتب سے کیسے دکھا سکتا تھا، اس لئے شرط 3 کو خلاف اصول مناظرہ کہنا پڑا، **میں نے چار کتب سے دکھا دیا کہ شرط 3 عین اصول مناظرہ کے مطابق ہے**، اسے وقت بھی دیا کہ کوشش کر کے کسی کتاب سے دکھائے کہ فریقین قرآن یا حدیث سے اپنا استدلال پیش کر سکتے ہیں، لیکن وہ ناکام رہا، اب جو بندہ صرف ذاتی رائے سے بائیس دن تک گفتگو میں وقت ضائع کرتا رہا ہو، اس دوران اپنی تائید میں کسی ایک کتاب کا اسکین رکھنے میں ناکام رہا ہو، بلکہ آگے بھی یہی روش اپنانے کا کہے اور صاف کہہ دے کہ اپنی رائے کے خلاف کسی سنی و شیعہ عالم کی رائے بھی قبول نہیں کروں گا تو ایسے بندے سے مزید گفتگو کیسے کی جا سکتی ہے؟

دوران گفتگو شیعہ مناظر سے یہ بھی پوچھا گیا جس مفہوم کو آپ درست سمجھ کر پیش کریں گے اس کا رد سنی و شیعہ علماء سے پیش کیا گیا تو تسلیم کریں گے؟ اس کا کلیئر جواب بھی نہ دے پائے تو بہتر ہے گفتگو ختم کر دی جائے۔

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ اہل سنت و اہل تشیع کے ہاں کئی ایسے عقائد و نظریات ہیں جن کے کچھ نکات پر علمائے کرام متفق نہیں ہوتے، اور ایسے اختلافات مناظروں میں حجت قرار نہیں دئے جاتے بلکہ عقائد و نظریات پر جو متفق نکات ہوتے ہیں وہی قابل حجت ہوتے ہیں اور انہی کو مناظروں میں ثابت کیا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم سے جدید تک بلکہ خود آج کے شیعہ مناظرین بھی تحریف قرآن کے قائل ہیں، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دور عثمان میں قرآن کریم کو ایک حرف لسان القریش میں محفوظ کر دیا گیا، جو اہل تشیع کے نزدیک تحریف قرآن کے ذمرے میں آتا ہے۔ اس گفتگو کا پس منظر بھی یہی تھا، شیعہ مناظر نے اپنے کئی میسیجز میں دیگر چھ حروف کو نکالنا، خارج کرنا، نابود کرنا، تلف ہونا، ضایع ہونا وغیرہ وغیرہ کے الفاظ لکھ کر قرآن کریم میں کمی ہو جانے کا ذکر اسی وجہ سے کیا ہے۔ اگر سبعہ احرف سے تحریف قرآن کا تعلق نہیں ہے تو پھر سنی و شیعہ کے مابین باقی کیا اختلاف بچتا ہے؟

ہمارے درمیان اس **مفہوم** پر ہی اختلاف ہو گا جو آپ قرآن یا حدیث سے بطور استدلال پیش کریں گے۔ اگر آپ کا پیش کیا گیا مفہوم درست ہے تو شرط 3 قبول کیوں نہیں کی؟ آپ کا شرط 3 سے فرار ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ **اس مفہوم کو آج تک کسی سنی و شیعہ عالم نے بیان ہی نہیں کیا! وہ مفہوم صرف اور صرف آپ پر الہام ہوا ہے۔**

اگر آپ کو یقین ہے کہ وہ مفہوم درست ہے تو سنی و شیعہ علماء سے اس کی نفی ثابت کرنا بھی ناممکن ہے، پھر کیا وجہ ہے آپ شرط 3 قبول نہیں کر رہے۔۔۔؟

ظاہر ہے شرط 3 کی پابندی مجھ پر بھی لاگو ہو گی، آپ کے استدلال کو میں ذاتی رائے سے رد نہیں کروں گا بلکہ اس کے خلاف علمائے کرام کے اقوال پیش کروں گا۔ علمی مباحث دلائل کی روشنی میں ہوتے ہیں، دلائل قرآن و حدیث اور اقوال علمائے کرام سے دئے جاتے ہیں۔ اگر ہم دونوں ہی اپنی اپنی رائے دینے کے مجاز ہوں تو گفتگو بے نتیجہ ہو گی کیونکہ ہماری باتیں کسی پر حجت نہیں ہیں۔

کونسا احتمال؟ مناظرے احتمالات، ممکنات پر ہر گز نہیں ہوتے۔ میں نے تو ٹیگ شدہ میسیج پر دوٹوک جواب دیکر ایک سوال بھی پوچھا تھا۔ کیا آپ نے میرے اس سوال کا جواب دیا؟

(وہ درست مفہوم اگر سنی و شیعہ علماء سے غلط مفہوم ثابت ہو گیا تو آپ تسلیم کریں گے یا بس اپنے مفہوم کو ہی درست کہہ کر اچھل کود مچائیں گے؟)

خیر۔۔۔ وقت گذر گیا۔ پی ڈی ایف پر کام شروع کر دیا ہے، تمام حقائق بمعہ اسکرین شاٹ شامل کروں گا۔ ان شاء اللہ۔۔ ایک فہرست بھی بناؤں گا کہ میرے کتنے سوالات کا آپ نے کلیئر جواب نہیں دیا۔ ثابت کر چکا ہوں۔

قارئین۔۔۔ اہل سنت شرط 3 بمعہ رعایتیں اور شیعہ مناظر کی فریب کاری کو سمجھنے کے لئے یہ ملاحظہ فرمائیں۔

👇👇👇👇

اہل سنت کی شرط 3 اور شیعہ مناظر کا دجل و فریب
اہل سنت کی شرط 3 اور شیعہ مناظر کو دی گئیں رعایتیں بمعہ ترمیم
شیعہ مناظر کی طرف سے شرط 3 میں کی گئی واضح خیانت و فریب کاری
شرط -3
فریقین قرآن یا حدیث یا مخالف علماء سے استدلال کریں گے،
خلاف قرآن، کچھ بھی قبول نہیں چاہے حدیث ہو یا علماء کی رائے،
اسی طرح قابل حجت حدیث کے خلاف بھی علما کی رائے رد ہوگی
فریقین قرآن سے براہ راست استدلال کریں گے
یا
حدیث سے براہ راست استدلال کریں گے
یا
مخالف علماء سے براہ راست استدلال کریں گے۔
یعنی قرآن و حدیث سے شیعہ مناظر اپنا ذاتی استدلال پیش کر کے حجت قائم کرے گا!
شیعہ مناظر کی ترمیم خلاف اصول مناظرہ ہے۔
علی ولی اللہ
only admins can send messages
3- ذاتی تاویلات / استدلال مسترد ہوں گے۔
فریقین کو صحیح روایات سے بیان کئے گئے استدلال کو جید علمائے کرام سے ثابت کرنا ہوگا۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی ذاتی تاویل کرنے کے بجائے صحیح روایات بمعہ جید علمائے کرام کے اقوال سے رد کرنے کا پابند ہوگا۔
رعایت: شیعہ مناظر اگر اہل سنت علماء سے تائید نہ دکھاسکا تو کم از کم شیعہ علماء سے ہی دکھائے گا ذاتی رائے کسی فریق کی قبول نہیں ہوگی۔
شیعہ مناظر کی ترمیم:
فریقین قرآن و حدیث اور مخالف علماء سے استدلال کریں گے، خلاف قرآن و حدیث اور علماء کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اسی طرح خلاف حدیث بھی علما کی رائے رد ہوگی
رد روافض و آداب مناظرہ
2
لہٰذا کسی آیت و حدیث کی اپنی رائے سے تفسیر و شرح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو ایسے معانی پر محمول کرنا جائز ہے جن کو بالاتفاق ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا ہے، اس لئے ان تمام میں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل ہونا ضروری ہے جو قرآن مبین اور احادیث نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم کے عارف ہیں۔ لہٰذا ہمیں متقدمین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل کئے بغیر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے" کیونکہ ہم اجتہاد اور استنباط کے اہل نہیں۔
4
دفاع عن الحدیث
خلاصہ مناظرہ
1
نقل دلیل سے بہتر ہے:
کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ یا قول علم کے قول سے عبارت کو نقل کر کے پیش کرنا اپنی طرف سے دلیل قائم کرنے سے بہتر ہے۔ خصوصاً ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ زیادہ
نقل کی تعریف:
نقل کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا بعینہ بالفاظ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن
3
تحریری مناظرہ باغ فدک
5. اہل سنت مناظر دفاع میں ہر بھی تاویلات پیش کرے گا اس کو حجت کرنا ہوگا مسئلہ دلیل یعنی اپنے محققین یا اکابر متقدمین کے قول کے مطابق پابند ہوگا اس کی اپنی تاویل قابل قبول نہیں ہوگی۔

میں نے تو پہلے ہی ثابت کر دیا تھا، آپ کو وقت اس لئے دیا تھا کہ شرط 3 کو اصول مناظرہ کے خلاف ثابت کرنے کے لئے کسی کتاب سے ایک حوالا ہی دکھادیں۔ وقت گذر چکا۔ اب صرف آپ کے رونے دھونے سے ہم کیسے مان لیں کہ مناظروں میں قرآن وحدیث سے فریقین اپنا استدلال پیش کرکے حجت قائم کرتے ہیں۔

(امام فخر الدین رازی) تیسری کیٹیگری 👈 مجتہد فتویٰ، اصحاب ترجیح، تمام ائمہ اربعہ کے جید معتبر ثقہ علمائے کرام) میں آتا ہے۔ تمام جید علمائے کرام تیسری کیٹیگری میں آتے ہیں۔

نہ پڑھتے ہو، نہ سمجھتے ہو۔ بس کنویں کے مینڈک کی طرح ٹر ٹر ہی کرتے رہتے ہو۔ کنویں سے نکلو گے تو باہر کی دنیا دیکھ سکو گے۔ مجھے اجازت۔ مدعی تو دعویٰ پر دلائل دے نہیں سکتا۔ فضول وقت ضائع کرنا مجھے نہیں آتا۔ میں گروپ چھوڑ رہا ہوں۔ پی ڈی ایف میں تفصیل سے اہل سنت واہل تشیع کتب سے اہم حوالہ جات شامل کردوں گا جن سے ان تمام باتوں کی تصدیق ہو گی جو میں نے جواب دعوی میں شیعہ مناظر کو تفصیل سے سمجھائی ہیں۔ جاتے جاتے سبعہ احرف کے عقیدے کے متعلق وہ اہم نکات قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جن پر اجماع امت مسلمہ ہے۔

👇👇👇👇

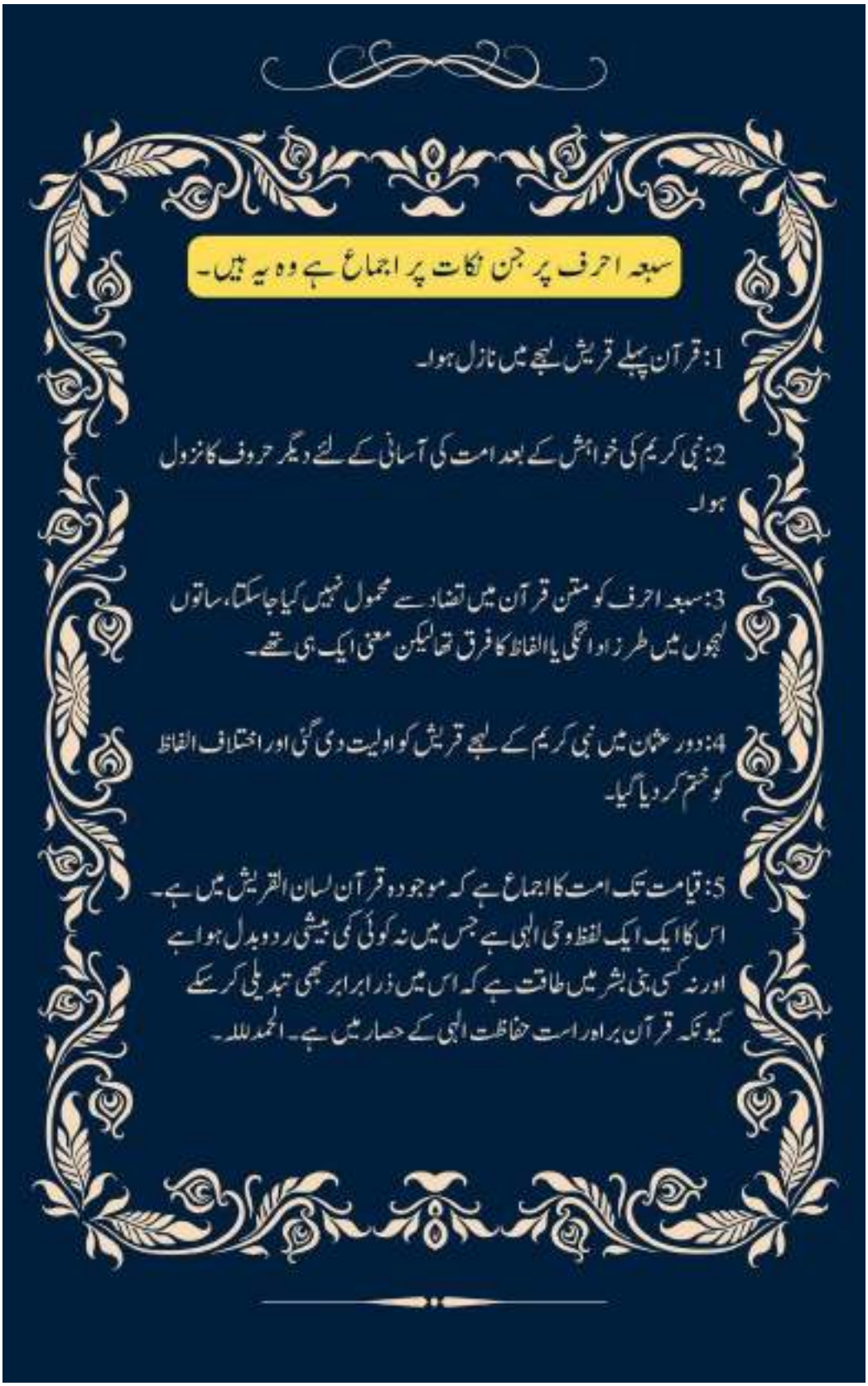
سبعہ احرف پر جن نکات پر اجماع ہے وہ یہ ہیں۔
1: قرآن پہلے قریش لہجے میں نازل ہوا۔
2: نبی کریم کی خواہش کے بعد امت کی آسانی کے لئے دیگر حروف کا نزول ہوا۔
3: سبعہ احرف کو متن قرآن میں تضاد سے محمول نہیں کیا جاسکتا، ساتوں لہجوں میں طرز ادائگی یا الفاظ کا فرق تھا لیکن معنی ایک ہی تھے۔
4: دور عثمان میں نبی کریم کے لہجے قریش کو اولیت دی گئی اور اختلاف الفاظ کو ختم کر دیا گیا۔
5: قیامت تک امت کا اجماع ہے کہ موجودہ قرآن لسان القریش میں ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ وحی الٰہی ہے جس میں نہ کوئی کمی بیشی ردوبدل ہوا ہے اور نہ کسی نبی بشر میں طاقت ہے کہ اس میں ذرا برابر بھی تبدیلی کر سکے کیونکہ قرآن براہ راست حفاظت الٰہی کے حصار میں ہے۔ الحمدللہ۔

شیعہ مناظر کی طرف سے اہم نکات کے جواب دینے کے بجائے سنی مناظر کے تمام جوابات کو ڈیلیٹ کر دیا گیا! (اسکرین شاٹس)

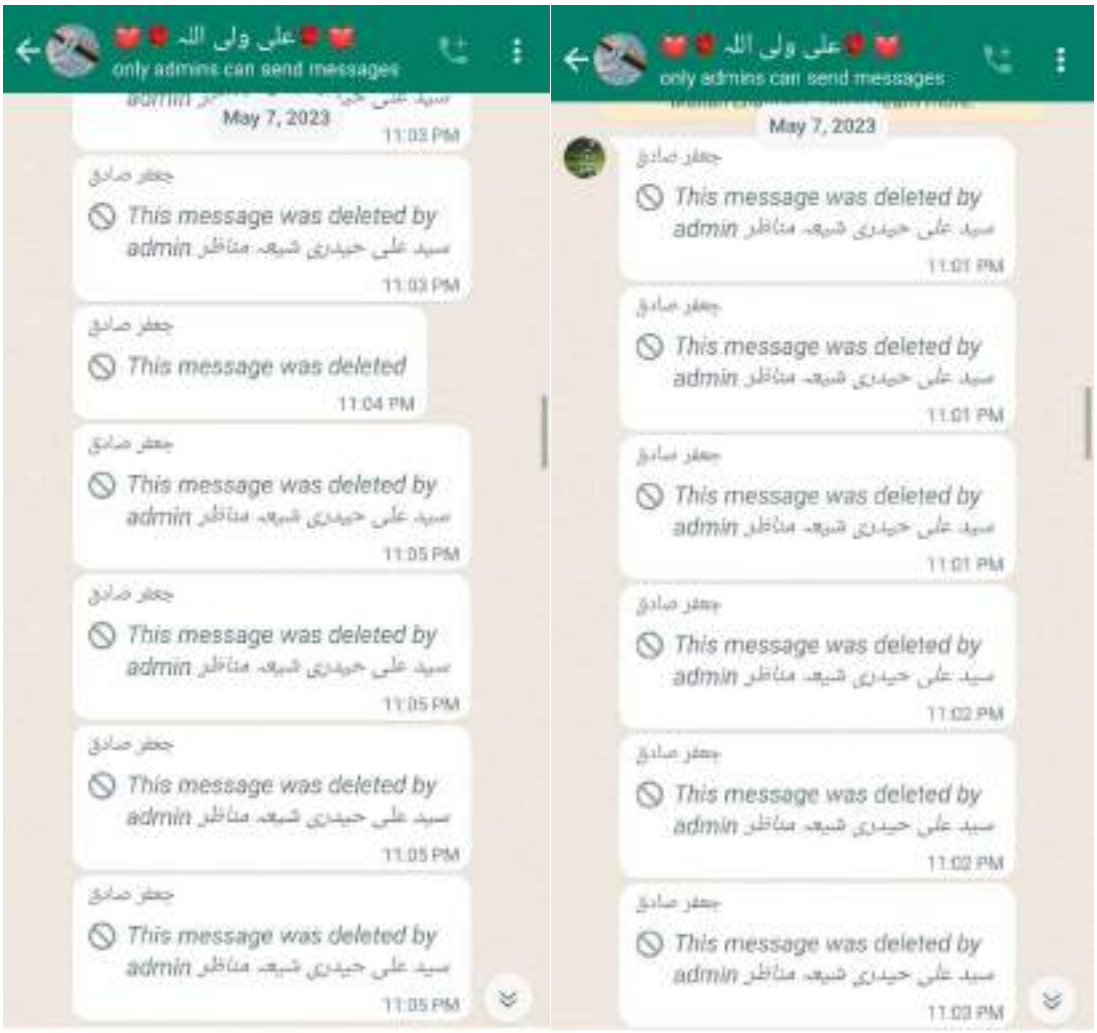

اہل سنت مناظر کی طرف سے شرائط پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کا اختتام اور شیعہ مناظر کی اپنے گروپ میں عزت بچانے کی کوششیں!!

سید علی حیدری شیعہ مناظر: سنی مناظر کے اصول مناظرہ کے مطابق تیسری شرط یہ بن رہی تھی 👇

میں جو بھی حوالہ دوں گا اس کا درست مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کروں گا، جس سے اگر آپ کو اختلاف ہو تو آپ اپنے آئمہ مجتہدین یعنی سنیوں کے چار اماموں سے اختلاف ثابت کر کے میرے درست مفہوم کا رد کرنا، جس کے بعد میں بھی ان چاروں مجتہدین سے رد پیش کروں گا۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ سنی مناظر مجھے دلائل دینے سے روکتا رہا اور بہانہ شرط 3 کا بنایا جو خود اس کے بھیجے اصول مناظرہ کے خلاف تھی۔ اور **متفقہ شرائط جو اس نے خود منظور کی تھی، اسے توڑ کر بھاگ گیا۔**

سنی مناظر پچھلے ہفتے سے بھاگنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا اور آج اس نے بھاگ کر اپنی شکست فاش کا از خود اعلان کر دیا۔ الحمد للہ۔ سنی مناظر چوں کہ شرط توڑ کر بھاگ چکا ہے لہذا اس کے میسجز مجبوراً مجھے ڈیلیٹ کرنا پڑے کیوں کہ ان کی کہانیاں تو ختم ہونے والی تھیں ہی نہیں۔

(شیعہ مناظر کی جہالت۔۔ مناظرے کی شرائط مناظرے سے پہلے ہی لاگو کر رہا ہے!)

قارئین ملاحظہ فرمائیں سنی مناظر نے مجھے پرسنل میں میری شرائط جو فائنل کرکے دی تھیں۔۔۔شرط نمبر 2 پڑھی جسے توڑ کر سنی مناظر آج فرار ہوا ہے۔

(یہ شرائط مناظرے کی تھیں۔ مناظرہ شروع ہی نہ ہو سکا تو لاگو کیسے ہو گئیں!)

ایک شیعہ گروپ ایڈمن وقار کے ساتھ بھی شیعہ مناظر ہاتھ کر گیا۔

اہل تشیع کی طرف سے سبعہ احرف پر پی ڈی ایف بنانے کا قصہ

شیعہ گروپ میں شرط 3 پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو ختم کر دی گئی تو کچھ دنوں بعد ایک شیعہ ایڈمن وقار سلام کی طرف سے پرسنل میں اطلاع دی گئی کہ اس گفتگو کی پی ڈی ایف بنائی جارہی ہے اور یوٹیوب پر وڈیو بھی بنائی جارہی ہے، اس پی ڈی ایف کا پہلا حصہ بھی مجھے بھیج دیا گیا جس میں اسکرین شاٹس کی مدد سے شروعاتی بارہ دن کی گفتگو (یعنی 13 اپریل سے پچیس مئی 2023 تک) محفوظ کی گئی تھی،

میں نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ دوسرا حصہ بھی بھیج دیجئے گا تاکہ دونوں حصے (مکمل گفتگو) ایک ساتھ سنی لائبریری پر رکھ دی جائے۔ تین ماہ گذرنے کے باوجود دوسرا حصہ مجھے موصول نہیں ہوا، انہیں دوبارہ پرسنل میں یاد دہانی کرائی گئی ہے، جیسے ہی دوسرا حصہ موصول ہوا سنی لائبریری پر رکھ دیا جائے گا، فی الحال ہماری پی ڈی ایف کے ساتھ ہی اہل تشیع کی پی ڈی ایف کو پہلا حصہ سنی لائبریری پر رکھا جارہا ہے تاکہ قارئین کو موازنہ کرنے میں آسانی ہوسکے کہ دوران گفتگو کس فریق کی طرف سے علمی انداز اپنایا گیا اور پی ڈی ایف میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یا نہیں۔

نوٹ: جہاں تک میرا اندازہ ہے، اہل تشیع کی طرف سے پی ڈی ایف کا دوسرا حصہ نہ بنانے کی وجہ دراصل یہ ہے کہ شیعہ مناظر نے میرے آخری ٹرن کے جوابات دینے کے بجائے اسے ڈیلیٹ کر کے اپنے تابوت میں خود ہی کیل ٹھوک دی تھی۔ اس کے پاس شروع دن سے آخر دن تک سوائے ذاتی تاویلات کے کوئی علمی جوابات نہ تھے۔ اس لئے اگر اہل تشیع نے وہ پی ڈی ایف بنائی تو اہل سنت مناظر کے آخری ٹرن کے جوابات نہ دینے کا پول کھل جائے گا۔ ویسے بھی دوران گفتگو علمی انداز سے جوابات دینے کے بجائے شیعہ مناظر نے ذاتی تاویلات سے جو جہالتیں دکھائیں وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

قارئین کی خدمت میں شیعہ ایڈمن وقار سے کی گئی پرسنل گفتگو کے اسکرین شاٹس پیش کر رہا ہوں۔

وقار سلام ایڈمن سبز ...
12:21 AM
Photo
May 16, 2023
Yeh sub mere pass hai main ne puri emandari se pdf tiyaar kar dia hua woh ab ahle ilm logoo ke pass ja chuka
1:48 AM
Waise left kiun kiya tha bhai aap ne?
1:49 AM
Munazra main se aadhe se hi bahier chale gaye ???
1:49 AM
You
Photo
Yeh sub hisa doom main hoga
1:50 AM
میرے آخری ٹرن کے اسکرین شاٹس ضرور شامل کیجئے گا...پھر تسلیم کروں گا کہ آپ نے مکمل ایمانداری سے ہی ڈی ایف بنایا ہے۔
1:50 AM
You
میرے آخری ٹرن کے اسکرین شاٹس ضرور شامل کیجئے گا...پھر تسلیم کروں گا کہ آپ نے مکمل ایمانداری سے ہی ڈی ایف بنایا ہے۔
Jo actual debate aap logoo ko hoi hai na
1:50 AM
Woh main ne usitrah lagani hai
وقار سلام ایڈمن سبز ...
12:21 AM
May 16, 2023
آپ کے پاس میرے آخری ٹرن کے اسکرین شاٹس موجود ہیں؟
جس کے جوابات دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا تو آپ کے مناظر نے تمام جوابات ہی ڈیلیٹ کردئے؟
1:47 AM
May 7, 2023
This message was deleted by admin
This message was deleted by admin
This message was deleted by admin
This message was deleted by admin
This message was deleted by admin
1:48 AM

وقار سلام ایڈمن سبز ...
12:21 AM
اصول مناظرہ پڑھ لیں..پھر سمجھ آجائے گی..
1:57 AM
شیعہ مناظر ذاتی استدلال سے عقیدہ اہل سنت ثابت کرنا چاہتا تھا.
یہ تو حالت بے موصوف کی..
1:58 AM
اللہ حافظ
1:58 AM
Allah hafiz
1:59 AM
Pdf sub awaam ke samne pounch chuka
1:59 AM
Loog khud faisla kar leinge
1:59 AM
Today
السلام وعلیکم بھائی
آپ نے سبعہ احرف کی گفتگو کا حصہ دوم ابھی تک نہیں بھیجا...اسے بھیج دیں...
2:10 PM
میں نے اپنی پی ڈی ایف فائنل کر لی... آخری چیکنگ کے بعد اگلے ہفتے منظر عام پر آجائے گی.. ان شاء اللہ.
اس میں آپ کی پی ڈی ایف کا مختصر تعارف بھی شامل کرنا چاہتا ہوں.
2:16 PM
وقار سلام ایڈمن سبز ...
12:21 AM
May 16, 2023
وقار سلام ایڈمن سبز دنیا
Photo
Left kar dia aap ne
1:54 AM
وقار سلام ایڈمن سبز دنیا
Koi aik word mix kar ke dala main ne ?
میرا آخری ٹرن شامل کیجئے گا. بس یہی درخواست ہے.
1:54 AM
وقار سلام ایڈمن سبز دنیا
Photo
Yeh stump hai
1:54 AM
Woh logoo per chor dein
1:54 AM
وقار سلام ایڈمن سبز دنیا
Tu aap munazra se gaye kiun ?
جب شیعہ مناظر شرط 3 کو ماننے سے انکاری ہوگیا تو کیا جھک مارتا اس گروپ میں
1:55 AM
You
یہ مناظرہ کی شرط تھی
مناظرہ شروع کہاں ہوا تھا؟
شرط 3 پر شیعہ مناظر پھنس گیا...

کیا اہل سنت کے پاس سبعہ احرف عقیدے کی تائید میں دلائل نہیں ہیں؟

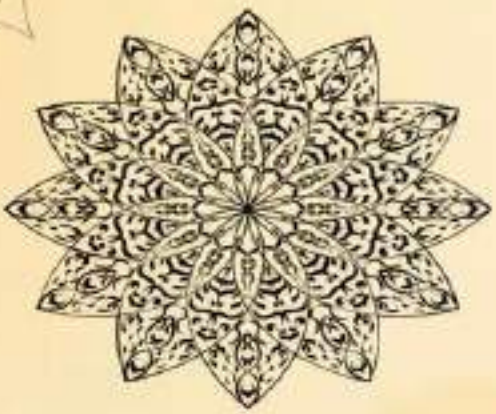

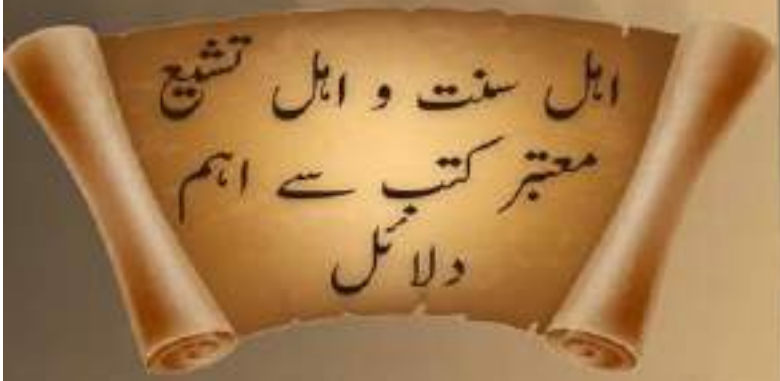

سبعہ احرف پر پانچ نکات جن پر اجماع امت ہے۔

1: قرآن پہلے قریش لہجے میں نازل ہوا۔ (صحیح بخاری:4984)

2: نبی کریم کی خواہش کے بعد امت کی آسانی کے لئے دیگر حروف کا نزول ہوا۔ (صحیح بخاری:4992، 4991، صحیح مسلم:1899، 1897)

3: سبعہ احرف کو متن قرآن میں تضاد سے محمول نہیں کیا جاسکتا، ساتوں لہجوں میں طرز ادائگی یا الفاظ کا فرق تھا لیکن معنی ایک ہی تھے۔ (صحیح مسلم:1902)

4: دور عثمان میں نبی کریم کے لہجے قریش کو اولیت دی گئی اور اختلاف الفاظ کو ختم کر دیا گیا۔ (صحیح بخاری:4984)

5: قیامت تک امت کا اجماع ہے کہ موجودہ قرآن لسان القریش میں ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ وحی الٰہی ہے جس میں نہ کوئی کمی بیشی ردوبدل ہوا ہے اور نہ کسی بنی بشر میں طاقت ہے کہ اس میں ذرابرابر بھی تبدیلی کر سکے کیونکہ قرآن براہ راست حفاظت الٰہی کے حصار میں ہے۔
الحمدللہ۔ (قرآن کریم اور صحاح ستہ)

سبعہ احرف کا مفہوم:

سبعہ احرف کو بنیاد بنا کر شیعہ مناظر نے اہل سنت اور کئی بار براہ راست قرآن مجید کی صحت پر بھی اعتراضات کیے ہیں۔ سبعہ حرف کے مفہوم کے بارے میں مسلمان علماء کے ہاں اختلاف رائے اگرچہ موجود ہے لیکن ان کے بیان کردہ مفاہیم میں سے کوئی بھی مفہوم اختیار کیا جائے تو بھی قرآن مجید میں تحریف کسی صورت میں بھی ثابت نہیں ہوتی۔

سبعہ احرف سے کیا مراد ہے؟

قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ انداز سے پڑھنے کے طریقے ہیں۔ عربوں کے بعض قبائل کیلئے قرآن کے بعض الفاظ کی ادائیگی مشکل تھی ان کی سہولت کی خاطر انہیں دوسرے طریقے سے ان الفاظ کو پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اس آسانی میں ہم معنی الفاظ سمیت مختلف تلفظ یا ادائگی کی آسانی شامل تھی۔

قرآن پہلے قریش لہجے میں نازل ہوا اور اس میں تمام حروف بھی شامل ہیں۔

صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے 'کتاب فضائل القرآن' میں ایک باب کا یہ عنوان قائم فرمایا ہے۔

باب أنزل القرآن بلسان قريش والعرب قرآنا عربيا بلسان عربي مبين

اور پھر اس کے تحت جمع عثمانی کی بابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔

قال عثمان لهم إذا اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت في عربية القرآن فاكتبوها بلسان قريش فإن القرآن أنزل بلسانهم ففعلوا (صحيح البخاري)

اس حدیث کے ترجمۃ الباب میں 'بلسان قریش' کے ساتھ "والعرب" کے اضافہ سے امام بخاری کا یہی مقصد ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف عثمانیہ کی صرف رسم الخط تو خاص 'اصل قریشی لغت' ہی کے

اتباع کا حکم صادر فرمایا تھا مگر قراء تاً ان مصاحف عثمانیہ میں جملہ سبعہ اَحرف ولغاتِ عرب موجود تھے (لغت قریش بالکلیہ، لغات ستہ بالاغلبیۃ) نیز یہ کہ لغت قریش میں نزول قرآن کا مقصد یہ ہے کہ بالجملہ قرآن سب ہی لغات عربیہ میں اترا ہے، کیونکہ لغت قریش بقیہ تمام لغات عرب کے جزوی حصے پر مشتمل وحاوی تھی جس کا پس منظر یہ تھا کہ قریش باقی قبائل سے اختلاط رکھتے تھے اور ان کی لغات میں سے جید و فصیح لغات کی چھانٹی کر کے انہیں اپنی لغت میں شامل کر لیا کرتے تھے، لہٰذا لغت قریش میں نزول قرآن کا مقصد یہ ہے کہ بالجملہ قرآن سب ہی لغات عربیہ میں اترا ہے اور حدیث ہذا کے ترجمۃ الباب سے امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی ہدفِ مطلوب ہے۔

صحیح بخاری 4984: کتاب قرآن کے فضائل کا بیان

باب: قرآن مجید قریش اور عرب کے محاورہ میں نازل ہوا

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ لَهُمْ : إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبد اللہ بن زبیر، عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو کتابی شکل میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن کے کسی محاورے میں تمہارا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کے محاورہ کے مطابق لکھو، کیونکہ قرآن ان ہی کے محاورے پر نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

٢- باب نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ ﴿قُرْآنًا عَرَبِيًّا﴾ ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ﴾

باب قرآن مجید قریش اور عرب کے محاورہ میں نازل ہوا (اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے) قرآنا عربیا یعنی قرآن واضح عربی زبان

میں نازل ہوا ہے۔

٤٩٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لَهُمْ : إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا. [راجع: ٣٥٠٦]

(۴۹۸۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا' کہا ہم سے شعیب نے بیان کیا' ان سے زہری نے اور انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت' سعید بن عاص' عبداللہ بن زبیر' عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو کتابی شکل میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن کے کسی محاورے میں تمہارا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کے محاورہ کے مطابق لکھو' کیونکہ قرآن ان ہی کے محاورے پر نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

حدیث بالا میں لفظ واخبرنی انس بن مالک کی جگہ بعض نسخوں میں فاخبرنی ہے یہ حدیث مختصر ہے پوری حدیث آئندہ باب میں آئے گی اس واؤ عطف کا مطلب معلوم ہو جائے گا۔

٤٩٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ح. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ : أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُ الْوَجْهِ وَيَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ : ((أَيْنَ الَّذِي

(۴۹۸۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا' ہم سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا۔ (دوسری سند) اور (میرے والد) مسدد بن زید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی' کہا کہ
یعلیٰ کہا کہ
جب آپ
ٹھہرے ہو
آپ کے
میں بسا ہوا
میں کیا فتویٰ
باندھا ہو۔
آنا شروع
یعلیٰ آئے
سایہ کیا گیا

استدلال:

اس حدیث کے مطابق قرآن کریم کو دور عثمان میں صرف اور صرف لسان القریش لہجے میں محفوظ نہیں کیا گیا بلکہ جہاں لہجے مختلف ہونے کی وجہ سے اختلاف ہونے کی گنجائش تھی، وہاں اصل وحی الٰہی کے لفظ یعنی قریش کے لہجے کو اولیت دی گئی، باقی قرآن من وعن سبعہ احرف کی وسعت کے ساتھ محفوظ ہمارے پاس آج بھی موجود ہے۔ صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ قرآن کریم نبی کریم ﷺ کے لہجے قریش میں نازل ہوا ہے، جس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

وماابرئ سورہ ابراھیم : آیت 4

وَ مَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾

ترجمہ: ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے (۱) اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے (۲)۔

اس حدیث سے اہل تشیع کے اس اعتراض کا رد ہوتا ہے کہ اہل سنت کے پاس سبعہ احرف میں نازل ہونے والا قرآن موجود نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) اگر ایسا ہوتا تو آج اہل سنت کے پاس جو قرآن کریم ہے وہ کب اور کہاں سے ہمارے پاس آ گیا؟ جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم دور نبوی سے آج تک ہر دور میں متواتر چلا آ رہا ہے۔ الحمدللہ۔

دوران مناظرہ میرے اسی سوال پر شیعہ مناظر کلیئر جواب دینے سے عاجز ہو گیا تھا اور موجودہ قرآن کا تعین کرنے سے فرار اختیار کر لیا تھا کیونکہ اس نکتہ کی وضاحت کرنے سے شیعہ مؤقف کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔

امت کی آسانی کے لئے سات حروف میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔

صحیح بخاری 4991۔ کتاب: قرآن کے فضائل کا بیان۔

باب: قرآن مجید سات قرأتوں سے نازل ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ ، وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا (اس میں بہت سختی ہو گی) میں برابر ان سے کہتا رہا کہ اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو۔ یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

صحیح بخاری 4992۔ کتاب: قرآن کے فضائل کا بیان۔

باب: قرآن مجید سات قرأتوں سے نازل ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ ، حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي

سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : كَذَبْتَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ , فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْسِلْهُ ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ، ثُمَّ قَالَ : اقْرَأْ يَا عُمَرُ ، فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

نبی کریم ﷺ کی زندگی میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان نماز میں پڑھتے سنا، میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت میں ایسے حروف پڑھ رہے ہیں کہ مجھے اس طرح آنحضرت ﷺ نے نہیں پڑھایا تھا، قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا یہ سورت جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے، میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرم ﷺ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے حرفوں سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ آخر میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اس شخص سے سورہ فرقان ایسے حرفوں میں پڑھتے سنی جن کی آپ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ آپ نے فرمایا عمر تم پہلے انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھ کے سناؤ۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بھی ان ہی حرفوں میں پڑھا جن میں میں نے انہیں نماز

میں پڑھتے سنا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ، میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضرت ﷺ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضرت نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

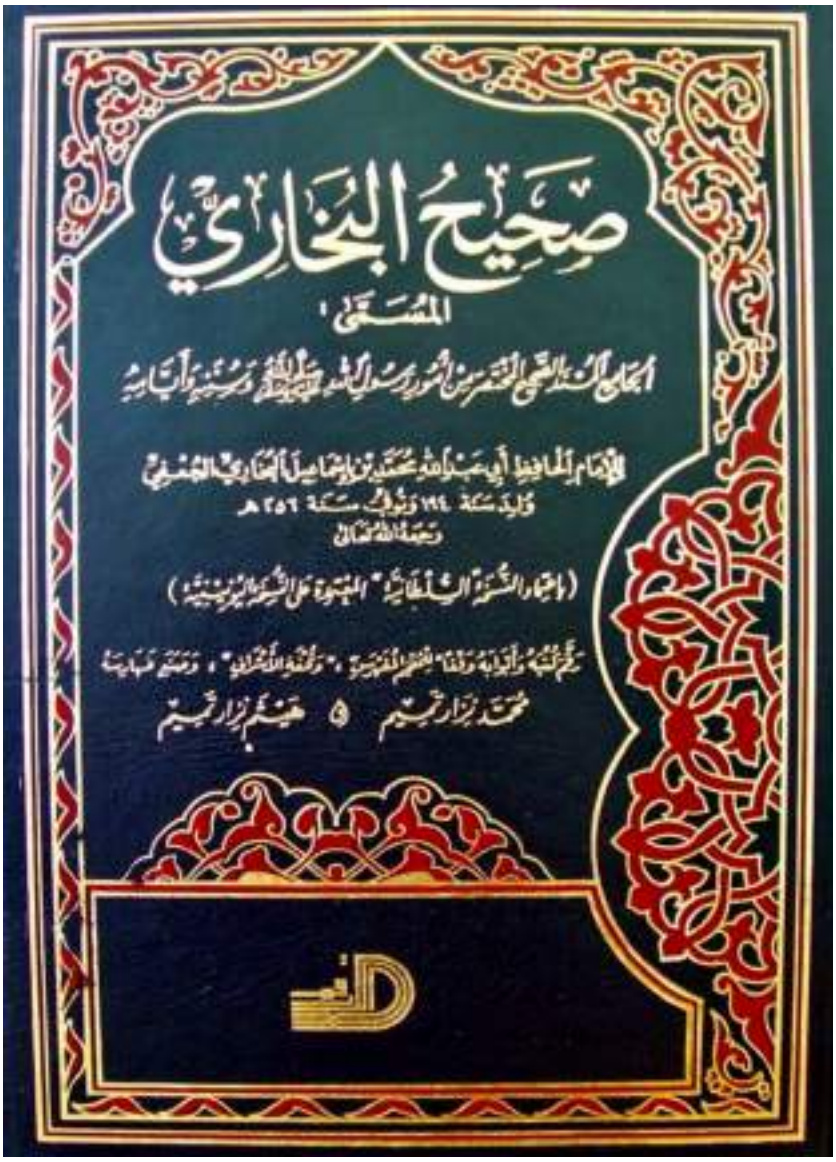

٥- باب أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

٤٩٩١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ:

باب قرآن مجید سات قراتوں سے نازل ہوا ہے

(۴۹۹۱) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے لیث بن

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)). [راجع: ٣٢١٩]

سعد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا (اس میں بہت سختی ہو گی) میں برابر ان سے کہتا رہا کہ اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو۔ یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

٤٩٩٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ. فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ((أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ)). فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَذَلِكَ

(۴۹۹۲) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا' ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے بیان کیا' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان نماز میں پڑھتے سنا' میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت میں ایسے حروف پڑھ رہے ہیں کہ مجھے اس طرح آنحضرتؐ نے نہیں پڑھایا تھا' قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا یہ سورت جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے' تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے' میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرمؐ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے حرفوں سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ آخر میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اس شخص سے سورۂ فرقان ایسے حرفوں میں پڑھتے سنی جن کی آپ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ آپ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ تم پہلے انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھ کے سناؤ۔ انہوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بھی ان ہی حرفوں میں پڑھا جن میں میں نے انہیں نماز میں پڑھتے سنا تھا۔ آنحضرتؐ نے سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر

أُنْزِلَتْ)). ثُمَّ قَالَ: ((اقْرَأْ يَا عُمَرُ))، فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). [راجع: ٢٤١٩]

فرمایا عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضرتؐ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضرت نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

تشریح سات طریقوں یا سات حرفوں سے سات قرأت مراد ہیں۔ جیسے مالک یوم الدین میں ملک یوم الدین اور ملاک یوم الدین مختلف قرأتیں ہیں ان سے معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا' اس لئے ان ساتوں قراتوں پر قرأت قرآن کریم جائز ہے۔ ہاں مشہور عام قرأت وہ ہیں جن میں موجودہ قرآن مجید مصحف عثمانی کی شکل میں موجود ہے۔

٦- باب تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ :

باب قرآن مجید یا آیتوں کی ترتیب کا بیان

"لفظ تالیف سے ترتیب مراد ہے۔"

٤٩٩٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ: وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ، قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّةَ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الإِسْلاَمِ نَزَلَ الْحَلاَلُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لاَ تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لاَ نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لاَ تَزْنُوا لَقَالُوا لاَ نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾. وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ

(۴۹۹۳) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی' انہیں ابن جریج نے خبر دی' ان سے کہا ان نے کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی' انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کفن کیسا ہونا چاہئے؟ ام المؤمنین نے کہا افسوس اس سے مطلب! کسی طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہو گا۔ پھر اس شخص نے کہا ام المؤمنین مجھے اپنے مصحف دکھا دیجئے۔ انہوں نے کہا کیوں؟ (کیا ضرورت ہے) اس نے کہا تاکہ میں بھی قرآن مجید اس ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں' انہوں نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جو نسی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے (جون سی سورت چاہے بعد میں پڑھ لے اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے) تو پہلے مفصل کی ایک سورت' اتری (اقرأ باسم ربک) جس میں جنت دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا (اعتقاد پختہ ہو گئے) اس کے بعد حلال و حرام کے احکام اترے' اگر کہیں شروع ہی میں یہ اترتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں یہ اترتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد ﷺ پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی

صحیح مسلم۔ کتاب: قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

قرآن مجید کو سات حروف پر اتارہ گیا' اس کے مفہوم کی وضاحت

1899 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے عبد الرحمان بن عبد القاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس سے مختلف (صورت میں) پڑھتے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ مجھے (خود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں اس سے جھگڑا کرنے میں جلد بازی سے کام لیتا لیکن میں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا، پھر میں نے اسے گلے کی چادر سے اسے باندھا اور کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کو اس طرح سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا

ہے جو اس سے مختلف ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سورت پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ "اسے چھوڑ دو (اور اسے مخاطب ہو کر فرمایا:) پڑھو۔" تو اس نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے اسے پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔" پھر مجھ سے کہا: "تم پڑھو۔" میں نے پڑھا تو (اس پر بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ سورت اسی طرح اتری تھی۔ بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو تمھارے لئے آسان ہو اسی کے مطابق پڑھو۔"

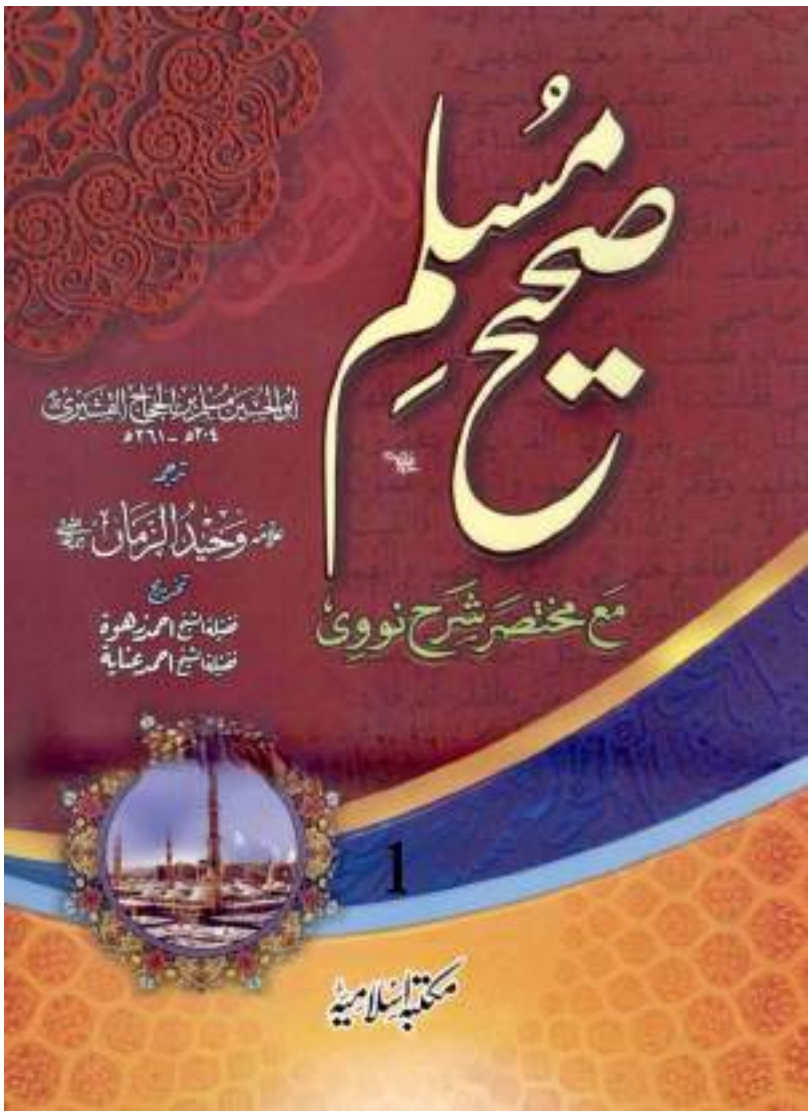

اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)). [ابن ماجه: ٢١٨]

فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔"

فائدہ: یعنی جو اس کے تابع ہوں گے دنیا میں حکومت، آخرت میں جنت پائیں گے اور جو سرکش ہوں گے دنیا میں ذلت، آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے۔

(١٨٩٨) عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِالْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ١٨٩٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا.

باب: قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان۔

(١٨٩٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْسِلْهُ اقْرَأْ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). [بخاري: ٩ ٢٤١، ٤٩٩٢، ٥٠٤١، ١٧٥٥٠، ابوداود: ١٤٧٥، ترمذي: ٢٩٤٣، نسائي: ٩٣٥، ٩٣٦، ٩٣٧]

عبدالرحمٰن (فرزند عبدالقاری کے) نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے: میں نے ایک دن ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ ﷺ مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان کو جا پکڑوں مگر میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کھینچا اور رسول اللہ ﷺ تک لایا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ان سے سورۂ فرقان سنی۔ خلاف اس کے جیسے کہ آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہا پڑھو۔" پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسی ہی اتری ہے۔" پھر مجھ سے کہا: "پڑھو۔" میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسی ہی اتری ہے۔" اور فرمایا: "بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: راوی رضی اللہ عنہ نے کہا: سات حرفوں میں قرآن کا اترنا محض آسانی اور امت کی سہولت کیلئے تھا جیسے اور روایتوں میں بتفریح آ چکا ہے کہ آپ ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی۔ اور علما کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے؟ بعض نے کہا ساری کلام اور ہر قسم سہولت کیلئے ہے حصر کیلئے نہیں مگر اکثر کا قول ہے کہ حصر کیلئے ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ◉ ◉)

١٨٩٦- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاق قَالاَ [illegible]
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِ
الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ. بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن سعد کی روایت (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کتاب کے ذریعہ کچھ لوگوں کو مقام بلند عطا کرے گا اور کچھ دوسروں کو اس کے ذریعہ رسوا کرے گا

باب أنزل القرآن على سبعة أحرف

قرآن سات حروف پر اتارا گیا ہے

اس باب میں امام مسلمؒ نے نو احادیث کو بیان کیا ہے۔

١٨٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْهُ اقْرَأْ. فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ. ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ. فَقَرَأْتُ فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے ھشامؓ بن حکیم بن حزام سے سنا کہ وہ سورۃ الفرقان کو اس طریقہ سے ہٹ کر پڑھتے ہیں جس طریقہ سے میں پڑھتا ہوں۔ اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھا چکے تھے، (اس لئے میں اس طریقہ کے خلاف پڑھتا دیکھ کر چونکا) اور قریب تھا کہ میں جلد بازی میں ان کو ٹوک دیتا لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی اور جب وہ فارغ ہو گئے تلاوت سے تو اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انہیں کھینچا اور (اسی حالت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہیں لے آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! میں نے اسے سورت فرقان پڑھتے سنا ہے اور جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی ہے اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے چھوڑ دو (اور اس سے فرمایا کہ) پڑھو، اس نے اسی قرأت پر پڑھا جس پر میں نے اسے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طریقہ پر یہ نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ تم پڑھو۔ میں نے (اپنے طریقہ سے) پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، لہٰذا جس طریقہ میں تمہیں سہولت ہو اس پر پڑھو۔

سات حروف سے مراد الگ الگ معنی و مفہوم ہر گز نہ تھے

بلکہ ان تمام کے معنی و مفہوم ایک ہی تھے۔

صحیح مسلم 1902۔

کتاب: قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

باب: قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا، اس کے مفہوم کی وضاحت

و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے ان سے مراجعت کی، پھر میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔:: ابن شہاب نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ پڑھنے کی یہ سات صورتیں (سات حروف) ایسے معاملے میں ہوتیں جو (حقیقتاً اور معناً) ایک ہی رہتا، (ان کی وجہ سے) حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

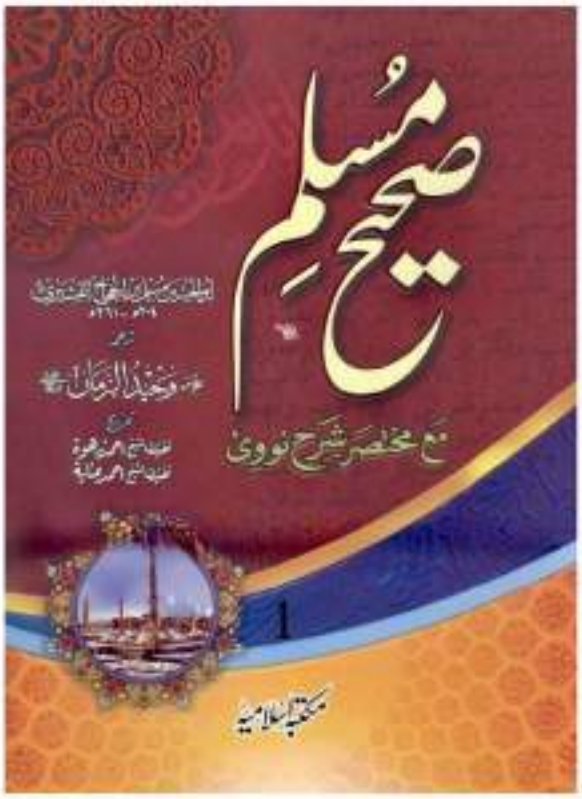

(١٩٠١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ. [راجع: ١٨٩٩]

مسلم رحمہ اللہ نے کہا: روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد کے۔

(١٩٠٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ. [بخاری: ٤٩٩١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبیداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی۔" ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

○ ○ ○ ○

(١٩٠٣) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ١٩٠٢]

مسلم رحمہ اللہ نے کہا: اور یہی روایت بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے، ان سے عبدالرزاق نے، ان سے زہری نے اسی اسناد سے۔

○ ○ ○ ○

سبعہ احرف میں قرآن کریم کا نزول کب اور کہاں شروع ہوا؟ (تحقیق)

سات حروف کے نزول کی جگہ کا تعین 👇👇👇

صحیح مسلم 1906

کتاب: قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

باب: قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا، اس کے مفہوم کی وضاحت

و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا

محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلی سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنو غفار کے اضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر وہ جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ کے پاس آئے۔ اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر وہ جبریل علیہ السلام تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے۔ اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے۔ وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے، صحیح پڑھیں گے۔

بعض روایات میں ان مقامات کا تذکرہ بھی ملتا ہے، جہاں سات حروف کی آسانی کا یہ حکم نازل ہوا تھا۔ مثلاً بنو غفار کا تالاب اور احجار المراء۔ یہ دونوں مقامات مدینہ منورہ میں واقع ہیں۔ چنانچہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو غفار کے تالاب کے پاس موجود تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ سے معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ دوسری، تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی آپ نے جبریل علیہ السلام سے یہی بات کہی تو بالآخر جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام لے کر آئے:

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَئُ وا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

”اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ اپنی امت کو سات حروف پر قرآن پڑھائیں۔ جس حرف کے مطابق بھی وہ قراءت کریں گے، درست ہو گا۔“

[صحیح مسلم ، کتاب:صلاة المسافرین وقصرها ، باب: بیان أن القرآن علی سبعة أحرف ۲-۲۰۳، سنن أبی داؤد،کتاب:الصلاة،باب: أنزل القرآن علی سبعة أحرف ۷۶-۲.]

(أضاءة بنی غفار،بنو غفار کا کنواں) مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

الأضائة: پانی کے تالاب کو کہتے ہیں، جیسے 'غدیر' بھی پانی کے تالاب کو کہا جاتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک الأضاۃ آبی گزر گاہ کو کہتے ہیں۔ اور بنو غفار کی طرف اس کی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ یہ قبیلہ اسی جگہ مقیم تھا۔

متعدد محققین و مؤرخین، جیسے ابو عبید البکری، ابو اسحاق الوہرابی، قاضی عیاض، ابن جوزی اور ابن حجر نے **إضاۃ سے مراد پانی کا تالاب اور إضاۃ بنی غفار، مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک جگہ کو قرار دیا ہے۔**(معجم ما استعجم من البلدان ۱۶۴-۱، مطالع الأنوار علی صحیح الآثار ۱-۳۷۱، مشارق الأنوار علی صحا ح الآثار۵۸-۱، کشف المشکل من حدیث الصحیحین ۷۰-۲ ،فتح الباری ۲۸-۹)

البتہ یاقوت الحموی نے معجم البلدان ۲۱۴-۱ میں اور ازرقی نے أخبار مکۃ ۲۱۳-۲ میں اسے مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ قرار دیا ہے۔ اس رائے کے حاملین نے کتب سیر میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے استدلال کیا ہے۔

”اتعدت لما أردنا الهجرة إلى المدينة أنا وعياش بن أبي ربيعة وهشام بن العاص بن وائل السهمي التناضب من أضاة بني غفار فوق سرف۔

(الروض الأنف فی شرح السیرة للسہیلی ۱۷۰-۴)

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ مدینہ کے انصار میں سے ہیں۔ اور اس کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ لہجات عرب کا اختلاف ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوا تھا۔

دوسری روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احجار المراء کے مقام پر میری جبرائیل امین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: اے جبریل، میں ایک ناخواندہ امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ جس میں مردوں و عورتوں کے علاوہ بچے، بچیاں اور ایسے ضعیف العمر بوڑھے بھی ہیں کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب پڑھ کر نہیں دیکھی۔ تو جبریل علیہ السلام نے کہا:

إن القرآن نزل على سبعة أحرف۔

"بلاشبہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے"۔

فضائل القرآن، از ابو عبید قاسم بن سلام، ض ۳۳۸، مسند أحمد ۴۰۰-۵، مسند احمد کے محقق شعیب ارناؤوط نے اس سند کو حسن اور اس روایت کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ اور امام طبری نے اپنی تفسیر ۳۵-۱ میں اسے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان ہے اور امام ترمذی نے بھی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حوالہ سے بیان کیا ہے، لیکن اس میں احجار المراء کا ذکر نہیں ہے۔ (سنن الترمذی ۴۴-۵)

اور امام مجاہد کے بقول **احجار المراء مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جگہ کا نام ہے**۔ یہ بات ان سے ابراہیم الحربی نے غریب الحدیث ۱۰۴-۱ میں، ابن الجوزی نے غریب الحدیث ۳۵۵-۲ میں، اور ابن الأثیر نے النہایۃ فی غریب الحدیث ۳۴۳-۱ میں نقل کی ہے۔

مذکورہ دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سات حروف میں قراءۃ کی اجازت ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دی گئی تھی۔ چنانچہ ابن حجر نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

یہ بات یقیناپایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سات حروف میں قرأءۃ کی آسانی کانزول ہجرت کے بعد کاواقعہ ہے۔ جیسا کہ ابی بن کعب کی حدیث سے واضح ہو چکا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات بنو غفار کے تالاب کے پاس ہوئی تھی اور بنو غفار کا تالاب مدینہ منورہ میں واقع ہے ،جہاں یہ قبیلہ آباد تھا۔(فتح الباری ۲۸-۹)

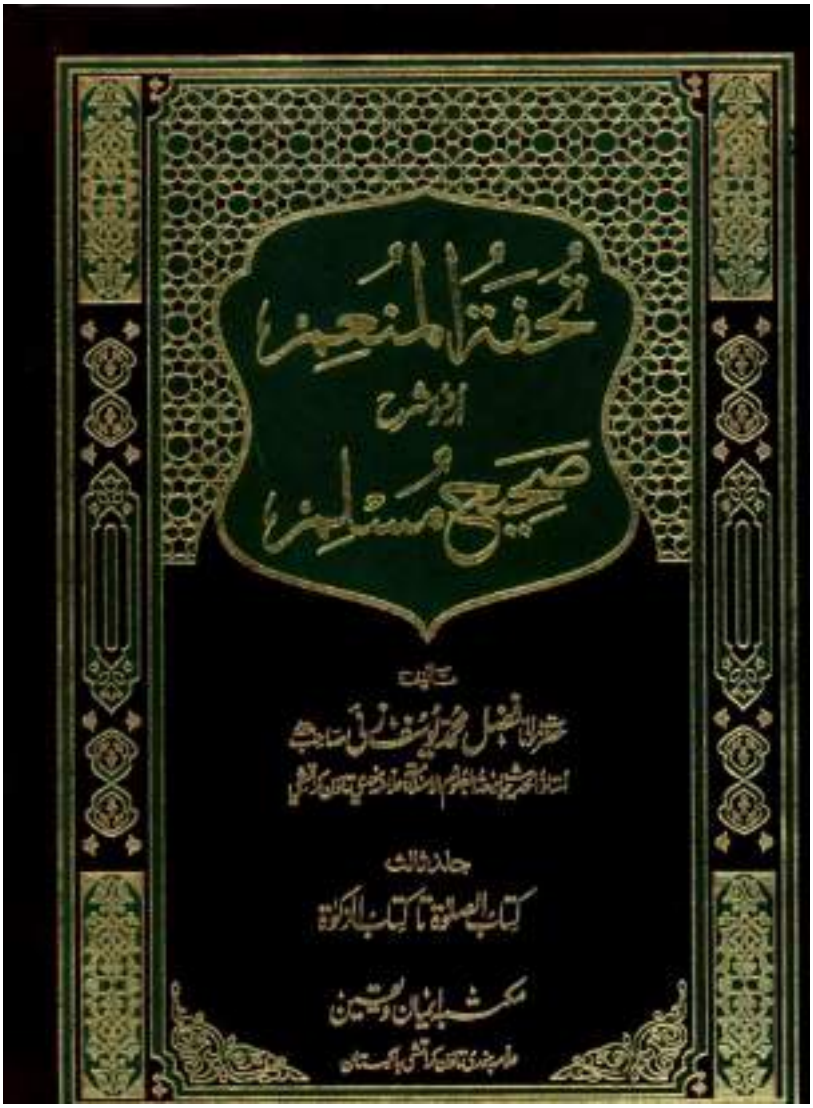

''اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرمایئے! اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرمایئے (دو دعائیں مانگ لیں) اور تیسری دعا میں نے موخر کردی اس دن کیلئے جس دن کہ ساری مخلوق میری طرف رغبت کرے گی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی۔ (یعنی قیامت کے دن جب ساری انسانیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سفارش کیلئے جائے گی اس دن میں تیسری دعا مانگوں گا)

تشریح:

"انکرتها علیه" یعنی وہ قرأت معروف نہیں تھی، اس لئے میں نے اس کا انکار کیا اور اس آدمی سے اس طرح پڑھنے کو برا مانا۔

"فسقط فی نفسی" یعنی میرے دل میں شیطان نے تکذیب نبوت کا اتنا بڑا وسوسہ ڈالا کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس طرح تکذیب کا بڑا وسوسہ نہیں آیا تھا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجھے جھٹلانے کی وجہ سے اس طرح شرمندہ ہوگیا، جس کا بیان ممکن نہیں۔ اس طرح شرمندگی تو مجھے جاہلیت کے زمانہ میں بھی نہیں ہوتی تھی۔

"نفضت عرقا" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مارنے اور کامل توجہ کی وجہ سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو خوف کے مارے آمنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ "مسئلة" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جو تین بار تخفیف کا سوال کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آسانی بھی فرمادی اور یہ اکرام بھی کیا کہ ہر سوال کے بدلے تیری ایک دعا اور سوال قبول کروں گا۔ میں نے امت کی مغفرت کی دو دعائیں مانگ لیں اور تیسری دعا کو قیامت کے لئے مؤخر کیا۔ وہ شفاعت کبریٰ کی دعا ہوگی اور امت کی شفاعت کی بات ہوگی۔

"یرغب" یعنی لوگ میری طرف رغبت کریں گے اور سوال کی خواہش ظاہر کریں گے، خواہ ابراہیم علیہ السلام کیوں نہ ہوں۔

١٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قرأت کی باقی حدیث سابقہ ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

١٩٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ (ح) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ - قَالَ - فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ

ذَلِكَ . ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ . فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَئُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بنوغفار کے تالاب کے پاس تشریف فرما تھے کہ اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو ایک حرف (قرأت) پر پڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ سے معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، پھر جبرئیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اللہ سے اس کی معافی اور مغفرت کا طالب ہوں۔ بے شک میری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتے ہیں کہ آپ کی امت تین حروف پر قرأت کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی و مغفرت کا سوال کرتا ہوں میری امت کو اس کی بھی طاقت نہیں۔ پھر جبرئیل چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا کہ: بے شک اللہ عزوجل نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قرآن کو سات حروف پر پڑھے، جس حرف پر بھی وہ پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا۔"

تشریح:

"رضاة بنی غفار" رضاۃ حصاۃ کی طرح پانی کے تالاب کو کہتے ہیں اور ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں۔ قبیلہ بنوغفار کے ہاں ایک جگہ کا نام ہے۔ اسی کی طرف یہ لفظ مضاف ہے۔

۱۹۰۵ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت شعبہؒ سے ان اسناد کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب ترتيل القراءة و اجتناب الهذ و هو السرعة

ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا اور تیزی سے بچنا

اس باب میں امام مسلمؒ نے پانچ احادیث کو بیان کیا ہے۔

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ - عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ

[١٩٠٥] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَقَرَأَ قِرَاءَةً، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنوغفار کے اَضاۃ (یا رانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔" پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: "میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔" پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔" پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

[١٩٠٦] ٢٧٤-(٨٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ». ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ! فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ». ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ». ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ، فَقَدْ أَصَابُوا.

گے، صحیح پڑھیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے دیے گئے پہلے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابات کو ٹھیک طرح سے شمار کیا گیا ہے۔ اس طرح سات حروف کی اجازت چوتھی بار ملتی ہے اور جواب تین بنتے ہیں۔ ہر جواب کے بدلے میں ایک دعا کی قبولیت بیان کی گئی ہے۔

(اَضاۃ بنی غفار، بنو غفار کا تالاب) مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ الاَضائۃ: پانی کے تالاب کو کہتے ہیں، جیسے 'غدیر' بھی پانی کے تالاب کو کہا جاتا ہے۔ اور بعض نے نزدیک الاَضاۃ آبی گزرگاہ کو کہتے ہیں۔ اور بنو غفار کی طرف اس کی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ یہ قبیلہ اسی جگہ مقیم تھا۔ [متعدد محققین و مؤرخین، جیسے ابو عبید البکری، ابو اسحاق الوہرانی، قاضی عیاض، ابن جوزی اور ابن حجر نے اِضاۃ سے مراد پانی کا تالاب اور اِضاۃ بنی غفار، مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک جگہ کو قرار دیا ہے۔ دیکھئے: معجم ما استعجم من البلدان ۱-۱۶۴، مطالع الأنوار علی صحیح الآثار ۱-۷۱، ۳، مشارق الأنوار علی صحاح الآثار ۱-۵۸، کشف المشکل من حدیث الصحیحین ۲-۷۰، فتح الباری ۹-۲۸۔]

اس کی واضح دلیل یہ بھی ہے کہ یہ حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ مدینہ کے انصار میں سے ہیں۔ اس سے یہ تائید ہوتی ہے کہ لہجات عرب کا اختلاف ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوا تھا۔

حضرت ہشام بن حکیم اور حضرت عمر بن خطاب کے درمیان اختلاف قراءت کا واقعہ

سبعہ احرف کی بنیاد پر شیعہ رافضی یہ نقطہ نگاہ اختیار کرتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں ہی قرآن مجید کے پڑھنے میں اختلاف پایا جاتا تھا، اور کہتے ہیں کہ جب اس ابتدائی دور میں قرآن کے متن پر اتفاق نہ تھا، تو آج ہم کس طرح قرآن کے متن کے حتمی تعین کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

اس کی مثال میں وہ **حضرت ہشام بن حکیم اور حضرت عمر بن خطاب کے درمیان اختلاف قراءت کے واقعہ کو بیان کرتے ہیں**، اور کہتے ہیں کہ اس میں حضور ﷺ نے سیاسی مصلحت کی بنا پر دونوں کو درست قرار دے دیا تھا۔ لوگ مختلف طریقوں سے ہی قرآن مجید پڑھتے رہے، حتی کی عہد عثمان بھی گزر گیا، جس میں حضرت عثمان نے قرآن مجید کے چھ حروف پر مشتمل حصہ بھی ضائع کر دیا۔ (معاذ اللہ)

سبعہ احرف کے حوالے سے مخالفین کا اعتراض یہ بھی ہے کہ **مسلمان آج تک یہ بات بھی طے نہیں کر سکے کہ "سبعہ احرف" سے کیا مراد ہے۔ کسی نے سات قراءتیں مراد لی ہیں تو کسی دوسرے نے کہا ہے کہ اس سے مراد قبائل کے مختلف لہجے ہیں۔ اس طرح سبعہ سے مراد سات کا معین عدد ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ بہت سارے حروف**۔ اس سلسلے میں شیعہ رافضیوں کے بقول مسلمان ابھی تک فیصلہ نہیں کر پائے، چنانچہ وہ عملاً اس کو سوشل میڈیا فیس بک، یوٹیوب، ٹوئیٹر اور واٹس آپ وغیرہ پر خوب اچھالتے ہیں۔

اس کے علاوہ سبعہ احرف کو بنیاد بنا کر شیعہ رافضی قرآن مجید کی صحت پر بھی مختلف اعتراضات کرتے ہیں۔

سبعہ احرف کے مفہوم کے بارے میں مسلمان علماء کے ہاں اختلاف رائے اگرچہ موجود ہے تاہم ان کے بیان کردہ مفاہیم میں سے کوئی سا مفہوم بھی اختیار کیا جائے، قرآن مجید میں تحریف کسی صورت میں بھی ثابت نہیں ہوتی۔

اعتراض: جب سات حروف سے مراد سات لغات ہیں جن میں ایک لغت قریش بھی ہے، تو پھر سیدنا حضرت عمر اور حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالی عنہما کی قراءت سورۂ فرقان میں جدا جدا کیوں تھیں؟ کیا وہ دونوں حضرات قریشی نہیں تھے؟

جواب: دونوں حضرات تھے تو قریشی لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دونوں کا لغت بھی ایک ہی ہو، ممکن ہے ایک شخص قریشی ہو اور اس کی پرورش کسی اور قوم میں ہوئی ہو اور اس نے ان کا لغت سیکھ لیا ہو اور اسی زبان میں گفتگو کرتا ہو، اور عربوں میں یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ میں تم سب سے زیادہ فصیح اور میری زبان سعد بن بکر کی زبان ہے۔ نیز یہ بھی آیا ہے کہ میں خالص عرب ہوں اور قریش میں پیدا ہوا ہوں اور بنی سعد میں پرورش پائی ہے، میرے پاس لحن (غلطی) کہاں سے آسکتی ہے، اور قرآن میں ہے

ربما سورہ النحل : آیت 103

وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ:

اور یہ قرآن توصاف عربی زبان میں ہے (۲)

پس عرب کو عام رکھا، کسی قبیلہ کو خاص نہیں کیا۔

سبعہ احرف یعنی سات حروف میں عرب کے قبائل کو قرآن پڑھنے کی آسانی

الفاظ مختلف لیکن معنی و مفہوم یکساں۔

سات حروف میں نزول قرآن سے مراد قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ انداز سے پڑھنے کے طریقے ہیں۔ عربوں کے بعض قبائل کیلئے قرآن کے بعض الفاظ کی ادائیگی مشکل تھی تو ان کی سہولت کی خاطر انہیں دوسرے طریقے سے ان الفاظ کو پڑھنے کی اجازت دی گئی۔

سبعہ احرف کو سمجھنے کے لئے مسند احمد کی ایک اہم روایت

مسند أحمد۔ البصريين حديث أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة (حديث رقم: 20514)

20514- عن أبي بكرة، " أن جبريل عليه السلام قال: يا محمد اقرأ القرآن على حرف، قال ميكائيل عليه السلام: استزده، فاستزاده، قال: فاقرأ على حرفين، قال ميكائيل: استزده، فاستزاده حتى بلغ سبعة أحرف، قال: كل شاف كاف ما لم تختم آية عذاب برحمة، أو آية رحمة بعذاب نحو قولك تعال وأقبل، وهلم واذهب، وأسرع وأعجل "(مسنداحمد:20788)

جبرائیل نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا پڑھئے ایک حرف پر۔ میکائیل نے کہا ان کیلئے زیادہ کیجیے۔ جبرائیل نے کہا پڑھئے دو حرفوں پر۔ میکائیل نے پھر کہا ان کیلئے اضافہ کیجیے تو حروف میں اضافہ کیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گیا اور جبرائیل نے کہا کہ ان کے مطابق پڑھیں۔ ہر ایک حرف ان کیلئے کافی وشافی ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی رحمت والی آیت عذاب والی آیت کے ساتھ مخلوط ہو جائے یا آیت عذاب رحمت والی آیت کے ساتھ خلط ملط کر دی جائے۔۔ **مثلاً تعال، ھلم اور اقبل (کہ یہ الفاظ مختلف ہیں لیکن معانی سب کے ایک ہی ہیں) اور مثل اذھب اور اسرع اور عجل (کہ ان سب الفاظ کا معنی جلدی کرنے کے ہیں۔)**

اعتبار سے) کم نہیں ہوتے۔

(۲۰۷۸۶) وَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ وَاللَّهِ لَوْ سَمِعَهَا مَا أَفْلَحَ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَثْنَى أَحَدُكُمْ عَلَى أَحَدٍ فَلْيَقُلْ وَاللَّهِ إِنَّ فُلَانًا وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا [راجع: ۲۰۶۹۳].

(۲۰۷۸۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی [illegible] کی تعریف کی، نبی علیہ السلام نے فرمایا افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی، او[illegible] ہو تو اسے یوں کہنا چاہئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی اس طر[illegible] کرتا، اور اس کا حقیقی نگہبان اللہ ہے، میں اسے اس اس طرح سمجھ[illegible]

(۲۰۷۸۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ [illegible] حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ أَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ [illegible] قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ مُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِ[illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَهُمْ خَسِرُوا قَالُوا نَ[illegible]

(۲۰۷۸۷) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فر[illegible] اسد، اور بنو غطفان سے بہتر ہوں تو کیا وہ نامراد اور خسارے میں[illegible] ان سے بہتر ہیں پھر فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر جہینہ اور مزینہ بنو تمیم اور [illegible] خسارے میں ہوں گے؟ یہ کہہ کر نبی علیہ السلام نے اپنی آواز کو بلند فرمایا، لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر وہ ان سے بہتر ہیں۔

(۲۰۷۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ يَا مُحَمَّدُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام اسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ قَالَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ كُلٌّ شَافٍ كَافٍ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ نَحْوَ قَوْلِكَ تَعَالَ وَأَقْبِلْ وَهَلُمَّ وَاذْهَبْ وَأَسْرِعْ وَاعْجَلْ [راجع: ۲۰۶۹۶].

(۲۰۷۸۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آئے، جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ اس میں اضافے کی درخواست کیجئے، پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو آپ سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کافی شافی ہے بشرطیکہ

آیت رحمت کو عذاب سے یا آیت عذاب کو رحمت سے نہ بدل دیں جیسے تَعَالَ اور أَقْبِلْ، هَلُمَّ اور اذْهَبْ، أَسْرِعْ اور اَعْجَلْ

ایک روایت کے آخری حصے میں ہے کہ ور قا بن ابی نجیح ابن عباس (68ھ) سے بیان کرتے ہیں کہ ابی ابن کعب (22ھ) قرآن مجید کی آیت **الذین امنوا انظرونا** میں انظرونا کی جگہ امھلونا اور اخرونا جیسے الفاظ سے پڑھنے کی اجازت دے دیا کرتے تھے۔ ان تینوں کا معنی ایک ہی ہے کہ **"مہلت دو"**۔

(القرطبی: الجامع لاحکام القرآن، 1۔42(مقدمہ)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعد مزید تفصیل بیان کی ہے:

ور قا بن ابی نجیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ آیت

'' لِلَّذِيْنَ ئَامَنُوا انْظُرُوْنَا ''(الحدید: ۱۳)

"انظرونا" کو "امھلونا" کو "اَخّرونا" جیسے لفظوں سے پڑھنے کی اجازت دے دیا کرتے تھے اور ان تینوں کے معانی **'مہلت دو'** ہیں۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ان مختلف لغات پر پڑھنے کی اجازت محض ابتدائی دور میں تھی کیونکہ بعض لوگوں کے لئے لغت قریش کا تلفظ ممکن نہ تھا۔ مثلاً ہذیل والوں کے لیے یمن کی لغت دشوار تھی۔ مگر الفاظ کی یہ وسعت صرف اسی حد تک تھی کہ متحد و یکساں ہی رہیں۔ یہ ایک رخصت تھی جس کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا تا آنکہ لوگوں کے باہمی میل جول اور روابط کے بڑھنے سے ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کی لغات پر قادر ہو گیا حتی کہ تمام لغات کا مرجع و مدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت بن گئی تو لسان القریش کو بر قرار رکھا گیا کیونکہ اب باقی حروف کی ضرورت باقی نہ رہی تھی ابتداء میں جن عاجز افراد کو عذر و مجبوری کی بناء پر دوسری لغت میں پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی وہ بھی ختم کر دی گئی۔

قرآن مجید کے حقیقی متن کا ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید سے خارج کیا گیا ہو۔ جو چیز چھوڑ دی گئی تھی وہ قرآن مجید کا متن نہ تھی۔

الجامع لأحكام القرآن

والمبين لما تضمنه من السنة وآي الفرقان

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي
(ت ٦٧١ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

شارك في تحقيق هذا الجزء

محمد رضوان عرقسوسي

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

وغيرها من المصنَّفات والمسنَدات، قصةُ عمرَ مع هشام بنِ حَكِيم[١]، وسيأتي بكماله في آخر الباب مبيَّناً إن شاء الله تعالى[٢].

وقد اختلف العلماءُ في المراد بالأحرف السَّبعة على خمسة وثلاثين قولاً، ذكرها أبو حاتم محمدُ بنُ حِبَّانَ البُستيُّ[٣]، نذكر منها في هذا الكتاب خمسةَ أقوال:

الأول: وهو الذي عليه أكثرُ أهل العلم، كسفيانَ بنِ عُيَينَة، وعبدِ الله بنِ وَهْب، والطَّبَريِّ، والطَّحاويِّ[٤]، وغيرِهم، أن المرادَ سبعةُ أوجُه مِنَ المعاني المتقاربة بألفاظ مختلفة، نحو: أقبِل، وتَعالَ، وهَلُمَّ[٥].

قال الطحاويُّ: وأبيَنُ ماذُكِرَ في ذلك حديثُ أبي بَكرَةَ[٦] قال: جاء جبريلُ إلى النبيِّ ﷺ، فقال: إقرَأ على حَرف، فقال ميكائيل: إستَزِدهُ، فقال: إقرأ على حَرفَين، فقال ميكائيل: إستَزِدهُ. حتى بلغَ إلى سبعة أحرف، فقال: إقرأ، فكُلٌّ شافٍ كافٍ، إلا أن تَخلِطَ آيةَ رحمة بآيةِ عذاب، أو آيةَ عذاب بآية رحمة، على نحو: هَلُمَّ، وتَعالَ، وأقبِلْ، واذهَبْ، وأسرِعْ، وعَجِّلْ[٧].

وروى وَرقاءُ، عن ابن أبي نَجِيح، عن مجاهد، عن ابن عباس، عن أُبي بن كعب أنه كان يقرأ ﴿لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ٱنظُرُونَا﴾ [الحديد: ١٣]: للذينَ آمنوا أمهِلُونا، للذينَ آمنوا أخِّرُونا، للذين آمنوا ارقُبُونا. وبهذا الإسناد عن أُبي، أنه كان يقرأ ﴿كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوۡاْ فِيهِ﴾ [البقرة: ٢٠]: مَرُّوا فيه، سَعَوا فيه[٨].

(١) الصحابي ابن الصحابي حكيم بن حزام، توفي أول خلافة معاوية. السير ٣/ ٥١.

(٢) ص ٨١، فصل في ذكر معنى حديث عمر وهشام، وتذكر تخريجه ثمة.

(٣) ذكر الحافظ ابن حجر العسقلاني في الفتح ٩/ ٢٣ ما أورده المصنف عن ابن حبان في عدد الأقوال في الأحرف السبعة، وقال: لم أقف على كلام ابن حبان في هذا بعد تتبعي مظانه من صحيحه.

(٤) هو أحمد بن محمد بن سلامة، أبو جعفر، الأزدي، الحافظ، له شرح مشكل الآثار ومعاني الآثار، وغير ذلك، مات سنة (٣٢١هـ) السير ١٥/ ٢٧.

(٥) تفسير الطبري ١/ ٤٥.

(٦) نُفيع بن الحارث، الثقفي، الطائفي، مولى النبيِّ ﷺ، وكان من فقهاء الصحابة. مات سنة (٥١هـ). السير ٣/ ٥.

(٧) شرح مشكل الآثار (٣١١٨). وفيه: اقرأه، بدل: اقرأ. وقد نقل المصنف كلام الطحاوي بواسطة ابن عبد البر في التمهيد ٨/ ٢٩٠.

(٨) التمهيد ٨/ ٢٩١.

ایک روایت میں ہے۔

عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال: اقرانی جبریل علی حرف فراجعته فلم ازل استزیده ویزیدنی الی سبعة احرف۔

(البخاری، الجامع الصحیح: 3219، ص261, 4991، ص433 کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکہ ، کتاب فضائل القرآن ، باب انزل القرآن علی سبعہ احرف)

ابن عباس (68ھ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل نے مجھے قرآن مجید ایک حرف کے مطابق پڑھایا۔ میں نے ان سے مراجعت کی یعنی بار بار اس بات کو دہرایا کہ زیادہ حروف میں پڑھیں۔ پس وہ حروف کی تعداد بڑھاتے گئے یہاں تک کہ حروف کی تعداد سات تک پہنچ گئی۔

اس روایت کے ساتھ ابن شہاب زہری (50-124ھ) کے یہ الفاظ بھی ہیں:

بلغنی ان تلك السبعه الاحرف انباهي في الامر الذي يكون واحد الا يختلف في حلال ولاحرام

(ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ یہ سات حروف ایسے امر کے بارے میں ہیں جو دراصل ایک ہی ہے یعنی ایک سے زیادہ حروف سے پڑھنے سے معنوں میں کوئی فرق نہیں آتا۔)

(مسلم : الجامع الصحیح ،ح:1902، باب انزل القرآن علی سبعہ احرف، ص 806)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَائَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَائَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ

هَذَا قَرَأَ قِرَائَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنْ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلی اپنے دادا سے، حضرت ابی بن کعب (رض) فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا اور وہ ایسی قرأت پڑھنے لگا کہ جو میرے علم میں نہیں تھی پھر ایک دوسرا آدمی مسجد میں داخل ہوا اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور قرأت پڑھنے لگا پھر جب ہم نے نماز پوری کرلی تو ہم سب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں آئے میں نے عرض کیا کہ اس آدمی نے ایسی قرأت پڑھی کہ جس پر مجھے تعجب ہوا اور پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے اس کے علاوہ کوئی اور قرأت پڑھی، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دونوں کو حکم فرمایا تو انھوں نے پڑھا تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دونوں کے پڑھنے کو اچھا فرمایا اور میرے دل میں ایسی تکذیب سی آئی جو زمانہ جاہلیت میں تھی تو جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میری اس کیفیت کو دیکھا جو مجھ پر ظاہر ہو رہی تھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا گویا کہ میں اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھے حکم تھا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں تو میں نے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما دوسری مرتبہ مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا تو میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما تو تیسری مرتبہ مجھے سات حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جتنی مرتبہ امت کی آسانی کے لیے مجھ سے سوال کیا ہے اتنی ہی مرتبہ کے بدلہ میں مجھ سے مانگو، میں نے عرض کیا اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ کر لی جس دن ساری مخلوق حتی کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بھی میری طرف آئیں گے۔

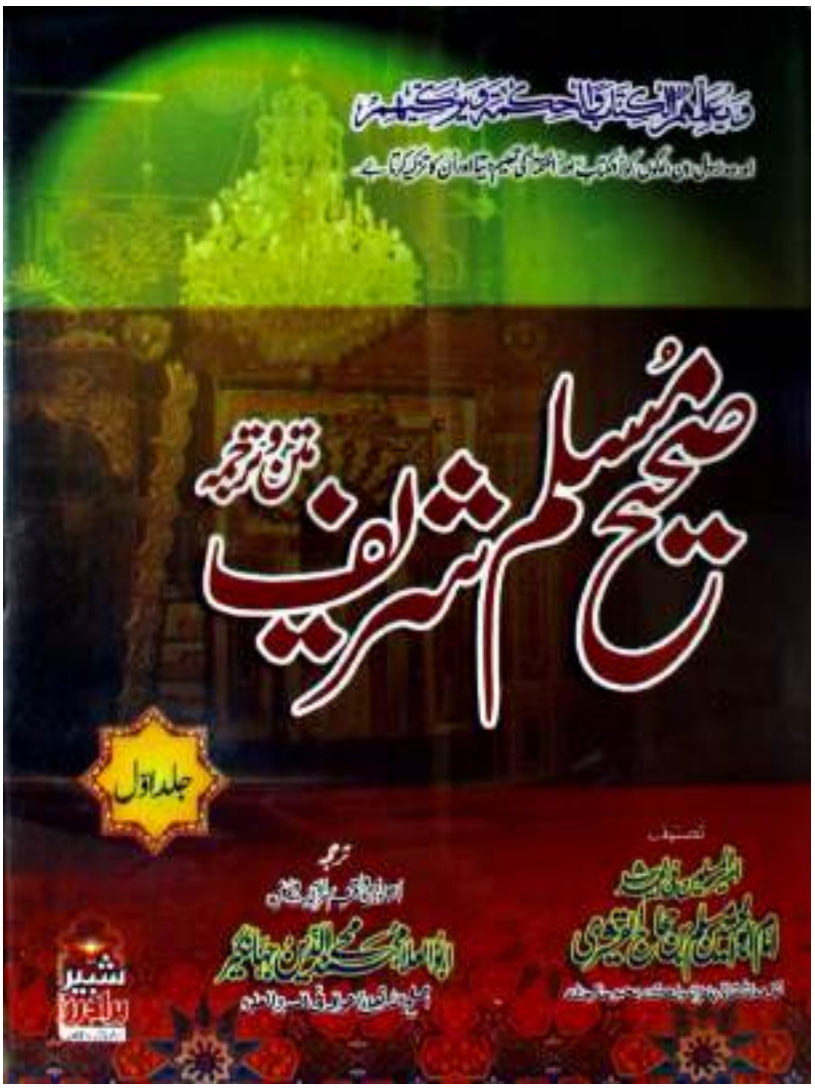

ایک اور طریقے سے یہ سورت پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! (اور اس سے کہا) تم پڑھو۔ اس نے پڑھنا شروع کیا۔ تو اسی طرح پڑھا۔ جیسے میں نے اسے پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا تم پڑھو۔ میں نے بھی پڑھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ جیسے آسان محسوس ہو اسی طرح پڑھ لیا کرو۔

1797- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں الفاظ کا ذرا سا اختلاف ہے۔

1798- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِرِوَايَةِ يُوْنُسَ بِاِسْنَادِهٖ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1799- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ فَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف (مخصوص طرح کی قرأت) کے مطابق قرآن پڑھایا۔ میں نے مزید (قرأت کی قسم) کی فرمائش کی۔ میں فرمائش کرتا رہا اور وہ اضافہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سات حروف ہو گئے (سات مختلف طرح کی قرأت ہو گئی۔)

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان ساتوں حروف کا تعلق ایک ہی چیز کے ساتھ ہے۔ اور ان کے درمیان حرام یا حلال کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1800- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1801- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَاَ قِرَاءَةً

حدیث 1799: بخاری (2287)، (3047)، (4705)، ابوداؤد (1475)، (1476)، (1477)، ترمذی (2743)، نسائی (936)، (937)، (938)، مالک (473)، دارمی (2910)، احمد (158)، (277)، (278)، ابن حبان (74)، (75)، (741)، حاکم (2031)، (2887)، (3144)، بیہقی (3799)، (3803)، ابی یعلی (5149)، (503)، معجم کبیر (3019)، (4916)، (8296)

اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَهُمَا فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَّكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَاْ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ يُّهَوِّنَ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ تَقْرَاُهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ يُّهَوِّنَ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اس نے اس طرح سے قرأت شروع کی۔ جس سے میں ناواقف تھا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس نے بھی قرأت شروع کی۔ جو پہلے والے آدمی سے مختلف تھی۔ جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو ہم اکٹھے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: ان صاحب نے اس طرح سے قرأت کی۔ جس سے میں ناواقف تھا۔ پھر یہ دوسرے صاحب آئے ان کی قرأت پہلے والے صاحب سے بھی مختلف تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو قرأت کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے قرأت کی۔ تو آپ نے اس کی تحسین کی۔ میرے ذہن میں اس بات کی تکذیب کے بارے میں اس طرح کا احساس پیدا ہوا۔ جو زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میری کیفیت کو ملاحظہ کر کے میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ تو میں پسینے میں ڈوب گیا۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک قرأت نازل کی۔ تو میں نے اس کی بارگاہ میں دعا کی کہ میری امت کو آسانی فراہم کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری قرأت نازل کی۔ میں نے دوبارہ یہی دعا کی کہ میرے امت کو آسانی فراہم کی جائے۔ اس نے تیسری مرتبہ سات قسم کی قرأت نازل کی۔ اور فرمایا: تم نے جو بھی دعا مانگی اس کے عوض میں تم کسی ایک چیز کا سوال کر سکتے ہو تو میں نے عرض کی۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ رکھ لی۔ جب ساری مخلوق، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آئیں گے۔

1882- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَرَاَ قِرَاءَةً وَاَقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ فرق ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ: میں مسجد حرام میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران ایک شخص وہاں آیا اور نماز میں قرأت کرنے لگا۔

1883- وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ اَضَاءَةِ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ

marfat.com

جامع ترمذی 2944۔ کتاب: قرآن کریم کی قرأت و تلاوت

باب: قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ، مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ، عَنْ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَسَمُرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَأَبِي بَكْرَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے ملے۔ آپ نے فرمایا: ”جبرائیل! میں ایک امی (ان پڑھ) قوم کے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، ان میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے اور لڑکیاں ہیں، ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب پڑھی ہی نہیں ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد! قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے، ۲- اس باب میں عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، اور ام ایوب رضی اللہ عنہم ام ایوب (ابوایوب انصاری کی بیوی)۔ اور سمرہ، ابن عباس، ابوجہیم بن حارث بن صمہ، عمرو بن العاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں، ۳- ابی بن کعب سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔

الجامع الكبير

للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي

المتوفى سنه ٢٧٩ هـ

المجلد الخامس

فضائل القرآن - الدعوات

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

وقد رَوَى مَالكُ بن أنَسٍ عن الزُّهْرِيِّ بهذا الإسْنادِ نَحوهُ إلاّ أنَّهُ لم يَذْكُرْ فيهِ المِسْوَرَ بن مَخْرمةَ.

٢٩٤٤- حَدَّثَنَا أحمدُ بن مَنِيعٍ، قَال: حَدَّثَنَا الْحَسنُ بن موسى، قَال: حَدَّثَنَا شَيْبانُ، عن عَاصمٍ، عن زِرِّ بن حُبَيْشٍ، عن أُبَيِّ بن كَعْبٍ، قال: لَقِي رَسولُ اللهِ ﷺ جِبْرِيلَ، فقال: «يَا جِبْرِيلُ إنِّي بُعِثْتُ إلى أمَّةٍ أمِّيِّينَ: مِنْهُمْ الْعَجُوزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالغُلامُ، وَالْجَارِيةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِي لم يَقْرأ كِتاباً قَطُّ، قال: يَا محمدُ إنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ على سَبْعةِ أحْرُفٍ»[1].

وفي البابِ عن عُمرَ، وَحُذيفَةَ بن الْيَمانِ، وَأمِّ أيُّوبَ، وهي امْرَأةُ أبي أيُّوبَ، وَسَمُرةَ، وابن عَبَّاسٍ، وأبي هُريرةَ، وأبي جُهَيْمٍ بن الحارثِ ابن الصِّمَّةِ، وَعَمْرِو بن الْعاص، وأبي بَكْرةَ.

هذا حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ، قد رُوِي من غَيْرِ وَجْهٍ عن أُبَيِّ بن كَعْبٍ.

(١٠) (12) باب

٢٩٤٥- حَدَّثَنَا محمودُ بن غَيْلانَ، قَال: حَدَّثَنَا أبو أسامةَ، قَال: حَدَّثَنَا الأعْمَشُ، عن أبي صَالحٍ، عن أبي هُريرةَ، قال: قال رَسولُ اللهِ ﷺ: «من نَفَّسَ عن أخيهِ كُرْبةً من كُرَبِ الدُّنْيا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبةً من كُرَبِ يَوْمِ الْقِيامةِ، ومن سَتَرَ مُسْلماً سَتَرَهُ اللهُ في الدُّنْيا وَالآخِرةِ، ومن يَسَّرَ على

(١) أخرجه الطيالسي (٥٤٣)، وابن أبي شيبة ١٠/ ٥١٨، وأحمد ٥/ ١٣٢، والطبري في جامع البيان ١/ ١٦، وابن حبان (٧٣٩). وانظر تحفة الأشراف ١/ ١٥ حديث (٢٠)، والمسند الجامع ١/ ٦٣ حديث (٥٧)، وصحيح الترمذي للعلامة الألباني (٢٣٤٦).

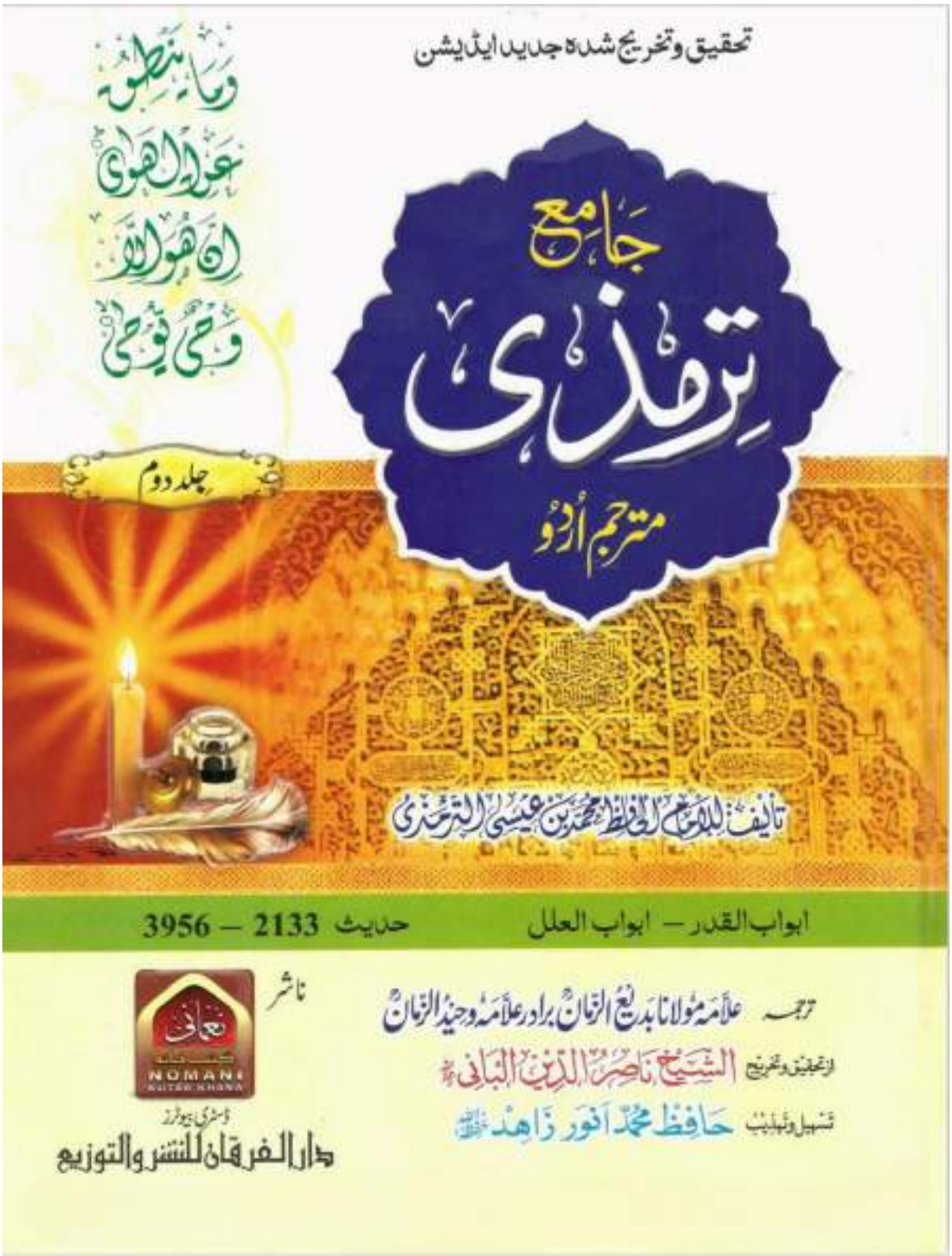
تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ
جامع
ترمذی
مترجم اُردو
جلد دوم
تالیف الامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی
ابواب القدر — ابواب العلل
حدیث 2133 — 3956
ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان
از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی
تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد
ناشر
نعمانی
NOMANI
دار الفرقان للنشر والتوزیع

يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي اَقْرَأَنِيْ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٣٢٥)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو، سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان، سو فرمایا نبی ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے: پڑھ تو اے عمر۔ سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو نبی ﷺ نے۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے: ایسی ہی اتری ہے۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر، سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(٢٩٤٤) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيْلُ إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (١٣٢٨)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو اَن پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمدؐ بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

سات حروف میں نزول قرآن پر اجماع امت

وأخرج أبو يعلى في "مسنده" أن عثمان رضي الله عنه قال وهو على المنبر: "أُذَكِّرُ الله رجلاً سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أنزل القرآن على سبعة أحرف، كلها شافٍ كافٍ) لَمَّا قام، فقاموا حتى لم يُحْصَوا، فشهدوا بذلك، فقال: وأنا أشهد معهم"، وقد ورد معنى هذا الحديث من رواية جمع من الصحابة، ونص بعض أهل العلم على تواتره.

(ابویعلی: المسند ،ح:9 ، 1/153، السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن، 1/308 النوع السادس عشر)

حضرت عثمان نے بر سر منبر فرمایا:

میں اللہ کی یاد دلا کر کہتا ہوں کہ وہ تمام حضرات کھڑے ہو کر شہادت دیں کہ انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا جس میں ہر حرف شافی اور کافی ہے۔ چنانچہ اتنی بڑی جماعت کھڑی ہو گئی کہ اس کا شمار نہیں کیا سکتا انہوں نے اس کی گواہی دی۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں بھی ان کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

(کنز العمال حصہ دوم:ح4824)

یہ حدیث، حضور اکرم سے اکیس صحابہ کرام نے بیان کی ہے۔ امام ابو عبید (224ھ) نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ متواتر کے درجے تک پہنچی ہوئی ہے۔

(ابوعبید القاسم بن سلام: فضائل القرآن ، المغرب : وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، 2 ، 1995-168)

۴۸۲۴..... (عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالمتوکل سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ وہ تمام حروف کافی شافی ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اس قدر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جو شمار سے باہر تھے۔ انہوں نے اس کی شہادت دی (کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے) تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ یونہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ الحارث، مسند ابی یعلی

۴۸۲۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت یوں پڑھی:

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویستعینون اللّٰہ علی ما اصابھم واولئک ھم المفلحون۔ سورہ بقرہ۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر وابن الانباری فی المصاحف

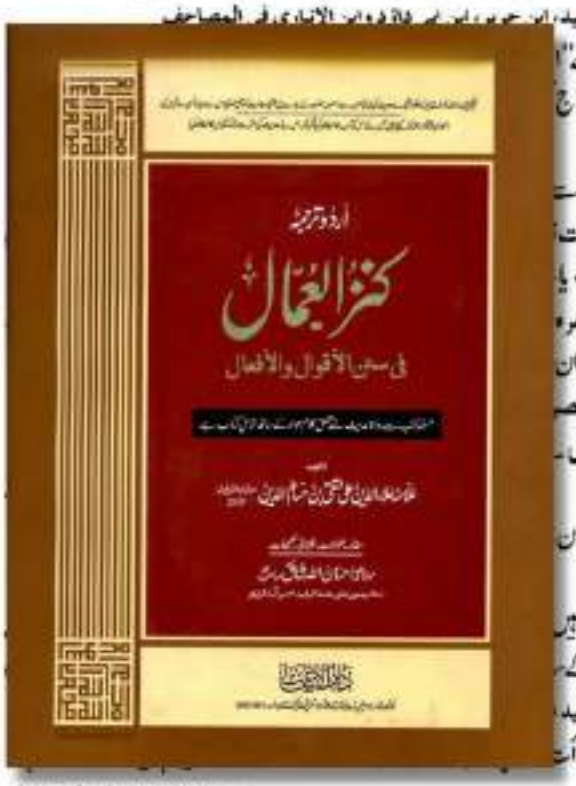

۴۸۲۶..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے "
غرفہ میں فین کو ضمہ (پیش) کے ساتھ پڑھا (اور یہی مشہور آج

۴۸۲۷..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے
زید رضی اللہ عنہ کے درمیان قاصد تھا۔ (ایک موقع پر) حضرت
یتسن۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لم یتسنہ یا
سورہ بقرہ

۴۸۲۸..... ابوالزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان
للّٰہ ملک السموات والارض واللّٰہ سمیع بص

۴۸۲۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں

۴۸۳۰..... حکیم بن عقال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان
پڑھتے ہوئے سنا۔ الخطیب فی التاریخ

۴۸۳۱..... سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
خفت الموالی۔ (خا اور فاء کے فتحہ اور تاء کے کسرہ کے
قرأت کے معنی ہوں گے اور میرے مددگار کمزور پڑ گئے۔ ابو عبید

۴۸۳۲..... حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آج کی قرأت

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:..... یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی مختلف اشیاء اور لوگوں کے دلوں میں محفوظ قرآن سے موازنہ کر کے مصحف تیار کیے گئے تھے۔ اور یہ ان کے بعد سب سے آخر میں انہی چیزوں کے ساتھ موازنہ کر کے مصحف شریف تیار کیا تھا۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے جبکہ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے آخری دور میں جس طرح قرآن پاک پڑھایا تھا اس کے مطابق یہ مصحف عثمان تیار کیا گیا جس کے مطابق آج قرآن کے تمام نسخے لکھے جاتے ہیں۔

۴۸۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

اس حدیث کی شرح میں علامہ سیوطی (911ھ) نے چالیس اقوال (السیوطی: الاتقان، 1/309) اور علامہ آلوسی (1270ھ) نے سات اقوال نقل کئے ہیں۔

(الآلوسی، محمود ابو الفضل : روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، بیروت، داراحیاء التراث العربي، 1/20،21)

جن صحابہ کرام سے یہ روایت مروی ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

ابی ابن کعب(22ھ)، انس، حذیفہ ، زید بن ارقم ، سمرة بن جندب ، سلیمان بن صرڈ، ابن عباس (68ھ) ، ابن مسعود (32ھ)، عبد الرحمن بن عوف ، عثمان بن عفان ، عمر بن الخطاب ، عمرو بن ابی سلمہ ، عمرو بن العاص ، معاذ بن جبل (18 ھـ)، ہشام بن حکیم ، ابی بکرہ ، ابو جہم، ابوسعید خدری ،ابوطلحہ انصاری، ابو ہریرہ(58ھ)، ام أیوب

(ابن الجوزی، النشر في القراءات العشر ، جلد اول صفحہ ۲۱، دمشق،۵۱۳۴۵)

مختلف قراءتیں مثلاً سورۃ الفاتحہ میں الصراط کا لفظ "س" اور "ز" سے پڑھنا مختلف قبائل کا تلفظ تھا۔ یا ابن مسعود کا سورہ نمبر ۱۲ کی آیت نمبر ۳۵ میں "حتی" کی بجائے "عتی" پڑھنا، یہ بھی عربی زبان کے دوسرے لہجے کو ظاہر کرتا ہے یعنی عربوں کے بعض قبائل میں "ح" کی جگہ "ع" پڑھا جاتا تھا۔ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ مختلف عربی لہجوں میں "ح" اور "عین" کے علاوہ "الف" اور "ق" کے حروف بھی باہمی طور پر قابل مبادلہ ہیں۔ اس طرح سورۃ الفاتحہ میں ایاک و یاک اور ھیاک مختلف لہجے ہیں کیونکہ مختلف عربی لہجات میں "الف" "و" اور "ۃ" باہم قابل تبادلہ ہیں۔

(ابن منظور ، لسان العرب، جلد 15، صفحہ 427، 441-438)

سورۃ الفاتحہ میں نستعین پہلے نون پر زیر کے ساتھ بھی ایک لہجہ ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۵ میں یعلمون کی بجائے یعلمون سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۶ میں تسود کی بجائے تسود بنو اسد کے تلفظ کے مطابق ایک لہجہ ہے۔ اسی طرح سورۃ الفاتحہ میں مالک کو ملاک، ملک، ملیک پڑھنا ایک ہی لفظ کے مختلف تلفظ ہیں۔ جو ان سات طریقوں میں شامل ہیں جن کو پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ سب کے سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں کہ آپ اس لفظ کو دیگر تلفظ اور لہجوں میں بھی ادا کیا کرتے تھے۔ اگر ان اختلافی قراءتوں کو اختیار کرنے کی اجازت نہ ہوتی تو صحابہ کرام اس بار بار تلاوت کی جانے والی سورۃ کی قراءات الگ الگ انداز سے ہر گز نہ پڑھتے۔ یہ ذہن میں رہے کہ سبعہ احرف کی شکل میں مختلف جگہوں پر جو اختلاف تھا وہ محض لفظی اختلاف تھا۔ مفہوم اور نتیجہ کے اعتبار سے تمام حروف کے مابین کوئی تضاد نہیں تھا۔ لہذا اگر کسی شخص نے قرآن کریم صرف ایک قراءت یا حرف کے مطابق پڑھا ہو تو اسے پورا قرآن اور قرآنی مضامین حاصل ہو گئے۔ حضرت عثمان نے جو نسخہ تیار کروایا تھا وہ کمال احتیاط سے تیار ہوا اور یہ وہی نسخہ تھا جو حضور ﷺ نے عرضہ اخیرہ کے بعد امت کو دیا تھا۔

اس لئے سبعہ احرف کی موجودگی میں قرآن کریم کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہو گا کہ قرآن میں اب اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ جب پوری امت اس بات پر متفق ہو چکی ہے کہ قرآن کریم مصاحف عثمانی میں ٹھیک اسی طرح لکھا جا چکا ہے جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور اس کی تمام متواتر قراءتیں صحیح اور منزل من اللہ ہیں تو اس کے بعد اس قسم کے نظری اختلافات قرآن مجید کو مختلف فیہ نہیں بنا سکتے۔ سبعہ احرف کے بارے میں جو احادیث و روایات ملتی ہیں ان کی روشنی میں اس بات کے سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہتی کہ سبعہ احرف کچھ حروف کی ادائیگی کا فرق در حقیقت الفاظ اور تلفظ کا اختلاف تھا، اس کی بنیاد پر قرآن کو مختلف فیہ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

سبعہ احرف اور مشہور سات قراءتوں کا تعلق (تحقیق)

محققین کی ایک بڑی تعداد نے اس تحقیقی نقطہ نگاہ کو تسلیم کیا ہے کہ سبعہ احرف سے مراد اختلاف قراءت ہی کی سات مختلف نوعتیں ہیں۔ یہ ساتوں حروف آج بھی موجود اور محفوظ ہیں، ان کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(ڈاکٹر اکرم چوہدری، مقالہ: اختلاف قراءت قرآنیہ اور مستشرقین، مجلہ فکر و نظر، اسلام آباد، جلد 34، شمارہ 3)

مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ

اتنا فرق ضرور پڑا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قراءتوں کے اختلاف کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ان میں مترادف الفاظ کے استعمال کی کثرت تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ لغت قرآن کے پوری طرح عادی نہیں ہوئے، انہیں زیادہ سے زیادہ سہولت دی جائے۔ بعد میں جب اہل عرب لغت قرآن کے عادی ہو گئے تو مترادفات کے بہت سے اختلاف ختم ہو گئے۔ چنانچہ حضور ﷺ سے جبرئیل نے جو آخری دور کیا تھا، اس وقت بہت سی قراءتیں منسوخ کر دی گئیں۔ لیکن جتنی قراءتیں باقی رکھی گئیں وہ سب کی سب آج تواتر کے ساتھ چلی آ رہی ہیں اور ان کی تلاوت جاری ہے۔

(عثمانی محمد تقی: علوم القرآن ص 137)۔

اہل علم کا اجماع

ان تین باتوں پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔

1۔ جبریل، ارجہ، ھیھات، ھیت لک، اف وغیرہ قلیل کلمات کے علاوہ ہر ایک کلمہ سات طرح نہیں پڑھا جاتا۔

2۔ قرائے سبعہ کی قراءتیں بھی سات حروف میں داخل ہیں۔

3۔ عوام کے گمان کے موافق ان سات حروف سے قرائے سبعہ کی قراءتیں نہیں ہیں؛ کیوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات حروف کی حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت قرائے سبعہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

دور عثمانی میں محفوظ کیا گیا قرآن کریم ان تمام حروف پر مشتمل ہے جو ان کے رسم الخط میں سما گئے اور حضور ﷺ سے قرآن کریم کا جو آخری دور کیا تھا، اس کے تمام حروف موجودہ قرآن میں جمع ہیں۔ ان میں کوئی حرف کم نہیں ہوا۔ یہی وہ قول ہے جس کی صحت ظاہر ہے کیونکہ صحیح احادیث اور مشہور آثار اس پر دلالت کرتے ہیں اور اس کی شہادت دیتے ہیں۔

اس نقطہ نگاہ کے حامل بہت سے علمائے متقدمین ومتأخرین کے اقوال و آراء پیش کیے جاسکتے ہیں۔ بوجہ اختصار چند حوالے ذکر کرتا ہوں۔

1: محقق ابن الجزری (م ۸۳۳ھ): ابن الجزری، شمس الدين ابو الخير : النشر في القراءات العشر، المطبعة التجارية الكبرى ، تصوير دار الكتاب العلميه تحقيق على محمد الضياع، 1 / 31۔

2:علامہ ابن حزم (م۴۵۲ھ):ابن حزم : الفصل في الملل و الاهواء والنحل، مصر : مطبع الاوبيه،1320 ھ ،2 /77،78، من الكذب و الكفر والهوس۔

3:علامہ بدرالدین عینی (م۸۵۵ھ):العيني، علامہ بدر الدين : عمدة القاری شرح صحيح البخاری، كتاب الخصومات باب كلام الخصوم لبعضهم ببعض ، مصر: الطباعه المنيريه،1348ھ ،12/258۔

3:ملا علی قاری (م۱۰۱۴ھ):علی القاری: مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب فضائل القرآن ، باب فی توابع اخری، 5/16۔

4:علامہ انور شاہ کشمیری (م۱۳۵۲ھ):انور شاه، علامہ فيض الباری شرح صحيح البخاری، كتاب الخصومات ، باب التوثق ممن تخشى معرته ، 3 / 321۔

حضرت عمر فرماتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے دوران حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ وہ اس کی تلاوت ایسے طریقوں سے کر رہے تھے جن کے مطابق ہم نہیں پڑھا کرتے تھے۔ مجھے ان کا اس طرح پڑھنا بڑا گراں گزرا۔ لیکن اس بات کا انتظار کیا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان کی گردن میں کپڑا ڈال لیا۔ اور پوچھا کہ آپ کو یہ سورت اس انداز سے کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ رسول ﷺ نے پڑھائی ہے۔ پھر میں انہیں اسی حالت میں حضور ﷺ کی خدمت میں پکڑ کر لے گیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ ہشام بن حکیم سورۃ الفرقان اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ ہم اس طرح تلاوت نہیں کرتے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے تم اس طرح سے سورۃ الفرقان سناؤ جس طرح تم اس کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہ سن کہ حضور ﷺ

نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے ان میں سے جس حرف میں چاہو پڑھو۔

(صحیح بخاری 4992)۔

علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

و ذهب جماهير العلماء من السلف والخلف وأئمة المسلمين إلى أنها مشتملة على ما يحتمله رسمها من الأحرف السبعة فقط جامعة للعرضة الأخيرة عرضه النبى ﷺ على جبريل متضمنة لهالم تترك حرفامنها۔

(السيوطى : حوالہ مذکور ، 1/334)

علامہ ابو بکر باقلانی (م ۴۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ یہی رائے اختیار کرنے کے قابل ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

الصحيح أن هذه الأحرف السبعة ظهرت و استفاضت عن رسول ﷺ وضبطها عنه الائمة وأثبتها عثمان والصحابة في المصحف وأخبروا بصحتها وإنما حذفوا منها مالم يثبت متواترا۔

" صحیح بات یہ ہے کہ حروف سبعہ، حضور ﷺ سے منقول و مشہور ہیں آئمہ حدیث نے انہیں ضبط کیا اور حضرت عثمان نے انہیں درست قرار دے کر انہیں مصحف میں درج کیا اور ان کی صحت کی خبر دی اور اس حرف کو حذف کیا جس کی صحت ثابت نہ تھی۔"

(الزركشى : البرهان في علوم القرآن النوع الحادي عشر 1/224)

— ٢٢٣ —

السادس : أن ذلك راجع إلى بعض الآيات ، مثل قوله : ﴿ أُفٍّ لَّكُمْ ﴾[1] ؛ فهذا على سبعة أوجه بالنصب والجرّ والرفع ؛ وكلّ وجه : التنوين وغيره . وسابعُها الجزم . ومثل قوله : ﴿ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ ﴾[2] ؛ ونحو

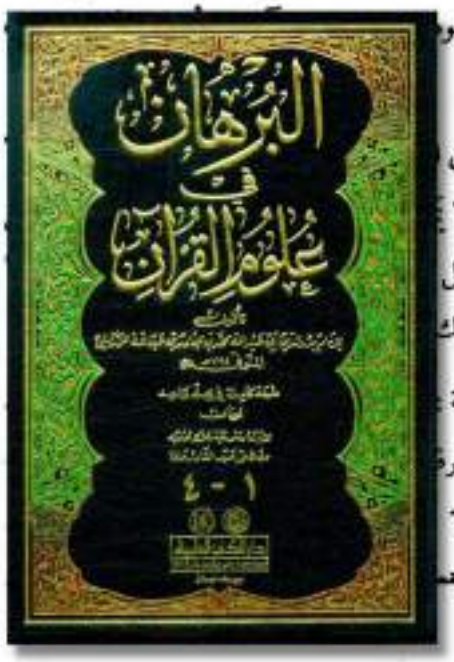

ة الآيات .

قا ن عبد البر : وأجمعوا على أن على سبعة أحرف ؛ ولا شيء منها ، ولا أن تقرأ على سبعة أوجه إلا قليل ؛ مثل و ﴿ عَذَابٍ بَئِيسٍ ﴾[5] ونحوه ، وذلك

وقال الشيخ شهاب الدين أبو شامة السبعة التي أقيمت القراءة عليها ؟ أو حر جميعُهـا ، وصرّح أبو جعفر الطبريّ الشيخ الشاطبيّ إلى قول القاضي فيما جم رضي الله عنه .

• • •

والسابع : اختاره القاضي أبو بكر ، وقال : الصحيح أن هذه الأحرف السبعة ظهرت واستفاضت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛ وضبطها عنه الأئمة ، وأثبتها عثمان والصحابة في المصحف ،

---

(١) سورة الأنبياء ٦٧ (٢) سورة مريم ٢٥
(٣) سورة المائدة ٦٠
(٤) سورة البقرة ٧٠
(٥) سورة الأعراف ١٦٥

— ٢٢٤ —

وأخبروا بصحتها ؛ وإنما حذفوا منها ما لم يثبت متواترا ، وأنّ هذه الأحرف تختلف معانيها تارة ، وألفاظها أخرى ، وليست متضادة ولا منافية .

• • •

سبعہ احرف کی آسانی کن لوگوں کے لئے تھی؟

ان مختلف لغات پر پڑھنے کی اجازت صرف ابتدائی عہد میں بعض ایسے لوگوں کی وجہ سے دی گئی تھی جن کیلئے لغت قریش کا تلفظ ادا کرنا ممکن نہ تھا۔ مثلاً ہذیل کو یمن کا لغت دشوار تھا۔ مگر الفاظ کی یہ وسعت صرف اس حد تک تھی کہ معنی متحد و یکساں رہیں۔ اس رخصت واجازت کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ لوگوں کے باہمی میل جول اور روابط کے بڑھنے کی وجہ سے ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کی لغات کے مطابق الفاظ ادا کرنے پر قادر ہو گیا اور ایک وہ وقت آ گیا کہ تمام لوگ حضور ﷺ کی لغت کے مطابق پڑھنے کے قابل ہو گئے، اس لغت قریش کے مطابق جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ اس لئے باقی لغات کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ حضرت عثمان نے اس وقت جب کہ سب لوگ ایک ہی لغت، (لغت قریش) کے مطابق پڑھنے پر قادر ہو گئے تو باقی لغت کی بجائے سب لوگوں کو لغات قریش پر اکٹھا فرما دیا۔

سبعہ احرف کی آسانی کیوں دی گئی؟

قرآن مجید میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ انسانوں کیلئے سہل اور واضح کلام بنا کر نازل کیا گیا ہے لیکن عرب کے کچھ قبائل کی زبان قریش کی زبان (جس میں کہ قرآن مجید نازل ہوا) سے مختلف تھی اور انہیں قریش کا محاورہ اختیار کرنے میں دقت ہوتی تھی اس لئے وقتی طور پر اس بات کی اجازت دے دی گئی کہ وہ کچھ الفاظ اپنے لغت میں ہی ادا کر لیا کریں بشرطیکہ معانی کا فرق نہ پڑتا ہو۔ دوسری طرف عرب کا مزاج قبائلی خصوصیات کا حامل بھی تھا۔ اس سلسلے میں وہ تعصب کی حد کو پہنچے ہوئے تھے۔ لہذا حکمت الٰہی کا تقاضا یہ ہوا کہ قرآن کے محدود الفاظ میں جہاں عرب کے قبائل کی لغات میں فرق تھا، ہر قبیلہ کو اپنی اپنی لغت کے مطابق تلفظ کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ ایک طرف عربی زبان کی تمام شاخیں کلام الٰہی کی برکت سے بہرہ یاب ہوں اور عرب قبائل کی زبانیں عمومی شکل میں عربی زبان کے ساتھ نزول کلام الٰہی کی

برکت سے فیض یاب ہو سکیں، دوسری طرف عرب قبائل کو اپنی لغت خاصہ کی محرومی کا احساس نہ ہو اور لسانی تعصب کا اندیشہ بھی نہ رہے۔ جمع عثمانی کے وقت جب دائرہ اسلام وسیع ہو گیا اور قبائلی خصوصیات ختم ہو کر وحدت عرب بلکہ وحدت اسلامی کے رنگ میں تمام قبائل پورے طرح رنگے جا چکے تو سبعہ احرف یا قبائل کی خصوصیات کی ضرورت باقی نہ رہیں۔ لہذا دور عثمان میں صرف لغت قریش میں قرآن کریم کو محفوظ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ نزول قرآن کے وقت اہل عرب میں سب سے بڑا ہنر اور فن فصاحت و بلاغت اور بیان و خطابت میں کمال تھا، اہل کمال اپنے کمالات جلسوں میلوں اور خاص خاص مجامع میں بڑے بڑے فصحاء کی مجالس میں پیش کرتے تھے۔ اور اپنے کمالات کا مظاہرہ کرتے تھے، کعبتہ اللہ اس کا سب سے بڑا اکھاڑا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآن

سبحن الذی سورہ الإسراء : آیت 88

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾

کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں (ا)۔

پیش کر کے نہ صرف اہل عرب کو بلکہ تمام مخلوق کو چیلنج دیا تھا کہ قرآن جیسی کوئی کتاب بنا کر لائیں۔

پس اگر قرآن ایک ہی لغت میں نازل ہوتا تو دوسری لغت والوں کو یہ کہنے کی گنجائش رہتی کہ اگر ہمارے لغت میں ہوتا تو ہم اس کا مثل بنا لاتے۔ اور اللہ تعالی کے اس ارشاد بالا میں کذب کا وہم ہو جاتا، حالانکہ اللہ تعالی اس سے پاک اور بری ہے۔

چنانچہ جب عرب میں اسلام کی اشاعت ہوئی اور فصحا عرب ملک کے حصوں سے قرآن مجید سیکھنے کے لیے آئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان کے کلمات کو ان پر واضح کر کے فرمایا کہ تمہارے یہاں تو فلاں لفظ کی ادائیگی امالہ سے فصیح مانی گئی، تو ان فصحاء نے اقرار کیا کہ بیشک ایسا ہی ہے، اس پر آپ نے اجازت دی کہ تم اس طرح ادا کرو، بعضوں کے یہاں قد جاء کم میں دال کا جیم میں ادغام فصیح مانا جاتا تھا ان کو اسی طرح اجازت دی اور فرمایا کہ اللہ تعالی اس کی اجازت دیتا ہے۔ اس سے وہ فصحاء بھی اپنی جگہ قائل ہو گئے کہ یہ کلام کتنا معجز ہے، نیز ان کو سہولت حاصل ہو گئی۔

حضرت عثمان نے چھ حروف کو ہر گز منسوخ نہیں کیا! (تحقیقی)

حضرت عثمان نے چھ حروف کو ہر گز منسوخ نہیں کیا، جس نے یہ بات کہی ہے اس نے بالکل غلط کہا ہے۔ الحمدللہ، ساتوں کے ساتوں حروف ہمارے پاس بعینہ موجود و مشہور قراءتوں میں محفوظ ہیں۔

علامہ بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

قال أبو الحسن على الأشعرى أجمع المسلمون على أنه لا يجوز حظر ماوسعه الله تعالى من القراءة بالأحرف التي أنزلها الله تعالى ولا يسوغ للأمة أن تمنع مايطلقه الله تعالى بل هي موجودة في قراء تنا۔

(العيني، علامہ بدر الدين : عمدة القارى شرح صحيح البخارى، كتاب الخصومات باب كلام الخصوم لبعضهم ببعض ، مصر: الطباعه المنيريه، 1348ھ ،12/258)

ترجمہ: امام ابوالحسن علی اشعری فرماتے ہیں کہ اس بات پر مسلمانوں کا اجتماع ہے کہ اللہ تعالی نے جو حروف نازل کر کے امت کو سہولت عطاء فرمائی تھی اسے روکنا کسی کیلئے جائز نہیں اور امت اس بات کی مجاز نہیں ہے

کہ جس چیز کی اجازت اللہ تعالی نے دی ہو اسے روک دے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ساتوں حروف ہماری موجودہ قراءات میں موجود ہیں۔

ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

وكانه عليه الصلوة و السلام كشف له أن القراءة المتواترة تستقر فی أمته على سبع وهي الموجودة الآن المتفق على تواترها ، والجمهور على أن مافوقها شاذلايحل القراء ة به۔

(على القارى: مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب فضائل القرآن ، باب فی توابع اخرى، 5/16)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ پر منکشف ہو گیا تھا کہ متواتر قراءتیں آپکی امت میں آخر کار سات رہ جائیں گی چنانچہ وہی سات قراءتیں آج موجود ہیں اور ان کے تواتر پر اتفاق ہے اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس کے علاوہ جو قراءتیں ہیں وہ شاذ ہیں اور ان کی تلاوت جائز نہیں۔

علامہ انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۲ھ) اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

" فاعلم ان ماقراء جبرئيل عليه السلام في العرضة الاخيرة على النبي ﷺ كله ثابت في مصحف عثمان ولما يتيعن منها وبقي واحد فقط -

(انور شاه، علامه فيض البارى شرح صحيح البخارى، كتاب الخصومات ، باب التوثق ممن تخشى معرته ، 3 / 321)

بیشک جبریل علیہ السلام نے جتنے حروف حضور ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کے دور میں پڑھے تھے وہ سب حضرت عثمان کے مصحف میں موجود ہیں۔

علامہ ابن جریر طبری وہ واحد شخصیت ہیں جو یہ نظریہ رکھتے تھے کہ موجودہ قرآن سے باقی چھ حروف ختم کر دئے گئے ہیں، متاخرین کے کچھ علماء بھی اسی نظریہ سے متاثر ہوئے چونکہ علامہ ابن جریر طبری (310ھ) پر حروف کے معنی واضح نہیں ہو سکے اس لئے انہوں نے یہ موقف اختیار کر لیا کہ چھ حروف ختم ہو گئے اور صرف ایک حرف باقی رہ گیا حالانکہ یہ درست مؤقف نہیں ہے۔

علامہ زاہد الکوثری (م ۱۳۷۱ھ) لکھتے ہیں:

بہت سے لوگوں نے محض علامہ ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) کے مقام سے متاثر ہو کر یہ رائے اختیار کر لی کہ اس وقت صرف ایک ہی حرف میں قرآن مجید موجود ہے۔ ان لوگوں کے نقطہ نگاہ کا رد علامہ ابن حزم (456ھ) نے نہایت سخت انداز سے اپنی کتاب "الفصل اور الاحکام" میں کیا ہے۔ لہذا ابن جریر طبری (310ھ) کی رائے نہایت سنگین اور خطرناک ہے۔

(الکوثری، محمد زاہد: مقالات الکوثری، القاہرہ: المکتبۃ التوفیقیۃ ص 39)

عہد جدید کے مصنف علامہ زرقانی (1122ھ) نے بھی اپنی کتاب مناہل العرفان میں یہی نقطہ نگاہ اختیار کیا ہے کہ

مصحف عثمان میں ساتوں حروف موجود ہیں اور یہ موقف غلط ہے کہ حضرت عثمان نے چھ حروف ختم کروا دیے تھے۔ (الزرقانی: مناہل العرفان في علوم القرآن، 1/151)

شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) کا نقطہ نگاہ بھی یہی ہے۔

(شاہ ولی اللہ، دہلوی،: المصفی شرح المؤطا، مطبع مرتضوی، ص 187)

مصحف عثمان میں ساتوں حروف موجود ہیں۔ اس سلسلے میں علماء نے دلائل کے ساتھ اس نقطہ نگاہ کو درست ثابت کیا ہے۔ ان میں اہم دلائل یہ ہیں:

قرآن مجید کے بارے میں خدا تعالی کا ارشاد ہے:

سورہ الحجر : آیت 9

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (۱)۔

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی صحیح احادیث سے ثابت شدہ ہے کہ "سبعہ احرف اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ لہذا منزل من اللہ چیز کی حفاظت اللہ تعالی نے خود اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ اس طرح یہ ساتوں حروف قیامت تک باقی رہیں گے۔

ایک غور طلب بات یہ بھی ہے کہ ایک طرف علامہ ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ "سبعہ احرف" کو حضرت عثمان نے ختم فرمادیا تھا، تاہم وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کا مصحف حضرت ابو بکر صدیق (13ھ) والے نسخے کے عین مطابق تھا، یعنی طبری (310ھ) کا یہ موقف بھی ہے کہ عہد ابو بکر صدیق (13ھ) میں سبعہ احرف موجود تھے۔ (عثمانی، محمد تقی علوم القرآن، ص 137)

حضرت زید بن ثابت کا قول بھی ہے۔

وأرسل عثمان إلى حفصة أن تعطية الصحيفة وحلف لها: ليردنها إليها، فأعطته، فعرضت المصحف عليها، فلم يختلفا في شيء

اور حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ان کو اپنا مصحف عطاء کر دیں اور انہوں نے واپس لوٹانے کا وعدہ بھی کیا، تو حضرت حفصہ نے دیدیا۔ میں نے مصحف کا مقابلہ ان صحیفوں سے کیا تو دونوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔

(الطحاوی، ابو جعفر : شرح مشكل الآثار ، باب بيان مشكل ماروي عن رسول الله ﷺ من قوله نزل القرآن على سبعه أحرف،8/128)

یہی روایت تھوڑے فرق کے ساتھ جامع ترمذی ج2 ص359 ح3104 میں بھی ہے۔

علمائے کرام نے مزید کئی دلائل بھی پیش کیے ہیں جن سے اس موقف کا اثبات ہوتا ہے کہ مصحف عثمان (دوسرے لفظوں میں ہمارے ہاتھوں میں موجودہ قرآن مجید) ان سات حروف پر مشتمل ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔

فقہاء، قراء اور متکلمین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ مصحف عثمانی میں ساتوں حروف شامل ہیں اور جمہور علما، وائمہ متقدمین ومتاخرین کہتے ہیں کہ عثمانی مصاحف میں وہ سات حروف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں باقی رہ گئے تھے جو آپ ہر سال جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دور فرماتے تھے، ان میں سے ایک حرف بھی ترک نہیں ہوا کیونکہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور امت کے لیے جائز نہیں کہ ان میں سے کوئی چیز ترک کرے اور جمہور علما، وائمہ متقدمین ومتاخرین کہتے ہیں کہ عثمانی مصحف میں وہ سات حروف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں باقی رہ گئے تھے جو آپ ہر سال جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دور فرماتے تھے، ان میں سے ایک حرف بھی ترک نہیں ہوا۔

ثم إنَّ حذيفة بنَ اليمان قَدِمَ في غزوةٍ غزاها فرج أرمينية[1]، فلم يَدْخُلْ بيتَه حتى أتى عثمانَ، فقال: يا أميرَ المؤمنين أدرِكِ الناسَ، فقال عثمانُ: وما ذاك؟ فقال: غزوتُ أرمينية، فحضرها أهلُ العراق وأهلُ الشام، وإذا أهلُ الشام يقرؤون بقراءةِ أُبَيٍّ، فيأتون بما لم يَسْمَعْ أهلُ العراقِ، فيكفرهم أهل العراق، وإذا أهلُ العراق يقرؤون بقراءة عبد الله بن مسعود، فيأتون بما لم يسمع أهلُ الشام، فيكفرهم أهلُ الشام.

قال زيد: فأمرني عثمانُ أن أكْتُبَ له مصحفاً، وقال: إني جاعلٌ معك رجلاً لبيباً فصيحاً، فما اجتمعتُما فيه، فاكْتُباه، وما اختلفتُما فيه، فارفعاه إليّ، فجعل معه أبانَ بنَ سعيد بنِ العاص، فلما بلغ: ﴿إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ﴾ [البقرة: ٢٤٨]، قال زيد: فقلتُ أنا: التابوهُ، وقال أبانُ: التابوتُ، فرفعنا ذلك إلى عثمان فكتب «التابوت» ثم عرضته، يعني المصحف عرضةً أخرى، فلم أجد فيه شيئاً، وأرسل عثمانُ إلى حفصة أن تُعْطِيَهُ الصحيفة وحلف لها: لَيُرَدَّنَّها إليها، فأعطته، فعرضت المصحف عليها، فلم يختلفا في شيء، فردَّها عليها، وطابت نفسُه، وأمَرَ الناسَ أن يكتبوا المصاحفَ[2].

---

(١) يعني ثغرها، وأرمينية: هي جبال وأنجاد في آسيا الصغرى جنوب القفقاز بين أنجاد إيران شرقاً والأناضول غرباً، وبين بحر قزوين ومسيل الفرات الأعلى.

(٢) حديث صحيح. نعيم بن حماد، وإن كان في حفظه شيء، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح.

ورواه الطبراني (٤٨٤٤) عن أحمد بن محمد الشافعي، عن عمه إبراهيم بن محمد، حدثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. =

بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِيْ الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا) اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورۂ براءت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مؤمنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان اور پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۰۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۱۰۴: روایت ہے انسؓ سے کہ حذیفہؓ آئے عثمانؓ بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تو کہا عثمانؓ بن عفان سے کہ اے امیر المؤمنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمانؓ نے پیغام بھیجا حفصہؓ کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو صحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہؓ نے صحف حضرت عثمانؓ کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت کو اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس کہ نقل کریں یہ لو مصحف کی مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس صحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا ..... پھر ڈھونڈا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُ واللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْاَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتَ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْزِلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَلْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَ مِنْ مَّقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

قریشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اے عراق والو! چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسولؐ کو ناگوار ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام ج
سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکا
کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال
کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ
بخشیان نعاس اور انزال ماء اور اثبات ملائکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب
کافروں کے سروں پر اور ہر جوڑوں پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھا
اور تخویف فتنہ عامی سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیہ
مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تھا۔ حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا
کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے اور دوستی ا
غنیمت کے خمس نکالنے کا رسول اللہ ﷺ اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین
لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت
اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ

علمائے کرام کے ہاں باقی چھ حروف کا تعین اور اختلافات (تحقیق)

سبعہ احرف میں قریش کی لغت کے علاوہ جزیرہ عرب کی کون کون سی لغات شامل ہیں، اس نکتہ پر علمائے کرام کے ہاں اتفاق نہیں ہے کیونکہ اس کی صریح وضاحت قرآن واحادیث میں بیان نہیں کی گئی، لیکن تمام علماء متفق ہیں کہ سبعہ احرف سے مراد عربوں کی وہ سات لغات ہیں جو ایک ہی معنی دے رہی ہوں۔ وہ اس طرح کہ جب لغت عرب کسی ایک لفظ میں اختلاف کرے تو قرآن کریم ان سات لغات میں سے اسی لفظ کو پیش کر دیتا ہے۔

ان کے بارے میں مزید ثبوت ودلائل یہ بھی دئے گئے کہ صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا آپ ﷺ نے دونوں کی قراءت کو صحیح فرمایا۔ نیز حدیث ابو بکرہؓ میں بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّهَا كَافٍ شَافٍ۔

اسی میں یہ بھی ہے:

كَقَوْلِكَ هَلُمَّ وَتَعَالَ۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اختلاف الفاظ میں تھا نہ کہ معانی میں۔

سیدنا ابنؓ مسعود کی روایت میں یہ بھی ہے:

مَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلَنَّ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

جس نے ایک حرف پر پڑھ لیا وہ پھر دوسرے حرف کی طرف وعدہ ووعید وغیرہ میں مت جائے۔

☆...کچھ علماء قریش، ہذیل، تمیم، ہوازن، کنانہ، ثقیف اور یمن کی لغات کے قائل ہیں۔

☆...کچھ آخری تین کی بجائے ازد، ربیعہ اور سعد بن بکر کی لغات مراد لیتے ہیں۔

سات حروف سے مراد سات لغات ہیں۔ یہ سات لغات مندرجہ ذیل ہیں۔

قریش، ثقیف۔ طی۔ ہوازن و بکر تمیم، ازد و ربیعہ۔ باقی دوسری زبانیں۔

(الزرکشی: البرھان، 219/1۔217)

امام طبرانی کی رائے یہ ہے کہ اس سے عرب کے سات قبائل مراد ہیں جن کی لغت میں قرآن نازل ہوا،

قریش، ہذیل، تیم رباب، ازد، ربیعہ، ہوازن، سعد بن بکر۔

بحر حال اس بات پر بھی تمام علماء متفق ہیں کہ

1۔ احرف سبعہ کا تعلق قراءت سے ہے نہ کہ معانی سے۔

2۔ حکمت اس میں یہی تھی کہ امت پر تخفیف و آسانی ہو جو رحمت رب ہے۔

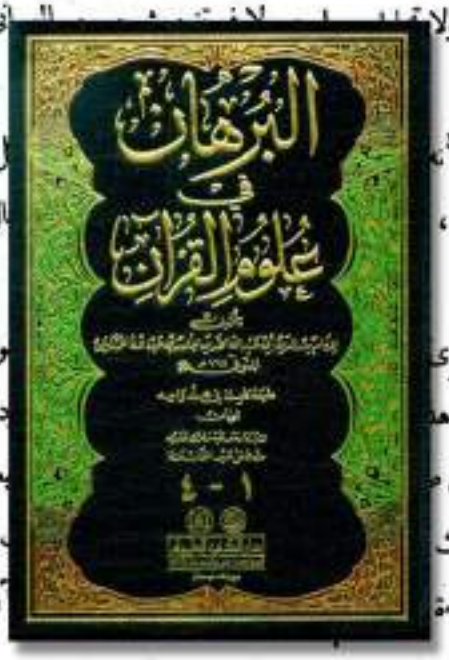

أن التوسعة لم تقع فى تحريم حلال ولا
المذكورة[1] .

وقال الماوردىّ : هذا القول خطأ، لأنه
واحد من الحروف و إبدال حرف بحرف ،
بآية أحكام..

وقال البَيْهَقِيّ فى " المدخل " :وقدرُوِى
عن النبى صلى الله عليه وسلم ، ثم قال : هذا
ثم ساقه بإسقاط ابن مسعود، ثم قال : فإن هذا
أوجه ، وليس المراد به ما ورد فى الحديث
ولكن المراد به اللغات التى أبيحت القراءة
عليها .

• • •

والرابع: أن المرادَ سبع لغات لسبع قبائل من العرب ؛ وليس معناه أن يكونَ فى الحرف الواحد سبعة أوجه ؛ هذا مالم يُسمع قط ،أى نزل على سبع لغات متفرقة فى القرآن ، فبعضُه نزل بلغة قريش ، [2] وبعضُه بلُغة هذيل ، وببعضه بلغة تميم ، وبعضه بلغة أزْد وربيعة[2] ، وبعضه بلغة هوازن وسعد بن بكر ، وكذلك سائر اللغات؛ ومعانيها فى هذا كلّه واحدة . وإلى هذا ذهب أبو عبيد القاسم بن سلاّم وأحمد بن يحيى ثعلب؛ وحكاه ابن دريد[3] عن أبى حاتم السجستانىّ[4]،وحكاه بعضُهم عن القاضى أبى بكر .

(١) مقدمة التفسير ٢٤١ (٢-٢) ساقط من م
(٣) هو أبو بكر محمد بن الحسن بن دريد : صاحب كتاب الجمهرة فى اللغة وناظم المقصورة ؛ توفى ببغداد سنة ٣٢١ .(إنباه الرواة ٣ : ٩٢) .
(٤) هو أبو حاتم سهل بن محمد السجستانى ؛ صاحب المبرد ؛ مات بالبصرة سنة ٢٥٥ .(إنباه الرواة ٢ : ٥٨) .

کیا سبعہ احرف آج ختم ہو چکے ہیں؟

عقیدہ اہل سنت کے مطابق "سبعہ احرف" ختم نہیں ہوئے بلکہ مصحف عثمان میں موجود ہیں۔ اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ "سبعہ احرف" جو اللہ تعالی کی طرف سے بطور انعام حضور کی خواہش پر عطاء کئے گئے، صحابہ کرام اپنی مرضی سے انہیں ختم کر دیں۔ یہ ناممکن ہے کہ صحابہ کرام اس چیز کو جو قرآن تھی اور جس کی منسوخی کا حکم بھی نہیں آیا تھا محض اپنی مرضی سے اس کا خاتمہ کر دیں۔

حضرت ابو بکر صدیق (13ھ) کو جب حضرت عمر نے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ قرآن مجید کا ایک سرکاری نسخہ تیار کروائیں تو انہیں اس پر تردد ہوا کہ جو کام حضور نے نہیں کیا وہ میں کس طرح کروں۔ یہی حال حضرت زید بن ثابت کے ساتھ ہوا اور وہ بڑی مشکل سے اس کام کیلئے آمادہ ہو سکے۔ جبکہ اس کام میں قرآن مجید میں کسی کمی بیشی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ محض منتشر اوراق کو ایک دھاگے میں پرونا تھا۔ لیکن سبعہ احرف کا جواز اور وجود تو صحیح احادیث سے ثابت شدہ ہے، ساتوں حروف قرآن مجید کا حصہ ہیں۔ صحابہ کرام سے یہ بات بعید از امکان ہے کہ انہوں نے قرآن کے حصوں کو قرآن سے نہ صرف نکلوا دیا بلکہ انہیں ہمیشہ کیلئے فراموش کروا دیا۔

یہ بات قرآن مجید کی آیت:

سورہ الحجر : آیت 9

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (ا)۔

کے خلاف جاتی ہے۔

اگر حضرت عمر جیسے خلیفہ کے سامنے ایک عام شہری کھڑا ہو کہ سوال کر سکتا تھا کہ آپ کا کرتہ اتنا لمبا کیسے بن گیا؟ ایک عورت بر سر منبر حضرت عمر کو ٹوک سکتی تھی کہ آپ عورتوں کے مہر کم کرنے کا کیونکر کہہ سکتے ہیں جبکہ قرآن ہمیں ڈھیر بھر مہر دینے کی اجازت دیتا ہے، تو صحابہ کرام کے ایسے معاشرے میں اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایسا فیصلہ کر لیں کہ قرآن مجید سے یہ بات نکال دیں یا، یہ بات شامل کر دیں۔

بیشک اللہ تعالی ہی نے یہ کلام نازل فرمایا، اس لیے بعض الفاظ ایک سے زیادہ طریقوں سے پڑھنے کی اجازت دی، تو اسے متن کا اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔ ایک سے زیادہ طریقوں سے بعض الفاظ ادا کرنے کی اجازت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہیں دی اور نہ ہی لوگوں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ اس سلسلے میں اصولی بات کا اعلان اللہ تعالی نے خود قرآن مجید میں فرما دیا:

یعتذرون سورہ یونس: آیت 15

وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ہٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں (۱) جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے (۲) یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں (۳) بس میں تو اس کی پیروی کرونگا جو میرے پاس وحی کے ذریعے پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں (۴)۔

اہل تشیع معتبر کتب اور جید علماء سے سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید

سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید میں صحاح ستہ سمیت دیگر کئی معتبر کتب احادیث میں مختلف روایات اس عقیدے کو بیان کرتی ہیں، میں نے چند اہم دلائل سے اس عقیدے کی تائید کتب اہل سنت سے دکھادی ہے، اگرچہ یہ ضروری نہیں ہے کہ اہل سنت عقائد و نظریات کی تائید شیعہ معتبر کتب سے دکھائی جائے، کیونکہ اہل تشیع تو مجبور ہو کر اہل سنت کتب سے اپنے عقائد کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی کتب سے وہ عقائد ثابت کرنا ممکن نہیں ہوتا، لیکن اہل سنت شیعہ روایات کے محتاج نہیں ہیں۔ اس کے باوجود میں اتمام حجت کرتے ہوئے اہل تشیع معتبر کتب اور جید علماء سے سبعہ احرف کے عقیدے کی تائید بھی شامل کر رہا ہوں، جس کا اشارتاً ذکر دوران مناظرہ کئی بار کیا گیا تھا۔

امام جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کریم سات حروف (قرآت) پر نازل کیا گیا ہے۔ اس لیے امام کے لیے کم از کم یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ سات طریقوں پر فتویٰ دے۔

(الخصال، شیخ صدوق)

شیخ صدوق (چوتھی صدی) شیعہ کے متقدمین جید ترین شیعہ علماء میں سے ہیں۔ اس نے اپنی مشہور کتاب الخصال میں سبعہ احرف کے متعلق دو روایات نقل کی ہیں۔

1۔ حماد بن عثمان کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ حضرات ائمہ اہل بیت سے ہم تک پہنچنے والی احادیث مختلف ہیں۔

امام جعفر نے فرمایا کہ قرآن کریم سات حروف (قرآت) پر نازل کیا گیا ہے۔ اس لیے امام کے لیے کم از کم یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ سات طریقوں پر فتویٰ دے۔ پھر فرمایا کہ (یہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کی طرح ہے) یہ ہماری بخشش ہے۔ چاہے اسے خرچ کر دو یا بلا حساب روکے رکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ایک آنے والا (جبرئیل علیہ السلام) آیا۔ اور اللہ کا یہ حکم دیا کہ میں قرآن کریم کو ایک ہی حرف (قرآت) پر پڑھوں۔ تو میں نے عرض کی۔ اے میرے پروردگار! میری امت کے لیے وسعت اور آسانی فرما دیجئے۔ تو فرمایا بے شک اللہ تعالی آپ کو فرماتا ہے کہ چلو تم قرآن کو سات حروف (قرات) پر پڑھ لیا کرو۔

2۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ بحکم خداوند عالم آیا اور کہا ارشاد الہیٰ ہے کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگار! میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگار! میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا! میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الہی ہوا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو۔

(خصال شیخ صدوق جلد دوم ص 44، 43 مطبوعہ ایران)

یہی روایات الصافی تفسیر القرآن جلد اول ص 60، 59 شیعہ مفسر فیض کاشانی نے بھی نقل کی ہیں۔

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه هذا على الكراهة لا على النهي و ذلك لأن الجنب و الحائض مطلق لهما قراءة القرآن إلا العزائم الأربع ... إذا قوي و سورة اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ و قد جاء الإطلاق للر... به الصوت إذا كان عليه مئزر و أما الركوع و السجود ... يح إلا ما ورد في صلاة الحاجة و أما الكنيف فيجب أن ... ماء فتجري مجرى الحائض في ذلك.

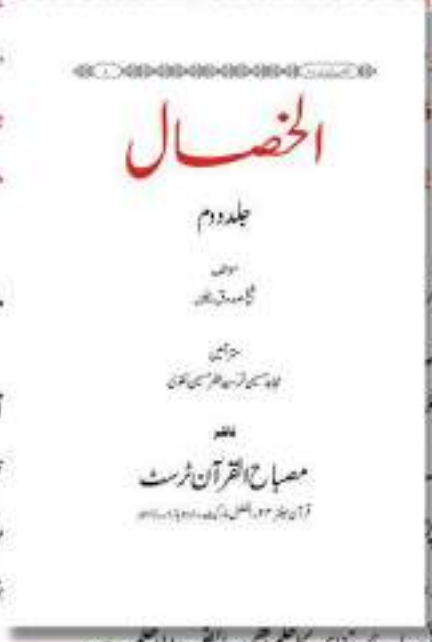

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات آدمی قر... ما ہو (۳) جو پائخانہ میں ہو (۴) حمام میں ہو (۵) جنابت میں (۶) نفاس ... مصنف فرماتے ہیں کہ ان مقامات پر قرآن کی تلاوت ک... آن کی تلاوت کر سکتے ہیں سوائے ان آیات کے جن میں سجدہ واجب ... سجدہ (۳) سورۂ نجم (۴) سورۂ علق۔ اسی طرح اگر کوئی حمام میں قرآن پ... رتبہ باندھے ہوئے ہو یعنی قمر سے گھٹنوں تک جسم کپڑے میں چھپا ہوا ہو... ناپر تلاوت نہیں کرنی چاہئے کہ رکوع وسجود میں حکم یہ ہے کہ تسبیح خدا بجالائی جائے، نفاس کا حکم بھی حائض والا ہے

نزل القرآن علی سبعة أحرف

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الضَّبَعِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ الْأَحَادِيثَ تَخْتَلِفُ عَنْكُمْ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَ أَدْنَى مَا لِلْإِمَامِ أَنْ يُفْتِيَ عَلَى سَبْعَةِ وُجُوهٍ ثُمَّ قَالَ هذا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

حماد بن مسلم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم لوگوں تک حضرات ائمہ علیہم السلام سے مختلف حدیثیں پہنچی ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے اور کم سے کم جو ہم کو سہولت دے گئی وہ یہ ہے کہ ہم جس طرح ہیں پڑھنے کا حکم دیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ ہماری بخشش ہے دیں یا نہ دیں۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ بحکم خداوند عالم آیا اور کہا ارشاد الٰہی ہے کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا

میری امت کے لیے وسعت فرما حکم ہوا کہ قرآن سات حرفوں پر پڑھو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَانِي آتٍ مِنَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ بحکم خداوند عالم آیا اور کہا ارشاد الٰہی ہے کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو۔

خلق الله عز وجل في الأرض منذ خلقها سبعة عالمين

پروردگار عالم نے زمین پر سات گروہ صاحبان عقل وخرد پیدا کیے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ لَقَدْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَهَا سَبْعَةَ عَالَمِينَ لَيْسَ هُمْ وُلْدَ آدَمَ خَلَقَهُمْ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَأَسْكَنَهُمْ فِيهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مَعَ عَالَمِهِ ثُمَّ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ أَبَا هَذَا الْبَشَرِ وَ خَلَقَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْهُ وَ لَا وَ اللهِ مَا خَلَقَتِ الْجَنَّةُ مِنْ أَزْوَاجِ الْمُؤْمِنِينَ مُنْذُ خَلَقَهَا وَ لَا خَلَقَتِ النَّارُ مِنْ أَزْوَاجِ الْكُفَّارِ وَ الْعُصَاةِ مُنْذُ خَلَقَهَا عَزَّ وَ جَلَّ لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ صَيَّرَ اللهُ أَبْدَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَعَ أَزْوَاجِهِمْ فِي الْجَنَّةِ وَ صَيَّرَ أَبْدَانَ أَهْلِ النَّارِ مَعَ أَزْوَاجِهِمْ فِي النَّارِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُعْبَدُ فِي بِلَادِهِ وَ لَا يَخْلُقُ خَلْقاً يَعْبُدُونَهُ وَ يُوَحِّدُونَهُ وَ يُعَظِّمُونَهُ بَلَى وَ اللهِ لَيَخْلُقَنَّ اللهُ خَلْقاً مِنْ غَيْرِ فُحُولَةٍ وَ لَا إِنَاثٍ يَعْبُدُونَهُ وَ يُوَحِّدُونَهُ وَ يُعَظِّمُونَهُ وَ يَخْلُقُ لَهُمْ أَرْضاً تَحْمِلُهُمْ وَ سَمَاءً تُظِلُّهُمْ أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

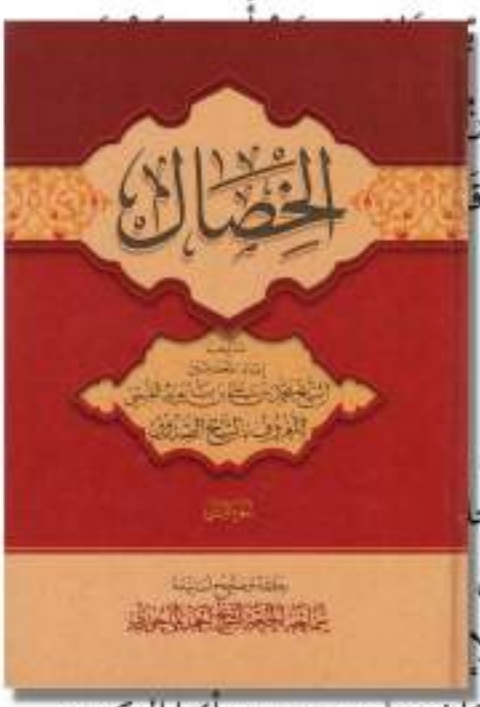

عَنْهُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ
عَنْ آبَائِهِ ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ ، قَ
الرَّاكِعُ ، وَالسَّاجِدُ ، وَفِي الْكَنِيفِ
وَالنُّفَسَاءُ ، وَالْحَائِضُ (١) .

قال مصنّف هذا الكتاب رضي
على النهي ؛ وذلك لأنّ الجنب والح
إلّا العزائم الأربع : وهي سجدة لقمان
وسورة اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ، وقد جاء الإ
في الحمام ما لم يرد به الصوت إذا كان عليه مئزر ، وأمّا الركوع والسجود فلا يقرأ فيهما ؛ لأنّ الموظف فيهما التسبيح إلّا ما ورد في صلاة الحاجة ، وأمّا الكنيف فيجب أن يصان القرآن من أن يقرأ فيه ، وأما النفساء فتجري مجرى الحائض في ذلك .

نزل القرآن على سبعة أحرف

(٨٥٢) ٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ

(١) وسنده صحيح ، رجاله ثقات أجلاء عيون .

مَعْرُوفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : إِنَّ الْأَحَادِيثَ تَخْتَلِفُ عَنْكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، وَأَدْنَى مَا لِلْإِمَامِ أَنْ يُفْتِيَ عَلَى سَبْعَةِ وُجُوهٍ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿ هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ ﴾ (١) .

(٨٥٣) ٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَتَانِي آتٍ مِنَ اللَّهِ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ ! وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ ! وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ ! وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ

(١) سورة ص : ٣٩.
وسنده حسن كالصحيح ، رجاله ثقات أجلاء عيون ، محمد بن يحيى الصيرفي ذكره الشيخ في أصحابنا المصنفين ، وروى عنه أيوب بن نوح والعباس بن معروف وابن جبلة والزيات ، وهو من رواة نوادر الحكمة ولم تستثن روايته .

تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ (١) .

خلق الله عزّ وجلّ في الأرض منذ خلقها سبعة عالمين

(٨٥٤) ٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَقَدْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَهَا سَبْعَةَ عَالَمِينَ ، لَيْسَ هُمْ وُلْدَ آدَمَ ، خَلَقَهُمْ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَأَسْكَنَهُمْ فِيهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مَعَ عَالَمِهِ ، ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ أَبَا هَذَا الْبَشَرِ ، وَخَلَقَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْهُ ، وَلَا وَاللَّهِ مَا خَلَتِ الْجَنَّةُ مِنْ أَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ مُنْذُ خَلَقَهَا ، وَلَا خَلَتِ النَّارُ مِنْ أَرْوَاحِ الْكُفَّارِ وَالْعُصَاةِ مُنْذُ خَلَقَهَا عَزَّ وَجَلَّ ، لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَصَيَّرَ اللَّهُ أَبْدَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَعَ أَرْوَاحِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَصَيَّرَ أَبْدَانَ أَهْلِ النَّارِ مَعَ أَرْوَاحِهِمْ فِي النَّارِ ، أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعْبَدَ فِي بِلَادِهِ ، وَلَا يَخْلُقَ خَلْقاً يَعْبُدُونَهُ وَيُوَحِّدُونَهُ وَيُعَظِّمُونَهُ ، بَلىٰ وَاللَّهِ لَيَخْلُقَنَّ اللَّهُ خَلْقاً

(١) وسنده حسن ، أحمد بن هلال وعيسى وأبوه وجده مر ذكرهم في الحديث : ٦٩٢ .

في إشتمال القرآن على البطون والتأويلات ٥٩

المقدمة الثامنة

في نبذ مما جاء في أقسام الآيات واشتمالها على البطون والتأويلات وانواع اللغات والقراءات ، والمعتبرة منها

قد اشتهرت الرواية من طريق العامة أنه قال : نزل القرآن على سبعة أحرف كل أصل هذا الحديث الا انهم اختلفوا في م وروت العامة عنه عليه السلام ايضاً انه قال وزجر وترغيب وترهيب وجدل وقصص و وحلال وحرام ومحكم ومتشابه وأمثال الأحرف إشارة إلى اقسامه وأنواعه .

ويؤيده ما رواه أصحابنا عن أمير ال تبارك وتعالى أنزل القرآن على سبعة أقسام وزجر وترغيب وترهيب وجدل ومثل وق

وروت العامة ايضاً عن النبي صلّى ا أحرف لكل آية منها ظهر وبطن ولكل

وفي رواية أخرى أن للقرآن ظهراً وبطناً ولبطنه بطناً إلى سبعة أبطن .

وربما يستفاد من هاتين الروايتين أن الأحرف إشارة إلى بطونه وتأويلاته ولا نص فيهما على ذلك لجواز أن يكون المراد بهما أن الكل من الأقسام ظهراً وبطناً ولبطنه بطناً (بطن خ ل) إلى سبعة أبطن .

ومن طريق الخاصة ما رواه في الخصال بإسناده عن حمّاد قال : قلت لأبي

٦٠ ..... المقدمة الثامنة

عبد الله عليه السلام إن الأحاديث تختلف منكم ، قال : فقال : إن القرآن نزل على سبعة أحرف وأدنى ما للامام أن يفتي على سبعة وجوه . ثم قال : هذا عطاؤنا فامنن أو أمسك بغير حساب ، وهذا نص في البطون والتأويلات . ورووا في بعض ألفاظ هذا الحديث أن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرؤوا بما تيسر منه .

وفي بعضها قال النبي صلّى الله عليه وآله وسلم لجبرئيل عليه السلام : إني بعثت إلى أمة أميين ، فيهم الشيخ الفاني والعجوز الكبيرة والغلام . قال : فمرهم فليقرؤا القرآن على سبعة أحرف .

ومن طريق الخاصة ما رواه في الخصال بإسناده عن عيسى بن عبد الله الهاشمي عن ابيه عن آبائه قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم : أتاني آتٍ من الله عز وجل فقال : إن الله يأمرك أن تقرأ القرآن على حرف واحد . فقلت : يا رب وسع على أمتي . فقال : إن الله عز وجل يأمرك أن تقرأ القرآن على سبعة أحرف ويستفاد من هذه الروايات ان المراد بسبعة أحرف اختلاف اللغات كما قاله ابن الأثير في نهايته فانه قال في الحديث نزل القرآن على سبعة أحرف كلها شاف كاف اراد بالحرف اللغة يعني على سبع لغات من لغات العرب أي انها متفرقة (مفرقة خ ل) في القرآن فبعضه بلغة قريش وبعضه بلغة هُذيل وبعضه بلغة هوازن (هوازن خ ل) وبعضه بلغة اليمن . قال : ومما يبين ذلك قول ابن مسعود إني قد سمعت القراء فوجدتهم متقاربين فاقرأوا كما علمتم إنما هو كقول أحدكم : هلم تعال واقبل . وقال في مجمع البيان : إن قوماً قالوا إن المراد بالأحرف اللغات مما لا يغير حكماً في تحليل ولا تحريم مثل : هلم واقبل وتعال . وقالوا : وكانوا مخيرين في مبتدء الإسلام في أن يقرؤا بما شاؤا منها ثم أجمعوا على أحدها وإجماعهم حجة فصار ما أجمعوا عليه مانعاً مما اعرضوا عنه .

أقول : والتوفيق بين الروايات كلها أن يقال : إن للقرآن سبعة أقسام من

ورووا في بعض الفاظ هذا الحديث أن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرؤ وا بما تيسر منه۔ وفي بعضها قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لجبرئيل عليه السلام : إني بعثت إلى أمة أميين ، فيهم الشيخ الفاني والعجوز الكبيرة والغلام . قال : فمرهم فليقرؤا القرآن على سبعة أحرف .

ترجمہ: سات قرات کے اختلاف والی حدیث کے الفاظ بعض روایات میں یوں مذکور ہیں کہ یہ قرآن سات حروف (قرآت) پر نازل کیا گیا۔ تو ان میں سے جو آسان لگے۔ وہ پڑھ لیا کرو۔ بعض روایات میں یوں آیا

ہے، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا۔ دیکھو میں امی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اس امت میں عمر رسیدہ بوڑھے اور بوڑھیاں اور غلام بھی ہیں۔ کہا۔ تو پھر امت کو حکم دے دو کہ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ لیا کرو۔

ویإسناده عن عبد الله بن فرقد والمعلى بن خنيس قالا كنا عند ابي عبد الله عليه السلام ومعنا ربيعة الرأي فذكر القرآن فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن كان ابن مسعود لا يقرء على قراءتنا قراءتنا فهو ضال : قال (فقال خ ل) : ربيعة ضال . فقال : نعم ضال . ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : أما نحن فنقرأ على قراءة أبي۔

(الصافی ج 1 ص 62)

ترجمہ: عبداللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس دونوں کہتے ہیں امام جعفر صادق کے ہاں تھے۔ ہمارے ساتھ ربیعتہ الرآی بھی تھے۔ قرآن کریم کا ذکر ہوا۔ تو جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ابن مسعود ہماری قرآت کے مطابق قرآن نہیں پڑھتے، لہاذا وہ گمراہ ہیں۔ جناب ربیعہ نے کہا وہ گمراہ ہیں؟ فرمایا۔ ہاں گمراہ ہیں۔ پھر فرمایا ہم تو حضرت ابی بن کعب کی قرات کے مطابق پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حدیث بالا کو علامہ کاشانی شیعی نے اصول کافی سے نقل کرنے کے بعد لکھا کہ اس حدیث کے آخری الفاظ (ہم حضرت ابی کی قرآت کے مطابق پڑھتے ہیں) حضرت امام جعفر صادق رضی اشد عنہ نے جناب ربیعہ الرای کی دلجوئی کے لیے ارشاد فرمائے، تاکہ اس طرح صحابہ کرام کی توقیر و حرمت قائم رہے۔ اور سیدنا حضرت ابن مسعود رض المدینہ کے بارے میں جو کچھ فرما چکے تھے۔ اس کا تدارک بھی ہو جائے۔ ورنہ آپ کا یہ مقصد نہیں کہ ہم اہل بیت جناب ابی کی اتباع کرتے ہیں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ حضرت ابی کی قرآت ہم اہل بیت کی قرآت کے موافق ہے۔ یا یہ کہ اور قراتوں کی نسبت یہ ہماری قراءت کے زیادہ قریب ہے۔

في اشتمال القرآن على البطون والتأويلات ٦١

الآيات وسبعة بطون لكل آية . ونزل على
سبعة أوجه من القراءات ثم التكلف في
كما نقله في مجمع البيان عن بعضهم
الكافي باسناده عن زرارة عن أبي جعفر
من عند واحد ولكن الاختلاف يجيء من
يسار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلا
سبعة أحرف . فقال : كذبوا أعداء الله
الواحد ، ومعنى هذا الحديث معنى سابة
الصحيحة واحدة الا أنه عليه السلام لما
صحة القراءات جميعاً مع اختلافها كلّ
الحديثين وشيء من أحاديث الأحرف ايضاً .

وبإسناده عن عبد الله بن فرقد والمعلى بن خنيس قالا كنا عند ابي عبد الله عليه السلام ومعنا ربيعة الرأي فذكر القرآن فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن كان ابن مسعود لا يقرء على قراءتنا فهو ضال . قال (فقال خ ل) : ربيعة ضال . فقال : نعم ضال . ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : أما نحن فنقرأ على قراءة أُبيّ .

ولعل آخر الحديث ورد على المسامحة مع ربيعة مراعاة لحرمة الصحابة وتداركاً لما قاله في ابن مسعود ذلك لأنهم عليهم السلام لم يكن يتّبعون احداً سوى آبائهم عليهم السلام لأن علمهم من الله وفي هذا الحديث اشعار بأن قراءة أُبيّ كانت موافقة لقراءتهم عليهم السلام أو كانت أوفق لها من قراءة غيره من الصحابة .

ثم الظاهر أن الاختلاف المعتبر ما يسري من اللفظ إلى المعنى مثل مالك وملك دون ما لا يجاوز اللفظ أو يجاوزه ولم يخل بالمعنى المقصود سواء كان بحسب اللغة مثل كفؤاً بالهمزة والواو ومخففاً ومثقلاً او بحسب الصرف مثل يرتد

استدلال: اہل تشیع نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو ذکر کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ائمہ اہل بیت کے نزدیک بھی قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے۔

یہ روایات ان روایات میں سے چند ہیں۔ جو اہل تشیع علماء و محدثین نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ حضرات ائمہ اہل بیت سے نقل کیں ہیں، ان میں واضح اور صراحت کے ساتھ یہ مذکور ہے کہ قرآن کریم امت کی آسانی کی خاطر سات حروف (قرات) میں نازل کیا گیا ہے۔ اب جس کو جو آسان لگے اس میں اس کی تلاوت کرلے۔

اس وضاحت اور صراحت کے بعد اس شخص کی حماقت اور لاعلمی میں کیا شک رہ جاتا ہے جو یہ کہتا پھرے اور الزام دھر تا پھرے کہ قرآن کریم کو سات طرح پڑھ کر بگاڑنے اور بدلنے والے اہل سنت ہیں۔ **جب ائمہ اہل بیت خود اور شیعہ اکابرین بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم سات حروف میں اتارا گیا تو پھر ہم اہل سنت پر یہ الزام کیوں؟**

اب میں اہل تشیع کے مفسرین اور شارحین کی مزید عبارات پیش کر کے ان کے مسلک کی وضاحت کیے دیتے ہیں۔ تاکہ عوام کو معلوم ہو سکے کہ آج کے شیعوں کا مسلک اپنے ائمہ معصومین اور جید متقدمین علماء کے موافق ہے یا مخالف۔

سات قراءت میں قرآن کا نزول کیوں ہوا؟ اور اختلاف قراءت کا پس منظر

(از شیعہ معتبر کتب)

شرح خصال صدوق (فارسی):

دوسری روایت کا مفاد یہ ہے کہ قرآن سات انداز ہائے ادائیگی کے ساتھ اترا ہے۔ جو سات لغتوں سے عبارت ہے۔ اس لیے کہ نزول قرآن کے وقت علاقہ حجاز اور اس کے آس پاس میں جو فصیح اللسان عرب لوگ موجود تھے۔ باوجودیکہ سب کی زبان اپنی جگہ فصیح و بلیغ عربی تھی۔ تاہم ہر ایک قبیلہ کا لہجہ اور طرز

ادائیگی ایک دوسرے سے جداگانہ تھا۔ ابتداء میں تو یہ دستور تھا کہ سب عرب قرآن پاک کو ایک ہی لہجہ اور لغت میں یاد کریں اور پڑھیں۔ تاکہ قرآن میں کسی وجہ سے حتیٰ کہ جہت قرات سے بھی اختلاف پیدا نہ ہو۔ مگر پیغمبر ﷺ نے جب دیکھا کہ عرب لوگ ان پڑھ اور درس و تدریس سے ناآشنا ہیں۔ اور تمام کو ایک لہجہ اور ایک طرز تلفظ پر قرآن سکھلانا آسانی سے ممکن نہیں ہے۔ اس لیے بارگاہ ایزدی میں درخواست کی کہ انہیں علاقہ عرب کی سات مشہور زبانوں پر قرآن پڑھ لینے کی اجازت دی جائے۔ اس وجہ سے قرآن متعدد قرات پر مشتمل ہو گیا۔ جو سات طریقہ قرات سے مشہور اہل اسلام ہیں۔ اور ہر طریقہ کا ایک نامور قاری اور معروف راوی ہیں۔

اس مضمون کے بعد والے الفاظ چونکہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس لیے پہلے اصل فارسی میں نقل کرتا ہوں۔

و مطابق این حدیث همه این قرائت های مختلفه قرآن حقیقی و نازل پیغمبر اسلام است و آن بر دو وجه ممکن است اول آنکه آیاتیکه بتوسط فرشته برای آن حضرت میرسیده یا بقلب مبارکش نازل میشده شامل همه قرائتها بوده و پیغمبر هم در محضر اصحاب خود که از قبائل مختلفه بوده اند همه آنها را تلاوت میکرده و هر کدام مطابق لهجه و لغت خود قرائت مخصوصی را یاد میگرفته اند.

دوم - آنکه قرآن بیک لغت بخود پیغمبر نازل میشده ولی چون پیغمبر از خدا رخصت گرفته بود بلهجه ها و قرائتهای مختلفه بامت یاد میداد

ترجمہ: اس حدیث کے مطابق یہ تمام سات قرآت جو مختلف ہیں، یہ حقیقی قرآن ہیں۔ اور حضور ﷺ پر نازل ہیں۔ یہ بات دو طرح ممکن ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ وہ آیات جو حضرت جبرئیل کے واسطہ سے یا ان کے واسطہ کے بغیر براہ راست حضور ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوئیں۔ وہ آیات تمام مختلف قرات پر

مشتمل ہوں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی موجودگی میں جو مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان آیات کو سات قراءتوں پر تلاوت فرمایا اور پھر ہر ایک صحابی نے اپنے مخصوص لہجہ اور طرز ادائیگی کے مطابق ان آیات کو حفظ کر لیا ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کے مطابق ہی اترا ہو لیکن جب حضور صل اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی سے اس امر کی اجازت مرحمت ہو چکی تھی۔ کہ آپ امت کی آسانی کی خاطر سات قراءتوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ تو آپ اس اجازت کے پیش نظر سات قراءتوں کے مطابق ہر قبیلہ کو یاد کرادیا کرتے تھے۔۔

(شرح خصال صدوق فارسی جلد دوم ص114 ایران)

استدلال: مشکل حل ہو گئی، اصولی طور پر سات حروف کے عقیدے کی تائید اہل سنت معتبر کتب سے دکھانا ہی کافی ہے، لیکن اب تو میری مشکل آسان ہو گئی کیونکہ شیعہ کی روایات بھی اہل سنت روایات کی توثیق میں موجود ہیں۔

اہل تشیع کے جید عالم و محقق شارح خصال صدوق نے اس امر کی وضاحت کر دی، بلکہ ان اسباب کا تذکرہ بھی کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ مشہور سات قرات نفس قرآن اور عین قرآن ہیں۔ گویا کسی انسان کی اختراع نہیں۔ بلکہ اللہ نے سات طرق سے آیات نازل فرمائیں، اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اللہ کی اجازت سے سات قرات کو مروج فرمایا۔ لہذا اہل سنت پر ان حروف اور قرات کے موجد ہونے کا الزام کہاں تک درست قرار پاتا ہے؟

حماد بن عثمان گوید به امام ششم عرضکردم احادیث مختلفی از شما امامان بر حق بما رسیده؟

فرمود: قرآن بهفت حرف نازل شده. کمترین رخصتی که امام دارد اینست که بهفت طریقه فتوی دهد سپس فرمود این بخشش ما است بمردم بده یا دست بازدار: حسابی ندارد (این آیه ۳۹ سوره ص است).

رسول خدا فرمود فرشته ای از سوی خدای عز و جل نزد من آمد و گفت خدای بتو فرمان میدهد که قرآن را بیک حرف بخوانی: عرضکردم پروردگارا بامتم وسعت عطا کن. گفت براستی خدای عز و جل بتو دستور میدهد که قرآن را بهفت حرف بخوانی.

شرح: حرف الف با تا آخر بیست و هشت حروف هجاء را گویند و در ج

وَ مَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتالٍ

هر کس بجبهه جنگ پشت دهد جز سمت دیگری از نبرد را در نظر گیر
و بر دو وجه تفسیر شده چنانچه دو روایتی هم که مؤلف نقل کرده هر
که آیات قرآن دارای معانی و جهات هفتگانه است اگر چه وظیفه عمو
استفاده و عمل قرار دهند ولی امام که عالم بهمه جهات معناست میتواند
هر یک از آن معانی و جهات فتوی دهد و یک علت اختلاف اخبار صادر
در ضمن آیات قرآن مندرج است بیاناتی میکنند و همه صحیح است چ
شعر هم توجیهات متعددی باشد که هر کدام در جای خود صحیح باش
چندی در دنبال یک دیگر از یک جمله اراده شده ولی مفاد روایت دوم
هفت لغت باشد زیرا اعراب فصیح که در زمان نزول قرآن در حجاز و نواحی دیگر عربستان بودند با اینکه زبان همه عربی فصیح و بلیغ بود ولی لهجه ها و تلفظات مختلف داشتند، دستور نخست این بود که همه قرآن را بیک لهجه و یک تلفظ دریافت کنند که بهیچ وجه در قرآن حتی از جهت قرائت هم اختلافی پدید نشود ولی چون پیغمبر ملاحظه کرد که عرب مردمی نادان و درس نخوانده اند و بآسانی ممکن نیست اینها را وادار کرد که نسبت بقرآن یک لهجه و یک زبان مخصوصی را مراعات کنند از این رو درخواست کرد که قرآن را با هفت زبان معروف عربستان قرائت کنند و از اینجا قرآن دارای قرائت متعدد گردید که معروف هم هفت طریقه قرائت است و هر طریقه استادی نامور و راویانی معروف دارد و مطابق این حدیث همه این قرائتهای مختلفه قرآن حقیقی و نازل پیغمبر اسلام است و آن بر دو وجه ممکن است اول آنکه آیاتی که بتوسط فرشته برای آن حضرت میرسیده یا بقلب مبارکش نازل میشده شامل همه قرائتها بوده و پیغمبر هم در محضر اصحاب خود که از قبائل مختلفه بوده اند همه آنها را تلاوت میکرده و هر کدام مطابق لهجه و لغت خود قرائت مخصوصی را یاد میگرفته اند.

دوم- آنکه قرآن بیک لغت بخود پیغمبر نازل میشده ولی چون پیغمبر از خدا رخصت گرفته بود بلهجه ها و قرائتهای مختلفه بامت یاد میداد و چنانچه نماز فرض الله و فرض النبی دارد قرآن هم از نظر قرائتهای مختلفه دارای فرض الله و فرض النبی است و فرض النبی هم چون برخصت خدا است قرآن حقیقی است بنا بر این چنانچه من معتقدم همه قرائتهای مختلفه حتی

سات قراءت (حروف) پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ (شیعہ عالم فتح اللہ کاشانی)

بناء على هذا بخاطر فاتر اين فقير ضعيف جاني المفتقر الى غفران اللطيف سبحاني ابن شكر الله فتح الله الشريف الكاشاني كساهماجلابيب رضوانه وسقاهماشأ بيب غفرانه رسيد كه(تقر با الى الله تعالى وطلبالمرضاته العلى) مطالعه تفاسير عربيه وفارسيه و كتب تواريخ و احاديث وغير آن از كتب كلاميه و اصول وفروع فقهيه كرده تفسيرى از آن انتخاب نمايد كه مبتنى باشد بر حل معانى قرآن بر طبق قرائت سبعه كه مسلم الثبوت ومجمع عليه جميع موافق ومخالف است ومتعرض قرائة ديگر نميشود

ترجمہ: اس بناپر (جس کا تذکرہ گزشتہ سطور میں کیا گیا ہے۔) اس فقیر دل بیمار، ضعیف جان جو اللہ بخشن ہار، مہربان کی بخشش کا طالب ہے۔ یعنی ابن شکر اللہ فتح الشریف کاشانی (اللہ ان دونوں کو اپنی رضامندی میں ڈھانپے اور ان پر اپنی مغفرت کی بارش نازل کرے) کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اللہ تعالی کے تقرب اور اس کی رضامندی کے حصول کی خاطر فارسی و عربی تفاسیر کتب تاریخ اور علم کلام کی کتابوں اور فقہی اصول و فروع کا مطالعہ کروں۔ اور پھر ان تمام کا انتخاب پیش کروں۔ جو قرآن کریم کے مفہوم و معانی پر مشتمل ہو۔ اور وہ بھی قرآن کریم کی سات قراتوں کے مطابق ہو۔ یہ وہ قرات ہیں کہ جن کو سبھی اپنے بیگانے تسلیم کرتے ہیں اور ان پر تمام کا اتفاق و اجماع ہے۔ ان مسلم اور متفق علیہ قرات کے علاوہ کسی دوسری قرات کے پیچھے نہ پڑوں گا۔ (منہج الصادقین في الزام المخالفين، ص 4 مقدمہ۔ ملا فتح اللہ کاشانی)

مقدمه

-٤-

عنی حدیث فاعرضوا علی کتاب الله فما وافقه فاقبلوه وماخالفه فاعرضوا عنه یعنی هر گاه
حدیثی از من بشمار
کنید و توجه بآن
فصل دهم ازمقدمه ا
ودانستن آن ضرور
مغلقه نیز بهره تمام
مشتقات آن وذکرو
هریك ازقراء بر آن
بجهت کثرت الفاظ و
اختصار که از آن فا
بلیغه فصیحه محلی بو
علیهم اجمعین درنظراعتبار بمثابهٔ مارزرنگار مینمودچه ظاهر آن مزین بود بنقوش جمیله وباطنش
مملوازسموم عقاید قاتله وبا وجود این در غایت ایجاز واختصار بناء علی هذا بخاطرفاتر این تقیر
ضعیف جانی المفتقر الی غفران اللطیف سبحانی ابن شکرالله **فتح الله الشریف الکاشانی**
کساهماجلایب رضوانه وسقاهماشأیب غفرانه رسید که (تقربا الی الله تعالی وطلبا لمرضاته العلی)
مطالعهٔ تفاسیر عربیه وفارسیه وکتب تواریخ واحادیث وغیر آن از کتب کلامیه واصول وفروع فقهیه
کرده تفسیری از آن انتخاب نماید که مبتنی باشد برحل معانی قرآن برطبق قرائت سبعه که مسلم
الثبوت ومجمع علیه جمیع موافق ومخالف است ومتعرض قرائة دیگر نمیشود بجهة تطرق اختلاف
در آن ومحتوی باشد بر ذکر اسرار ونکات واسباب نزول آیات واحادیث سیدالبریات علیه وآله افضل
الصلوات واکمل التحیات واخبار وقصص وحکایات ائمه هدی علیهم التحیات والتسلیمات وفضل سور وآیات
ووجه ارتباط واتصال آن بیکدیگر وبیان مسائل فقهیه در ضمن تبیین آیات احکام ومناقب اهل البیت
علیهم السلام منطوی بر رفع شبهات مخالفان وابطال مذهب ایشان ودر بیان اعراب ولغت برطریق خیر الامور
اوسطها سلوك نماید وبعضی ازسخنان ارباب تحقیق را نیز بحیز تحریر در آورد وچون مقصد اقصی
ومطلب اعلا ازاین منتخب ایضاح طریق ائمهٔ صادقین است بحجج واضحه والزام مخالفین ببراهین
باهره ازاینجهت مسمی شد به **منهج الصادقین** فی الزام المخالفین ودرپنج مجلد ترتیب یافت بجهت

ائمہ اہلبیت نے ان متداول و مشہور قراءتوں کے مطابق قرآن کریم کو پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ (مجمع البیان فی تفسیر القرآن، طبرسی)

فإذ قد تبينت ذلك فاعلم أن الظاهر من مذهب الإمامية أنهم أجمعوا على جواز القراءة بما تتداوله القراء بينهم من القراءات، إلا أنهم اختاروا القراءة بما جاز بين القراء، وكرهوا تجريد قراءة مفردة

نام كتاب : مجمع البيان في تفسير القرآن - ط مؤسسة الأعلمي للمطبوعات نويسنده : الشيخ الطبرسي جلد : 1 صفحه :10

ترجمہ:

معلوم ہونا چاہیئے کہ مذہب امامیہ ظاہر آیہی ہے کہ حضرات آئمہ اہلبیت نے ان متداول و مشہور قراءتوں کے مطابق قرآن کریم کو پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ جو مختلف قاریوں کے درمیان پڑھی جاتی ہیں۔ مگر انہوں نے قاریوں کے مابین پڑھی جانے والی قراءت کو پسند کیا اور ان میں سے کسی ایک کو علیحدہ طور پر پڑھنا مکروہ جانا۔

(مجمع البيان في تفسير القرآن - ط مؤسسة الأعلمي للمطبوعات المؤلف : الشيخ الطبرسي الجزء : 1 صفحة : 38)

طالب عليه السلام، وقرأ أيضاً على زر بن حبيش، وهو قرأ على عبد الله بن مسعود. وأما حمزة فقرأ على جعفر بن محمد الصادق عليه السلام، وقرأ أيضاً على يحيى بن وثاب، وهو قرأ على علقمة، وهو قرأ على عبد الله بن مسعود. وقرأ حمزة على حمران بن أعين أيضاً، وهو قرأ على علي بن أبي طالب عليه السلام، وأما الكسائي فقرأ على ليلى، وقرأ عليه، وعلى إبان بن تغلب، وعيسى بن عمر

وأما البصري: فأبو عمرو بن العلاء وله رواية العباس بن الفضل، ورواية اليزيدي يحيى بن المدون الزاهد، وأبي عمر الدوري، وأوقية، وأبي نعيم شعيب السوسي. ومن البصرة يعقوب بن إسحاق السجستاني، وليسا من السبعة. فأما يعقوب فإذا اجتمع أهل البصرة والكوفة قيل عراقي.

وأما الشامي: فهو عبد الله بن عامر اليحصبي، وقرأ المغيرة على عثمان بن عفان بن هشام بن عمار.

قالوا: وإنما اجتمع الناس على قراءة هؤلاء واقتدوا بهم فيها لسببين:

أحدهما: إنهم تجردوا لقراءة القرآن، واشتدت بذلك عنايتهم مع كثرة علمهم، ومن كان قبلهم أو في أزمنتهم، ممن نسب إليه القراءة من العلماء، وعدت قراءتهم في الشواذ. لم يتجرد لذلك تجردهم، وكان الغالب على أولئك الفقه أو الحديث أو غير ذلك من العلوم.

والآخر: إن قراءتهم وجدت مسندة لفظاً أو سماعاً حرفاً حرفاً من أول القرآن إلى آخره، مع ما عرف من فضائلهم، وكثرة علمهم بوجوه القرآن.

فإذا قد تبينت ذلك فاعلم أن الظاهر من مذهب الإمامية أنهم أجمعوا على جواز القراءة بما تتداوله القراء بينهم من القراءات، إلا أنهم اختاروا القراءة بما جاز بين القراء، وكرهوا تجريد قراءة مفردة، والشائع في أخبارهم أن القرآن نزل بحرف واحد، وما روته العامة عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال: «نزل القرآن على سبعة أحرف كلها شاف كاف» اختلف في تأويله، فأجرى قوم لفظ الأحرف على ظاهره، ثم حملوه على وجهين: أحدهما: إن المراد سبع لغات مما لا يغير حكماً في تحليل ولا تحريم، مثل هلم واقبل وتعال. وكانوا مخيرين في مبتدأ الإسلام في أن يقرأوا بما شاءوا منها، ثم أجمعوا على أحدها، وإجماعهم حجة، فصار ما أجمعوا عليه مانعاً مما أعرضوا عنه. والآخر: إن المراد سبعة أوجه من القراءات، وذكر أن الاختلاف في القراءة على سبعة أوجه، أحدها: اختلاف إعراب الكلمة مما لا يزيلها عن صورتها في الكتابة ولا يغير معناها، نحو قوله «فيضاعفه» بالرفع والنصب. والثاني: اختلاف في الإعراب مما يغير معناها، ولا يزيلها عن صورتها نحو قوله: «إذ تَلقُّونه إذا تُلقُّونه». والثالث: الاختلاف في حروف الكلمة دون

شیعوں کا موجودہ قراتوں میں پڑھنے پر اجماع ہے، انسان جس قراۃ کو چاہے پڑھے۔

(علامہ طوسی)

انهم اجمعوا على جواز القراة بما يتداوله القراة و ان الانسان مخير باى قراة شاء قرا

شیعوں کا موجودہ قراءتوں میں پڑھنے پر اجماع ہے، انسان جس قراۃ کو چاہے.

(التبیان فی تفسیر القرآن جلد 1 ص 7)

مقدمة المؤلف — ٧ —

اذا كان مما طريقه العلم ، ومتى كان التأويل يحتاج الى شاهد من اللغة ، فلا يقبل من الشاهد إلا ما كان معلوماً بين اهل اللغة ، شائعاً بينهم . وأما طريقة الآحاد من الروايات الشاردة ، والالفاظ النادرة ، فانه لا يقطع بذلك ، ولا يجعل شاهداً على كتاب الله وينبغي أن يتوقف فيه ويذكر ما يحتمله ، ولا يقطع على المراد منه بعينه ، فانه متى قطع بالمراد كان مخطئاً ، وان أصاب الحق ، كما روي عن النبي (ص) لأنه قال تخميناً وحدساً ولم يصدر ذلك عن حجة قاطعة . وذلك باطل بالاتفاق .

واعلموا ان الغرف من مذهب اصحابنا والشائع من اخبارهم وروياتهم ان القرآن نزل بحرف واحد ، على نبي واحد ، غير انهم اجمعوا على جواز القراءة بما يتداوله القراء وأن الانسان مخير باي قراءة شاء قرأ ، وكرهوا تجويد قراءة بعينها بل اجازوا القراءة بالمجاز الذي يجوز بين القراء ولم يبلغوا بذلك حد التحريم والحظر . وروى المخالفون لنا عن النبي (ص) انه قال : (نزل القرآن على سبعة احرف كلها شاف كاف .) وفي بعضها : (على سبعة ابواب) وكثرت في ذلك رواياتهم . ولا معنى للتشاغل بايرادها . واختلفوا في تأويل الخبر ، فاختار قوم ان معناه على سبعة معان : أمر ، ونهي ، ووعد ، ووعيد ، وجدل ، وقصص ، وأمثال وروى ابن مسعود عن النبي « ص » انه قال : « نزل القرآن على سبعة أحرف : زجر ، وأمر ، وحلال ، وحرام ، ومحكم ، ومتشابه ، وأمثال . »

وروى ابو قلابة عن النبي [ص] انه قال : [نزل القرآن على سبعة أحرف : أمر ، وزجر ، وترغيب ، وترهيب ، وجدل ، وقصص ، وأمثال .] وقال آخرون : [نزل القرآن على سبعة أحرف .] أي سبع لغات مختلفة ، مما لا يغير حكما في تحليل وتحريم ، مثل ، هلم . وتعال من لغات مختلفة ، ومعانيها مؤتلفة . وكانوا مخيرين في أول الاسلام في أن يقرأوا بما شاءوا منها . ثم اجمعوا على حدها ، فصار ما اجمعوا عليه ملتماً مما اعرضوا عنه . وقال آخرون : [نزل على سبع لغات من اللغات الفصيحة ، لأن القبائل بعضها افصح من بعض] وهو الذي اختاره الطبري . وقال بعضهم : [هي على سبعة اوجه من اللغات ، متفرقة في القرآن ، لانه

التبيان

في تفسير القرآن

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

٣٨٥-٤٦٠ هـ

قدم له

الإمام المحقق الشيخ آغا بزرك الطهراني

دام ظله

المجلد الأول

دار

احياء التراث العربي

بيروت - لبنان

کتب خانہ شمارہ ۲۷۳۹ دینیات تاریخ ۱۴۲۶/۱/۲۶

الکافی کی روایت: قرآن ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

(اہل تشیع علماء اس روایت کے متن کو تسلیم نہیں کرتے!)

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكِ أَعْنِي وَاسْمَعِي يَا جَارَةُ.

١٥ - وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَعْنَاهُ مَا عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله، فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِثْلُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٧٤] عَنَى بِذَلِكَ غَيْرَهُ.

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّمْطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ

١٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ: لَا تَقْرَأْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَ

١٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

١٩ - عَنْهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ﴾ [الشورى: ٥٣].

٢٠ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: اقْرَأْ، قُلْتُ: مِ فَقَالَ: اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ: قَ [يونس: ٢٦] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

٢١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿بِلِسَانٍ

٢٢ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُذَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

٢٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمِيعِ ابْنِ

سألت أباعبدالله عليه السلام عن القران و الفرقان أهما شيئان أوشيء واحد ؟ فقال عليه السلام : القران جملة الكتاب و الفرقان المحكم الواجب العمل به .

۱۲ ـ الحسين بن محمد ، عن علي بن محمد ، عن الوشاء ، عن جميل بن درّاج ، عن محمد بن مسلم ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ القران واحد نزل من عند واحد ولكنّ الاختلاف يجيء من قبل الرّواة .

۱۳ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن الفضيل بن يسار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ النّاس يقولون : إنّ القران نزل على سبعة أحرف ، فقال : كذبوا أعداء الله ولكنّه نزل على حرف واحد من عند الواحد .

۱۴ ـ محمد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمد ، عن [illegible] عبدالله بن بكير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نزل القرآن با[illegible] .

و في رواية اُخرى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال [illegible] عزّ وجلّ

الحديث الثانيعشر : ضعيف .

الحديث الثالث عشر : حسن .

و قال في النهاية : فيه نزل القرآن على سبعة احرف كلها كاف شاف اراد بالحرف اللّغة يعني على سبع لغات من لغات العرب اى انها متفرّقة في القرآن فبعضه بلغة قريش ، و بعضه بلغة هذيل ، و بعضه بلغة هوازن ، و بعضه بلغة اليمن ، و ليس معناه ان يكون في الحرف الواحد سبعة اوجه ، على انه قدجاء في القرآن ماقد قرئ بسبعة و عشرة كقوله (مالك يوم الدين) و عبد الطّاغوت ، و ممّا يبيّن ذلك قول ابن مسعود : انى سمعت القراء فوجدتهم متقاربين فاقرؤا كما علمتم انّما هو كقول احدكم هلّم ، ويقال و اقبل و فيه اقوال غير ذلك هذا أحسنها ، و الحرف في الاصل الطّرف و الجانب و به سمّي الحرف حروف الهجاء .

الحديث الرابع عشر : مجهول .

وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهِ .

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہا السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا۔ قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

۱۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْاِخْتِلَافَ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الرُّوَاةِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذاتِ واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ : كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

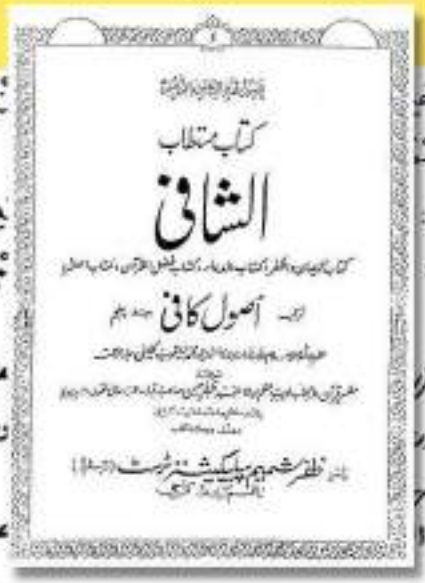

۱۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَ
عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكِ أَعْنِي وَاسْ
وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :
فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِثْلَ قَوْلِهِ :
شَيْئاً قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ غَيْرُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طر
ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عور
سنانا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطبہ نبی سے اور مقصود ہیں دوسر
فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں

اصول کافی کی اس روایت میں امام جعفر صادق سے بظاہر سات حروف میں نزول قرآن کی نفی بیان ہو رہی ہے جبکہ الخصال (شیخ صدوق) میں امام جعفر صادق سے ہی سبعہ احرف کی تائید میں جو روایت بیان کی گئی ہے اس کے مطابق امام جعفر صادق واضح فرمارہے ہیں کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ جب دو صحیح روایات آپس میں متعارض ہوں تو ایک روایت کی تاویل کی جاتی ہے تاکہ دونوں میں تطبیق ممکن ہو۔

کافی کی روایت اس لحاظ سے درست ہو سکتی ہے کہ امام جعفر صادق سات الگ الگ قرآن کے نزول کی نفی بیان کر رہے ہوں کیونکہ قرآن نبی کریم ﷺ کی زبان یعنی ایک حرف لسان القریش میں ہی نازل ہوا ہے، صرف بعض آیات کے الفاظ دیگر حروف میں پڑھنے کی آسانی دی گئی، خود وہ الفاظ قرآن کا حصہ نہ تھے۔

شیعہ مفسرین نے بھی کافی کی اس روایت کو من و عن تسلیم نہیں کیا بلکہ سبعہ احرف میں نزول قرآن کو تسلیم کرتے ہوئے اس روایت کی تاویل بیان کی ہے۔

شیعہ مفسر فیض کاشانی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر صافی کے مقدمے نمبر 8 میں سبعہ احرف کے عقیدے پر تفصیل سے بحث کی ہے، قارئین کو بتادوں کے اہل تشیع کے ہاں اہل سنت ذرائع کو عامہ اور اہل تشیع ذرائع کو خاصہ کہا جاتا ہے، ملا فیض کاشانی نے اہل سنت اور اہل تشیع کی مختلف معتبر روایات کی روشنی میں سبعہ احرف کے عقیدے کی کھل کر تائید بیان کی ہے اور کافی کی اس روایت کی تاویل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ

قرآن کریم کی صحیح قراءت صرف ایک ہے لیکن جب امام جعفر صادق کو یہ پتا چلا کہ انھوں نے جس حدیث کی روایت کی ہے اس سے یہ سمجھا جارہا ہے کہ تمام قرائتیں باوجود اختلاف کے درست ہیں تو امام علیہ السلام نے ان کی تکذیب کی ہے اور اس بنیاد پر دونوں روایتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔

سبعہ احرف کے عقیدے کی کھل کر تائید (تفسیر صافی۔ملا فیض کاشانی)

آٹھواں مقدمہ

اقسام آیات اور ان کا مشتمل ہونا بطون و تاویلات پر اور انواع لغات اور اختلافات قرأت اور ان میں کون سی قرآت معتبر ہے۔ طرق عامہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت مشہور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نزل القرآن علی سبعة أحرف کلها کاف شاف

قرآن کریم سات حرفوں پر نازل ہوا ہے جن میں سے ہر ایک کافی اور شافی ہے۔

(کنز العمال، ج ۲، ص ۵۰)

اور ان میں سے کچھ نے اس حدیث کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے مگر یہ کہ اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف کیا ہے جو تقریباً چالیس اقوال ہیں اور عامہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے:

نزل القرآن علی سبعة أحرف أمر و زجر و ترغیب و ترهیب و جدل و قصص و مثل

قرآن سات حروف پر نازل ہوا حکم، نہی رغبت دلانا، خوف دلانا، مناظرہ، قصے اور مثالیں۔

(التبیان، ج ۱، ص ۷ و کنز العمال، ج ۲، ص ۵۵)

اور دوسری روایت میں ہے:

زجر و امر و حلال و حرام و محکم و متشابه و امثال

نہی، امر، حلال و حرام، محکم و متشابہ اور امثال۔

(التبیان، ج1، ص7۔ تفسیر طبری، 1، ص23)

ان دونوں روایتوں سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ سات حرفوں سے ان کی اقسام اور انواع کی جانب اشارہ ہے۔

اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے **ہمارے اصحاب نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید کو سات اقسام پر نازل کیا ہے ان میں سے ہر قسم کافی وشافی ہے اور وہ امر و نہی، ترغیب وترہیب، مناظرہ، مثالیں اور قصے ہیں۔**

(بحار الانوار ج93، ص4)

عامہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ان القرآن انزل علی سبعة احرف لکل آیة منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و مطلع

یہ کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا، ان میں سے ہر آیت کے لیے ظاہر اور باطن ہے اور ہر حرف کے لیے حد اور مطلع ہے۔ (کنز العمال، ج۲، ص۵۳)

اور دوسری روایت میں ہے کہ

قرآن کے لیے ظاہر اور باطن ہے اور اس میں سے ہر باطن کے لیے باطن ہے یہاں تک کہ سات باطن ہیں۔

(عوالی اللالی، ج۴، ص۱۰۷)

اور طریق خاصہ سے

خصال میں اپنی سند سے حماد سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ سے ہم تک مختلف حدیثیں پہنچی ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے اور امام کے لیے سب سے ادنی شے یہ ہے کہ وہ سات اسباب کے اعتبار سے فتوی دے پھر فرمایا:

هذا عطاؤنا فامنن اوامسك بغير حساب

یہ ہماری عطا ہے احسان قبول کر لو یا چھوڑ دو بغیر حساب۔ (الخصال، ص ۳۵۸)

یہ بطون اور تاویلات کے بارے میں نص ہے اور حدیث کے بعض الفاظ میں یہ ملتا ہے کہ:

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرء وا ما تيسر منه

یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے پس اس میں سے جتنی آسانی ہو اس کے مطابق اس کی تلاوت کرو۔ (کنز العمال، ج ۲، ص ۴۹)

اور بعض روایات میں ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ مجھے ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا جو امی ہے ان میں بہت زیادہ بوڑھے اور از حد رفتہ مرد اور عورتیں ہیں اور نو آموز لڑکے ہیں تو جبرائیل نے کہا آپ انھیں حکم دیجیے کہ وہ قرآن کو سات حرفوں کے مطابق پڑھیں۔ (تفسیر طبری، ج ۱، ص ۱۲)

اور طریق خاصہ سے

خصال میں اپنی سند سے عیسی بن عبد اللہ الہاشمی سے مروی ہے وہ اپنے والد اور آباواجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کی میرے پاس اللہ تعالی کی جانب سے ایک پیغام لانے والا آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ قرآن کی تلاوت ایک حرف کے مطابق کرو تو میں نے کہا کہ

اے پروردگار میری امت کے لیے وسعت پیدا کر دے تو فرمایا اللہ تبارک وتعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ سات حرفوں کے مطابق پڑھ سکتے ہیں۔ (الخصال، ج ۲، ص ۳۵۸)

ان روایتوں سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ سات حرفوں سے مراد لغات کا اختلاف ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ میں کہا ہے ان کا قول ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا وہ سب کے سب شافی اور کافی ہیں۔ اس حدیث میں حرف سے مراد لغت ہے یعنی لغات عرب میں سے سات لغتوں کے مطابق یعنی یہ کہ یہ سب قرآن میں متفرق اور مختلف مقامات پر ہیں کچھ قریش کی لغت کے مطابق تو کچھ ھذیل کی لغت کے مطابق اور کچھ ھوازن کی لغت کے مطابق اور کچھ یمن کی لغت کے مطابق ہے، فرمایا اور اس بات کی وضاحت ابن مسعود کے قول سے ہوتی ہے انھوں نے فرمایا میں نے قاریوں کو سنا ہے تو انھیں ایک دوسرے سے قریب تر پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

لیکن تم اس طرح پڑھو جیسا تم نے سیکھا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے تم میں سے کسی کا قول ہو ھلم، تعال اور اقبل ان تینوں کا مفہوم ایک ہے۔ (النھایۃ لابن اثیر، ج ۱، ص ۳۶۹)

اور مجمع البیان میں طبرسی نے فرمایا کہ

ایک گروہ کا کہنا ہے کہ احرف سے مراد لغات ہیں حلال و حرام کے بارے جو حکم کو تبدیل نہیں کرتیں جیسے ھلم اور اقبل اور تعال اسلام کے ابتدائی دور میں انھیں اختیار دے دیا گیا تھا کہ جس طرح چاہیں قرآن پڑھیں اس کے بعد ایک قرأت پر اجماع ہو گیا اور ان کا اجماع حجت ہے ان کا اجماع اس امر کے لیے مانع ہو گیا جس سے انھوں نے اعراض کیا تھا۔ (مجمع البیان، ج ۱۔ ۲، ص ۱۲)

میں (فیض کاشانی) کہتا ہوں ان تمام روایات میں توفیق یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی سات قسمیں ہیں اور ہر آیت کے سات باطن ہیں اور ہر آیت سات لغات پر نازل ہوئی ہے۔ اب رہا حدیث کو اس

پر محمول کرنا کہ اس سے قرآت کے سات وجوہ مراد ہیں پھر وجوہ قرآت کو اس عدد کے مطابق تقسیم کرنے کا تکلف کرنا جیسا کہ مجمع البیان نے کچھ لوگوں سے نقل کیا ہے تو اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اس لیے کہ یہ بات اس حدیث کی تکذیب کرتی ہے جسے کافی نے اپنی سند سے زرارہ سے اور انھوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام علیہ اسلام نے فرمایا:

ان القرآن واحد نزل من عند واحد و لكن الاختلاف يجيء من قبل الرواة

قرآن واحد ہے واحد کے پاس سے نازل ہوا ہے اختلاف راویوں کی جانب سے آیا ہے۔

(الکافی، ج ۲، ص ۲۳۰، ح ۱۲)

اور اپنی سند سے

فضیل بن یسار سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں:

ان القرآن نزل على سبعة أحرف

کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

كذبوا أعداء الله ولكنه نزل على حرف واحد من عند الواحد

اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ کہا قرآن تو ایک حرف پر واحد کے پاس سے نازل ہوا ہے۔

(الکافی، ج ۲، ص ۲۳۰، ح ۱۳)

اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے اور ان دونوں احادیث کا مقصود ایک ہے اور وہ یہ کہ صحیح قرات صرف ایک ہے لیکن جب امام علیہ السلام کو یہ پتا چلا کہ انھوں نے جس حدیث کی روایت کی ہے اس

سے یہ سمجھا جارہا ہے کہ تمام قرائتیں باوجود اختلاف کے درست ہیں تو امام علیہ السلام نے ان کی تکذیب کی ہے اور اس بنیاد پر دونوں روایتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔

کافی میں کلینی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن فرقد سے اور معلی بن جینس سے روایت کی ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ الرائی بھی تھا ہم نے فضیات قرآن کا ذکر کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود ہماری قرأت کے مطابق نہیں پڑھتا تو وہ گمراہ ہے۔ ربیعہ نے کہا گمراہ؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں گمراہ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ابی بن کعب کی قرأت کے مطابق پڑھتے ہیں۔

(الکافی، ج ۲، ص ۲۳۴، ۲۷)

اس حدیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ ابی بن کعب کی قرات صحیح ہے اور یہ قرات آئمہ کرام علیہم السلام کی قرات کے مطابق ہے۔ یا یہ کہ ابی بن کعب کی قرآت دوسرے اصحاب کے مقابل میں ائمہ کی قرآت سے زیادہ موافقت رکھتی ہے۔

پھر بظاہر وہ اختلاف معتبر ہوتا ہے جو لفظ سے معنی تک سرایت کرتا ہے جیسے مالک اور ملک کا اختلاف جو لفظ سے تجاوز نہیں کرتا یا اگر تجاوز کرتا تو معنی مقصود میں خلل واقع نہیں ہوتا خواہ باعتبار لغت ہو جیسے کفوا یا کفوا یا باعتبار صرف ہو جیسے برتن اور پرتید یا باعتبار نحو ہو جیسے

لا یقبل منہا شفاعۃ یالا تقبل منہا شفاعۃ

یا وہ لفظ جو معنی تک سرایت کرتا ہے مگر مقصود میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا جیسے ریح اور ریاح جنس اور جمع کے لیے اور اسی جیسی باتوں کے لیے قرآت مشہورہ میں وسعت دی گئی ہے۔

اور اسی پر محمول کیا جائے گا جو ائمہ علیہم السلام سے کلمہ واحدہ میں اختلاف قرآت کے بارے میں وارد ہوا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ انھوں نے دونوں قرآتوں کو درست قرار دیا ہے۔ جب اس کا موقع آئے گا تو ہم اسے بیان کریں گے۔ یا اسے اس بات پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ ائمہ کے لیے ممکن نہ تھا کہ لوگوں کو ایک قرآت صحیحہ پر باقی رکھیں انھوں نے دوسری قرآت کی بھی اجازت مرحمت فرمادی جیسا کہ ان کے فرماں سے اس جانب اشارہ ملتا ہے:

اقرأ وا كما تعلمتم فسيجيئكم من يعلمكم

تم نے جس طرح سیکھا ہے اسی طرح قرآن کی تلاوت کرو عنقریب وہ آئے گا جو تمھیں سکھائے گا۔ جس طرح انھوں نے اجازت مرحمت فرمائی کہ لوگوں کے پاس جو قرآن موجود ہے اس کی تلاوت کریں نہ اس کی جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے۔

اور فقہا کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ قرآت سبعہ یا قرات عشرہ سے جو مشہور ہیں ان سے باہر نہیں جانا چاہیے اس لیے کہ یہ متواتر ہیں اور ان کے علاوہ جو قراتیں ہیں وہ شاذ ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آج قرآن میں جو متواتر ہے وہ تمام قرآت میں قدر مشترک ہے الا یہ کہ مخصوص طور سے کوئی اکا دکا ہوں اس لیے کہ سوائے اس کے کوئی علیحدہ نہیں ہے متواتر اپنے غیر سے مشتبہ نہیں ہو سکتا اور ہم اکتفا کرتے ہیں بعض مشہور قرآت کے ذکر پر اور ہم شواذ کے ذکر کو بھی شامل کریں گے مگر شاذ و نادر یا ان میں سے جس کی نسبت ہمارے ائمہ علیہم السلام سے ہو اور ہم اسے اصل قرار دیں گے جسے اکثریت تلاوت کرتی ہے اور وہ اکثر لوگوں کی قرآت ہے ان شاء اللہ ہم ان سب کا ذکر کریں گے۔

اور جو کچھ انھوں نے مدون کیا ہے علم قرات اور تجوید کے قواعد اور اصطلاحات تو ان میں سے جس کا دخل ہے حروف کو واضح کرنے اور بعض کو بعض سے ممیز کرنے کے لیے تا کہ اشتباہ نہ ہو یا وقف کی حفاظت کی

تاکہ جو معنی مقصود ہیں ان میں اختلال واقع نہ ہو یا اعراب کی درستی اور اس کی خوبی کے لیے تاکہ عبارت میں لغزش نہ ہو یا ناشائستگی پیدا نہ ہو یا آواز کو خوبصورت بنانے اور اس میں لحن پیدا کرنے کے لیے تاکہ وہ عرب لہجے اور خوبصورت آوازوں سے ملحق ہو جائے اور اس مقصد کے لیے واضح سبب موجود ہے۔

معصومین سے اس بارے میں روایات وارد ہوتی ہیں ان روایات کا خیال رکھنا ضروری ہے جن میں طبعی اعتبار سے باہمی اتفاق ہے ان سے قطع نظر کرتے ہوئے جن میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔

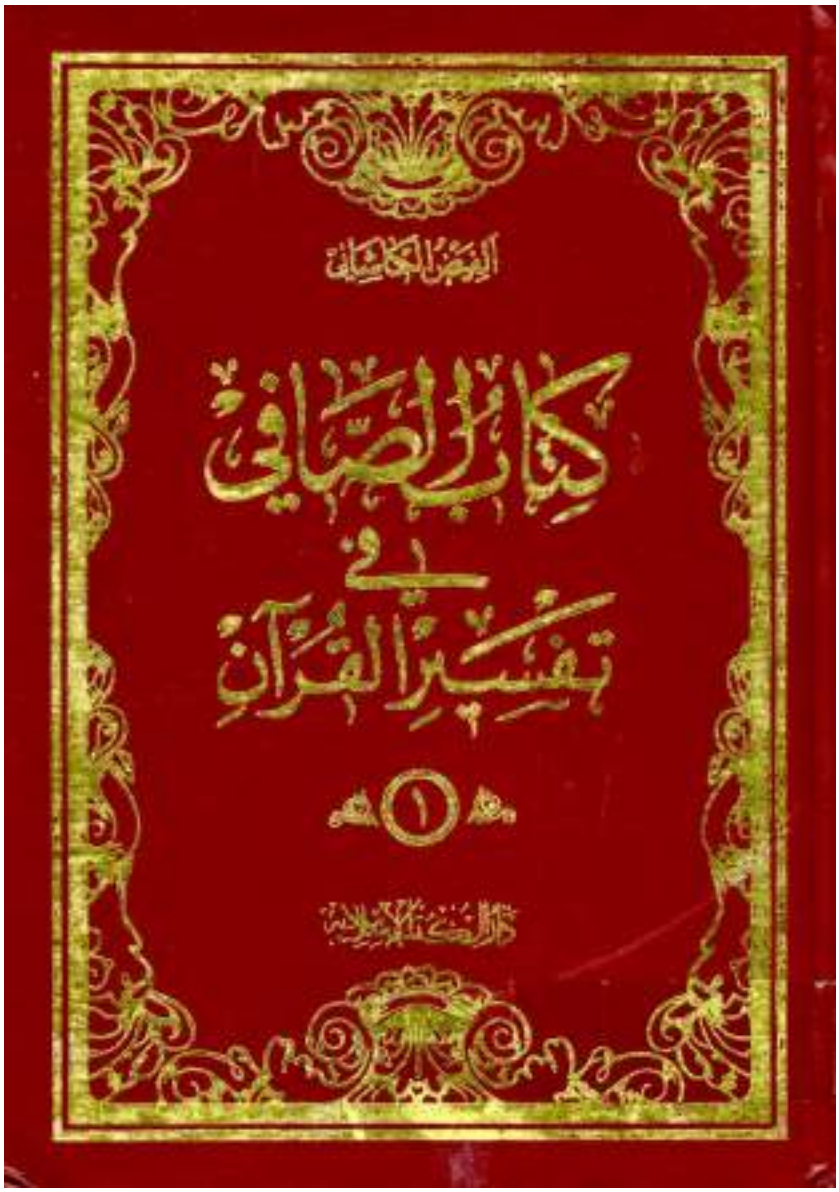

علمه بالأشياء من هذا القبيل انتهى كلامه أعلى الله مقامه[١] وينبّه عليه لفظة الأصل في رواية المعلى[٢].

المقدّمة الثامنة
في نبذ ممّا جاء في أقسام الآيات وإشتمالها على البطون والتأويلات وأنواع اللغات، واختلاف القراءات، والمعتبرة منها

قد اشتهرت الرواية من طريق العامّة عن النبي ﷺ أنّه قال: نزل القرآن على سبعة أحرف كلّها كافٍ شافٍ[٣].

وقد ادّعى بعضهم تواتر أصل هذا الحديث، إلّا أنّه اختلفوا في معناه على ما يقرب من أربعين قولاً، وروت العامّة عنه ﷺ أيضاً أنّه قال: نزل القرآن على سبعة أحرف: أمر، وزجر، وترغيب، وترهيب، وجدل، وقصص، ومثل[٤].

وفي رواية أُخرى زجر، وأمر، وحلال، وحلال، وحرام، ومحكم، ومتشابه، وأمثال[٥].

والمستفاد من هاتين الروايتين: إنّ الأحرف إشارة إلى أقسامه وأنواعه.

ويؤيّده ما رواه أصحابنا عن أمير المؤمنين ﷺ أنّه قال: إنّ الله تبارك وتعالى أنزل القرآن على سبعة أقسام كلّ قسم منها كافٍ، شافٍ، وهي: أمر، وزجر، وترغيب، وترهيب، وجدل، ومثل، وقصص[٦].

وروت العامّة أيضاً عن النبي ﷺ إنّ القرآن أُنزل على سبعة أحرف لكلّ آية منها

---

١ ـ أي كلام بعض أهل المعرفة.

٢ ـ الكافي: ج ١، ص ٦٠، ح ٦، باب الرد إلى الكتاب والسنّة.

٣ ـ كنز العمال: ج ٢، ص ٥٠ ـ ٥١، ح ٣٠٧٥، الفرع الأوّل من القراءات السبعة. وتفسير الطبري: ج ١، ص ١٥، سطر ٦. وسنن النسائي: ج ٢، ص ١٥٣ ـ ١٥٤.

٤ ـ التبيان: ج ١، ص ٧. وكنز العمّال: ج ٢، ص ٥٥، ح ٣٠٩٦. وتفسير الطبري: ج ١، ص ٢٤، سطر ٣.

٥ ـ التبيان: ج ١، ص ٧. وتفسير الطبري: ج ١، ص ٢٣، سطر ٢٧.

٦ ـ بحار الأنوار: ج ٩٣، ص ٤، باب ما ورد عن أمير المؤمنين ﷺ في أصناف آيات القرآن وأنواعها.

ظهر، وبطن، ولكلّ حرف حدّ ومطلع[١].

وفي رواية أُخرى أنّ للقرآن ظهراً وبطناً، ولبطنه بطناً إلى سبعة أبطن[٢].

وربما يستفاد من هاتين الروايتين أنّ الأحرف إشارة إلى بطونه وتأويلاته ولا نصّ فيهما على ذلك لجواز أن يكون المراد بهما أنّ لكلّ من الأقساط ظهراً وبطناً ولبطنه بطناً إلى سبعة أبطن.

ومن طريق الخاصّة: ما رواه في الخصال بإسناده: عن حمّاد، قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام إنّ الأحاديث تختلف منكم، قال: فقال: إنّ القرآن نزل على سبعة أحرف وأدنى ما للإمام أن يفتي على سبعة وجوه، ثمّ قال: ﴿هَذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[٣][٤].

وهذا نصّ في البطون، وتأويلاته، ورووا في بعض ألفاظ هذا الحديث: إنّ هذا القرآن أُنزل على سبعة أحرف فاقرأوا بما تيسر منه[٥].

وفي بعضها: قال النبي صلى الله عليه وآله لجبرئيل عليه السلام: إنّي بعثت إلى أُمّة أُميّين، فيهم الشيخ الفاني، والعجوز الكبيرة، والغلام، قال فمرهم فليقرأوا القرآن على سبعة أحرف[٦].

ومن طريق الخاصّة ما رواه في الخصال بإسناده: عن عيسى بن عبدالله الهاشمي، عن أبيه، عن آبائه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: أتاني آتٍ من الله عزّ وجلّ، فقال: إنّ الله يأمرك أن تقرأ القرآن على حرف واحد، فقلت يا ربّ وسّع على أُمّتي، فقال: إنّ الله عزّ وجلّ يأمرك أن

---

١ ـ كنز العمّال: ج ٢، ص ٥٣، ح ٣٠٨٦، من النوع الأوّل في القراءات السبعة؛ وتفسير الطبري: ج ١، ص ٩، س ٢٣.

٢ ـ عوالي الئالي: ج ٤، ص ١٠٧، ح ١٥٩، وفيه: «ولبطنه بطن». ومقدّمة تفسير البرهان: ص ٥.

٣ ـ ص: ٣٩.

٤ ـ الخصال: ص ٣٥٨، ح ٤٣، باب ٧ ـ نزل القرآن على سبعة أحرف.

٥ ـ كنز العمّال: ج ٢، ص ٤٩، ح ٣٠٧٠، من الفرع الأوّل في القراءات السبعة. وجامع الأُصول: ج ٢، ص ٤٧٧ ـ ٤٧٨، ح ٩٣٩. وصحيح مسلم: ج ١، ص ٥٦٠، ح ٨١٨، باب ٤٨ وسنن أبي داود: ج ٢، ص ٧٥ ـ ٧٦، ح ١٤٧٥، باب أنزل القرآن على سبعة أحرف. وسنن النسائي: ج ٢، ص ١٥٢. وسنن الترمذي: ج ٥، ص ١٧٧ ـ ١٧٨، ح ٢٩٤٣.

٦ ـ تفسير الطبري: ج ١، ص ١٢، سطر ٢١. وكنز العمّال: ج ٢، ص ٥٧، ح ٣١٠٧ مع اختلاف يسير في بعض ألفاظ الحديث. وجامع الأُصول: ج ٢، ص ٤٨٢، ذيل ح ٩٤٠، بأدنى تفاوت. والترمذي: ج ٥، ص ١٧٨، ح ٢٩٤٤.

تقرأ القرآن على سبعة أحرف[١].

ويستفاد من هذه الروايات أنّ المراد بسبعة أحرف إختلاف اللغات كما قاله ابن الأثير في نهايته، فإنّه قال: في الحديث نزل القرآن على سبعة أحرفٍ كلّها شاف، كاف، أراد بالحرف اللّغة، يعني على سبع لغات من لغات العرب، أي أنّها متفرّقة في القرآن فبعضه بلغة قريش، وبعضه بلغة هذيل، وبعضه بلغة الهوازن، وبعضه بلغة اليمن، قال: وممّا يبيّن ذلك قول ابن مسعود: إنّي قد سمعت القرّاء فوجدتهم متقاربين فاقرأوا كما علمتم إنّما هو كقول أحدكم هلّم وتعال وأقبل[٢].

وقال في مجمع البيان: إنّ قوماً قالوا: إنّ المراد بالأحرف: اللّغات ممّا لا يغيّر حكماً في تحليل ولا تحريم، مثل هلّم وأقبل وتعال، وكانوا مخيّرين في مبتدأ الإسلام في أن يقرؤوا بما شاؤوا منها، ثمّ أجمعوا على أحدها، وإجماعهم حجّة، فصار ما أجمعوا عليه مانعاً ممّا أعرضوا عنه[٣].

أقول: والتوفيق بين الروايات كلّها أن يقال: إنّ للقرآن سبعة أقسام من الآيات، وسبعة بطون لكلّ آية، ونزل على سبع لغات، وأمّا حمل الحديث على سبعة أوجه من القراءات ثمّ التكلّف في تقسيم وجوه القراءات على هذا العدد كما نقله في مجمع البيان[٤] عن بعضهم فلا وجه له، مع أنّه يكذّبه ما رواه في الكافي بإسناده عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّ القرآن واحد نزل من عند واحد، ولكنّ الإختلاف يجيء من قبل الرواة[٥].

وبإسناده عن الفضيل بن يسار، قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّ الناس يقولون: إنّ القرآن نزل على سبعة أحرف، فقال: كذبوا أعداء الله، ولكنّه نزل على حرف واحد من عند الواحد[٦].

---

١ ـ الخصال: ج ٢، ص ٣٥٨، ح ٤٤، باب ٧ ـ نزل القرآن على سبعة أحرف.

٢ ـ النهاية لابن الأثير: ج ١، ص ٣٦٩.

٣ ـ مجمع البيان: ج ١ ـ ٢، ص ١٢.

٤ ـ مجمع البيان: ج ١ ـ ٢، ص ١٢.

٥ ـ الكافي: ج ٢، ص ٦٣٠، ح ١٢، باب النوادر.

٦ ـ الكافي: ج ٢، ص ٦٣٠، ح ١٣، باب النوادر.

ومعنى هذا الحديث معنى سابقه، والمقصود منهما واحد، وهو أنّ القراءة الصحيحة واحدة إلّا أنّه ﷺ لمّا علم أنّهم فهموا من الحديث الذي رووه صحّة القراءات جميعاً مع اختلافها كذّبهم وعلى هذا فلا تنافي بين هذين الحديثين وشيء من أحاديث الأحرف أيضاً.

وبإسناده: عن عبدالله بن فرقد، والمعلّى بن خنيس، قالا كنّا عند أبي عبدالله ﷺ ومعنا ربيعة الرأي، فذكرنا فضل القرآن، فقال أبو عبدالله ﷺ: إن كان ابن مسعود لا يقرأ على قراءتنا فهو ضالّ، فقال ربيعة: ضالّ؟ فقال: نعم ضالّ، ثمّ قال أبو عبدالله ﷺ: أمّا نحن فنقرأ على قراءة أُبي[1].

والمستفاد من هذا الحديث[2] أنّ القراءة الصحيحة هي قراءة أُبي بن كعب وأنّها موافقة لقراءتهم ﷺ، إلّا أنّها غير مضبوطة إلى الآن عند أصحابنا، فكلّ ما وصل إلينا فيه قراءتهم كقراءة الجر في «أرجلكم» في آية الوضوء نتبعه، وما لم يصل إلينا فيه أنّهم ﷺ كيف يقرؤون فوسع علينا القراءة المعروفة، هذا مع أنّهم ورد عنهم ﷺ اختلاف القراءة في كلمة واحدة،

---

١ ـ الكافي: ج ٢، ص ٦٣٤، ح ٢٧، باب النوادر.

٢ ـ وفي نسخة: [لعل آخر الحديث ورد على المسامحة مع ربيعة مراعاة لحرمة الصحابة وتداركاً لما قاله في ابن مسعود، ذلك لأنّهم ﷺ لم يكونوا يتّبعون أحداً سوى آبائهم ﷺ لأنّ علمهم من الله، وفي هذا الحديث إشعار بأنّ قراءة أُبي كانت موافقة لقراءتهم ﷺ وكانت أوفق لها من قراءة غيره من الصحابة. ثمّ الظاهر إنّ الإختلاف المعتبر ما يسري من اللفظ إلى المعنى مثل مالك وملك دون ما لا يجاوز اللفظ أو يجاوزه ولم يخلّ بالمعنى المقصود سواءً كان بحسب اللّغة مثل كفوءً بالهمزة والواو ومخففاً ومثقّلاً، أو بحسب الصرف مثل يرتد ويرتدد، أو بحسب النحو مثل ما لا يقبل منها شفاعة بالتاء، والياء، وما يسري إلى المعنى ولم يخلّ بالمقصود مثل الريح والرياح للجنس والجمع، فإنّ في أمثال هذه موسّع علينا القراءات المعروفة، وعليه يحمل ما ورد عنهم ﷺ من اختلاف القراءة في كلمة واحدة*.

* راجع الكافي: ج ٢، ص ٦٣٢، ح ٢٣، باب النوادر.

وما ورد أيضاً من تصويبهم القراءتين جميعاً كما يأتي في مواضعه، أو يحمل على أنّهم لمّا لم يتمكنوا أن يحملوا النّاس على القراءة الصحيحة جوّزوا القراءة بغيرها كما أشير إليه بقولهم ﷺ اقرأوا كما تعلّمتم فسيجيئكم من يعلّمكم**.

** راجع الكافي: ج ٢، ص ٦١٩، ح ٢، باب أنّ القرآن يرفع كما أُنزل. وذلك كما جوّزوا قراءة أصل القرآن بما هو عند الناس دون ما هو محفوظ عندهم، وعلى التقديرين فنحن في سعة منها جميعاً، وقد اشتهر بين الفقهاء.....].

وورد أيضاً تصويبهم القراءتين جميعاً كما يأتي في مواضعه. بل ورد عنهم جواز القراءة بكلّ ما اختلف القرّاء فيه كما ذكره في مجمع البيان[1] فلابدّ من تأويل نفي الإختلاف إلى ما يلائم ثبوته أو بالعكس. وكلّ منهما مشكل على أنّه لا مندوحة اليوم عن الإختلاف وغاية ما يمكن أن يقال: إنّ القراءة الصحيحة واحدة وهي مضبوطة عند الأئمّة عليهم السلام. كما أنّ القرآن الصحيح محفوظ عندهم. إلّا أنّهم عليهم السلام لمّا لم يتمكنوا أن يحملوا الناس عليها جوزوا القراءة بغيرها ممّا هو عند الناس كما أنّهم جوزوا قراءة أصل القرآن بما هو عند الناس والعلم عند الله.

وقد اشتهر بين الفقهاء وجوب التزام عدم الخروج عن القراءات السبع أو العشر المعروفة لتواترها وشذوذ غيرها.

والحقّ أنّ المتواتر من القرآن اليوم ليس إلّا القدر المشترك بين القراءات جميعاً دون خصوص آحادها إذ المقطوع به ليس إلّا ذاك فإنّ المتواتر لا يشتبه بغيره[2]، ونحن نكتفي بذكر بعض القراءات المشهورة، ونطوي ذكر الشواذ إلّا نادراً، أو ما نسب منها إلى أئمتنا عليهم السلام. ونجعل الأصل قراءة الأكثرين في الأكثر، ثمّ نشير إلى سائرها إن شاء الله.

وأمّا ما دوّنوه في علم القراءة وتجويدها من القواعد والمصطلحات فكلّ ما له مدخل في تبيين الحروف وتمييز بعضها عن بعض لئلّا يشتبه أو في حفظ الوقوف بحيث لا يختلّ المعنى المقصود به أو في صحّة الإعراب وجودته لئلّا تصير ملحونة، أو مستهجنة، أو في تحسين الصوت وترجيعه بحيث يلحقها بألحان العرب وأصواتها الحسنة فله وجه وجيه.

وقد وردت[3] الروايات المعصوميّة به، وإنّما ينبغي مراعاة ذلك فيما اتفقوا عليه لإتفاق

---

١ ـ مجمع البيان: ج ١ ـ ٢، ص ١٢.

٢ ـ وفي نسخة: [وأمّا نحن فنجعل الأصل في هذا التفسير أحسن القراءات كانت قراءة من كانت كالأخفّ على اللسان، والأوضح في البيان، والآنس للطبع السليم، والأبلغ لذي الفهم القويم، والأبعد عن التكلّف في إفادة المراد، والأوفق لأخبار المعصومين، فإن تساوت أو أشبهت قراءة الأكثرين في الأكثر ولا نتعرّض لغير ذلك إلّا ما يتغيّر به المعنى المراد تغييراً يعتدّ به أو يحتاج إلى التفسير. وذلك لأنّ التفسير إنّما يتعلّق بالمعنى دون اللّفظ. وضبط اللّفظ إنّما هو للتلاوة فيخصّ به المصاحف. وأمّا ما دونه...].

٣ ـ وفي نسخة: [وقد وردت الإشارة إليه في الروايات المعصوميّة].

السلائق عليه دون ما اختلفوا فيه لإختلافها لديه.

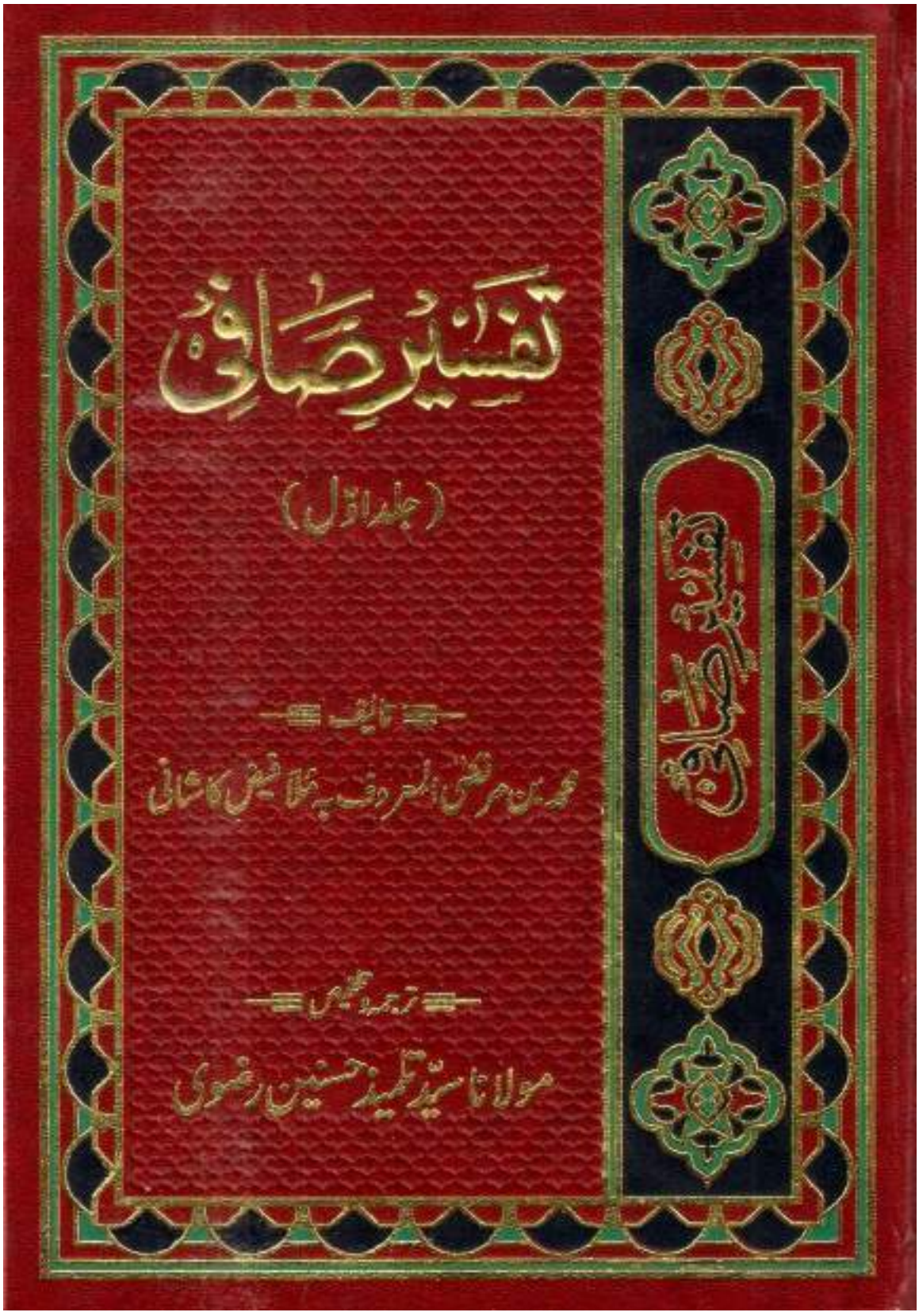
تفسیر صافی
(جلد اول)
تالیف
محسن بن مرتضیٰ المعروف بہ ملا فیض کاشانی
ترجمہ و تلخیص
مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

آٹھواں مقدّمہ

اقسام آیات اور ان کا مشتمل ہونا بطون و تاویلات پر اور انواع لغات اور اختلافات قرأت اور ان میں کون سی قرأت معتبر ہے۔

طرق عامہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت مشہور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

نزل القرآن علی سبعة احرف کلها کاف شاف

قرآن کریم سات حرفوں پر نازل ہوا ہے جن میں سے ہر ایک کافی اور شافی ہے۔[۱]

اور ان میں سے کچھ نے اس حدیث کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے مگر یہ کہ اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف کیا ہے جو تقریباً چالیس اقوال ہیں اور عامہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے یہ بھی روایت کی ہے:

نزل القرآن علی سبعة احرف امر و زجر و ترغیب و ترهیب و جدل و قصص و مثل

قرآن سات حروف پر نازل ہوا حکم، نہی رغبت دلانا، خوف دلانا، مناظرہ، قصے اور مثالیں۔[۲]

اور دوسری روایت میں ہے:

زجر و امر و حلال و حرام و محکم و متشابة و امثال

نہی، امر، حلال و حرام، محکم و متشابہ اور امثال۔[۳]

ان دونوں روایتوں سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ سات حرفوں سے ان کی اقسام اور انواع کی جانب اشارہ ہے۔

اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ہمارے اصحاب نے امیر المؤمنینؑ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید کو سات اقسام پر نازل کیا ہے ان میں سے ہر قسم کافی و شافی ہے اور وہ امر و نہی، ترغیب و ترہیب، مناظرہ، مثالیں اور قصے ہیں۔[۴]

عامہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے۔

---

(۱) کنز العمال، ج ۲، ص ۵۰ (۲) التبیان، ج ۱، ص ۷ و کنز العمال، ج ۲، ص ۵۵

(۳) التبیان، ج ۱، ص ۷ و تفسیر طبری، ج ۱، ص ۲۳ (۴) بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۴

www.ShianeAli.com

ان القرآن انزل علی سبعة احرف لکل آیة منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و مطلع

یہ کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ان میں سے ہر آیت کے لیے ظاہر اور باطن ہے اور ہر حرف کے لیے حد اور مطلع ہے۔(۱)

اور دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کے لیے ظاہر اور باطن ہے اور اس میں سے ہر باطن کے لیے باطن ہے یہاں تک کہ سات باطن ہیں۔(۲)

اور طریق خاصہ سے خصال میں اپنی سند سے حماد سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ سے ہم تک مختلف حدیثیں پہنچی ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے اور امام کے لیے سب سے ادنیٰ شے یہ ہے کہ وہ سات اسباب کے اعتبار سے فتویٰ دے پھر فرمایا:

هذا عطاؤنا فامنن او امسك بغير حساب

یہ ہماری عطا ہے احسان قبول کرلو یا چھوڑ دو بغیر حساب۔(۳)

یہ بطون اور تاویلات کے بارے میں نص ہے اور حدیث کے بعض الفاظ میں یہ ملتا ہے کہ:

ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرء وا ما تیسر منه

یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے پس اس میں سے جتنی آسانی ہو اس کے مطابق اس کی تلاوت کرو۔(۴)

اور بعض روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ مجھے ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا جو امی ہے ان میں بہت زیادہ بوڑھے اور ازحد رفتہ مرد اور عورتیں ہیں اور نو آموز لڑکے ہیں تو جبرائیل نے کہا آپ انھیں حکم دیجیے کہ وہ قرآن کو سات حرفوں کے مطابق پڑھیں۔(۵)

اور طریق خاصہ سے خصال میں اپنی سند سے عیسیٰ بن عبداللہ الہاشمی سے مروی ہے وہ اپنے والد اور آباواجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کی میرے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک پیغام لانے والا آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ قرآن کی تلاوت ایک حرف کے مطابق کرو تو میں نے کہا کہ اے پروردگار میری امت کے لیے وسعت پیدا کر دے تو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ سات حرفوں کے مطابق پڑھ سکتے ہیں۔(۶)

ان روایتوں سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ سات حرفوں سے مراد لغات کا اختلاف ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ

---

(۱) کنز العمال، ج ۲، ص ۵۳ (۲) عوالی اللالی، ج ۴، ص ۱۰۷ (۳) الخصال، ص ۳۵۸
(۴) کنز العمال، ج ۲، ص ۴۹ (۵) تفسیر طبری، ج ۱، ص ۱۲ (۶) الخصال، ج ۲، ص ۳۵۸

میں کہا ہے ان کا قول ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا وہ سب کے سب شافی اور کافی ہیں اس حدیث میں حرف سے مراد لغت ہے یعنی لغات عرب میں سے سات لغتوں کے مطابق یعنی یہ کہ یہ سب قرآن میں متفرق اور مختلف مقامات پر ہیں کچھ قریش کی لغت کے مطابق تو کچھ ھذیل کی لغت کے مطابق اور کچھ ھوازن کی لغت کے مطابق اور کچھ یمن کی لغت کے مطابق ہے فرمایا اور اس بات کی وضاحت ابن مسعود کے قول سے ہوتی ہے انھوں نے فرمایا میں نے قاریوں کو سنا ہے تو انھیں ایک دوسرے سے قریب تر پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ لیکن تم اس طرح پڑھو جیسا تم نے سیکھا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے تم میں سے کسی کا قول ہو هَلُمَّ ،تَعَالَ اور اقبل ان تینوں کا مفہوم ایک ہے۔ (۱)

اور مجمع البیان میں طبرسی نے فرمایا کہ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ احرف سے مراد لغات ہیں حلال و حرام کے بارے جو حکم کو تبدیل نہیں کرتیں جیسے هلم اور اقبل اور تعال اسلام کے ابتدائی دور میں انھیں اختیار دے دیا گیا تھا کہ جس طرح چاہیں قرآن پڑھیں اس کے بعد ایک قرأت پر اجماع ہو گیا اور ان کا اجماع حجت ہے ان کا اجماع اس امر کے لیے مانع ہو گیا جس سے انھوں نے اعراض کیا تھا۔ (۲)

میں (فیض کاشانی) کہتا ہوں ان تمام روایات میں توفیق یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی سات قسمیں ہیں اور ہر آیت کے سات باطن ہیں اور ہر آیت سات لغات پر نازل ہوئی ہے۔ اب رہا حدیث کو اس پر محمول کرنا کہ اس سے قرأت کے سات وجوہ مراد ہیں پھر وجوہ قرأت کو اس عدد کے مطابق تقسیم کرنے کا تکلف کرنا جیسا کہ مجمع البیان نے کچھ لوگوں سے نقل کیا ہے تو اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اس لیے کہ یہ بات اس حدیث کی تکذیب کرتی ہے جسے کافی نے اپنی سند سے زرارہ سے اور انھوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا:

ان القرآن واحد نزل من عند واحد و لکن الاختلاف یجیء من قبل الرواۃ

قرآن واحد ہے واحد کے پاس سے نازل ہوا ہے اختلاف راویوں کی جانب سے آیا ہے۔ (۳)

اور اپنی سند سے فضیل بن یسار سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں:

ان القرآن نزل علی سبعۃ احرف

کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

کذبوا اعداء اللہ ولکنہ نزل علی حرف واحد من عند الواحد

(۱) النھایۃ لابن اثیر، ج ۱، ص ۳۶۹ (۲) مجمع البیان، ج ۱۔ ۲، ص ۱۲ (۳) الکافی، ج ۲، ص ۶۳۰، ح ۱۲

www.ShianeAli.com

اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ کہا قرآن تو ایک حرف پر واحد کے پاس سے نازل ہوا ہے۔ [1]

اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے اور ان دونوں احادیث کا مقصود ایک ہے اور وہ یہ کہ صحیح قرأت صرف ایک ہے لیکن جب امام علیہ السلام کو یہ پتا چلا کہ انھوں نے جس حدیث کی روایت کی ہے اس سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ تمام قرأتیں باوجود اختلاف کے درست ہیں تو امام علیہ السلام نے ان کی تکذیب کی ہے اور اس بنیاد پر دونوں رواتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔

کافی میں کلینی نے اپنی سند سے عبداللہ بن فرقد سے اور معلی بن خنیس سے روایت کی ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ الرائی بھی تھا ہم نے فضیلت قرآن کا ذکر کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود ہماری قرأت کے مطابق نہیں پڑھتا تو وہ گمراہ ہے ربیعہ نے کہا گمراہ؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں گمراہ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ابی بن کعب کی قرأت کے مطابق پڑھتے ہیں۔ [2]

اس حدیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ ابی بن کعب کی قرأت صحیح ہے اور یہ قرأت آئمہ کرام علیہم السلام کی قرأت کے مطابق ہے۔ یا یہ کہ ابی بن کعب کی قرآت دوسرے اصحاب کے مقابل میں ائمہ کی قرآت سے زیادہ موافقت رکھتی ہے۔

پھر بظاہر وہ اختلاف معتبر ہوتا ہے جو لفظ سے معنی تک سرایت کرتا ہے جیسے مالِك اور مَلِك کا اختلاف جو لفظ سے تجاوز نہیں کرتا یا اگر تجاوز کرتا تو معنی مقصود میں خلل واقع نہیں ہوتا خواہ باعتبار لغت ہو جیسے كُفُوًا یا كُفْوًا یا باعتبار صرف ہو جیسے يَرْتَدَّ اور يَرْتَدِدْ یا باعتبار نحو ہو جیسے لَا يُقْبَلُ منها شفاعة یا لَا تُقْبَلُ منها شفاعة یا وہ لفظ جو معنی تک سرایت کرتا ہے مگر مقصود میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا جیسے ریح اور ریاح جنس اور جمع کے لیے اور اسی جیسی باتوں کے لیے قرآت مشہورہ میں وسعت دی گئی ہے۔

اور اسی پر محمول کیا جائے گا جو ائمہ علیہم السلام سے کلمۂ واحدہ میں اختلاف قرآت کے بارے میں وارد ہوا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ انھوں نے دونوں قرآتوں کو درست قرار دیا ہے جب اس کا موقع آئے گا تو ہم اسے بیان کریں گے۔ یا اسے اس بات پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ ائمہ کے لیے ممکن نہ تھا کہ لوگوں کو ایک قرآت صحیحہ پر باقی رکھیں انھوں نے دوسری قرآت کی بھی اجازت مرحمت فرمادی جیسا کہ ان کے فرماں سے اس جانب اشارہ ملتا ہے: اقرأوا كما تعلمتم فسيجيئكم من يعلمكم تم نے جس طرح سیکھا ہے اسی طرح قرآن کی تلاوت کرو عنقریب وہ آئے گا جو تمھیں سکھائے گا۔ جس طرح انھوں نے اجازت مرحمت فرمائی کہ لوگوں کے پاس جو قرآن موجود ہے اسی کی تلاوت کریں نہ اس کی جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے۔

(۱) الکافی، ج ۲، ص ۶۳۰، ح ۱۳ (۲) الکافی، ج ۲، ص ۶۳۴، ح ۲۷

www.sharieah.com

اور فقہا کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ قرأت سبعہ یا قرأت عشرہ سے جو مشہور ہیں ان سے باہر نہیں جانا چاہیے اس لیے کہ یہ متواتر ہیں اور ان کے علاوہ جو قرأتیں ہیں وہ شاذ ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آج قرآن میں جو متواتر ہے وہ تمام قرأت میں قدر مشترک ہے الا یہ کہ مخصوص طور سے کوئی اکا دکا ہوں اس لیے کہ سوائے اس کے کوئی علیحدہ نہیں ہے متواتر اپنے غیر سے مشتبہ نہیں ہوسکتا اور ہم اکتفا کرتے ہیں بعض مشہور قرأت کے ذکر پر اور ہم شواذ کے ذکر کو بھی شامل کریں گے مگر شاذ و نادر یا ان میں سے جس کی نسبت ہمارے ائمہ علیہم السلام سے ہو اور ہم اسے اصل قرار دیں گے جسے اکثریت تلاوت کرتی ہے اور وہ اکثر لوگوں کی قرأت ہے ان شاء اللہ ہم ان سب کا ذکر کریں گے۔

اور جو کچھ انھوں نے مدون کیا ہے علم قرأت اور تجوید کے قواعد اور اصطلاحات تو ان میں سے جس کا دخل ہے حروف کو واضح کرنے اور بعض کو بعض سے ممیز کرنے کے لیے تاکہ اشتباہ نہ ہو یا وقف کی حفاظت کی تاکہ جو معنی مقصود ہیں ان میں اختلال واقع نہ ہو یا اعراب کی درستی اور اس کی خوبی کے لیے تاکہ عبارت میں لغزش نہ ہو یا ناشائستگی پیدا نہ ہو یا آواز کو خوبصورت بنانے اور اس میں لحن پیدا کرنے کے لیے تاکہ وہ عرب لہجے اور خوبصورت آوازوں سے ملحق ہو جائے اور اس مقصد کے لیے واضح سبب موجود ہے۔

معصومین سے اس بارے میں روایات وارد ہوتی ہیں ان روایات کا خیال رکھنا ضروری ہے جن میں طبعی اعتبار سے باہمی اتفاق ہے ان سے قطع نظر کرتے ہوئے جن میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔

www.SibtainAli.com

قرآن کریم کے بارے میں اہم حقائق (شیعہ کتاب) میں دس، سات، پانچ، چار، تین حروف میں نزول قرآن! (جعفر مرتضٰی عاملی)

البتہ بعض شیعہ روایات سے یہ بھی استفادہ ہوتا ہے کہ "احرف سبعہ" (سات حروف) سے مراد قرآن کے بطون اور تاویلیں ہیں۔ امام ابو جعفر "(امام محمد باقر) سے روایت ہے کہ فرمایا" قرآن کی تفسیر سات حرفوں پر ہے" از جملہ علم ماکان اور علم مایکون (گذشتہ و آئندہ کا علم) ہے اور ان وجوھات کو صرف ائمہ جانتے ہیں۔ اسی طرح وہ روایت جو کہ حماد سے اس بارے میں نقل کی گئی ہے۔ حماد کہتا ہے میں نے امام صادق کی خدمت میں عرض کیا آپ سے نقل کی جانے والی احادیث مختلف ہیں؟ حضرت نے فرمایا قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور امام کی کم از کم قدرت یہ ہے کہ وہ سات وجہوں پر فتوی دے سکتا ہے۔

قرآن کے سات حروف پر نازل ہونے کے بارے میں روایات مختلف ہیں بعض میں ہے کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ بعض روایات میں ہے کہ قرآن پاک پانچ حروف پر نازل ہوا ہے۔ اور بعض میں چار حروف کا تذکرہ ہوا ہے۔ جبکہ بعض دوسری روایت میں قرآن کے تین حروف پر نازل ہونے کا ذکر ہے اور بعض دوسری روایات قرآن کے نزول کو دس حروف پر کہتی ہیں۔ ان میں سے کون سی تعداد صحیح ہے اور کن روایات کو ترجیح دی جائے؟

جیسا کہ کہا جاتا ہے جب حضرت عثمان نے لوگوں کو ایک قرائت پہ مجبور کیا تو اس نے عملی طور پر اس جیسی احادیث اور پیغمبر اکرم کے اس فرمان کہ "قرآن کی قرات متعدد ہیں سات پانچ وغیرہ"

کے خلاف قیام کیا۔ کسی نے حضرت عثمان پر اعتراض نہ کیا جبکہ موقع تھا کہ بڑے صحابہ جن کے سر کردہ حضرت علی تھے اس پر اعتراض کرتے اور اگر یہ حدیثیں صحیح ہوتیں تو انہیں حضرت عثمان کے خلاف دلیل کے طور پر لاتے۔

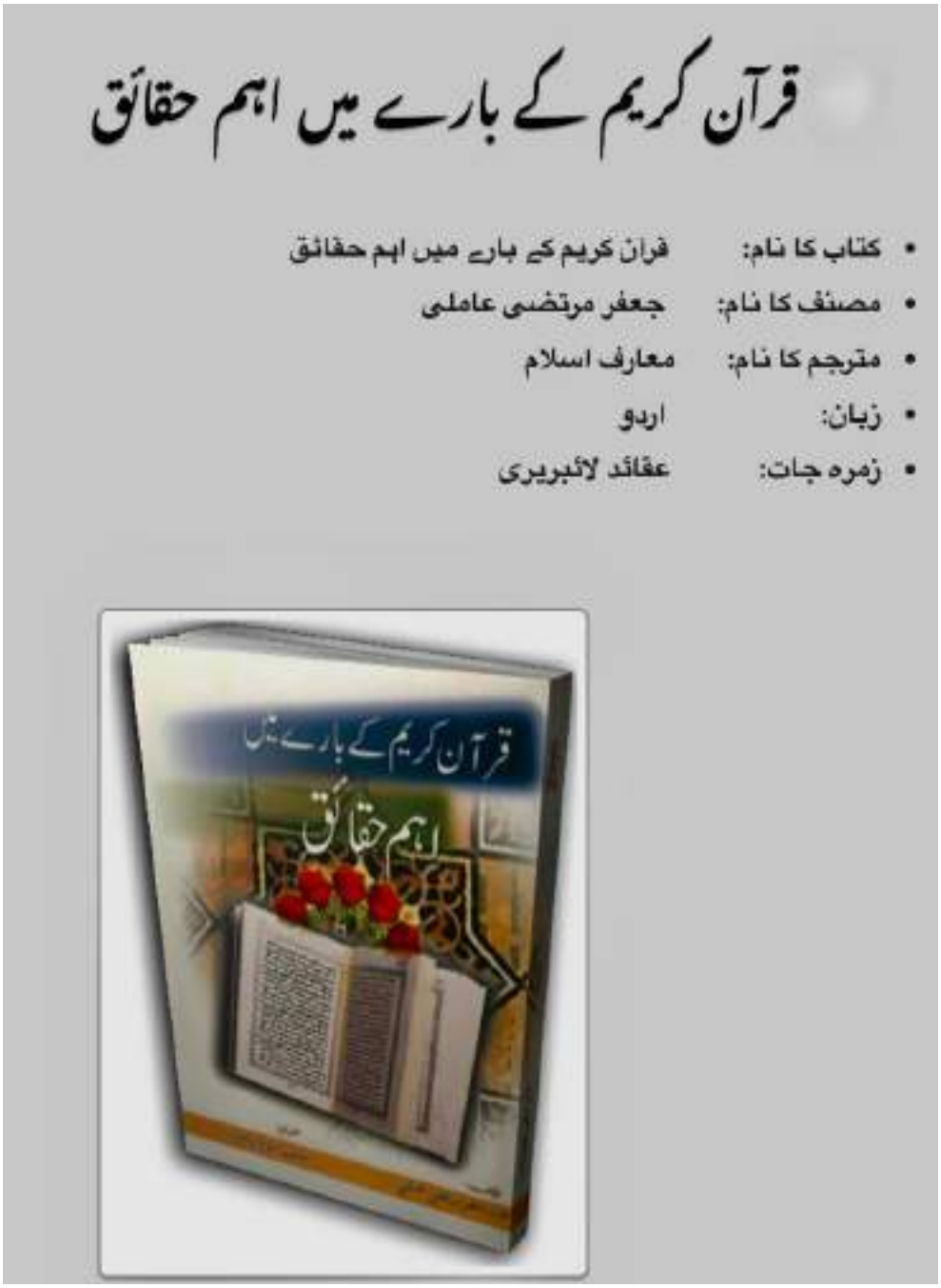

خوانوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ (۱)

البتہ بعض شیعہ روایات سے یہ بھی استفادہ ہوتا ہے کہ " احرف سبعہ " (سات حروف) سے مراد قرآن کے بطون اور تاویلیں ہیں امام ابوجعفرؑ (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے کہ فرمایا "قرآن کی تفسیر سات حرفوں پر ہے " از جملہ علم ما کان اور علم ما یکون (گذشتہ و آئندہ کا علم) ہے اور ان وجوحات کو صرف ائمہؑ جانتے ہیں۔ (۲) اسی طرح وہ روایت جو کہ حماد سے اس بارے میں نقل کی گئی ہے حماد کہتا ہے میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا آپ سے نقل کی جانے والی احادیث مختلف ہیں؟ حضرت نے فرمایا قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور امامؑ کی کم از کم قدرت یہ ہے کہ وہ سات وجہوں پر فتویٰ دے سکتا ہے۔ (۳)

---

(۱) بحار الانوار ج ۱/ ۹۲ ص ۹۲، ۹۷ ، اور ج ۱/ ۹۰ ص ۲ ، غریب الحدیث ج ۲/ ۲ ص ۲۰ ، جامع لاحکام القرآن قرطبی ج ۱/ ص ۴۹ ، جامع البیان (تفسیر طبری) ج ۱/ ص ۲۲، ۲۳ ، تفسیر ابن کثیر خاتمہ جزء ۱ / ۲ ص ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳ طحاوی ، بیہقی اور ابن جریر سے نقل کرتے ہوئے ، کنز العمال ج ۱/ ص ۲۹۱ ، ۲۹۲ ج ۲/ ۲ ص ۲۲ ابن جریر حاکم ، طبرانی ، ابن حبان ابویعلیٰ ابونصر سجزی سے نقل کرتے ہوئے ، البیان زرکشی ج ۱/ ص ۲۲۱ ، البحار والظائر ج ۱/ ص ۳۰ ، النشر ج ۱/ ص ۲۵ ، الاتقان ج ۱/ ص ۲۸ ، مجمع الزوائد ج ۷/ ۲ ص ۱۵۲ طبرانی سے نقل کرتے ہوئے ، البیان ج ۱/ ص ۷ ، البیان نحوی ص ۲۰۰ ، مصباح الفقیہ کتاب الصلوٰۃ ص ۲۰۲ ، التمہید ج ۲/ ۲ ص ۲۲ رسالہ نحوانی فی حروف التی القرآن سے نقل کرتے ہوئے ، مصباح الانوار ج ۲/ ۲ ص ۲۲۲ ، فتح الباری ج ۹/ ۹ ص ۲۲ ، مشکل الآثار ج ۲/ ۲ ص ۱۸۲ ، ۱۸۵ ، مسند ابی علی ص ۳۸۵ ، فقہ القرآن ص ۲۰ ، ۲۱ ابن انباری ابن منذر و غیرہ سے نقل کرتے ہوئے۔

(۲) بصائر الدرجات ص ۲۲۲ ، وسائل الشیعہ ج ۱/ ۱۸ ص ۲۵ ، کنز العمال ج ۲/ ۲ ص ۲۰۹ بہ نقل از بخاری و ابوداؤد جو کہ حضرت علیؑ سے نقل کرتا ہے کہ قرآن دس حروف پر نازل ہوا ہے۔ خوشخبری دینے والا ڈرانے والا ۔ نسخ ، منسوخ ، محکم ، متشابہ ، حلال اور حرام۔

(۳) خصال ج ۱/ ص ۳۵۸ ، تفسیر عیاشی ج ۱/ ص ۲ ، ۳ ، اس کے حاشیہ میں بحار سے ج ۱۹ ص ۲۲ ، ۲۰ ، برہان ج ۱/ ص ۲۱ ، ۲۲ ، مصباح الانوار ج ۲/ ص ۲۲۲ ، مصباح الفقیہ کتاب الصلوٰۃ ص ۲۰۲۔

Presented by www.ziaraat.com

۲۔ قرآن کے سات حروف پر نازل ہونے کے بارے میں روایات مختلف ہیں بعض میں ہے کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا بعض روایات میں ہے کہ قرآن پانچ حروف پر نازل ہوا ہے۔ (۱) اور بعض میں چار حروف کا تذکرہ ہوا ہے۔ (۲) جبکہ بعض دوسری روایت میں قرآن کے تین حروف پر نازل ہونے کا ذکر ہے۔ (۳)

اور بعض دوسری روایات قرآن کے نزول کو دس حروف پر سمجھتی ہیں۔ (۴) ان میں سے کون سی تعداد صحیح ہے اور کن روایات کو ترجیح دی جائے؟

۳۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے جب حضرت عثمان نے لوگوں کو ایک قرائت پر مجبور کیا تو اس نے عملی طور پر اس جیسی احادیث اور پیغمبر اکرمؐ کے اس فرمان کہ قرآن کی قرآت متعدد ہیں سات پانچ و غیرہ" کے خلاف قیام کیا۔ کسی نے حضرت عثمان پر اعتراض نہ کیا جبکہ موقع تھا کہ بڑے صحابہ (۵) جن کے سرکردہ حضرت علیؑ تھے اس پر اعتراض کرتے اور اگر یہ حدیثیں صحیح ہوتیں تو انہیں حضرت عثمان کے خلاف دلیل کے طور پر لاتے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ حضرت علیؑ نے کوئی اعتراض نہ

---

(۱) جامع البیان طبری ج ۱/ ص ۲۳، البیان ص ۲۰۱ جامع البیان سے نقل کرتے ہوئے۔

(۲) البیان ص ۲۰۱، کنز العمال ج ۲/ ص ۳۲ طبری ابو نصر ہمی ابن مفذر اور کتاب الوقف میں ابن انباری سے نقل کرتے ہوئے۔

(۳) مستدرک ج ۲/ ص ۲۲۳، البیان زرکشی ج ۱/ ص ۲۲، مجمع الزوائد ج ۷، ص ۱۵۲، ۱۵۳، طبرانی و البزار سے نقل کرتے ہوئے کشف الاستار ج ۳/ ص ۱۰۴، کنز العمال ج ۲/ ص ۳۲ ابن خزیمہ۔ احمد اور حاکم سے نقل کرتے ہوئے۔ میزان الاعتدال ج ۱/ ص ۵۹۳ اور مشکل الآثار ج ۴/ ص ۱۸۵۔

(۴) کنز العمال ج ۲/ ص ۱۰۰۹ ہمی سے الابانہ میں کہ جو حضرت علیؑ سے نقل کرتا ہے۔

(۵) سوائے اس روایت کے جو اعتراض کی نسبت عبداللہ ابن مسعود کی طرف دیتی ہے اور یہ روایت بھی شاذ ہے اور پہلے یہ مذکور ہو چکی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مصنف کے دیگر مناظرے، تصنیفات و تحقیقات

مناظرے، مکالمے، مباحث

مسئلہ تحریف قرآن (جعفر صادق / ابوھشام) 2019
شیعہ کی صحیح روایت بمعہ اقرار جید شیعہ علماء سے اہل تشیع کو قائل تحریف قرآن ثابت کیا گیا۔
جامع القرآن کون؟ (جعفر صادق / سید کرار حیدر زیدی) 2020
شیعہ کی تبلیغ کا انداز جانئے ، اگر کوئی شیعہ ہونا چاہے تو پہلے اس گفتگو کو ضرور پڑھ لے ۔ دوران تبلیغ شیعہ عوام کو کس طرح گمراہ کرتے ہیں ، دعوی کیا کرتے ہیں ، دلیل کس طرح دیتے ہیں اور آخر میں ثابت کیا کرتے ہیں، یہ سب اس گفتگو سے عیاں ہے ۔
قاتلین عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ صحیح روایات کی روشنی میں۔ (جعفر صادق / رانا محمد سعید،وحید کاظمی)2021.
شیعہ کی فیس بک پوسٹ پر شیعہ کے جھوٹ آشکار کئے گئے اور صحیح روایات سے عاجز کیا گیا۔
تقیہ افضل عبادت یا مجبور کو دی گئی رخصت(جعفر صادق / علی ناصر)2021
تقیہ پر اہل سنت و اہل تشیع کے مابین تنازعہ کو قرآن و احادیث سے حل کرکے شیعہ کے عقیدے کو خلاف قرآن ثابت کیا گیا۔
حدیث لانورث(جعفر صادق / سید کرار حیدر زیدی) 2022
باغ فدک پر نبی کریم ﷺ کے فیصلے پر تفصیل سے بحث اور اہل تشیع مؤقف کا باطل ہونا ثابت کیا گیا۔
باغ فدک مال فئی یا نبی کی ذاتی ملکیت! (جعفر صادق / بخش حسین حیدری) 2022
مدعی شیعہ مناظر کے دعوی اور تمام دلائل کا سنی و شیعہ معتبر روایات سے رد کیا گیا۔
حق زہرا و دفاع خلفائے رشدین (جعفر صادق / محمد دلشاد)2021
سوشل میڈیا پر وائرل شیعہ کی تحریر کا مکمل پوسٹ مارٹم اور اہل تشیع مؤقف کو باطل قرار دیا۔
الصحابہ کلھم عدول کی روشنی میں کرکرہ اور مدعم کی صحابیت کا تعین۔(جعفر صادق / سید علی حیدری) 2022
اہل سنت کا شرف صحابیت پر عقیدہ عین قرآن و سنت کے مطابق اور شیعہ عقیدہ کا بطلان۔
موجود عقائد شیعیت:عبداللہ ابن سبا یہودی حقیقت یا افسانہ؟ (جعفر صادق / رانا محمد سعید) 2022
شیعہ کی معتبر روایات کی روشنی میں ابن سبا کو شیعیت کا بانی ثابت کیا گیا۔

تصنیفات و تحقیقات

متنازعہ کتاب الامامت والسیاست اور ابن قتیبہ۔ایک علمی بحث۔ (جعفر صادق)
مناظرہ: کیا فدک ہبہ ہوا تھا؟ راوی عطیہ عوفی کی حقیقت (مولانا علی معاویہ / بخش حسین حیدری)
مناظرہ: باغ فدک۔راوی فضیل بن مرزوق کی حقیقت (علی حیدر / سید الحسینی)
کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں؟ (مولانا علی معاویہ / رانا محمد سعید)

شیعہ کتب کا رد

شیعہ کا کلمہ (قسور عباس حیدری کی تحقیق کا رد)
عقیدہ امامت (قسور عباس حیدری کی تحقیق کا رد)

مصنف کی دیگر تصنیفات و تحقیقات

مناظرے، مکالمے، مباحث

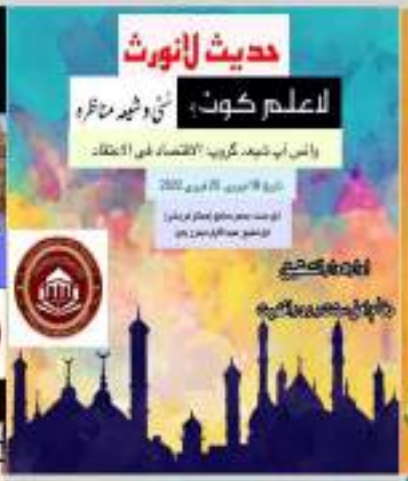

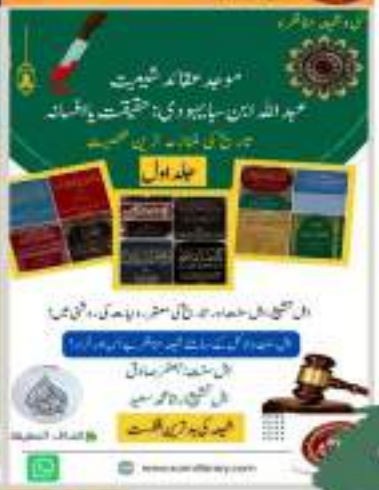

تصنیفات و تحقیقات

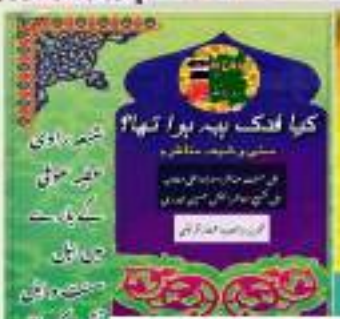

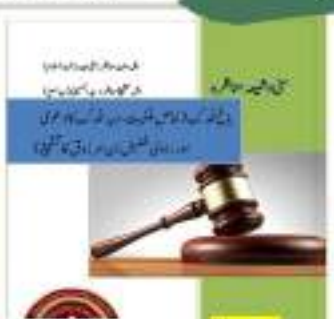

شیعہ کتب کارد